ومن یرد اللہ بہ خیراً یفقہہ فی الدین

ترجمہ مجلہ معاملات فقہ حنفی مرتبہ عدالت دار الاسلام اسلامبول معروف بہ

CHECKED

نسخہ شرعیہ سنہ ۱۳[illegible] ہجری اور

STATE
Checked

... اسد العنا شم والبحر الواشم مولوی محمد ہاشم دہلوی نے ترجمہ کیا

در بلدہ حیدرآباد دکن بمطبع انجمن اخوان الصفا طبع شد

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی یؤتی الحکمة من یشاء ولیس الحکمة بالوراثة
والوصایة ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا ومن
یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین والصلاة والسلام علی
من بعث الله تعالی رسولا یزکیهم ویعلمهم الکتاب
والحکمة کما دعا الله تعالی لابن عباس رضی الله تعالی
عنهما اللهم فقهه فی الدین وعلمه التاویل وعلی آله واصحابه
المهاجرین والانصار فمن اقتدی بهم اهتدی الی سواء
السبیل اور حضرت ظل اللہ نظام الملک آصفجاہ محبوب **علیشاہ** بادشاہ
دکن کا اقبال ایسے کمال پر ہے کہ سب جبابرہ اکاسرہ وقیاصرہ سرنگون ہیں
اور بعض اشعار عمرو بن کلثوم تغلبی کے حضرت ظل اللہ کے لئے موزون ہیں **نظم**

ورثنا المجد قد علمت معد — نطاعن دونه حتی یبینا
اذا بلغ الفطام لنا صبی — تخر له الجبابر ساجدینا

نظم مترجم

امیر العادیات عدون ضبحا — اغرن صبیحة واثرن نقعا
امیر المصلحات سحن غمرا — واوردن النظی فوسطن جمعا
ویجری حکمه فی کل یوم — ویقبل حکمه طوعا وسمعا
وقد ثبت السخاوة فی امیر — وبورک نسله اصلا وفرعا
وقد یعطی ویامن کل فرد — ویحضر عنده خوفا ونفعا
ویملأ بل راج عطاء — ویعطی جنوده وترا وشفعا
ینور نوره طبقات ارض — ویسبق نوره الاجرام سبعا
الٰہی ابقه ابدا بخیر — ویجری خیره ابدا ویسعی

دار الاسلام اسلامبول مین یہ کتاب مجلہ معاملات فقہ حنفی مین مرتب ہو کر شایع ہوئی اور چونکہ ترتیب مسایل نہایت عمدہ طور پر ہے اسلئے مرغوب طبایع ہوئی حضرت ظل اللہ خلد اللہ ملکہ وسلطانہ وافاض علی العالمین برہ واحسانہ کے عہد مین مین نے اس کا ترجمہ کیا اور بنام نامی شریعت محبوبیہ اسکا نام رکھا اور چونکہ یہی سنہ ہجری ہے اسلئے اسکا نام ثانی لنسخہ شرعیہ ہوا

مولوی محمد حسن رضا صاحب دام ظلہ العالی رکن مجلس عالیہ عدالت کی خدمت مین

اصلاح کے لئے گذرانا جناب ممدوح نے بعین عنایت اوسکو درست کیا اور بنظر سرسری
جناب مولوی شریف الحسن صاحب نے بھی ملاحظہ فرماکر پسند فرمایا اب سب بزرگونکی خدمت
میں یہہ گذارش ہے کہ اس ترجمہ مین اگر خطا پائین تو معاف اور اصلاح فرمائین کہ مین
سب صاحبونکا دعاگو ہون جزاکم اللہ تعالے فی الدارین خیراً

امور واجب العرض

اول یہہ کتاب مجلہ فقہ حنفی ہے اوسمین وہ مسائل ہین جو صرف معاملات سے متعلق ہین
اور یہہ سب مسائل موافق اصول اور فروع کے ہین جو کتب فقہ مین مذکور ہین

دوم ۔ اوسکا ترجمہ بزبان اردو مروجہ روزمرہ صرف لضبط اصل مقصود کیا گیا ہے
رعایت اوسکے الفاظ کی اور اونکے معنی کی تحقیق کی گئی ہے ۔

سوم ۔ شروع مین جو چند قواعد عامہ لکھے گئے ہین اونکی تطبیق مولف کرتا ہے کہ
ہر مادہ ہر حوالہ مادہ قواعد عامہ کا کیا ہے ۔ اور اگر کسی کی تطبیق مولف نے تحقیق کی تو
مترجم نے تطبیق کی ہے اور جو کسی کی تطبیق تحقین کی گئی تو ضرورت اوسکی تطبیق کی
نہین پائی گئی ۔

چہارم ۔ جو عبارت کہ درمیان ایسی دو خطوط کے (   ) ہے مترجم نے بغرض
تشریح و بضرورت تصریح زیادہ کی ہے ۔

پنجم بعض الفاظ ایسے ہین کہ اصطلاح مین مروج ہین وہ لغت عربی تحقیق ہین اس لئے
حسب موقع اور موافق مدعا کے ترجمہ کیا گیا مثلاً افا بریقات اور کیلا اور رجوع وغیرہ

ششم عقار زمین سکنے کو کہتے ہین مگر مؤلف بجای مکان و مسکن کے استعمال کرتا ہی۔
ہفتم اور چونکہ اس زمانے مین اکثر صاحبون کو علم فقہ او تفقہ نہین ہی اور ایکٹ ہاے
مروجہ ہندوستان پر جو زبان اردو مین ترجمہ ہوئی ہین بہت التفات اور توجہ ہی
وَذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ اگر اللہ تعالی فرصت و قوت عنایت فرماے
اور سامان بھی بہم پونچے تو انشاء اللہ تعالی استنباط مسائل جو میرے خیال
مین ہین ایک نسخہ ایسا مرتب کیا جائیگا کہ عدالت کی کارروائی اور کارگزاری کے
لیئے ضابطہ اور قاعدہ ہو سکے گا —

ہشتم اور اس ترجمہ کی تصحیح اور تطبیق نسخہ مجلہ
جدیدسے کی گئی اور جو اصل مقصود ہی وہی
ترجمہ کیا گیا ہی اسلیئے امر زائد متروک
اور جو امر کہ مفید ہی وہ زیادہ
کیا گیا —

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

اسمین دو مقالہ ہین

پہلا مقالہ

فقہ کی تعریف اور تقسیم کے بیان مین۔

(مادہ ۱) علم مسائل شرعیہ کو جو عملی ہین فقہ کہتے ہین اور جن مسائل فقہ کا تعلق آخرت سے ہی (یعنی اونکا نتیجہ آخرت مین ہونے والا ہی) اونکو عبادات کہتے ہین اور جن مسائل فقہ کا تعلق دینیا مین ہی (یعنی اونکا اثر اور نتیجہ دنیا ہی مین ثابت ہوتا ہی) وہ یا تو مناکحات ہین (یعنی نکاح اور متعلقات نکاح مثل مہر و نفقہ و نسب وغیرہ) اور یا معاملات ہین کہ جنمین حقوق پیدا ہوتے ہین اور یا عقوبات ہین (یعنی وہ مقدمات کہ جنکا نتیجہ سزا دہی ہی) اسلیئے کہ اللہ تعالی نے یہہ ارادہ کیا کہ

کہ اس عالم کا انتظام اوسوقت تک قایم رہے کہ اوس نے اپنے علم مین ٹھہرالیا ہی
اور یہہ جب تک متصور ہی کہ نوع انسانی قایم ہی اور انسان اپنے توالد و تناسل مین
ازدواج کا (یعنی مناکحات) کا محتاج ہی تاکہ افراد انسانی معدوم نہو جاوین اور اپنے
امور صنعت اور کسب مین غذا اور لباس اور گھر کا محتاج ہی اور بھی امور پیشہ و حرفہ
آپس کے مدد دہی اور شراکت پر موقوف ہین اور چونکہ انسان مدنی الطبع ہے
(یعنی اپنے اہل و عیال اور اقارب کے ساتھ ملکر خانہ آبادی چاہتا ہی) تو یہہ
ممکن نہین ہی کہ مثل اور حیوانات کے تنہا گذر کر سکے بلکہ آبادی اور آبادی پھیلانے
کے لیے بالضرور مدد دہی اور شراکت کا محتاج ہوگا اور حال یہہ ہی کہ ہر شخص اپنے
مزاج کے موافق طلب کرتا ہی اور مخالف پر غضب کرتا ہی تو واسطے اس بات کے
کہ عدل اور انتظام باہمی ایسا قایم رہے کہ خلل سے بالکل محفوظ رہین تو قوانین
شرعیہ کے حاجتمند ہوئے جو ازدواج مرد و زن کے لیے مؤید ہون اونکو علم فقہ
مین قسم مناکحات کہتے ہین اور جو آبادی کے لیے مدد بخشتین مثل مدد دہی اور
شراکت کے اور انکو قسم معاملات کہتے ہین اور جو ایسے ہین کہ اونسے آبادی
قرار پذیر اور قایم ہووے اور اونسے نتیجہ سزا و بدنی لازم آئے اونکو قسم عقوبات کہتے ہین
اور یہہ کتاب مجلہ جو تالیف کی گئی ہی اسمین صرف معاملات کے وہ مسائل ہین
جو کثیر الوقوع ہین اور جنکو کتب معتبرہ سے استنباط کیا ہی اور اس مجلہ کو کتابون پر
اور کتابون کو بابون پر اور بابون کو فصلون پر تقسیم کیا گیا اور ابواب و فصول مین

وہ مسائل فرعیہ ذکر ہونگے جن پر محکموں میں عمل ہو رہا ہے۔ کہ فقہاء محققین نے ان ہی مسائل معمول بہا کو قواعد کلیہ اور ضابطہ مقرر کیا ہے کہ جسپر بہت مسائل مبنے ہیں کہ وہ قواعد کلیہ مسائل کے لیے دلایل مقرر ہیں کہ انکے سمجھ لینے سے مسائل کے ساتھہ مناسبت اور موانست ہوجاتی ہے اور بوسیلہ اونکے مسائل ذہن میں قرار پذیر ہوتے ہیں ننانوے قاعدہ کلیہ جمع ہوکر مقالہ ثانیہ میں بیان کیے گئے اور اگرچہ بعض قاعدہ ایسے ہیں کہ اوسمیں کچھہ مسائل مستثنی بھی ہوسکتے ہیں لیکن اونکا کلیہ اور عام ہونا خلل پذیر نہیں ہوسکتا ہے کیونکہ اور قواعد بعض امور کے مخصص اور مقید ہوتے ہیں۔

مقالہ دوسرا

(مادہ ۲) سب امور اپنے مقصود پر جاری ہوتے ہیں یعنی جو حکم کہ کسی امر پر جاری ہووہ اوسکے مقتضا اور مقصود پر جاری ہوگا (دیکھو مادہ ۱۲۰۰)

(مادہ ۳) عقود میں اعتبار مقاصد اور معانی کا ہے نہ صرف الفاظ اور عبارات کا جیسا بیع بالوفا میں حکم رہن جاری ہوتا ہے۔

(مادہ ۴) شک سے امر یقینی زائل نہیں ہوتا ہے۔ مثلاً گیہوں کے ڈھیر پر کچھہ نجاست پڑے اور پھر تقسیم کیے گئے تو تمام کو نجس کہنا جائز نہوگا۔

(مادہ ۵) اصل یہہ ہے کہ ہر شی جس حال پر تھی اوسی حال پر رہے۔ مثلاً مشتری مدعی ہے کہ بیع برضا ہوئے اور بائع مدعی ہے کہ بیع بجبر ہوئی تو حکم

رضا کا ہوگا۔ کیونکہ رضا اصل ہی۔

(مادہ ۶) قدیم اپنی قدامت پر رہے۔ (دیکھو مادہ ۱۲۲۴)

(مادہ ۷) ضرر قدیم سے نہین ہو سکتا ہی۔ (دیکھو مادہ ۱۲۱۴)

(مادہ ۸) ذمہ کا بری رہنا اصل ہی یعنی اگر ایک شخص نے دوسرے کا مال تلف کیا تو متلف کا قول معتبر ہوگا اور صاحب مال ثبوت زیادت پر گواہ لا سکتا ہی۔

(مادہ ۹) صفات عارضہ مین اصل عدم ہی مثلاً مضارب اور رب المال نے وجود منفعت مین اختلاف کیا تو مضارب کا قول معتبر ہی اور رب المال ثبوت منفعت پر گواہ لا سکتا ہی۔

(مادہ ۱۰) ایک امر جو کسی زمانے مین ثابت ہو جاوے جبتک کہ اوسکا خلاف پایا نہ جاوے ثابت رہےگا مثلاً ایک وقت ثابت ہوا کہ زید ایک چیز کا مالک ہی تو یہہ حکم ہوگا کہ اوسکی ملک باقی ہی جبتک اوسکا زایل کرنیوالا پایا نجاوے۔

(مادہ ۱۱) اصل یہہ ہی کہ امر نو حادث وقت قریب سے متعلق کیا جاتا ہی۔ مثلاً جب اختلاف واقع ہوا ایک امر نو حادث کے زمانے مین تو وقت قریب سے اوسکو متعلق کرینگے جبتک کہ اوسکا تعلق زمانۂ بعید سے ثابت نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۲) اصل یہہ ہی کہ ہر کلام مین معنی حقیقی لیے جاتے ہین۔ مثلاً کہا کہ یہہ گھر زید کا ہی تو یہہ اقرار ملک ہی نہ اخبار سکونت کا۔

(مادہ ۱۳) دلالت نص کا صراحت نص کے مقابلہ مین اعتبار نہین ہی (دیکھو مادہ ۷۷۲)

(مادہ ۱۴) جس مقدمہ میں نص وارد ہوا وسمین اجتہاد کو گنجایش نہین ہے۔
(مادہ ۱۵) اگر ایک مقدمہ خلاف قیاس کیا گیا تو دوسرا مقدمہ اسکے قیاس پر نہین ہوسکتا ہی۔
(مادہ ۱۶) ایک اجتہاد دوسرے اجتہاد سے نقض نہین ہوسکتا ہی۔
(مادہ ۱۷) مشقت سے اسانی پیدا ہوتی ہے اور سختی موجب سہولت ہی اور تنگی باعث وسعت اور قرض اور حوالہ اور حجر وغیرہ سب احکام فقہ اسی اصل پر بنے ہین اور جتنے رخصتین اور تخفیفات احکام شرعیہ مین فقہانے نکالے ہین اسی قاعدہ سے مستنبط ہین۔
(مادہ ۱۸) جب کوئی امر تنگ ہوجاوے اوسمین وسعت کی جاتی ہے یعنے جب کسی امر مین مشقت واقع ہووے تو اوسمین رخصت اور وسعت دیجاتی ہے (دیکھو مادہ ۳۷۷)
(مادہ ۱۹) شریعت مین نہ ضرر ہی نہ ضرر دینا ہے۔ اسے لے بحق شفعہ شفیع حویلی خرید سکتا ہی۔
(مادہ ۲۰) ضرر زایل کیا جاتا ہے۔ مثلاً مبیع بخیار عیب واپس ہوتی ہے۔
(مادہ ۲۱) ضرورت محظورات ممنوع کو مباح کرتی ہے۔ مقروض اگر قرض نہ دیوے تو اوسکا مال اپنے قرض مین لینا جایز ہے۔
(مادہ ۲۲) ضرورت پر بقدر ضرورت عمل کیا جاتا ہے۔ (دیکھو مادہ ۱۲۰۲)

(مادہ ۲۳) جو امر کہ عذر سے جایز ہووے بزوال عذر زایل ہوجاتا ہی شاہد فرع کی شہادت جب اصل شاہد موجود ہوجاوے جائز نہین ۔

(مادہ ۲۴) مانع اگر زایل ہوجاوے تو امر ممنوع پہر موجود ہوجاتا ہی (دیکھو مادہ ۱۰۹۹)

(مادہ ۲۵) ایک ضرر دوسرے ضرر سے زایل نہین ہوتا ہی ۔ (دیکھو مادہ ۱۲۲۱ و ۱۲۸۸) و ۱۳۱۲) ۔

(مادہ ۲۶) ضرر عام کے دفع کے لئے ضرر خاص کا تحمل کرسکتے ہین اور اسی لئے طبیب جاہل معالجہ سے منع کیا جاتا ہے ۔ (دیکھو مادہ ۱۳۲۳)

(مادہ ۲۷) ضرر خفیف سے ضرر شدید زایل کیا جاتا ہے ۔ (دیکھو مادہ ۹۰۲)

(مادہ ۲۸) جب دو فساد اکہٹے ہووین تو خفیف اختیار کرتے ہین اور شدید کو ترک کرتے ہین ۔ (دیکھو مادہ ۹۰۲)

(مادہ ۲۹) جو شر کہ آسان ہی قبول کیا جاتا ہے نہ وہ شر کہ بہت مشکل ہو (دیکھو مادہ ۹۰۲)

(مادہ ۳۰) فساد دور کرنا منفعت حاصل کرنے سے بہتر ہے (مثلاً ایک ظالم کسی کی ودیعت مستودع سے مانگتا ہے اوسکو جایز ہی کہ نہ دیوے اور انکار کردے)

(مادہ ۳۱) جب تک ممکن ہو ضرر دور کیا جاوے (اسکے مثال مادہ ۱۰ مین گزرگیی)

(مادہ ۳۲) حاجت عام ہو یا خاص بمنزلہ ضرورۃ کے ہی اور اسی لئے اہل بخارا کو جب قرض بہت ہو گیا تو بیع بالوفا کی ضرورت واقع ہوئی اور اوسکو جایز کیا گیا۔

(مادہ ۳۳) اپنے ضرر کے لئے دوسرے کا حق باطل کرنا جایز نہین ہی مثلاً اگر بہوک کی

شدت مین دوسرے شخص کا کہانا کہا لیوے تو اوسکی قیمت بالعوض دینی ہوگی

(مادہ ۳۴) جب چیز کا لینا حرام ہے اوسکا دینا بھی حرام ہے (مثلاً مرد کو زیور پہنا حرام ہے اوسکا مرد بچہ کو بھی پہنانا حرام ہے)

(مادہ ۳۵) جس فعل کا کرنا حرام ہو اوسکی طلب اور خواہش بھی حرام ہے مثلاً زنا کہ اوسکی خواہش مثل فعل حرام ہے)

(مادہ ۳۶) عادۃ ایک حاکم ہے یعنے عادۃ عام ہو یا خاص حکم شرعی ثابت کرنے کے لیے حاکم یعنے دلیل ہوتی ہے (دیکھو مادہ ۱۵۰۹)

(مادہ ۳۷) جب سب لوگ ایک عمل کرنے لگین تو وہ حجت واجب العمل ہوجاتی ہے مثلاً بیع وشرا مین جو مدت بیان نہین ہوئی تو وہ مدت کہ بازار مین معروف ہے لیجائیگی —

(مادہ ۳۸) جو امر کہ باعتبار عادت کے ممتنع ہو وہ حقیقت مین ممتنع سمجھا جاویگا — (ان دونو مادون کا ایک ہی مصداق ہے)

مادہ ۳۹) زمانہ کے تغیر سے احکام کا بھی تغیر ہوسکتا ہے (مثلاً جو امر کہ پہلے عادت نہ تھا اب مقرر ہوگیا تو اوسپر عمل ہوسکتا ہے)

(مادہ ۴۰) معنی حقیقی بخلاف عادۃ ترک ہوسکتے ہین — (دیکھو مادہ ۱۵۸۴)

(مادہ ۴۱) عادۃ کا اعتبار کثرت یا غلبہ پر ہے —

(مادہ ۴۲) جو امر کہ غالب اور شایع ہو اوسکا اعتبار ہے نہ نادر کا —

(مادہ ۴۳) جو امر کہ عرف مین معروف ہوگیا ہو وہ بمنزلہ شرط کے ہی

(مادہ ۴۴) جو امر کہ تاجرون مین معروف ہوا ہو وہ اونمین بجاے مشروط وشرط کے ہی۔

(مادہ ۴۵) جو امر کہ عرف سے ٹھہر گیا ہو وہ گویا نص سے ثابت ہوگیا

(مادہ ۴۶) اگر ایک کام کے لئے ایک امر مانع ہی اور دوسرا اوسکے لئے مقتضی ہی تو مانع پر عمل کیا جاتا ہے مثلاً راہن بحق ملک تصرف کا مقتضی ہی اور حق مرتہن اوسکا مانع ہی تو جب تک مرہون مرتہن کے قبضہ مین ہی راہن نہین بیچ سکتا ہی۔

(مادہ ۴۷) جو چیز کہ کسی چیز کے تابع ہے وہ اوسکے حکم مین بھی تابع ہے مثلاً حمل والے مادہ اگر بیچی جاوے تو حمل بھی اوسکے ساتھ بکیگا۔

(مادہ ۴۸) اور ایسے ہی تابع کا حکم علیحدہ نہین ہوسکتا ہی یعنے حمل بے اپنے ماکے نہین بک سکتا ہی۔

(مادہ ۴۹) اگر ایک شخص کسی چیز کا مالک ہوا تو جو چیزین کہ اوسکے لئے ضرور ہین سب کا مالک ہوگا مثلاً اگر کوئی ایک حویلی کا مالک ہوا تو راستہ وغیرہ کا بھی مالک ہوگا۔

(مادہ ۵۰) جب اصل جاتی رہتی ہی تو فرع بھی جاتی رہتی ہی مثلاً گھر کا مالک نرہا تو اوسکے حقوق راہ وغیرہ کا مالک نرہا (دیکھو مادہ ۱۰۸۰)

(مادہ ۵۱) جو حق کہ ساقط ہوگیا مثل معدوم پھر نہین پیدا ہو سکتا ہے
(دیکھو مادہ ۸۷۳ و ۱۵۰۸ و ۱۵۶۴)

(مادہ ۵۲) جب اصل شے زایل ہوگئی تو جو چیز کہ اوسکے ضمن مین ہے وہ بھی زایل ہوگی (دیکھو مادہ ۱۵۶۶)

(مادہ ۵۳) جب اصل زایل ہوجاتی ہی تو بالضرور اوسکے بدل پر رجوع ہوتی ہی —

(مادہ ۵۴) توابع مین ایسی چیزونکی حاجت پڑتی ہی کہ اوسکے غیر مین اونکی حاجت نہین ہی — مثلاً مشتری نے اپنی بایع کو وکیل کیا کہ مبیع پر قبضہ کرے تو جایز نہوگا اور اگر مشتری نے بایع کو تھیلہ دیا کہ غلہ ناپ کر اوسمین بھر دے اور بایع نے غلہ ناپ کرا وسمین بھر دیا تو یہہ مشتری کا قبضہ متصور ہوگا —

(مادہ ۵۵) ابتدأ مین جو چیز جایز نہووے وہ انتہا مین جایز ہو سکتی ہی مثلاً ہبہ حصہ مشترک کا جایز نہین ہے مگر جبکہ ایک قطعہ زمین ہبہ کر دیا اور پھر اوسمین کوئی اور بھی حقدار نکلا تو باقی حصہ کا ہبہ باطل نہوگا اگرچہ یہہ حصہ باقی بھی مشترک ہی —

(مادہ ۵۶) بہ نسبت شروع کے آخر کار سہل ہی —

(مادہ ۵۷) تبرع بہ دون قبض کے کامل نہین ہوتا ہی مثلاً ہبہ بغیر قبضہ کے

پورا نہین ہوتا ہے —

(مادہ ٥٨) رعیت پر مصلحت سے تصرف کرنا ہے

(مادہ ٥٩) ولایت خاص بہ نسبت ولایت عام کے قوی ہے یعنے
متولی وقف بہ نسبت قاضی کے اولے ہے —

(مادہ ٦٠) کلام جبتک کہ ممکن ہو مہمل نکیا جاوے بلکہ اسکی معنی جاوینگے لئے

(مادہ ٦١) جب حقیقی معنی نہ لے سکین تب معنی مجازی لئے جاوینگی —

(مادہ ٦٢) جب کلام کی نہ معنی حقیقی درست ہوسکین اور نہ مجازی تب
لاچار کلام مہمل کیا جاوے گا —

(مادہ ٦٣) جس چیز کی اجزا ہون اگر اوسمین سے بعض کا ذکر کرین تو
بجاے ذکر کل کے ہو گا —

(مادہ ٦٤) مطلق جبتک بالنص یا بالدلالت مقید نہو مطلق ہی رہتا ہے —

(مادہ ٦٥) جو چیز کہ حاضر و موجود ہو اوسکا وصف کہنا لغو ہے بلکہ
غایب کا وصف کرنا معتبر ہے مثلاً بایع نے اپنے گھوڑی اشہب کو
جو روبروی موجود ہو اد ہم کہہ کر بیچا اور اشارہ کیا کہ وہ یہہ گھوڑا ہے تو
بیع صحیح ہوگی اشہب گھوڑا بک جائیگا — اور اگر گھوڑا موجود نہو اور
کہا کہ اشہب گھوڑا مین نے بیچا اور ادہم حاضر کیا تو بیع نہوگی —

(مادہ ٦٦) سوال اگرچہ جواب مین مذکور نہو تو بھی جواب مین لیا جاوےگا

کہ یہہ اوسی سوال کا جواب ہی یعنے کوی امر جو سوال مین تصدیق کے لیئے مذکور ہوا اور اوسکے تصدیق کرے تو گویا اوس سوال کا اقرار کیا

(مادہ ۶۷) ساکت یعنے خاموش پر کوی قول نہ لگایا جایگا مگر عند الحاجت وعند الضرورۃ یعنے جب ضرورت واقع ہو تو کہینگے کہ اسنے یہہ بات کہی اگرچہ وہ ساکت رہا۔

(مادہ ۶۸) جس شے کی حقیقت پر اطلاع دشوار ہو تو اوسکی دلیل جا، اوسکے قایم مقام ہوگی کہ اوسکے ظاہر حال پر حکم ہو سکیگا۔ (دیکھو مادہ ۱۶۸)

(مادہ ۶۹) خط مثل خطاب ہے۔ (دیکھو مادہ ۶۰۶)

(مادہ ۷۰) گونگہ کے جو اشارہ مقرر ہین وہ مثل بیان زبانی کے ہین

(مادہ ۷۱) مترجم کا قول بحلف مقبول ہے

(مادہ ۷۲) جو گمان کہ اوسمین خطا ظاہر ہوا اوسکا اعتبار نہین ہے

(مادہ ۷۳) جو احتمال کہ دلیل سے پیدا ہووے اوسکے ساتہہ کوی امر حجت نہین ہو سکتا ہی مثلاً ایک مریض نے حالت مرض موت مین ایک اپنے وارث کے لیئے قرض کا اقرار کیا تو یہہ اقرار بسبب اس احتمال کے کہ مورث نے اوروں کے حرمان کے لیے کیا ہوگا اور یہہ احتمال بدلیل مرض موت پیدا ہوا ہی قبول نہوگا جبتک کہ سب وارث اوسکے تصدیق نکرین وہ اگر حالت صحت مین ایک وارث کے قرض کا اقرار کرے تو

صحیح ہے کیونکہ یہ احتمال کہ اور وارثوں کے حرمان کے لئے کیا ہوگا بے دلیل ہے اور صرف توہم ہے۔

(مادہ ۷۴) توہم کا اعتبار نہین ہے۔ (دیکھو مادہ ۱۲۰۳ و ۱۷۴۱)

(مادہ ۷۵) جو امر کہ بدلیل ثابت ہو وہ گویا بمعاینہ ثابت ہے۔

(مادہ ۷۶) گواہ لانا مدعی پر اور قسم کہانا منکر پر لازم ہے۔

(مادہ ۷۷) گواہ خلاف ظاہر کے ثابت کرنے کے لئے ہوتا ہے اور قسم سے اصل دعوے باقی رہتا ہے۔

(مادہ ۷۸) گواہ حجۃ متعدیہ ہے (کہ سواء مدعا علیہ کے اور پر بھی حکم جاری ہوسکتا ہے (مثلاً گواہون سے ثابت ہوا کہ زید عمرو کا بیٹا ہے تو زید اوسکے باپ وغیرہ کا بھی وارث ہوسکتا ہے) اور اقرار حجۃ قاصرہ ہے۔ (مثلاً عمرو نے اقرار کیا کہ زید میرا بھائی ہے تو فقط عمرو کے حصہ مین شریک ہوگا اور اوسکی بھائی وغیرہ کا وارث اور شریک نہوگا (دیکھو مادہ ۱۶۴۲)۔

(مادہ ۷۹) آدمی اپنے اقرار سے پکڑا جاتا ہے۔ (دیکھو مادہ ۱۵۸۷)

(مادہ ۸۰) اگر حجۃ مین تناقض ہو تو وہ حجۃ نہوگی یعنے شاہد جو اپنی شہادت سے پھر جائین تو وہ شہادت حجۃ نرہی گی لیکن اوس تناقض سے فیصلہ مین خلل نہوگا اگر قبل تناقض فیصلہ ہوگیا ہو یعنے فیصلہ بدستور جاری

ہوگا اور شاہد و نکو ضرر محکوم بہ دینا پڑے گا ۔

(مادہ ۸۱) کبھی فرع پر حکم ثابت ہوتا ہے اور اصل پر ثابت نہیں ہوتا ہے مثلاً ایک شخص نے اقرار کیا کہ میں زید کے قرض کا جو بکر پر ہے ضامن و کفیل ہون اور بکر اوسکا منکر ہے پس اس شخص پر زر دعوی زید کا لازم ہوگا (دیکھو مادہ ۸۷ ۸)

(مادہ ۸۲) جو امر شرط پر معلق ہے بہ ثبوت شرط ثابت ہوتا ہے ۔

(مادہ ۸۳) جبتک کہ ممکن ہو شرط کی رعایت کرینگے ۔

(مادہ ۸۴) جو وعدہ کہ بشکل شرط معلق ہو لازم ہوجاتا ہے مثلاً ایک شخص نے زید کو کہا کہ تو اپنی یہہ چیز بکر کے ہاتھ بیچدے اگر وہ قیمت نہ دیگا تو میں دونگا پس اگر مشتری ندیوے تو شخص مقر پر بسبب اوسکے وعدہ وط و معاف کی قیمت لازم ہوگی ۔

(مادہ ۸۵) خراج (اجرت) ضمان سے ساقط ہوجاتا ہے ایک شخص ایک چیز لیے سے ۔۔۔ ا ہون لایا اور وہ چیز تلف ہوگئی اور کسی وجہ سے دوسر ضمان ہی لازم آتا ہے تو استعمال میں خراج یعنے اجرت استعمال اوسپر لازم نہ آویگا ۔ مثلاً ایک شخص نے بخیار عیب گھوڑا خریدا اور چند دن سوار ہوتا رہا اور بخیار عیب واپس کیا اس صورت میں قیمت جو پہلے دی تھی واپس لے لیگا اور نہ دی تھی تو اب کچھ نہ دیگا اور اگر اتفاقاً اوسکے

سوار ہونے سے گھوڑا مرجاتا تو قیمت خریدار پر لازم آتی تو اس صورت مین جراح لازم نہین آتا ہے۔

(مادہ ۸۶) اجرت اور ضمان دو نو جمع نہین ہو سکتے ہین (دیکھو مادہ ۵۵۰)

(مادہ ۸۷) تاوان نفع کے ساتھہ لازم ہے یعنے جو شخص نفع کا مستحق ہوگا وہ ضرر کا بھی متحمل ہوگا۔ (دیکھو مادہ ۱۱۵۲)

(مادہ ۸۸) نعمت بقدر نقمت اور نقمت بقدر نعمت (دیکھو مادہ ۵۰۶-۱۴۲۵-۱۳۲۶ و ۱۳۲۶)

(مادہ ۸۹) ہر کام اوسکے فاعل پر لگایا جاتا ہے نہ اوسپر کہ اوس نے حکم کیا ہو جبتک کہ فاعل پر جبر نہو وے۔

(مادہ ۹۰) فعل اوسپر لگایا جاتا ہے جو اوسکا مرتکب ہو نہ اوسپر جو سبب ہے اگر ایک شخص نے راہ عام مین کنوا کھودا اور کسی اور نے ایک شخص کا جانور کنوے مین ڈالدیا تو یہہ شخص پکڑا جاویگا نہ کنوا کھودنے والا (دیکھو مادہ ۹۲۵)

(مادہ ۹۱) جو امر شرعًا جایز ہو اوسکے سبب سے ضمان لازم نہین آتا ہے مثلًا ایک شخص نے اپنی زمین ملک مین کنوا کھودا اور اوسمین کسیکا جانور گر گیا تو کھودنے والے پر کچھہ تاوان نہین ہے۔

(مادہ ۹۲) مرتکب فعل اگرچہ عمدًا نہو وے ضمان دیگا (دیکھو مادہ ۹۱۹)

(مادہ ۹۳) جو شخص کہ کسی فعل کا سبب ہو بدون عمد کی ضمان نہ دیگا (دیکھو مادہ ۹۲۳)

(مادہ ۹۴) چوپای جانور کی ضرر رسانی معاف ہے (دیکھو مادہ ۹۲۹)

(مادہ ۹۵) کسی کو حکم دینا کہ ملک غیر مین تصرف کرے باطل اور لغو ہے

(مادہ ۹۶) کسی کو یہہ جایز نہین ہے کہ ملک غیر مین بدون اوسکے حکم کے تصرف کرے۔

(مادہ ۹۷) کسی کو جایز نہین کہ بے وجہ شرعی کسی کا مال لے سکے۔

(مادہ ۹۸) اگر کسی شے کے ملک کا سبب بدل گیا تو گویا اوس شے کی ذات بدل گئی۔

(مادہ ۹۹) جو شخص کسی چیز کو اوسکے وقت سے پہلے طلب کرے تو وہ محروم رہتا ہے۔ مثلاً ایک شخص نے اپنے بیٹے کو اسلیے مار ڈالا کہ اوسکا مال لیوے سو بسبب قتل کا مہر سے محروم رہیگا۔

(مادہ ۱۰۰) جو شخص ایک کام اپنی سعی سے پورا کر چکا پھر اوسکے خلاف میں اوسکی کوشش باطل ہے۔ (دیکھو مادہ ۱۰۲۴)

کتاب پہلی بیع کے بیان مین اوسمین ایکمقدمہ ہے اور سات باب ہین

مقدمہ مین وہ اصطلاحات فقہیہ ہین جو بیع سے متعلق ہین۔

(مادہ ۱۰۱) تصرف پیدا کرنے کے لئے جو کلام پہلے صادر ہو وہ ایجاب ہے اور اس سے تصرف ثابت اور واجب ہوتا ہے۔

(مادہ ۱۰۲) تصرف پیدا کرنے کے لئے جو کلام ثانی صادر ہو وہ قبول ہے اور اوس سے عقد تمام ہو جاتی ہے (قبول وہ کلام ثانی ہے جو ایجاب یعنے کلام اول کے جواب مین صادر ہوا ہو)

(مادہ ۱۰۳) عاقدین کا آپس مین ایک امر پر التزام اور پیمان کر لینا عقد ہے جو ایجاب و قبول کے ربط دینے سے پیدا ہوتی ہے۔

(مادہ ۱۰۴) ایجاب و قبول کو آپس مین ربط اور تعلق بوجہ شرعی ہونے سے جو اثر ہوتا ہے اوسکو انعقاد کہتے ہین (یعنے ایک شخص مالک جنس اور دوسرا مالک قیمت ہو جاتا ہے)۔

(مادہ ۱۰۵) مال کو بدلے مال کے برضاے باہمی لینا بیع ہے اور بیع کے ایک قسم وہ ہے کہ منعقد ہوتی ہے اور دوسری وہ قسم ہے کہ منعقد نہین ہوتی ہے

(مادہ ۱۰۶) جو بیع کہ بوجہ مذکور منعقد ہوتی ہے وہ چار قسم ہے صحیح اور فاسد اور نافذ اور موقوف۔

(مادہ ۱۰۷) بیع غیر منعقد یعنی جو منعقد ہی نہین ہوتی ہے وہ بیع باطل ہے

(مادہ ۱۰۸) وہ بیع کہ شرعا جائز اور مشروع ہو ذات مین بھی اور وصف مین بھی بیع صحیح ہے۔

تا صحیح

(مادہ ۱۰۹) اور جو بیع کہ اصلاً تو مشروع ہو اور باعتبار بعض وصف کے اوسمین فساد ہوا وسکو بیع فاسد کہتے ہین اوسکا ذکر ساتوین باب مین ہوگا
(مادہ ۱۱۰) اور بیع کہ اصلاً ہی مشروع نہو وہ بیع باطل ہی اوسکا ذکر بھی ساتوین باب مین ہوگا)
(مادہ ۱۱۱) بیع موقوف وہ ہی جسمین حق غیر ہوا ور وہ بیع فضولی ہی
(مادہ ۱۱۲) فضولی وہ شخص ہے کہ غیر کے حق مین بے اجازت تصرف کرے
(مادہ ۱۱۳) جس بیع مین حق غیر نہو وہ بیع نافذ ہی اور اوسکے دو قسم ہین لازم اور غیر لازم —
(مادہ ۱۱۴) جسمین خیارات وغیرہ نہوین وہ بیع نافذ لازم ہی —
(مادہ ۱۱۵) اور جسمین خیار ہو وہ بیع نافذ غیر لازم ہی —
(مادہ ۱۱۶) دو نو عاقدون مین کسی کو اختیار ہونا کہ بیع جاری رکھین یا فسخ کرین اسکو خیار کہتے ہین —
(مادہ ۱۱۷) بیع قطعی کو بیع بات کہتے ہین —
(مادہ ۱۱۸) اگر بیع مین یہہ شرط ہو کہ جب بائع قیمت واپس کر دی تو مشتری جنس واپس کر دی اسکو بیع بالوفا کہتے ہین اور اسمین تین صورتین ہین یہہ بیع جایز بھی ہی کیونکہ طرفین نفع لینے کے بالاستقلال مجاز ہین اور یہہ بیع فاسد ہی کیونکہ طرفین ہر وقت فسخ عقد کے مختار ہین —

اور یہہ عقد رہن بھی ہی کیونکہ مشتریکو یہہ قدرت نہین ہی کہ جنس کو کسی اور کے
ہاتھہ بیچ سکے —

(مادہ ۱۱۹) بیع الاستغلال (بیع نفع لینے کی) بیع بالوفا ہی کہ
جسمین بایع یہہ شرط کرے کہ مین یہہ مال باجرت اور بکرایہ لونگا — (یہہ
قسم اور کتابون مین نہین پائیگے اور یہہ صورت جو بیان کیے گئی ہی از روئے
قواعد فقہ کے بیع فاسد ہی —

(مادہ ۱۲۰) بیع باعتبار حالات بیع کے چار قسم ہے ایک بیع مال بمقابلہ
قیمت کے یہہ قسم جو بہت مشہور ہی اسکو بیع کہتے ہین دوم بیع صرف
سوئم بیع مقایضہ چہارم بیع سلم —

(مادہ ۱۲۱) بیع صرف جسمین نقد کو نقد کے بدلے بیچتے ہین —

(مادہ ۱۲۲) بیع مقایضہ جسمین جنس کو جنس کے بدلے بیچتے ہین اور کسی
جانب نقد نہو —

(مادہ ۱۲۳) بیع سلم قیمت پیشگے اور فی الحال دینا اور جنس مبیع بعد
ایک مدت کے لینا —

(مادہ ۱۲۴) استضناع ایک عقد ہی جو اہل صنعت یعنی کاریگروں سے کیے
جاتی ہی سو کاریگر تو صانع اور مشتری مستضنع اور شئی مصنوع ہی —

(مادہ ۱۲۵) جس چیز کا کہ انسان مالک ہو سکے ہو یا نفع ہو وہ ملک ہے —

(مادہ ۱۲۶) جس چیز پر کہ انسان کی طبیعت مایل ہو اور اوسکو اپنی حاجت کے لئے ذخیرہ کر سکے اوسکو مال کہتے ہین منقول ہو یا غیر منقول۔

(مادہ ۱۲۷) مال قیمتی) کے دو معنے ہین ایک وہ مال کہ جس سے نفع لیا جاوے دویم مال محرز (جسکو اپنے قبضہ مین کر لیا ہو) مثلاً مچھلی کہ دریا مین ہے متقوم نہین ہے اور جب اسکو پکڑ کر اپنے قبضہ مین کر لیا تو اب متقوم ہو گئے۔

(مادہ ۱۲۸) مال منقول وہ ہی کہ ایک جگہ سے دوسری جگہہ جا سکے مثلاً نقد اور جانور اور اسباب اور ماپنے اور تولنے کے چیزین (اور غلام اور لونڈے)۔

(مادہ ۱۲۹) مال غیر منقول جو ایک جا سے دوسری جاے نہ جا سکے مثل مکانات اور زمین جسکو عقار کہتے ہین۔

(مادہ ۱۳۰) نقود جو نقد کی جمع ہی سونا اور چاندی پر بولا جاے

(مادہ ۱۳۱) عروض جو جمع عرض کی ہی اور ر بھی متحرک ہی صرف متاع اور قماش کو کہتے ہین نقود اور حیوانات اور مکیلات اور موزونات پر نہین بولتے ہین۔

(مادہ ۱۳۲) مقدرات وہ ہین کہ ماپنے ماپنی اور تولنے اور گننے اور گز کے ماپنے سے اون کی مقدار متعین ہوتی ہے۔

(مادہ ۱۳۳) کیلی وہ چیز ہے جو ماپ سے ماپی جاسے۔

(مادہ ۱۳۴) وزنی جو چیز کہ تولے جاسے

(مادہ ۱۳۵) عددی جو گنے جاسے۔

(مادہ ۱۳۶) ذرعی جو گز سے ماپے جاوے۔

(مادہ ۱۳۷) محدود جسکے حد اور اطراف متعین ہو سکین۔

(مادہ ۱۳۸) مشاع وہ ہے جسمین حصہ مشترک ہون

(مادہ ۱۳۹) حصہ شایع وہ ہے جو شے مشترک کی ہر ہر جز مین پھیلا ہوا ہو

(مادہ ۱۴۰) جس چیز کے افراد مین باعتبار عرض کے تفاوت فاحش ہو وہ جنس ہے مثلاً انسان جنس ہے کہ اوسکے افراد مرد و زن سے خدمت لینے مین فرق کثیر رکھتے ہیں

(مادہ ۱۴۱) بیع جزاف و مجازفہ وہ ہے کہ جسمین بیع مجموعہ کی بیان مقدار کے ہو

(مادہ ۱۴۲) حق المرور راہ چلنے کا حق ملک غیر مین ہو۔

(مادہ ۱۴۳) حق الشرب نہر مین سے پانی لینے کا حصہ معین ہو۔

(مادہ ۱۴۴) حق المسیل پانی اور بدر رو اور پرنالہ کے جاری ہونیکا حق جو گھر مین سے باہر کو نکلے۔ اور بارش کا پانی جو باہر کے طرف گرے

(مادہ ۱۴۵) مثلی وہ شے ہے کہ اوسکا مثل اور ہم شکل بلا تفاوت معتدبہ کے بازار مین ملتا ہو۔

(مادہ ۱۴۶) قیمتی وہ چیز ہے کہ جسکا مثل نہو اور اگر ہو تو قیمت مین

بہت تفاوت ہو۔

(مادہ ۱۴۷) عددیات وہ چیزین ہین کہ شمار ہو کر بکین اور اونکی قیمت مین فرق نہو انکو شلیات بھی کہتے ہین (مثلاً انڈے سنگترے)

(مادہ ۱۴۸) عددیات متفاوتہ جو ہر فرد کی قیمت مین فرق ہی اونکو قیمتی کہتے ہین (مثلاً بکریان)

(مادہ ۱۴۹) بیع مبادلۃ المال بالمال ہی اور ایجاب وقبول کو بھی کہتے ہین کیونکہ یہہ مبادلہ مذکور پر دلالت کرتے ہین۔

(مادہ ۱۵۰) مبیع محل بیع ہے۔

(مادہ ۱۵۱) مبیع جو چیز بکتی ہے یعنے جو اصل مال بیع مین متعین ہوتا ہی اور وہی معاملہ بیع مین مقصود ہی کیونکہ انتفاع اور سود عین مال سے ہوتا ہی اور نرخ ثمن تو مبادلہ کا وسیلہ ہی۔

(مادہ ۱۵۲) ثمن جو چیز کہ مبیع کے بدلے دیا جاتا ہی اور ذمہ پر لازم ہوتا ہی

(مادہ ۱۵۳) ثمن مسمی جو عاقدین آپس مین وقت بیع کے برضامندی قیمت متعین کرلیوین خواہ قیمت حقیقی کے برابر ہو یا اوس سے کم ہو یا اوس سے زاید

(مادہ ۱۵۴) قیمت ثمن حقیقی ہی (قیمت وہ ہی جو بازار مین جانچنے والے اور انکنے والے مول کہین)

(مادہ ۱۵۵) مثمن جو چیز کہ بعوض ثمن کے بکے (یعنے مبیع)

(مادہ ۱۵۶) تاجیل ادای دین کے لئے کوئی وقت معین ٹھرانا۔

(مادہ ۱۵۷) تقسیط ادای دین تبغاریق اور باوقات معینہ قسط قسط ادا کرنا

(مادہ ۱۵۸) دین جو ذمہ پر ثابت ہووے مثلاً دراہم جو نقد موجود نہوں یا مثلاً دراہم اور گیہون کا ڈہیر موجود تو ہی پر جبتک کہ گن کر یا تول کر جدا اور الگ نہ کئے جاویں سب دین سے (دین جو معاملہ بیع وغیرہ سے ذمہ پر لازم اوے

(مادہ ۱۵۹) عین جو شے بیع وغیرہ مین معین اور مشخص کریں مثلاً گھر اور گھوڑی اور کرسی اور ڈہیر گیہون کا اور ڈہیر دراہم کا۔

(مادہ ۱۶۰) بایع جو بیچے۔

(مادہ ۱۶۱) مشتری جو خریدے۔

(مادہ ۱۶۲) متبایعان بایع اور مشتری عاقدین (اور متعاقدین) بھی کہتے ہین

(مادہ ۱۶۳) عقد بیع جو ہو چکی ہو اوسکا زایل کرنا اقالہ ہے۔

(مادہ ۱۶۴) التغریر مبیع کا ایسا وصف بیان کرنا جو حقیقت مین اوسمین نہو۔ (دہوکا دینا)

(مادہ ۱۶۵) بیسوان حصہ عروض کی قیمت مین اور دسوان حصہ حیوانات کی قیمت مین اور پانچوان حصہ زمین کی قیمت مین یا زیادہ غبن فاحش ہے۔

(مادہ ۱۶۶) جو چیز کہ کوئی اوسکی آغاز کا جاننے والا موجود نہو قدیم تصور کیجاویگی

پہلا باب اون مسایل کا ذکر جو عقد بیع سے متعلق ہین یا تھ

اسمین پانچ فصل ہین —

فصل اول جو امور بیع رکن سے متعلق ہین —

(مادہ ۱۶۷) بیع ایجاب و قبول سے منعقد ہوتی ہے —

(مادہ ۱۶۸) جو شہر کی اصطلاح مین جو دو لفظ بیع کے لیے مستعمل ہوتے ہین ایجاب و قبول ہے —

(مادہ ۱۶۹) ایجاب و قبول دو نو ماضی کے صیغہ ہوتے ہین مثلاً مین نے بیچا اور مین نے خریدا جو لفظ اول کہا ہے وہ ایجاب ہے اور جو بعد کہا جاتا ہے وہ قبول ہے مثلاً بایع کہے مین نے بیچا اور مشتری کہے مین نے مول لیا تو قول بایع ایجاب ہے اور قول مشتری قبول ہے — اور اگر مشتری اول کہے کہ مین نے خریدا اور بایع کہے مین نے بیچا تو قول مشتری ایجاب ہے اور قول بایع قبول ہے اور ایسے ہی جو الفاظ کہ مالک کرنے اور مالک ہونے پر دلالت کرتے ہین مثلاً بایع کہے کہ مین نے عطا کیا یا مالک کیا اور مشتری کہے مین نے لیا یا مالک ہوا یا راضی ہوا اون سے بھی بیع منعقد ہوجاتی ہے —

(مادہ ۱۷۰) صیغہ مضارع سے کہ صرف حال پر دلالت کرے بیع منعقد ہوجاتی ہے مثلاً اب بیچتا ہون یا اب مول لیتا ہون اور اگر صرف استقبال مراد ہو تو بیع منعقد نہین ہو سکتی ہے —

(مادہ ۱۷۱) صیغہ استقبال فقط وعدہ ہی مثلاً بیچونگا یا خریدونگا اس سے انعقاد نہین ہوسکتا ہی ـ

(مادہ ۱۷۲) صیغہ امر سے بیع منعقد نہین ہوتی ہی مثلاً بیچدے یا خرید لے مگر جب کہ باقتضاء کلام حال پر دلالت کرے مثلاً مشتری بایع سے کہا کہ یہہ مال اتنے درم کو میرے ہاتہہ بیچدے بایع نے کہا کہ مین نے بیچا بیع ہوگی ـ اور اگر بایع نے مشتری کو کہا کہ یہہ مال اتنے کو لیلو مشتری نے کہا کہ مین نے لے لیا پہر بایع نے کہا کہ لیلو یا کہا اللہ برکت دے تو بیع ہوگی کیونکہ یہہ کلمات قبول پر دلالت کرتے ہین

(مادہ ۱۷۳) جیسا ایجاب وقبول روبرو ہوتا ہی ویسا ہی بذریعہ خط وکتابت کے ہوسکتا ہے ـ

(مادہ ۱۷۴) جو اشارہ گونگہ کے لئے مقرر ہین اونسے گونگہ کا ایجاب وقبول ہوتا ہی ـ

(مادہ ۱۷۵) چونکہ یہہ ثابت ہی کہ ایجاب وقبول برضامندی طرفین ہوتا ہی اگر کوئی فعل ایسا ہو کہ تراضی پر دلالت کرے تو بیع منعقد ہوجاویگی اسکو بیع بالتعاطی کہتے ہین اگر لفظاً ایجاب وقبول ہو مثلاً مشتری نے نان بای کو کچہہ پیسہ دئے اور اسنے کچہہ روٹی اوسکو دی تو یہہ بیع منعقد ہوگی یا مشتری نے کچہہ پیسہ بایع کو دیدئے اور ایک جنس اسباب اوٹھا لیا

بایع جب رہا یا مشتری نے پانچ دینار گیہون والے کو دیکر کہا کہ ایک
مُدّ گیہون کتنے کو دیتا ہی بایع بولا ایک دینار کو مشتری جب ہو گیا اور
گیہون طلب کی بایع نے کہا کل دونگا بیع منعقد ہوگی اگرچہ ایجاب وقبول
ہُوا۔ اور بایع کل کے روز اسی بہاؤ سے گیہون دیگا اگرچہ کل ڈیڑھ دینار کو
ایک مُدّ ہوگیہ۔ اور ایسے ہی اسکے برعکس بھی ہوگا جب کہ سستے
ہو جاوین تب بھی مشتری اوسی بہاؤ سے لیگا۔ اور ایسا ہی کہ اگر
قصاب کو پانچ قرش دیکر کہا کہ اس جانب سے بکری کا گوشت کاٹ دے
اوسنے اوسی جانب کا گوشت کاٹ کر تول دیا مشتری لے لیگا اور اوسکو
یہ اختیار نہوگا کہ نہ لے سکے۔ (مُدّ ایک رطل اور ثلث رطل ہی یا بقدر
کہ آدمی اپنے دونو ہاتھ پھیلا کر لے سکے اسی لئے اوسکو مد کہتے ہین)
(مادہ ۱۷۶) اگر بیع مین تبدیل ثمن کے لئے تکرار ہو مثلاً بایع نے کہا
کہ ثمن زیادہ کر دیا مشتری نے اوسکو کہا کہ کچھ کم کرو تو جو قول کہ آخر ہوگا
اوسپر بیع منعقد ہوگی —

فصل دویم اس بیان مین کہ قبول وایجاب آپسمین موافق ہو دین —

(مادہ ۱۷۷) اگر ایک ایجاب کرے تو قبول اوسکے مطابق ہونا چاہئے نہ
ثمن مین زیادہ وکم نہ مبیع مین زیادہ وکم نہ اوسکے خلاف مثلاً بایع نے
کہا کہ یہ تھان ایکسو قرش کو مین نے بیچا تو مشتری اسی بیان پر قبول کر سکتا ہے۔

نہ یہہ کہے کل تہان یا نصف تہان بچاس قرش کو - اور اگر بایع نے کہا
کہ یہہ دو گھوڑے تین ہزار قرش کو مین نے بیچے چاہئے کہ مشتری
تین ہزار کو دونو گھوڑے لیوے نہ یہہ کہ ایک گھوڑا ڈیڑہ ہزار قرش کو لیوے

(مادہ ۱۷۸) اگر مقدار ایجاب وقبول مین ضمناً مذکور ہوگی تو یہہ موافقت
ضمنی کافی ہوگی مثلاً بایع نے کہا کہ یہہ مال ایکہزار قرش کو مین نے بیچا مشتری
بولا کہ مین نے ڈیڑہ ہزار کو خریدا تو ایک ہزار پر دونو کا اتفاق ہوگیا
اور بیع منعقد ہوگی - اگر اس صورت مین بایع اسی مجلس مین پانچ سو بھی قبول
کرلے تو ڈیڑہ ہزار پر بیع ہوکر پانچ سو قرش مشتری زیادہ دیگا - اور ایسی ہی
اگر مشتری نے کہا کہ مین نے ایکہزار قرش کو یہہ مال مول لیا اور بایع بولا کہ
آٹھ سو قرش کو مین نے بیچا تو آٹھ سو قرش پر بیع منعقد ہوگی اور دو سو
قرش مشتری کم دیگا -

(مادہ ۱۷۹) چند چیزون کے لئے جو ایک ہی صفقہ مین ایجاب کیا گیا خواہ
ہر ایک کی قیمت جدا جدا بیان ہووے یا نہووے تو بھی مشتری کل اشیا
پر بعوض کل قیمت کے قبول کرے گا نہ یہہ کہ ایک ایک چیز کو اوسکی قیمت سے
جو بیان ہوی ہی لے سکے کیونکہ تفریق صفقہ لازم آتا ہی مثلاً بایع نے کہا
کہ یہہ دو گھوڑے تین ہزار کو مین نے بیچے یہہ گھوڑا دو ہزار قرش کا ہی اور
دوسرا ایکہزار کا یا یہہ دونو ڈیڑہ ڈیڑہ ہزار کے ہین تو دونو گھوڑے تین ہزار

قرش کو لیگا نہ یہہ کہ ایک ایکہزار کو اور دوسرا دو ہزار کو کیونکہ ایجاب تو ایک ہی تہا جدا جدا قبول کیونکر ہو سکتا ہی اور ایسی ہی اگر بایع نے کہا کہ مین نے یہہ تین تہان بیچے کہ ہر یک کی قیمت ایک ایک سو قرش ہی مشتری نے کہا کہ ایک تہان سو قرش کو مین نے لیا یا دو تہان دو سو قرش کو مین نے لئے تو بیع نہو گی۔

(مادہ ۱۸۰) اگرچہ اشیاء کی قیمت جدا جدا بیان ہووے اور ہر شئے کے لئے ایجاب بھی جدا جدا کیا تو ہر ایک شئے کے لئے قبول بھی جدا جدا ہو سکتا ہی اور ہر ایک کی بیع علاحدہ ہو سکی گی مثلاً کہا کہ یہہ شئے ایک ہزار کو مین نے بیچی اور یہہ دوسری شئے دو ہزار کو مین نے بیچی اب مشتری جسکو چاہی اوسکی قیمت سے لے سکتا ہی (صفقہ ہاتہہ پر ہاتہہ مارنیکو کہتے ہین اور عرب مین دستور تہا کہ جب کوی معاملہ کرتے تھے تو آپسمین ہاتہہ پر ہاتھ مارتے تھے کہ یہہ معاملہ طے ہو گیا اور اس سے کوئی نہ پہرے گا اسلئے اب بجاے عقد کے صفقہ بولا جاتا ہے)

فصل سویم مجلس بیع کا حق کب تک ہی۔

(مادہ ۱۸۱) اوس جای کو جہان عاقدین عقد بیع کے لئے جمع ہووین مجلس بیع کہتے ہین۔

(مادہ ۱۸۲) ایجاب کے بعد جبتک کہ اوسی مجلس مین قبول صادر ہووے

اور مجلس دراز رہی ایجاب کہنے والے کو اختیار ہے کہ اپنے ایجاب پر قائم رہے یا نرہے۔ مثلاً ایک نے کہا کہ مین نے بیچا یا کہا کہ مین نے مول لیا اور فوراً دوسرے نے یہہ نہ کہا کہ مین نے لیا یا بیچدیا بلکہ بہت دیر کے بعد مجلس کے تمام ہونے سے پہلے کہا تو بیع متحقق ہوگی اگرچہ مجلس بہت دیر تک رہی —

(مادہ ۱۸۳) اگر مجلس بیع مین ایک نے ایجاب کے بعد قبول سے پہلے ایسا فعل کیا کہ اعراض پر دلالت کرے تو ایجاب باطل ہو جائیگا اور اسکے بعد جو قبول واقع ہو اوسکا اعتبار نہین مثلاً ایک نے کہا کہ مین نے بیچا یا کہا کہ مین نے خریدا اور دوسرا قبول کرنے سے پہلے کسی اور کام یا کسی اور کلام کے ساتھہ مشغول ہوا کہ بیع سے اوسکو علاقہ نہین تو ایجاب باطل ہو گیا اور اوسکے بعد قبول کا اعتبار نہین اگرچہ مجلس تمام نہو —

(مادہ ۱۸۴) اگر ایجاب کے بعد بایع نے قبل قبول اعراض کیا تو ایجاب باطل ہوا اور اوسی مجلس مین دوسرے نے قبول کیا تو بیع نہوگی مثلاً بایع نے کہا کہ مین نے یہہ متاع بیچی پھر اس سے پھر گیا اب مشتری کہے کہ مین نے یہہ متاع خریدی تو بیع نہوگی —

(مادہ ۱۸۵) اگر مجلس بیع مین ایکبار ایجاب ہوا اور ابھی قبول نہوا تھا کہ اوس نے دوبارہ ایجاب کیا تو ایجاب اول لغو ہو جائیگا مثلاً بایع نے

کہا کہ یہہ تھان ایکسو قرش کو مین نے بیچی اور ابھی قبول ہوا تہا کہ بایع نے کہا کہ مین نے ایکسو پچیس قرش کو بیچی تو ایجاب اول لغو متصور ہوگا اور قبول ایجاب ثانی پر ہوسکے گا ۔

فصل چہارم جو بیع کہ شرط واقع ہوا وسکا بیان

(مادہ ۱۸۶) جو شرط کہ بیع مین کئے جاوے اگر موافق اور مقتضای عقد کے ہی تو بیع بھی صحیح ہے اور شرط بھی معتبر مثلاً بایع نے یہہ شرط کی کہ جب تک قیمت نہ لون گا مبیع نہ دونگا تو یہہ صحیح ہے کیونکہ قبضہ منجملہ مقتضی عقد کے ہے ۔

(مادہ ۱۸۷) جو شرط کہ بیع کی تاکید کرے بیع صحیح ہی اور شرط بھی معتبر ہے مثلاً بایع نے یہہ شرط کی کہ مشتری اپنی فلان چیز اوسکے پاس گروی کرے یا کسی اور کو قیمت کا ضامن دیوے تو یہہ بیع صحیح ہی اور یہہ شرط تسلیم قیمت کے لئے سویدی ہی جو مقتضاے عقد ہے

(مادہ ۱۸۸) جو امر کہ بلد مین متعارف اور مشہور ہو اوسکا شرط کرنا صحیح ہی مثلاً مشتری نے کہا کہ مین نے یہہ پوستین اس شرط پر خریدا کہ اسکو استر لگادی یا قفل خرید اکہ کیواڑ مین لگادی یا کپڑہ لیا کہ اوسکو پیوند لگادے تو بیع صحیح ہوگی اور بایع پر اس شرط کا پورا کرنا لازم ہوگا ۔

(مادہ ۱۸۹) اگر ایسی شرط کی کہ جسمین طرفین کا کچھ فایدہ نہین ہی تو بیع

صحیح اور شرط لغوی مثلاً یہہ کہا کہ یہہ گھوڑا اس شرط پر بیچا کہ کسی اور کے
ہاتھہ نہ بیچنا یا اوسکو چراگاہ مین چھوڑ دینا تو بیع صحیح ہے اور شرط لغو ہے

فصل پنجم اقالہ یعنے فسخ بیع کے بیان مین

(مادہ ۱۹۰) عاقدین کو اختیار ہے کہ برضامندی بیع فسخ کردین۔

(مادہ ۱۹۱) اقالہ مثل بیع کے ایجاب وقبول سے ہوتا ہے مثلاً
ایک نے کہا کہ مین نے بیع کو اقالہ کیا یا فسخ کیا اور دوسرے نے کہا کہ مین نے
قبول کیا یا کسی نے یہہ کہا کہ بیع کا مجکو اقالہ کردے اور دوسرا بولا کہ مین نے
کردیا اقالہ صحیح ہوا اور بیع فسخ ہوگئی۔

(مادہ ۱۹۲) اقالہ تعاطی سے بھی جو قایم مقام ایجاب وقبول کے ہے
صحیح ہوتا ہے۔

(مادہ ۱۹۳) جیسا بیع مین مجلس ایک ہونا لازم ہے ویسا ہی اقالہ مین
لازم ہے یعنے لازم ہے کہ قبول اقالہ مجلس ایجاب مین کیا جاوے اگر اوسی
مجلس مین بعد ایجاب کے قبول سے پہلے کسی نے انمین سے ایسا کام یا کلام
کیا کہ اعراض پر دلالت کرے یا بعد ایجاب کے قبول سے پہلے مجلس بدلجاتے
ہوی تو اب اقالہ نہوگا اور قبول لغو ہوگا۔

(مادہ ۱۹۴) مگر شرط یہہ ہے کہ بیع مشتری کے پاس موجود ہو اگر بیع تلف
ہوگئی تو اقالہ صحیح نہوگا۔

(مادہ ۱۹۵) اگر مبیع کچھ تلف ہو گئی تو باقی مین اقالہ بمقدار اوسکے قیمت کے صحیح ہوگا مثلاً ایک قطعہ زمین مع زراعت خریدا اور کچھ زراعت مشتری نے کاٹ لی تو زمین اور باقی زراعت مین بقدر قیمت اقالہ ہو سکتا ہی—

(مادہ ۱۹۶) قیمت کا تلف ہوجانا اقالہ کو منع نہین کرتا ہی (کیونکہ قیمت متعین نہین ہوتی ہی جو روپیہ کہ مشتری نے دیا تھا اگر نہو تو اور روپیہ اوسکے عوض دی سکتا ہی)

باب دوم جو مسائل کہ مبیع کے ساتھہ متعلق ہین اور اسمین چار فصلین ہین

پہلی فصل مبیع کے شرائط اور اوصاف کے بیان مین —

(مادہ ۱۹۷) لازم ہے کہ مبیع موجود ہووے —

(مادہ ۱۹۸) لازم ہی کہ مبیع ایسی ہو کہ بایع اوسکے دیدینے پر قدرت رکھتا ہووے

(مادہ ۱۹۹) لازم ہی کہ مبیع مال متقوم یعنے قیمتی ہو—

(مادہ ۲۰۰) لازم ہی کہ مبیع مشتری کو معلوم ہو —

(مادہ ۲۰۱) مبیع کے جب احوال اور اوصاف ایسے بیان ہون کہ اور چیزون سے اوسکو تمیز ہوجاوی تب مبیع معلوم ہوجاتی ہی مثلاً اتنے سیر گیہون حورانیہ (سینے) بیچی یا کوئی زمین اوسکے حدود بیان کرکے بیچی تو

مبیع معلوم ہوگئی اور بیع صحیح ہوگئی —

(مادہ-۲۰۲) جب مجلس بیع مین مبیع موجود ہو تو صرف اشارہ اوسکے طرف کافی ہی مثلاً بایع نے کہا یہہ جانور مین نے بیچا اور مشتری اوسکو دیکھ رہا ہی اور بولا کہ مین نے یہہ جانور مول لے لیا بیع صحیح ہی —

(مادہ-۲۰۳) یہہ ہی کافی ہے کہ مبیع مشتری کو معلوم ہووی تو کچھہ ضرورت نہین ہی کہ مبیع کا بیان اور اوسکی تعریف کسی اور وجہ سے کیجاوے

(مادہ-۲۰۴) جب مبیع کو متعین کیا تو وہ متعین ہوگئی یعنے بایع نے سامان موجود مجلس کے طرف اشارہ کرکے کہا کہ مین نے یہہ سامان بیچا اور مشتری نے قبول کرلیا تو بایع پر لازم ہی کہ وہی سامان معینہ مشتری کو دیدیوی اور بایع اوسکو اختیار نہین ہی کہ اور سامان اوسی کے جنس کا دیوی —

فصل دویم بیان اون چیزون کا کہ اونکی بیع جایز ہی اور اون چیزون کا کہ اونکی بیع جایز نہین ہے —

(مادہ-۲۰۵) معدوم کی بیع باطل ہی اور جو پہل کہ ابھی ظاہر نہین ہوا اوسکی بیع باطل ہے —

(مادہ-۲۰۶) اگر درخت پر تمام پہل ایک ہی بار نمودار ہوگئے خواہ قابل کہانے کے ہون یا نہون اونکی بیع صحیح ہی —

(مادہ-۲۰۷) جو پہل کہ ایک ہی بار نمودار نہین ہوتے ہین بلکہ تھوڑی تھوڑی

نمودار ہوتے ہین مثلاً میوہ اور پھول اور پتا اور ترکاریان تو جب تھوڑے
نمودار ہوے انکی بیع مع اونکی جو نمودار ہونے جاہین گے ایک ہی صفقہ مین صحیح ہوگی

(مادہ-۲۰۸) جب کوئی چیز بیچی اور اوسکی جنس بیان کردی اور پھر ظاہر ہوا
کہ مبیع اور جنس کی ہی تو بیع باطل ہی مثلاً شیشہ یہہ کہکر بیچا کہ وہ الماس ہی تو بیع باطل ہے

(مادہ-۲۰۹) جو ایسی چیز ہو کہ بایع اوسکے دینے پر قدرت نرکھتا ہو اوسکی
بیع باطل ہی مثلاً کشتی دریا مین ڈوب گئی اور اوسکو نکال نہین سکتے ہین یا کوئی
جانور بھاگ گیا کہ اوسکے پکڑنے اور دینے پر قدرت نہین ہے ۔

(مادہ-۲۱۰) جو چیز کہ لوگ اوسکو مال نہین جانتے ہین اوسکا خرید و فروخت
باطل ہی مثلاً مردار جانور اور یا آزاد آدمی ۔

(مادہ-۲۱۱) جو مال کہ قیمتی نہو اوسکی بیع باطل ہی ۔

(مادہ-۲۱۲) ایسی چیز کے ساتھہ خریدنا کہ قیمتی نہووے بیع فاسد ہی ۔

(مادہ-۲۱۳) مجہول کی بیع فاسد ہی مثلاً بایع نے کہا کہ جتنے چیزین میری ملک
ہین سب مین نے بیچین اور مشتری نے کہا کہ مین نے خریدین پر وہ ان
چیزون کو پہچانتا بھی نہین ہی تو یہہ بیع فاسد ہی ۔

(مادہ-۲۱۴) حصہ مشترک معلوم کا بیچنا بدون جدا کرنیکے صحیح ہی مثلاً زمین
مین سے تہائی یا آدھا ... یا دسوان حصہ گو تقسیم ہو کر جدا نہوا ہو

(مادہ-۲۱۵) بے اجازت شریک کے اپنا حصہ مشترک و معلوم بیچنا صحیح ہے

(مادہ - ۲۱۶) حق مرور اور حق شرب اور حق مسیل زمین کے ساتھہ بک سکتے ہین اور پانی نالے کے ساتھہ بک سکتا ہے ۔

فصل سوم جو مسایل کہ کیفیت بیع سے تعلق ہین ۔

(مادہ - ۲۱۷) جیسا بیع موزونات اور مکیلات اور عددیات اور مذروعات کے تولنے اور ماپنے اور گز سے ماپنے سے صحیح ہی ایسا ہی اندازہ اور اٹکل پر بھی اونکا بیچنا جایز ہی مثلاً گیہون ۔ یا انگور کا ڈہیر اندازہ اور اٹکل سے بیچا یا کوئی سامان اندازہ اور اٹکل سے کرایہ لیا یا دوسری جای اوتھا کر لے گیا یہہ سب صحیح ہی ۔

(مادہ - ۲۱۸) اگر اس شرط پر بیچا کہ ایک پیمانہ معین یا ایک بٹ معین سے ماپ یا تول دے بیع صحیح ہی اگرچہ مقدار پیمانہ کی اور وزن بٹ کا معلوم نہو ۔

(مادہ - ۲۱۹) جو چیز کہ تنہا بک سکے اوسکا استثنا جایز ہی مثلاً خوشہ انگور جو تنہا بیچے جاتے ہین یہہ بھی جایز ہی کہ ایک درخت کے سب انگور اس شرط پر بیچین کہ دو چار سیر اوسمین سے نکال لینگے ۔

(مادہ - ۲۲۰) معدودات کی بیع ایک ہی صفقہ مین باوجود بیان قیمت ہر فرد اور ہر قسم کی جایز ہی مثلاً ایک ڈہیر گیہون کا یا (۶۰) صاع لکڑیونکی ایک کشتی یا ایک ریوڑ بکریونکا یا ایک طاقہ پارچات کا اس بیان پر کہ ایک ماپ گیہونکی یا ایک سو رطل لکڑی کی یا ایک بکری یا ایک گز پارچات کی یہہ قیمت ہی (صاع قریب پانچ سیر کے ہی اور رطل قریب آدہ سیر کے ہی) ۔

(مادہ ۲۲۱) جیسا زمین گز اور جریب سے ماپ کر بک سکتی ہے ایسی ہی فقط حد و بیان
ہو کر بھی بک سکتی ہے

(مادہ ۲۲۲) جس مقدار پر بیع ہوگی اوسی کا اعتبار ہے نہ اوسکے سوا

(مادہ ۲۲۳) مکیلات اور عددیات متقاربہ اور وہ موزونات کہ جنکے تہوڑے
تہوڑے بیچنے مین نقصان نہین ہوسکتا ہے جملہ کے مقدار بیان کرکے بیچین تو بیع صحیح
ہوگی خواہ کل کی قیمت بیان کرین یا ہر ہر کیل اور عدد اور رطل کی قیمت بیان ہووے
وقت تسلیم کے اگر مبیع پوری ہے تو بیع لازم ہوگی اور اگر نقصان رہا تو مشتری چاہے
بیع فسخ کردے یا جسقدر موجود ہے اوسکی قیمت پر لیوے اور اگر زیادہ نکلے تو زاید حق بایع ہے
وہ لیلیگا مثلاً بایع نے کہا کہ یہہ گیہون پچاس کیل ہین پانچ سو قرش کو یا پچاس کیل ہین
اور ہر کیل دس قرش کو ہے اور وقت تسلیم بھی پچاس کیل نکلے بیع لازم ہوگی اور اگر پینتالیس
کیل ہون تو مشتری چاہے بیع فسخ کرے اور چاہے چار سو پچاس قرش کو خرید لے اور اگر
پچپن کیل ہون تو پانچ کیل زاید بایع کے ہین اور ایسی ہی اگر ایک سو انڈے اس بیان
سے بیچے کہ یہہ سب پچاس قرش کے ہین اور وقت تسلیم بھی اتنے ہی نکلے تو بیع لازم ہے
اگر نوے ہین تو مشتری چاہے بیع فسخ کرے یا چاہے نوے انڈے پینتالیس قرش کو لیوے
اور اگر ایک سو دس ہین تو دس بایع کے ہین اور ایسی ہی ایک مشک گھی کی بیچی کہ
اس مین سو رطل گھی ہے اسی قیاس پر جو ذکر ہوا

(مادہ ۲۲۴) اور اگر موزون ایسی شے ہے کہ اوسکے ٹکڑے کرنے سے نقصان اور

ضرر ہوتا ہی اور کل موزون کے مقدار اور قیمت بھی بیان کی گئی تو کل پر بیع ہو گی اگر وقت تسلیم کامل ہی تو بہتا اور اگر ناقص ہی تو مشتری کو اختیار ہی کہ بیع فسخ کرے یا کل قیمت پر ناقص ہی لیلیوے اور ایسی ہی اگر زاید ہی تو بھی اسی قیمت پر سب مبیع لیلیگا بایع کو زاید پر کچھہ حق نہین ہی مثلاً الماس کا نگینہ پانچ قیراط بیس ہزار قرش کو بیچے اگر ساڑے چار قیراط ہون مشتری اوتنی ہی قیمت پر لیلے یا بیع فسخ کرے اور اگر ساڑی پانچ قیراط ہون تو بھی اوسی قیمت پر لیگا اور بایع کو نہ اختیار فسخ ہوگا اور نہ آدہا قیراط وہ اوس سے لے سکیگا کیونکہ الماس کو توڑنے سے ضرر ہوتا ہی (قیراط ہر جگہ مختلف ہی مکہ مین دینار کا چوبیسوان حصہ ہی اور عراق مین بیسوان حصہ ہے)

مادہ - ۲۲۵ اور اگر موزون ایسی شے ہی کہ اوسکے ٹکڑے کرنے سے ضرر ہوتا ہی اور اوسکی مقدار اور اوسکی اجزا اور اقسام کی قیمت اور تفصیل بیان کی گئی اگر وقت تسلیم کم یا زاید نکلے تو مشتری کو اختیار ہی کہ یا بیع فسخ کرے یا یہہ سب ناقص ہو یا زاید اوس حساب سے لیوے کہ اوسکے اجزا اور اقسام کی قیمت کی تفصیل بیان کی گئی مثلاً ایک چاندی اور تانبے کی اسباب کہ یہہ پانچ رطل ہی اور ہر رطل چالیس قرش کو بیچے اور وقت تسلیم کے ساڑھے چار رطل نکلے تو مشتری ایکسو اسی قرش دیکر لیگا یا ساڑی پانچ رطل نکلے تو دو سو بیس قرش دیکر لیگا اور یا دونو صورتون مین مشتری بیع فسخ کردیگا

(ماده - ۲۲۶) اگر گز سے ماپنے کے چیزین بیچے جایئن جیسی زمین اور لباس اور اشیاء سایرہ (مثلاً چوبینہ وغیرہ) اور سب مجموع یا ہر گز کی قیمت کا قیمت اور تفصیل بیان کی گئی تو ان دونو صورتون مین حکم اون موزونات کے جاری ہوگا کہ جنکے ٹکڑے کرنے مین ضرر ہے اور جو متاع اور اور اشیاء کہ اونکے ٹکڑے کرنے مین ضرر نہین ہوتا ہے مثلاً بانات اور کپڑہ مثل ململ کے ہے مثلاً ایک میدان اس بیان پر کہ سو گز ہے ایک ہزار قرش کو بیچا گیا اور وہ پچانوے گز نکلا تو مشتری کو اختیار ہے کہ کل مبیع کل قیمت پر لیوے یا بیع فسخ کر دی اور اگر زیادہ نکلا تو بھی اسی قیمت پر مشتری لیگا اور ایسی ہی ایک تھان کپڑہ اس بیان پر کہ ایک قبا بن سکتی ہے اور وہ آٹھ گز ہے چار سو قرش کو بیچا اور وہ سات گز نکلا تو مشتری کو اختیار ہے کہ بیع فسخ کر دی یا سات گز کو اوسی قیمت پر لیلیوی اور اگر نو گز نکلا تب بھی مشتری اوسی قیمت پر لیگا اگر ایک میدان زمین اس شرط پر کہ سو گز ہے اور ہر گز دس قرش کو بیچا گیا ہے وہ پچانوے گز نکلا یا ایک سو پانچ گز نکلا تو مشتری کو اختیار ہے چاہے بیع فسخ کر دیوے اور چاہے پچانوے گز نو سو پچاس قرش کو لے یا ایک سو پانچ گز ایک ہزار پچاس قرش کو لے لیوے اور ایسا ہی حکم اوس کپڑہ کا ہے جو قبا کے لئے یہہ کہہ کر بیچا گیا کہ وہ آٹھ گز ہے اور ہر گز پچاس قرش کو ہے اور وہ سات گز نکلا یا نو گز نکلا تو مشتری کو اختیار ہے کہ بیع فسخ کر دی یا نو گز چار سو پچاس قرش کو لے یا سات گز تین سو

پچاس قرش کو لے اور ایسا ہی ایک طاقہ بانات کا اس بیان پر کہ ڈیڑھ سو گز ساڑھے سات ہزار قرش کو بیچا گیا اور ہر گز کی قیمت پچاس قرش ہے اب ایک سو چالیس گز نکلا تو مشتری چاہے بیع فسخ کر دے یا ایک سو چالیس گز سات ہزار قرش کو لیلیوے اور جو زیادہ نکلا تو جتنا زیادہ ہے وہ بائع لیلے گا

(مادہ-۲۲۷) اگر عددیات متفاوتہ بیچے جائیں اور سب مجموع کی قیمت بیان کی گئی اور وقت دینے کی پوری نکلی تو بیع صحیح اور لازم ہے اور اگر کم یا زیادہ نکلی تو بیع فاسد ہوگی مثلاً بکریوں کا ریوڑ (مثلا) پچاس راس بکری ڈیڑھ ہزار قرش کو مین اگر پوری نکلے تو بیع صحیح و لازم ہے اور اگر کم یا زیادہ نکلے تو بیع فاسد ہوگی —

(مادہ-۲۲۸) اگر عددیات متفاوتہ اس شرح سے بیچے کہ مجموعے کی مقدار اور ایک ایک کی قیمت بیان کی اگر پوری نکلی تو بیع صحیح و لازم ہے اور اگر کم نکلی تو مشتری چاہے تو بیع فسخ کرے اور چاہے مقدار موجود بمقدار حصہ اوسکے قیمت کے لیلیوے اور اگر زیادہ ہے تو بیع فاسد ہوگی مثلاً ریوڑ بکریوں کا اس بیان پر کہ پچاس راس ہین اور ہر راس پچاس قرش کو ہے اب پینتالیس راس نکلی تو مشتری کو اختیار ہے چاہے بیع فسخ کرے یا ساڑھے بائیس سو قرش کو لیلیوے اور اگر پچپن راس نکلے تو بیع فاسد ہے —

(مادہ-۲۲۹) ان سب صورتوں مین اگر مشتری کو یہ علم ہو گیا کہ

بیع کم ہی اور اوسنے قبضہ بھی کر لیا تو قبضہ کے بعد اوسکو اختیار فسخ نہین ہے

فصل چہارم جو جو چیزین کہ بے ذکر صریح بیع مین داخل ہونے مین اور جو کچھ کہ داخل نہین ہوتے ہین —

(مادہ-۲۳۰) باعتبار عرف شہر کے جو کچھ کہ بیع مین شامل ہوتے ہین وہ سب بے ذکر داخل بیع ہونگے مثلاً حویلی بیچ جاے تو باورچیخانہ اور پاخانہ بھی بے ذکر داخل بیع ہوگا اور باغیچہ زیتون کا بیچا جاوے تو درخت زیتون کے بھی بے ذکر داخل ہونگے کیونکہ باورچیخانہ اور پاخانہ حویلی کے متعلقات مین ہین اور باغیچہ زیتون اوس زمین کو کہتے ہین جسمین درخت زیتون کے ہون اور جس زمین مین درخت نہون اوسکو باغیچہ زیتون نہین کہتے ہین —

(مادہ-۲۳۱) جو چیز کہ بیع کا جز گنا جاتا ہی کہ اوس سے جدا نہین ہو سکتا ہے اور بیع بے اوسکے بیکار ہی بالضرور بیع مین بے ذکر داخل ہوگی مثلاً قفل کے ساتھہ اوسکی کنجی کا اور دودھ والی گائی کے ساتھہ جو بغرض دودھ کے لی گئی ہی اوسکے بچہ کا جو دودھ پینے والا ہی بیع مین داخل ہونا ضروری ہی گو ذکر نہووے کیونکہ قفل بے کنجی کے کام کا نہین ہی اور گائی بے بچہ کے دودھ نہ دیگی —

(مادہ-۲۳۲) بیع مین جو چیزین ملے ہوے اور جڑے ہوے ہوتے ہین وہ بے ذکر اور بے تصریح بیع مین داخل ہونگے مثلاً حویلی کے ساتھہ قفل جو کیواڑون مین جڑا ہوا ہوتا ہی اور خزانہ پانی کا اور مچان فرش وغیرہ کے رکھنے کا اور وہ

چمن جو حویلی کے حدود مین داخل ہی اور جو درخت کہ واسطے سایہ وغیرہ کے میدان مین لگائے گئے ہین اور وہ راہ کہ راہ عام اور کوچہ پر آنے جانے کے لئے ہو یہہ سب بیع سے جدا نہین ہین بے ذکر اور بے تصریح داخل بیع ہونگے

(مادہ - ۲۳۳) جو چیزین کہ نہ بیع کے ساتھہ شامل ہین اور نہ اوسکے ساتھہ متصل جزی ہوے ہین اور نہ اوسکا جز گنے جاتے ہین اور نہ شہر کی عادت اور عرف مین شامل بیع ہین وہ بے ذکر داخل بیع نہونگے مثلاً جو اشیا اور اسباب منقولہ استعمال کے لیے ہین کہ جہان جاہین لے جاوین مثلاً صندوق اور کرسی اور تخت حویلی کے بیع مین بے ذکر داخل نہونگی - اور ایسے ہی گملون اور پھولون کے پودہ اور وہ درخت جو بہار پھولون کے لے جہان چاہین لے جائین اور لگائین اور جنکو ہماری عرف مین نصب کہتے ہین (اور جنکو ہندوستان مین کونڈون مین لگاتے ہین) بے ذکر صریح داخل بیع نہونگی جیسا زمین اور درخت کے بیع مین بے ذکر صریح نہ زراعت داخل ہی اور نہ پھل داخل ہوگا پر لگام گھوڑی کا اور مہار اونکیل اونٹ کی اور جو چیزین کہ عرف اور عادت مین داخل بیع ہوتی ہین بے ذکر داخل ہونگے (مگر ہندوستان مین لگام داخل نہین اور مہار اونکیل داخل ہے)

(مادہ - ۲۳۴) جو چیز کہ بیع مین تابع ہی اوسکا ثمن مین کچھہ حق نہین ہی مثلاً

اونٹ پر ابھی قبضہ نہوا اور مہار چوری گئی تو قیمت مین سے مہار کی قیمت وضع ہوگی

(مادہ ۲۳۵) عقدین وقت بیع کے الفاظ عام مذکور ہونے مین تو جمیع اشیاء متعلقہ شامل ہوتے ہین مثلاً مکان کی بیع مین بجمیع حقوقہا کہا تو اوسمین حق المرور وحق الشرب وحق المسیل سب داخل ہین —

(مادہ ۲۳۶) بیع کے بعد ابھی قبضہ نہونے پایا تہا کہ مبیع مین کچھہ زیادتی ہوگئی مثلاً گھوڑی نے بچہ دیا یا باغ مین پھل آیا اور ترکاریان لگین تو یہہ سب بیع کے ساتہہ مشتری کے ملک مین داخل ہونگے

باب سویم وہ مسایل جو قیمت سے متعلق ہین — اوسمین دو فصل ہین

فصل اول قیمت کی اوصاف اور احوال کے بیان مین —

(مادہ ۲۳۷) وقت بیع کے قیمت کا مقرر کرلینا لازم ہے بے ذکر اور بے تقرر قیمت کے بیع فاسد ہے —

(مادہ ۲۳۸) یہہ ضرور لازم ہے کہ قیمت معلوم ہو —

(مادہ ۲۳۹) جب ثمن موجود ہے مشاہدہ اور اشارہ سے علم حاصل ہوتا ہے اور جب غایب ہو تو مقدار اور وصف کہنا ضروری ہے —

(مادہ ۲۴۰) جب شہر مین کئی طرح کے دینار جاری ہین اگر وقت بیع کے کوئی قسم خاص مذکور نہو تو بیع فاسد ہوگی اور یہی حکم دراہم کا بھی ہے —

(مادہ ۲۴۱) اگر بیع چند قرش پر ہوئی اور کسی طرح کی دراہم اور دینار

جاہے تو ہین نو مشتری جسمین سے چاہے اوستنے قرش کی قیمت کا حساب کر کے ادا کر دے اور بایع کوئی خاص قسم نہین لے سکتا ہے۔

(مادہ - ۲۴۲) وقت بیع کے جب قیمت خاص قسم کی بیان ہووے تو وہی دینا لازم ہوگا مثلاً وقت بیع کے کہا کہ سونا مجیدی یا انگریزی یا فرانسیسی یا ریال مجیدی یا عمودی دینگے تو جو مقرر کر لیا ہے وہی دینا ہوگا۔

(مادہ - ۲۴۳) عقد کے وقت اگرچہ ثمن متعین کر لیا تو بھی متعین نہین ہوتا ہے مثلاً مشتری نے سونا مجیدی بایع کو دکھلایا اور پھر اوسکو دوسرے کام مین لیکر اور سونا مجیدی اوسی قسم کا ادا کر دیا تو بایع لینگا اور جو دکھلایا تہا اوسی کے ادا کرنے پر جبر نہوگا۔

(مادہ - ۲۴۴) اگر کسی ثمن کے اجزا بھی جاری ہین (مثلاً اٹھنی چونی دوانی) تو مشتری حسب عادت اور عرف بلد کے دیسکتا ہے۔ مثلاً بلدہ اسلام بول مین ریال کے اجزا نہین ہین وہان آدہا اور چوتہائی ریال نہ دیسکیگا۔

فصل دویم بیع کے وہ مسایل جو باعتبار قرض اور تاخیر کے ہین۔

(مادہ - ۲۴۵) قیمت کا تاخیر کرنا اور اوسکی قسط بندی کرنا بیع مین صحیح ہے

(مادہ - ۲۴۶) اور تاخیر اور قسط بندی مین مدت کا معلوم اور معین ہونا ضروری ہے۔

(مادہ - ۲۴۷) جب تاخیر ثمن پر بیع منعقد ہوی کہ فلان دن یا فلان مہینے

یا فلان سال یا فلان وقت پر دینگے جو عاقدین کو معلوم ہی مثلاً روز قاسم یا روز نوروز تو بیع صحیح ہی۔

(مادہ ۲۴۸) اور اگر مدت معین نہو مثلاً بارش پر قیمت دینگے تو بیع فاسد ہوگی

(مادہ ۲۴۹) اگر قرض مین مدت معین نہو تو ایک مہینے سے زیادہ مدت نہ لینگے۔

(مادہ ۲۵۰) شروع مدت اور شروع قسط جب سے شمار ہوگی کہ بیع مشتری کو دینگے مثلاً بایع نے عقد کی ایک سال کے بعد مبیع مشتری کو دی اور بیع بتاخیر مدت یکسال منعقد ہوی تھی بایع اب بعد یک سال کے روز تسلیم سے اور بعد دو سال کے روز عقد سے ثمن طلب کریگا۔

(مادہ ۲۵۱) بیع مطلق بے مدت مین قیمت فوراً ادا ہوتی ہی مگر جب عادت اور عرف مقرر ہو کہ بیع مطلق مین اسقدر مدت اور اسقدر قسط بندی ہوتی ہے تو اوتنی مدت اور اتنی قسط مقرر ہوگی مثلاً ایک شخص نے بازار مین کچھ خریدا فوراً قیمت دیوی اور اگر عادت اور عرف مقرر ہو رہا ہے تو اسکے موافق ایکہفتہ یا ایک مہینے پر دیگا۔

باب چہارم عقد کے بعد قیمت اور مبیع مین تصرف کرنیکا بیان

اسمین دو فصل ہین

فصل اول عقد کے بعد اور قبضہ سے پہلے بایع کا قیمت مین اور مشتری کا مبیع مین تصرف کرنا کا بیان۔

(مادہ ۲۵۲) بایع بعد عقد قبضہ سے پہلے قیمت پر تصرف کر سکتا ہی کہ اپنے قرضخواہ کو مشتری پر قیمت کا حوالہ دیسکتا ہی۔

(مادہ ۲۵۳) ایسے ہی مشتری بھی قبضہ کرنے سے پہلے مبیع دوسرے کے ہاتھہ بیچ سکتا ہی مگر بشرطیکہ مبیع زمین ہو ورنہ منقولات مین ایسا نہین کر سکتا ہی۔

فصل دویم عقد کے بعد مبیع اور قیمت مین کم یا زیادہ کرنیکا بیان

(مادہ ۲۵۴) بایع کو یہہ اختیار ہی کہ مبیع مین کچھہ زیادہ کردے تو اگر مشتری اوسی مجلس مین کہ جسمین زیادتی کی گئی ہی زیادتی کو قبول کر لیوے تو اوسکا حق اوس سے متعلق ہوگیا اور اوسکو وہ طلب کر سکیگا اور بایع کو اس زیادتی پر اگر ندامت ہووے تو کچھہ فایدہ نہوگا۔ اور اگر مجلس زیادتی مین زیادتی کو قبول نکیا اور بعد اوسکے قبول کیا تو اسکا اعتبار نہین ہی مثلاً بایع نے بیس تربوز بیچ کر مشتری سے کہا کہ مین نے پانچ تربوز اور بھی اوسمین زیادہ کر دئے یعنے پچیس تربوز بیس قرش کو دئے اور مشتری نے اوسی مجلس مین زیادتی کو قبول کر لیا تو پچیس تربوز بیس قرش کو لیگا اور اگر اوس مجلس مین قبول نکیا تو کچھہ اعتبار قبول کا نہوگا اور بایع سے جبراً نہ دلائے جاینگے —

(مادہ ۲۵۵) اور ایسے ہی عقد کے بعد مشتری نے قیمت مین کچھہ زیادہ کیا اور بایع نے اوس مجلس زیادت مین قبول کر لیا تو بایع وہ زیادہ مشتری سے لیگا اور مشتری کو ندامت سے کچھہ فایدہ نہوگا مثلاً مشتری نے ایک ہزار قرش کو

ایک گھوڑا لیا اور عقد کے بعد دوسو قرش زیادہ کی بایع نے اگر اوس مجلس مین
دوسو قرش کی زیادتی قبول کی ہے تو بایع مشتری سے بارہ سو قرش لیگا اور اگر
مجلس زیادت مین قبول نکیا تو بایع صرف ہزار قرش مشتری سے لیگا اور
دوسو قرش زیادہ نہ لیگا —

(مادہ - ۲۵۶) اور ایسی ہی بعد عقد کے بایع قیمت مین کم کرسکتا ہی اور جسقدر
مشتری سے لیگا مثلاً سو قرش کو کچھ مال بیچا اور بعد اوسکے بیس قرش کم کردئے
تو بایع مشتری سے اسی قرش لے گا نہ زیادہ —

(مادہ - ۲۵۷) اور یہہ زیادت کرنا بایع اور مشتری کا اور یا کم کرنا بایع کا
قیمت مین سے گو بعد عقد کے ہی مگر اصل عقد سے لاحق ہوگا گویا عقد مع
اس زیادتی اور کمی کے واقع ہوی ہی —

(مادہ - ۲۵۸) جو زیادتی کہ بایع نے مبیع مین کی ہی اوسکے اصل عقد کے ثمن
مین قیمت لگای جائیگی مثلاً آٹھہ تربوز دس قرش کو بیچکر پھر دو تربوز اور بھی
زیادہ دئے گویا دس تربوز دس قرش کو بیچے اور ابھی قبضہ نہوا تہا کہ دو تربوز
تلف ہوگئے تو اب مشتری آٹھہ تربوز آٹھہ قرش کو لیگا اور بایع اوس زیادہ
قیمت نہ لے سکیگا اور ایسی ہی اگر بایع نے ایکہزار گز زمین دس ہزار قرش کو
بیچکر ایکسو گز زمین زیادہ دی اور مشتری نے اسی مجلس مین زیادہ کو قبول
کرلیا — اب شفیع بدعوی شفعہ بسبب اصل اور زاید یعنی گیارہ سو گز زمین دس ہزار

قرش کو لیگا ۔

(مادہ - ۲۵۹) اور ایسی ہی مشتری اگر قیمت میں زیادہ کریگا تو کل یعنے اصل اور زیادہ مبیع کی قیمت تصور ہو گی مثلاً اگر زمین دس ہزار قرش کو لیکر پانچ سو قرش زیادہ کرے اور پھر وہ زمین اوسکے اصل حقدار کو دلائی گئی تو بایع سارھے دس ہزار قرش واپس دیگا اور یہہ زیادتی قیمت کی عاید نہین کے حق مین ہے شفیع اگر لیگا تو دس ہزار کو لیگا اور بایع شفیع سے پانچسو قرش زیادہ نہ لیگا ۔

(مادہ ۲۶۰) بایع جو قیمت کم کر دے تو باقی اصل عقد کی قیمت ہو گی اگر دس ہزار قرش کو زمین بیچکر ایک ہزار قرش کم کر دین تو شفیع نو ہزار قرش کو زمین لیگا ۔

(مادہ ۲۶۱) بایع اگر کل قیمت مشتری کو معاف کر دے تو اوسکے حق مین صحیح ہے شفیع کل قیمت دیکر لیگا مثلاً دس ہزار قرش کو زمین بیچی اور معاف کر دی تو شفیع دس ہزار کو بہ زمین لیگا نہ مفت ۔

(زیادتی قیمت مین مشتری جب کر سکتا ہے کہ اصل مبیع قایم ہے ورنہ نہین اوسی قیاس پر اگر عورت زندہ ہے تو مرد مہر زیادہ کر سکتا ہے اور اگر مر گئی تو مہر مین زیادتی نہین ہو سکتی ہے)

باب پنجم تسلیم اور تسلم کے بیان مین ۔ اوسمین چند فصل ہین

فصل اول تسلیم اور تسلم کی حقیقت اور کیفیت کے بیان مین ۔

تسلیم بایع کے جانب سے اور تسلم مشتری کے جانب سے ہوتا ہی)

مادہ - ۲۶۲) اگرچہ بیع مین قبضہ شرط نہین ہی جب بیع پوری منعقد ہوجاوے لازم ہی کہ مشتری پہلے قیمت دیوے اور بایع مبیع مشتری کو دیوے -

مادہ - ۲۶۳) جب بایع مبیع خالی کر دیوے تو یہہ ہی تسلیم ہی اور خالی کردینے کی یہہ صورت ہی کہ بایع مشتری کو اجازت دیدے کہ مبیع پر قبضہ کر لیوی - اور کوی امر تسلیم کا مانع بھی نہووے -

(مادہ - ۲۶۴) جب مبیع مشتری کو تسلیم ہوگی تو اوسکا قبضہ ثابت ہوگیا

(مادہ - ۲۶۵) چونکہ مبیع مختلف ہوتی ہی اسلئے ہر ایک مبیع کی صورت تسلیم علیحدہ ہی -

(مادہ - ۲۶۶) میدان اور قطعہ زمین پر جب بایع نے مشتریکو اذن دیدیا کہ قبضہ کرے تو یہہ ہی تسلیم ہے -

(مادہ - ۲۶۷) جب زمین مین کھیتی کھڑی ہی بایع سے زمین جبراً خالی کرائینگے کہ کھیتی یا کاٹ کر یا چرا کر اوٹھالے اور مشتری کو خالی کرکے تسلیم کردے -

(مادہ - ۲۶۸) جب پھل دار درخت بیچے جاوین تو بایع کو کہینگے کہ پھل اوتارلو اور درخت خالی کرکے مشتریکو دیدو -

(مادہ - ۲۶۹) اور اگر پھل ہی بیچے جاوین تو بایع کا مشتریکو یہہ کہنا کہ پھل اوتارلو تسلیم ہی -

(مادہ-۲۷۰) ایسی زمین کہ جسکے دروازہ و قفل ہو مثلاً حویلی اگر مشتری
اسکے اندر موجود ہی تو بایع کا یہہ کہدینا کہ مین نے تجھکو تسلیم کر دیا کافی ہے
اور اگر مشتری اوسکے اندر نہین ہے مگر اوسکے پاس ہی کہ فوراً دروازہ
بند کر سکتا ہی اور قفل لگا سکتا ہی تو بایع کا اتنا کہدینا کہ گھر مین نے تجھکو دیدیا
کافی ہے اور اگر اوسکے پاس نہین ہی تو اتنا زمانہ اگر گذر جاوے کہ مشتری
وہان تک جاکر دخل کر سکتا تہا کافی ہے —

(مادہ-۲۷۱) بایع نے اگر مشتری کو کنجی گھر کی دیدی تو مشتری کا
قبضہ ہوگیا —

(مادہ-۲۷۲) حیوان کا سر یا کان یا رسی جو اوسکے گلے مین ہے
پکڑ لینا کافی ہی اور اگر حیوان ایسی جگہہ ہی کہ مشتری بے دقت اوس پر قابض
ہو سکتا ہی اور بایع نے اوسکو دکھلایا اور قبضہ کا اذن دیدیا تو یہہ بھی کافی ہے

(مادہ-۲۷۳) کیلات کو ماپکر اور موزونات کو تولکر مشتری کا اوس
ظرف مین بہر دینا کہ اوسکے لئے مشتری نے تیار رکھا ہی قبضہ ہے —

(مادہ-۲۷۴) سامان مشتری کے ہاتھ مین دیدینا یا اوسکے پاس رکھدینا
یا اوسکو دکھلا کر قبضہ کی اجازت دیدینا قبضہ کے لئے کافی ہی —

(مادہ-۲۷۵) اگر بیع چیزین صندوق مین ہین یا ایسی جگہ مین ہین
کہ اوسپر قفل لگ سکتا ہی تو کنجی دیکر اجازت قبضہ کی دینا کافی ہی مثلاً گیہون کا

اپنا مال اور کتابوں کا صندوق جو جملہ بیچے گئے ہیں کنجی دینا اور اجازت دینا قبضہ ہے

(مادہ - ۲۷۶) بایع مشتری کا قبضہ دیکھ کر منع نکرے تو یہہ ہے قبضہ کی اجازت ہے -

(مادہ - ۲۷۷) بے اجازت بایع کے مشتری قبضہ نہین کرسکتا ہی جبتک کہ قیمت ادا نکرے - اور اگر بے اجازت قبضہ کربھی لیا اور اوسکے قبضہ مین مبیع تلف ہوگی یا اوسمین کچھ عیب پیدا ہوگیا تو یہہ ہی قبضہ متصور ہوگا -

فصل ثانی اسمین وہ مادہ ہین کہ جن مین مبیع کے روکنے کا بیان ہے

(مادہ - ۲۷۸) جس بیع مین قیمت کے لیئے کوی مدت نہ ٹہری ہو اور فی الحال دینا ہو تو بایع جب تک کہ کل قیمت نہ لیلیوے مبیع روک سکتا ہی

(مادہ - ۲۷۹) اگر سب اشیاء بیچے ہین اور ہریک کی قیمت بیان ہوی ہے یا نہوے جبتک کل قیمت نہ لیلیوے تب تک کل مبیع بایع روک سکتا ہی -

(مادہ - ۲۸۰) اگرچہ مشتری قیمت کے عوض کوی چیز بایع کے پاس گرو کرے یا کسیکو ضامن دیوے تب بھی بایع مبیع روک سکتا ہی -

(مادہ - ۲۸۱) اگر بایع نے قیمت لینے سے پہلے مبیع مشتری کو دیدی تو اپنا حق ساقط کردیا اب یہہ اوسکو اختیار نہین ہی کہ مبیع مشتری سے واپس کرلیوے اور قیمت لینے تک اسکو روکے رکھے -

(مادہ - ۲۸۲) اگر بایع نے مشتری کو یہہ کہدیا کہ زر قیمت دوسرے کو دیدے

اور مشتری نے قبول کرلیا تو اب بایع کا حق زایل ہوگیا اور مبیع مشتریکو فورًا دیدیوے گا۔

(مادہ ۲۸۳) اگر کوئی شے بایع نے قرض پر بیچی تو بایع کو یہہ حق نہین ہے کہ مبیع کو روک سکے بلکہ مدت قرض پر جو ٹہری ہے قیمت لے سکیگا

(مادہ ۲۸۴) اور ایسے ہی اگر اول بیع بے مدت ہوئی تھی اور پہر مدت ٹہرائی گئی تب بھی مدت پر قیمت لیگا نہ یہہ کہ مبیع روک سکے

فصل سوم۔ تسلیم کی جاے کے بیان مین (کہ بایع مشتریکو مبیع کہان دیوے)

(مادہ۔ ۲۸۵) عقد مطلق اس بات کی مقتضی ہے کہ وقت عقد کے جس جگہہ مبیع موجود ہے وہان ہی دیوے مثلاً بلدہ اسلام بول مین تکفور طاغی کے گیہون خریدے جو وہان ہی موجود ہین پس مشتری تکفور طاغی مین جاکر گیہون لیگا نہ یہہ کہ بایع اسلام بول مین پہونچا دیوے۔

(مادہ ۲۸۶) اگر مشتریکو وقت بیع کے معلوم نہین کہ مبیع کہان ہی مگر بعد بیع کے معلوم ہوا کہ فلان جاے ہے پس مشتری کو اختیار ہے یا بیع فسخ کرے یا قبول کرے اور جس جاے کہ مبیع اب موجود ہے وہان جاکر لیلیوے۔

(مادہ ۲۸۷) جب بیع اس شرط پر ہوئی کہ بایع مبیع فلان جاے پہونچا دیوے تو بایع پر لازم ہوگا کہ وہین پہونچا دیوے۔

فصل چہارم بیع کے پہونچانیکی صنعت اور اوسکے لوازم کے بیان مین

(مادہ ۲۸۸) زرِ ثمن کا تولنا اور گننا اور پرکھنا مشتری کے ذمہ پر ہے اوسکی اجرت مشتری دیگا نہ بایع —

(مادہ ۔ ۲۸۹) مبیع مکیلات کا کیل کرنا اور موزونات کا تولنا بایع پر ہے اسکی اجرت بایع دیگا نہ مشتری —

(مادہ ۔ ۲۹۰) جو چیز کہ مجازفۃً بیع ہوی اوسکے اوپر جو خرچ ہوگا وہ مشتری پر ہے مثلاً انگور کا درخت سے اوتارنا —
اور ایسے ہی گیہون جو مجازفۃً ہو کھلیان مین نکالنا اور لاد کر لیجانا مشتری پر ہے

(مادہ ۔ ۲۹۱) اور لکڑی وغیرہ جانورون پر لاد کر لاتے ہین اوسکا مشتری کے گھر تک پونچانا موافق عادت اور عرف ہر بلد کی ہے —

(مادہ ۔ ۲۹۲) اسناد اور وثیقہ اور قبالون کا لکھنا مشتری کے ذمہ ہے مگر بیع پر ثبوت اور گواہی محکمہ مین بایع لائیگا —

فصل ششم اسمین جو مادہ ہین اون مین مبیع کے ہلاک اور تلف ہونیکا ذکر ہے

(مادہ ۲۹۳) ابھی مشتری کا قبضہ نہوا تہا کہ بایع کے ہاتھ مین مبیع تلف ہوگئی تو بایع کا مال تلف ہوگا نہ مشتری کا —

(مادہ ۲۹۴) مشتری کے قبضہ کے بعد اگر تلف ہوی تو مشتری کا مال تلف ہوا نہ بایع کا —

(مادہ ۲۹۵) مشتری نے مبیع پر قبضہ تو کر لیا مگر قیمت ادا نہی کی کہ مر گیا

بایع کو یہ حق نہین ہے کہ اپنے مبیع واپس لیلے بلکہ مثل جملہ قرض خواہون کے
دام مساوی (سرشکن کا) حقدار ہیگا۔

(مادہ ۲۹۶) مشتری پہلے اوس سے کہ قبضہ کرے اور قیمت دیوے
مفلس ہو کر مرگیا تو بایع مبیع اپنے قبضہ مین رکھہ کر اوسکے ترکہ مین سے تمام قیمت
لیگا اور حاکم مبیع بیچکر تمام قیمت بایع کی ادا کروا دیگا۔ اور اگر مبیع
اوستنے کو نہ بکے کہ مشتری نے خریدی تھی بلکہ کم کو بکے تو یہ قیمت بایع لیکر
باقیکا دعوی اوسکے ترکہ مین مثل اور قرض خواہون کے بدام مساوی
(سرشکن) کریگا۔ اور اگر زیادہ کو بکے تو اپنی قیمت بایع لیگا اور باقی
اوسکے اور قرض خواہون کا حق ہو۔

(مادہ ۲۹۷) بایع نے قیمت لے لی اور مبیع نہ دی اور مرگیا مشتری
اپنے مبیع لے لیگا کہ مبیع بایع کے ہاتھہ مین امانت تھی اور قرض خواہون
کا اوسمین کچھہ حق نہوگا۔

فصل ششم خریدنے کے لیے یا دیکھنے کے لئے جو مال لیا جاوے

(مادہ ۲۹۸) مشتری نے خریدنیکے ارادہ سے ایک چیز پر قبضہ کرلیا
اور قیمت کا بھی ذکر آگیا اور مشتری کے قبضہ مین جاکر تلف ہوگئی اگر قیمتی
ہے تو اوسکی قیمت اور مثلی ہے تو اوسکی مثل مشتری پر لازم ہوگی اور اگر

بے ذکر قیمت مشتری کچھ مال لے آیا تو وہ مال مشتری کے ہاتھ مین امانت ہی اگر تلف ہوا تو مشتری کچھ نہ دیگا مثلاً بایع نے کہا کہ یہہ گھوڑا ہزار قرش کو ہی تم لیجاؤ اگر پسند آئے تو لے لینا وہ لے آیا اور مرگیا تو گھوڑے کی قیمت مشتری دیگا - اور اگر بایع نے کہا کہ یہہ گھوڑا لیجاؤ تمکو پسند ہوگا تو لے لینا اور وہ لے آیا اور مرگیا اب مشتری کچھ نہ دیگا کہ یہہ گھوڑا اوسکے ہاتھہ مین امانتاً آیا تہا -

(مادہ - ۲۹۹) اگر کوئی چیز صرف دیکھنے کے لئے لائے کہ آپ اوسکو دیکھین گے یا دوسرے کو دکھلاوین گے تو بے تعدی اگر وہ چیز تلف ہوگئی تو کچھ دینا نہ پڑے گا کیونکہ وہ چیز اوسکی پاس امانت تھی -

باب ششم خیارات کے بیان مین - اوسمین سات فصل مین

فصل اول خیار شرط کے بیان مین -

(مادہ - ۳۰۰) ہر شخص کو بایع ہو یا مشتری یہہ جائز ہی کہ اپنے لیے یہہ شرط کرلین کہ ہمکو اتنی مدت کا اختیار ہی - کہ ہم بیع قایم رکھیں یا فسخ کردین اوسکو خیار شرط کہتے ہین - (لیکن مذہب حنفی مفتی بہ یہہ ہی کہ تین دن سے زیادہ کا اختیار نہین ہے)

(مادہ - ۳۰۱) جتنی مدت کا خیار مقرر کیا جاوی اوسی مدت مین اختیار ہی کہ بیع فسخ کردین

(مادہ-۳۰۲) جیسا بیع کا فسخ کرنا یا اوسکا قایم رکھنا قول سے ہو تا ہے ویسا ہی فعل سے بھی ہو سکتا ہے -

(مادہ-۳۰۳) اجازت قولی یہہ ہی کہ ایسے لفظ برتین جو رضامندی اور بیع کے لازم ہونے پر دلالت کرین مثلاً کہے کہ مین راضی ہوا اور مین نے بیع جایز کی - اور فسخ قولی یہہ ہی کہ وہ لفظ کہی جو نارضامندی پر دلالت کرین مثلاً مین نے بیع فسخ کی یا بیع ترک کی -

(مادہ-۳۰۴) اجازت فعلیہ وہ ہی کہ ایسا کام کری جو اجازت اور رضامندی پر دلالت کرے - اور فسخ فعلی وہ ہی کہ ایسا کام کری جو فسخ و عدم رضا پر دلالت کری مثلاً مشتری جو صاحب خیار ہی وہ ایسا تصرف کری جیسا اپنی ملک مین کرتے ہین کہ بیع کے لیے پیش کری یا گرو کری یا کرایہ دیوی تو اس سے بیع جایز اور لازم ہوگی اور اگر بایع صاحب خیار بیع مین مالکانہ تصرف کری تو بیع فسخ ہوگی (یا مشتری صاحب خیار مبیع واپس دیکر اپنا زرثمن واپس مانگ لے تو یہہ فسخ پر دلالت کرتا ہی یا بایع صاحب خیار زرثمن کا اپنے قرض خواہ کو مشتری پر حوالہ کر دی تو یہہ فعل جواز بیع ہی -)

(مادہ-۳۰۵) باوجود گزر جانے مدت کے نہ فسخ ہوا اور نہ جواز بیع تو بیع جایز اور لازم ہوگی -

(مادہ-۳۰۶) یہہ خیار بشرط میراث نہین ہو سکتا ہی - اگر بایع صاحب خیار

مدت خیار مین مرگیا تو مشتری مالک ہوجاویگا بایع کے وارثون کو کچھ حق نہوگا اور اگر مشتری مرگیا تو مبیع اوسکی ملک ہوگی اور اوسکے وارثونکو حق فسخ واسترداد نہوگا —

(مادہ ۳۰۷) اگر دونو کو اختیار ہی اور کسی ایک نے فسخ کردیا تو بیع فسخ ہوگی اور اگر ایک نے بیع جایز کرلی تو اسی کا اختیار جاتا رہا اور دوسریکا اختیار مدت خیار تک باقی رہیگا —

(مادہ ۳۰۸) اگر بایع نے اپنے لئے خیار کیا ہی تو مبیع بایع کی ملک مین سے خارج نہوگی اوسی کی ملک ہی — اب اگر مشتری نے قبضہ کرلیا اور اوسکے پاس تلف ہوگئی تو جو ثمن کہ اسمین ٹھرا تھا دینا نہوگا بلکہ وہ قیمت دیگا جو اوسکی قیمت اوسدن بازار مین اوٹھی کہ جسدن مشتری نے اوسپر قبضہ کیا تھا

(مادہ ۳۰۹) مشتری نے اگر اپنے لئے خیار کیا ہی تو مبیع بایع کی ملک سے نکلی اب اگر مشتری قابض ہوگیا اور تلف ہوگئی تو مشتری ثمن دیگا جو اسمین ٹھرلیا تھا

فصل دوم خیار وصف کے بیان مین —

(مادہ ۳۱۰) اگر ایک مال مین ایسا وصف مرغوب بیان کیا گیا کہ باعث رغبت اور خریداری کا ہوا — اب اگر مبیع مین وہ وصف نہ پایا گیا تو مشتری کو اختیار ہی کہ بیع فسخ کری یا کل ثمن پر جو ٹھرا ہی لیلیوی اور اوسکو خیار وصف کہتے ہین — مثلاً گائی اس شرط پر لی کہ وہ دودھ دیتی ہی اور پھر یہ معلوم ہوا

کہ وہ دودہ والی نہین ہے یا رات کے وقت نگینہ بیچا کہ یہہ سرخ رنگ ہے اور وہ زرد نکلا تو ان دونو صورت مین مشتریکو اختیار ہے۔

(مادہ-۳۱۱) خیار وصف میراث ہوتا ہے اگر مشتری صاحب خیار وصف مر گیا تو اوسکے وارث کو بھی وہ خیار ہے۔

(مادہ-۳۱۲) مشتری صاحب خیار وصف اگر مبیع مین مالکانہ تصرف کرے تو اوسکا خیار باطل ہو گیا۔

فصل سوم خیار نقد کے بیان مین۔

(مادہ-۳۱۳) اگر یہہ شرط ٹھہری کہ فلان وقت پر زر ثمن دینگے تو صحیح ہے اور اسکو خیار نقد کہتے ہین۔

(مادہ ۳۱۴) اگر وقت معین تک زر ثمن ادا نہوگا تو بیع فاسد ہوگی

(مادہ-۳۱۵) اگر مشتری اس صورت مین مدت کے اندر مر گیا مر گیا تو بیع باطل ہوگی۔

فصل چہارم خیار تعین کے بیان مین۔

(مادہ ۳۱۶) جب بہت چیزونکی قیمت جدا بیان ہوی اور یہہ شرط ہوی کہ مشتری انمین سے جو چیز چاہے لیوے یا بایع جو چیز چاہے دیوے تو صحیح ہے اوسکو خیار تعین کہتے ہین۔

(مادہ-۳۱۷) خیار تعین مین تعین لازم ہے۔

(مادہ ۳۱۸) خیار تعیین والے کو لازم ہی کہ جو چیز مدت متعینہ کے انقضا پر لینا ہی متعین کرلے —

(مادہ ۳۱۹) خیار تعیین بھی میراث ہوتا ہی یعنے جیسے مشتری خیار تعیین والے پر انقضاء مدت کے بعد جبر کیا جاتا ہی کہ ان اشیا مین سے ایک شے متعین کرکے اوسکی قیمت ادا کری جو اوسکے لئے بیان کی گئی ہی ایسا ہی اگر اوس مدت مین مشتری مرگیا تو اوسکے وارث پر جبر ہوگا کہ اسی مدت مین ایک چیز متعین کرکے اوسکی قیمت ادا کردے —

فصل پنجم خیار الرویتہ کے بیان مین —

(مادہ ۳۲۰) اگر کوئی چیز بے دیکھی خرید لے تو اوسکو اختیار ہی کہ جب دیکھے چاہے بیع فسخ کری یا قبول کری اسکو خیار رویتہ کہتے ہین —

(مادہ ۳۲۱) خیار رویتہ میراث نہین ہی اگر مشتری دیکھنے سے پہلے مرگیا تو بیع تمام ہوگئی اور وارث کو اب خیار نہین رہا —

(مادہ ۳۲۲) بایع کو خیار رویت نہین ہی اگر اپنا مال موروثی بے دیکھے بیچا تو اوسکو اختیار نہین ہی کہ دیکھنے کے بعد بیع فسخ کرسکے —

(مادہ ۳۲۳) اس بحث مین اتنا ہی دیکھ لینا اور واقف ہونا کافی ہی کہ مقصود اصلی معلوم ہوجاوی مثلاً صرف نقش اور نگار کا جو کسی کپڑہ وغیرہ پر لگائے ہوئی ہین دیکھ لینا کافی ہوتا ہی اور کسی جگہ صرف دل کا دیکھنا کافی

ہوتا ہی مثلاً جاجم وغیرہ پر نقش اور اسکا دلدار ہونا دیکھا جاتا ہی اور جو
بکری بچہ جننے کے لیے لیجاتی ہی اوسکی تہن دیکھی جاتی ہین اور جو بکری کہ
گوشت کہانے کے لئے لیجاتی ہی اوسکی کمر اور جوتڑ ٹٹول لیتے ہین اور
کہانے اور پینے کے چیزین چکھ لیتے ہین - یہہ باتین اگر مشتری نے کر لین تو
رویت تمام ہوگئی اور بیع منعقد کامل ہوگئی اب مشتری کو کچھہ اختیار نہین رہا -

(مادہ ۳۲۴) جن چیزون مین نمونہ کے دیکھنے کا دستور ہی اونمین
نمونہ دیکھنا کافی ہے -

(مادہ ۳۲۵) اگر نمونہ کے خلاف نکلے تو مشتری کو اختیار ہی کہ
چاہی لیوے چاہی پھیر دیوی جیسے گیہون اور گھی اور تیل اور وہ چیزین
کہ ایک ہی وضع پر بنائے جاتے ہین مثلاً شطرنجی اور بانات وغیرہ
اگر نمونہ سے کم نکلے تو مشتری کو اختیار ہی کہ چاہی لیوے یا نہ لیوے

(مادہ ۳۲۶) حویلی اور گھر وغیرہ زمین کے لینے مین ہر ہر کوٹھری کا
دیکھنا ضروری ہی پر جہان ایک ہی طور پر گھر بنائے جاتے ہون تو فقط ایک
ہی کوٹھری کا دیکھنا کافی ہوگا -

(مادہ ۳۲۷) بہت مختلف چیزین جو ایک ہی صفقہ مین بیچنے کی
ہین ہر ایک کا دیکھنا ضرور ہے -

(مادہ ۳۲۸) مختلف اور متفاوت اشیا جو مول لین اور کچھہ دیکھین

اور کچھ نہ دیکھی پہر انکو بہی دیکہا تو اب مشتری کو اختیار ہی کہ سب لیوے یا سب واپس کر دی یہہ نہین ہو سکتا ہی کہ جنکو دیکہا تہا وہ تو لیوی اور جنکو پہلے نہ دیکہا اب پہیر دے —

(مادہ ۳۲۹) اندہی کے بہی خرید و فروخت صحیح ہی مگر جب کوی چیز اسطرح خریدی کہ اوسکا وصف معلوم نہو کہ مثلاً ایک حویلی خریدی اور اسکا حال اوسکے روبرو بیان نہوا پہر جب بیان ہوا تو اوسکو اختیار ہی کہ لیوے یا نہ لیوے —

(مادہ ۳۳۰) اندہی کے روبرو کسی چیز کا سب حال بیان ہو گیا اور اوسنے خرید لی اب اوسکو اختیار نہین رہا —

(مادہ ۳۳۱) اندہی نے گہر ٹوڑلنے کی چیز ٹٹول لی اور سونگہنے کی چیز سونگہلی اور چکہنے کی چیز چکہہ لے اور خرید لیا تو صحیح اور لازم ہی —

(مادہ ۳۳۲) اگر بارادہ خریداری ایک چیز دیکہی اور نہ خریدے پہر بعد مدت کے خریدی تو بیع صحیح ہی پر دیکہا کہ پہلے سے کچھ متغیر ہو گئی ہی تو اوسکو اب اختیار ہی —

(مادہ ۳۳۳) وکیل بالشرا اور وکیل بالقبض کا دیکہہ لینا موکل کا دیکھہ لینا ہی

(مادہ ۳۳۴) جس شخص کو مشتری نے بہیجا کہ بایع سے بیع مانگ لاوی اوسکو رسول کہتے ہین اسکا دیکہہ لینا کافی نہوگا —

(مادہ-۳۳۵) مشتری نے جو شئے دیکھے خریدے اور اوسمین مالکانہ تصرف کردیا تو اب مشتری کو اختیار نہین رہا—

فصل ششم خیار العیب کے بیان مین—

(مادہ-۳۳۶) بیع مطلق کا کہ اوسمین یہہ ذکر نہوا ہو کہ مبیع عیب سے پاک ہی یا عیب دار ہی اور یا صحیح و سالم ہی یہہ حکم ہی کہ مبیع سالم اور بے عیب ہو

(مادہ ۳۳۷) ایک شئے خریدی اور اوسمین ایک عیب قدیم نکلا تو مشتری کو اختیار ہی کہ پھیر دے یا اوسی قیمت پر لیوے اور یہہ نہو گا کہ اس عیب کے عوض کچھہ قیمت کم کردی اسکو خیار عیب کہتے ہین—

(مادہ ۳۳۸) جس چیز سے تاجرون اور پرکھنے اور جانچنے والون کے نزدیک قیمت گھٹ جاتی ہی اوسکو عیب کہتے ہین—

(مادہ ۳۳۹) جو عیب بیع مین کہ بائع کے پاس ہو وہ عیب قدیم ہی—

(مادہ ۳۴۰) جو عیب کہ مبیع مین قبل قبضہ مشتری اور بعد عقد کے پیدا ہو وہ بھی باعث فسخ اور واپسی کا ہوتا ہے—

(مادہ ۳۴۱) بائع نے ذکر کردیا کہ مبیع مین اتنے عیب ہین اور مشتری نے باوجود اسکی خرید لیا تو مشتری کو اب اختیار نہین رہا—

(مادہ ۳۴۲) اگر بائع نے یہہ کہکر بیچا کہ جتنے عیب مبیع مین ظاہر ہون مین اوس سے بری ہون تو اب مشتری کو اختیار نہین رہا—

(مادہ ۳۴۳) اگر مشتری نے مجمع عیوب قبول کرلیا تو پھر اوسکا دعوی
خیار عیب کا باقی نرہیگا مثلاً اوسنے گھوڑا لیا کہ اسکی ہڈی پسلی ٹوٹی ہوی ہے
اور لنگڑا بھی ہے اور اور بھی عیب ہین تو اب اوسکو صلاحیت نالش کی نہین رہی

(مادہ ۳۴۴) مشتری کو بعد عقد کے عیب قدیم پر اطلاع ہوی اور اوسنے
مبیع مین تصرف مالکانہ کیا مثلاً بیع کے لئے پیش کیا تو یہہ رضا بالعیب ہے
اب اسکو اختیار عیب نرہا —

(مادہ ۳۴۵) اگر مشتری کے پاس مبیع مین عیب پیدا ہوا اور اب
مبیع مین عیب قدیم بھی نکلا تو مشتری رد نکرسکیگا بلکہ عیب قدیم کے
سبب سے جو نقصان قیمت مین آیا ہے اوتنا بایع سے پھیر لیگا۔ مثلاً
مشتری نے تہان لیکر چادر وغیرہ بنائی اب جو عیب قدیم معلوم ہوا تو
بایع سے نقصان قیمت لے لیگا —

(مادہ ۳۴۶) نقصان قیمت جانچنے اور آنکنے والون کے کہنے سے
معلوم ہوتا ہے جو بے طمع اور بے غرض ہون پہلے اون سے آنکوایا جاوے کہ یہہ
تہان اگر سالم اور پورا ہوتا تو کیا قیمت کا تہا اور اب جو یہہ عیب قدیم ہے
تو کیا قیمت کا ہے ان دونون کے تفاوت مین جو نسبت ہو اوس حساب سے
اصل ثمن مین سے مشتریکو بایع سے واپس دلوائینگے مثلاً ایک تہان مشتری نے
ساٹہہ قرش کو لیا اور کتر دایا اور پہر معلوم ہوا کہ اوسمین عیب قدیم بھی تہا

اب آنکنے والون نے کہا کہ اصل تہان ساٹھہ قرش کو تہا اور اس عیب
قدیم کے سبب سے بینتالیس قرش کا ہی تو مشتری پندرہ قرش بایع سے
لے لیگا اور اگر اونہون نے اصل تہان اسّی قرش کا اور عیب قدیم سے
ساٹھہ کا بتلایا ان دونون مین بیس قرش کا فرق ہی جو اسّی قرش کا
ربع ہی پس ساٹھہ قرش زر ثمن مین سے ایک ربع یعنے پندرہ قرش
مشتری بایع سے واپس لیگا۔ اور اگر اصل تہان کی قیمت پچاس قرش اور
عیب دار کی قیمت چالیس قرش بتلاے اور فرق دونون دس قرش کی
جو پچاس قرش کا پانچوان حصہ ہی پس مشتری پانچوان حصہ بارہ قرش بایع سے لیگا

(مادہ ۳۴۷) جب ایک عیب مشتری کے یہان پیدا ہوا تو بایع سے
عیب قدیم کے بابت نقصان لیگا مگر جو عیب کہ مشتری کی یہان پیدا
ہوا تہا وہ جاتا رہا تو اب مشتری کو اختیار ہی کہ بایع کو بعیب قدیم واپس
دیوے مثلاً گھوڑہ جو بیمار ہوا تہا اچھا ہو گیا۔

(مادہ ۳۴۸) باوجودیکہ مشتری کی یہان عیب پیدا ہوا بایع راضی ہو گیا
کہ مجھکو بعیب قدیم اور بعیب حادث واپس دیدے تو مشتری لاچار ردیگا
اور نقصان قیمت مشتری سے نہ لے سکیگا۔ جیسا مشتری نے باوجودیکہ
عیب قدیم تہا اور اسکے یہان بھی عیب پیدا ہوا تصرف مالکانہ کیا
مثلاً بیچ ڈالا تو اب نقصان نہ لے سکیگا کیونکہ اپنے اس تصرف سے

بایع کو واپس لینے سے روکدیا کہ بایع یہہ کہہ سکتا ہی کہ مین اپنا کپڑا کترا ہوا لے سکتا تھا تمنے کیون بیچدیا اب نقصان مین کیون دون - مگر اسمین شرط یہہ ہی کہ کوی اور امر مانع ہو کہ بایع نہ لے سکے -

(مادہ ۳۴۹) اگر مشتری نے کوئی چیز زیادہ کردی مثلاً کپڑہ سلوالیا یا رنگوالیا یا زمین مین درخت لگوای تو بعیب قدیم واپس نہ کر سکیگا -

(مادہ ۳۵۰) پس اس بنا پر اگر بایع عیب قدیم اور عیب حادث پر راضی ہوگیا اور چاہا کہ قمیص جو مشتری نے سلوایا ہی یا رنگوالیا ہی مشتری سے لے لیوے تو حسب مادہ ۳۴۹ نہ لے سکیگا - پس اگر مشتری نے بیچ ڈالا تو بلحاظ مادہ ۳۴۹ بایع واپس تو نہ لے سکیگا پر لاچار نقصان قیمت مشتری کو دیگا -

(مادہ ۳۵۱) ایک چیز ایک ہی صفقہ مین خریدی اور ابھی قبضہ نہوا کہ بعض مین عیب ظاہر ہوا تو مشتری کو اختیار ہی کہ کل بعوض کل ثمن لیوے یا کل واپس کری یہہ نہوگا کہ عیب دار واپس کری اور بے عیب بعوض اوسکی قیمت کے لیوی اور اگر قبضہ کر چکا تہا کہ بعض مین عیب ہوا تو مشتری عیب دار واپس دیکر بے عیب بمقدار اوسکی قیمت کے لے سکیگا پر یہہ جب جایز ہی کہ عیب دار کو جدا کرنے مین ضرر نہو - اور بے رضامندی بایع کے سب بیع واپس نکر سکیگا - مثلاً دو ٹوپیان چالیس قرش کو لین

قبضہ سے پہلے ایک مین عیب نکلا تو دونو واپس دیگا۔ اور قبضہ کے بعد عیب نکلا تو عیب دار واپس دیکر بے عیب کو اوسکی قیمت پر لیگا اور دونو بے مرضی بایع کے واپس نہ دیگا اور اگر جدا جدا کرنے مین ضرر ہوتا ہی مثلاً جوڑا جوتے کا تو اب جوڑا واپس کرکے اپنی قیمت واپس لیگا۔

(مادہ ۳۵۲) ایک جنس مین سے کچھ خریدا اور قبضہ کیا مثلاً مکیلات مین سے یا موزونات مین سے اور اسمین سے بھی کچھ عیب دار نکلا اور کچھ بے عیب تو اختیار ہی کہ سب لیوی یا سب واپس کری

(مادہ ۳۵۳) اگر گیہون اور جو وغیرہ غلہ مین مٹی ملی ہوی پائی اگر تھوڑی عادت کے موافق ہی تو بیع صحیح ہی اور اتنی بہت ہی کہ لوگون کے نزدیک عیب گنا جاتا ہی تو مشتری کو اختیار ہی لیوے یا واپس کری۔

(مادہ ۳۵۴) انڈے اور اخروٹ اور جو انکے مانند ہین اگر اونمین کچھ خراب نکلے مگر اتنی کہ عادت مین بہت نہ گنے جائین مثلاً ایکسو مین دو تین انڈے خراب ہین تو معاف ہونگے۔ اور اگر بہت ہون مثلاً ایکسو مین دس تو مشتری سب واپس دیکر اپنی پوری قیمت لیگا۔

(مادہ ۳۵۵) اگر مبیع سب ایسی نکلی کہ اوس سے کچھ انتفاع نہین ہو سکتا ہی تو بیع باطل ہوگی اور مشتری [illegible] پس دیکر اپنی قیمت پوری لے لیگا۔ مثلاً اخروٹ اور انڈے سب خراب نکلے کہ ان سے نفع کچھ نہین ہو سکتا ہی

فصل ہفتم غبن اور دہوکا دینے کا بیان —

(مادہ ۳۵۶) بیع مین اگر غبن فاحش ہو پر دہوکا نہو وے تو مشتری جسکو غبن ہوا ہے بیع فسخ نکر سکیگا مگر جب کہ مال یتیم ہو وے تو بیع فسخ ہوگی اور یہہ ہی حکم مال وقف اور مال بیت المال کا ہے —

(مادہ ۳۵۷) اگر ثابت ہو کہ غبن کیا اور دہوکا دیا تو جس پر کہ غبن پڑا بیع فسخ کر سکتا ہے —

(مادہ ۳۵۸) اگر مشتری غبن اور دہوکے مین آیا اور مرگیا تو اوسکا وارث دعوی غبن نکریگا کہ یہہ دعوی دہوکا ہی میراث نہین ہوتا ہے —

(مادہ ۳۵۹) مشتریکو علم ہوا کہ غبن فاحش اور دہوکا ہوا پر اوسنے تصرف مالکانہ کیا تو اوسکا اختیار اور حق دعوی ساقط ہوگیا —

(مادہ ۳۶۰) اگر بیع جسمین غبن اور دہوکا ہوا ہلاک ہوگئی یا زمین پر مشتری نے گہر بنالیا تو اب بیع فسخ نہین کر سکتا ہے —

باب ساتوان بیع کے اقسام اور انکے احکام کا بیان — اور اسمین چہہ فصل ہین —

فصل اول بیع کے اقسام کا بیان —

(مادہ ۳۶۱) بیع کے منعقد ہونیکے لئے یہہ شرط ہے کہ رکن بیع اوس سے صادر ہو جو اہل ہو یعنے عقلمند اور تمیز دار ہو یا اوسکے طرف نسبت

کرنیکی قابل اوسکے حکم کے ہو۔

(مادہ ۳۶۲۵) جس بیع کے رکن مین خلل ہو باطل ہے۔ جیسا بیع مجنون کی۔

(مادہ ۳۶۳) جو شئے کہ حکم بیع اوسپر واقع ہو وہ موجود ہو اور ایسی ہو کہ بایع مشتری کو دیسکے اور مال قیمتی بھی ہو۔ بس جو شئے کہ معدوم ہی یا اوسکے دینے پر قدرت نہو۔ یا وہ مال قیمتی نہو تو بیع باطل ہوگی۔

(مادہ ۳۶۴) باعتبار انعقاد وصدور بیع کی تو بیع صحیح ہو مگر بعض وصف ایسے ہین کہ بیع مشروع نہین ہو سکتی ہی مثلاً بیع معلوم نہین یا کہ مجہول ہے (بایع نے کہا کہ مین نے ایک گھوڑا بے یقین بیچا ہے) یا قیمت مین خلل ہو (مثلاً یہہ بیان نہوا کہ روپیہ حالی ہی یا چلنی مطلق روپے کا نام لیا) اسصورت مین بیع فاسد ہوگی

(مادہ ۳۶۵) بیع کے جاری ہونیکی یہہ شرط ہی کہ بایع بیع کا مالک ہو یا مالک کا وکیل ہو۔ یا اوسکا ولی ہو یا وصی ہو۔ اور بیع مین حق غیر بھی نہو۔

(مادہ ۳۶۶) اگر مشتری کا بیع فاسد مین قبضہ ہو جاے تو۔ بیع جایز ہوگی اور مشتری بیع مین اوسوقت تصرف کر سکتا ہے۔

(مادہ ۳۶۷) جب بیع مین کوئی خیار پایا جاوے تو بیع لازم نہوگی

(مادہ ۳۶۸) جس بیع مین کہ حق غیر متعلق ہو مثلاً بیع فضولی او بیع مرہون وہ بیع غیر کی اجازت پر موقوف رہتی ہی۔

فصل دوم بیع کے قسمونکے احکام کے بیان مین۔

(مادہ ۳۶۹) بیع منعقد کا یہہ حکم ہی کہ مشتری بیع کا مالک و بایع ثمن کا مالک ہوجاتا ہے۔

(مادہ ۳۷۰) بیع باطل سے کسی حکم کا فایدہ نہین ہوتا ہی اگر مشتری نے بایع کی اجازت سے قبضہ کیا مبیع مشتری کے قبضہ مین امانت رہیگی اگر بے تعدی ہلاک ہوگئی تو مشتری ضمان نہ دیگا۔

(مادہ ۳۷۱) بیع فاسد مین بعد قبضہ کے اگر بایع نے اجازت دی مشتری مالک ہوجائیگا۔ اگر مبیع مشتری کے پاس ہلاک ہوگئی تو اوس پر ضمان آئیگا۔ یعنے اگر مبیع مثلی ہی تو اوس پر مثل کا دینا لازم ہوگا۔ اگر قیمتی ہی تو اوس دن کی قیمت دیگا کہ جسدن قبضہ کیا تہا۔

(مادہ ۳۷۲) بیع فاسد کا فسخ کرنا دونو کو جایز ہی۔ مگر جب مشتری کے قبضہ مین ہلاک ہوگئی یا مشتری نے دوسری کے ہاتھہ بیچ دی یا کسی کو ہبہ یا مشتری نے اپنا کچھہ مال اوسمین بڑہا دیا۔ مثلاً حویلی کی تعمیر کی یا زمین مین درخت لگائی یا ایسا تصرف کیا کہ مبیع کا نام بدل گیا مثلاً

گیہون کو پیکر آٹا کر دیا تو اب حق فسخ باطل ہو گیا —

(مادہ ۳۷۳) یہہ بیع فاسد جب فسخ ہو جاوے - اور بایع ثمن لیچکا تہا تو مشتری جبتک کہ اپنا ثمن واپس لیوے بیع روک رکھیگا —

(مادہ ۳۷۴) بیع نافذ فوراً حکم کی مفید ہی —

(مادہ ۳۷۵) جب بیع لازم نافذ منعقد ہو دی تو کسیکو یہہ اختیار نہین ہی کہ اس سے پہر جاوے —

(مادہ ۳۷۶) جب بیع غیر لازم واقع ہوئی تو جسکو خیار ہی اوسیکو حق فسخ ہی

(مادہ ۳۷۷) بیع موقوف مین جب اجازت ہو جاوے تو حکم بیع کی مفید ہو گی

(مادہ ۳۷۸) بیع فضولی مین جب مالک نے یا اوسکے وکیل یا اوسکے وصی نے یا ولی نے اجازت دی تو بیع منعقد ورنہ بیع فسخ ہو گی - اور اجازت کے صحیح ہونے کی شرط یہہ ہی کہ بایع اور مشتری اور اجازت دینے والا اور مبیع سب موجود و قایم ہون - اگر ایک بہی انمین سے ہلاک ہو گیا تو اجازت صحیح نہو گی —

(مادہ ۳۷۹) بیع مقایضہ مین دونو چیزین مبیع تصور کی جاتی ہین کہ اون مین مبیع کی شرائط کا اعتبار ہوگا - اگر تسلیم مین نزاع واقع ہو تو بایع مشتری دونو مشتری بایع کو معاً مال ادا کرین —

فصل سوم بیع سلم کا بیان —

(مادہ ۳۸۰) مثل بیع کے بیع سلم بھی ایجاب وقبول سے منعقد ہوتی ہے یعنے مشتری بایع کو کہے کہ ہمنے اتنے اکنہ اقرش تجکو سلم (پیشگی) دئے کہ ایکسو کیل گیہون دیگا۔ اور اوسنے قبول کرلیا بیع سلم منعقد ہوگی۔

(مادہ ۳۸۱) بیع سلم ان اشیا مین منعقد ہوتی ہی جو مقدار اور وصف سے متعین ہوسکین مثلاً جید (کھرا) ہونا اور خسیس یعنے (کھوٹا) ہونا

(مادہ ۳۸۲) کیلات اور موزونات اور گزسے ماپنی کی چیزون کے کیل اور وزن اور گزسے مقدار متعین ہوتی ہے۔

(مادہ ۳۸۳) عددیات متقاربہ کی مقدار جیسے گننے سے متعین ہوتی ہے ایسی ہی کیل اور وزن سے بھی۔

(مادہ ۳۸۴) اور عددیات مثل کچی اینٹ کے اور پکی اینٹ کے اوسکی مقدار کے واسطے سانچہ معین ہونا چاہیے۔

(مادہ ۳۸۵) شطرنجی اور جاجم اور قرش یہہ سب گزسے ماپنے کے چیزین ہین انکے واسطے طول اور عرض اور دل اور یہہ کہ کس چیز سے بنے جاوین اور کہان یہہ سب بیان ہونا ضرور ہے۔

(مادہ ۳۸۶) بیع سلم کی صحت کے لئے جنس کا بیان ہونا شرط ہی مثلاً گیہون یا چاول یا کھجور۔ اور اوسکی نوعیت بھی شرط ہی مثلاً بارش کا پانی دیا گیا ہو کہ جسکو ہماری عرف مین بعل کہتے ہین۔ یا نہر اور چشمہ وغیرہ کا

بانی دیا گیا ہو کہ جسکو ستے کہتے ہین اور بیان وصف بھی شرط ہی مثلاً جید ہون یا خسیس اور مقدار قیمت کی اور مبیع کی معلوم ہو۔ اور یہ کہ کب اور کس جگہہ پہونچا دی بیان ہونا ضروری ہے۔

(مادہ ۳۸۷) اور سلم کے باقی رہنے کی یہہ شرط ہی کہ مجلس عقد مین قیمت ادا کر دی جاوے ۔ اگر بے ادائے قیمت دونون نے بسبت برخاست کی تو بیع سلم فسخ ہو گئی ۔

فصل چہارم استصناع کے بیان مین ۔

(مادہ ۳۸۸) اگر ایک شخص نے کسی کاریگر حرفہ والے کو کہا کہ فلان چیز اتنے قرش کے عوض بنا دی اور اوسنے قبول کر لیا تو یہہ بیع استصناع منعقد ہو گئی مثلاً مشتری نے اپنا پاون موچی کو دکھلایا اور کہا کہ جوڑا جو تیکا سختیانی اتنے قرش کو بنا دی۔ اور موچی نے قبول کر لیا یا بڑہی سے یہہ کہا کہ مجہکو ایک ڈونگا یا کشتی بنا دے اور اوسکا طول اور عرض اور سب وصف بیان کر دیا اور بڑہائی نے بھی اوس بات کو قبول کر لیا تو بیع استصناع منعقد ہو گی ۔ یا کارخانہ والے سے کہا کہ اتنی بندوقین بنا دو کہ ہریک کی قیمت اتنی قرش ہو گی ۔ اور طول اور دل اور سب اوصاف بیان کر دے کارخانے والے نے قبول کر لیا ۔ بیع استصناع ہو گئی ۔

(مادہ ۳۸۹) جن چیزون مین کہ استصناع جاری ہی اوسمین استصناع صحیح

ہوگا جسمین کہ استصناع جاری نہین ہی اور مدت بھی بیان ہوئی تو یہہ بیع سلم ہوگی اوسکی سب شرطون کا لحاظ کیا جائیگا اور اگر مدت بھی بیان نہو تو بھی بیع استصناع تصور ہوگی —

(مادہ ۳۹۰) بیع استصناع مین اپنی خواہش کی موافق مصنوع کا وصف اور تعریف کردینا ضرور ہے —

(مادہ ۳۹۱) استصناع مین وقت عقد کے فوراً قیمت دینا ضرور نہین ہے

(مادہ ۳۹۲) جب بیع استصناع منعقد ہوچکی تو ہرکسی کو یہہ اختیار نہین ہی کہ اوس سے پھر جاوے۔ پر مصنوع اگر موافق اوس اوصاف کے نہو جو بیان ہوئے تھے مستصنع کو اختیار ہی کہ چاہے لے یا نلے —

فصل پنجم بیع مریض کے احکام —

(مادہ ۳۹۳) ایک شخص نے اپنے مرض موت مین کچھ مال ایک وارث کے ہاتھہ بیچا تو یہہ بیع سب وارثونکی اجازت پر موقوف رہیگی۔ اوسکے مرنیکے بعد سب نے اگر اجازت دی تو بیع جائز ہی ورنہ نہین —

(مادہ ۳۹۴) مریض نے اپنی مرض موت مین کسی اجنبی کے ہاتھہ کوئی چیز ثمن مثل کے عوض بیچا تو یہہ بیع صحیح ہی — (ثمن مثل یعنے اس جیسی چیز کی قیمت اسی قدر ہوسکتی ہی) اور اگر ثمن مثل سے کم پر بیچے اور مبیع مشتری کو دیدی تو یہہ محابات ہی اسمین ثلث مال کا اعتبار ہوگا اگر ثلث مال اوسکی

قیمت پوری ہو جاوے تو بیع صحیح ہے ورنہ مشتری کو لازم ہوگا کہ جتنا ناقص ہے پورا کردے
اور وارثون کو دیدے اگر اوس نے پورا کردیا تو بیع لازم ہوگی ورنہ وارثین
فسخ کر دینگے ۔ مثلاً ایک شخص صرف ایک حویلی کا مالک ہے جو ڈیڑھ ہزار
قرض کی ہے اس نے اپنے مرض موت مین ایک اجنبی کے ہاتھ جو وارث نہین ہے
ایک ہزار کو بیچدی اور اوسکو قبضہ بھی دیدیا اور مرگیا ۔ اور اوس حویلی کی اصل
مالیت کا ثلث یعنے پانسو قرش باقی رہے تو یہہ بیع صحیح ہے وارث
فسخ نہین کر سکتے ۔ اور اگر مریض نے پانسو قرش کو بیچی کہ یہہ محابات کا
نصف ہے تو وارثون کو یہہ اختیار ہے کہ مشتری سے پانسو قرش جو اونکے
مورث نے محاباۃ دے طلب کرین اگر اوس نے دیدئے تو میت کا ترکہ ہر
وارثونکو اوسکا فسخ نہین پہونچتا اور اگر اوس نے نہ دئی تو وارث بیع فسخ
کرینگے اور حویلی واپس لینگے (محاباۃ قیمت سے کم کو بیچنا ہے)
(مادہ ۳۹۵) ایک شخص نے اپنے مرض موت مین اپنا مال ثمن مثل سے
کم کو بیچا ۔ اور قرضدار مرگیا کہ اوسکا سب ترکہ قرض مین گھرا ہوا ہے تو سب
قرض خواہ مشتری سے ثمن مثل پورا کرا لینگے اور ترکہ مین داخل کرینگے اگر مشتری نے
ثمن مثل پورا نہ کیا تو بیع فسخ کرینگے

فصل ششم بیع بالوفا کے بیان مین

(مادہ ۳۹۶) بیع بالوفا یہ ہے کہ قیمت واپس دیکر بیع پھیر لینے کے لیے

ایسے ہی مشتری بھی مبیع واپس کر اپنی قیمت واپس لے سکتا ہے

(مادہ ۳۹۷) بیع بالوفا کے بایع و مشتری کو جایز نہیں ہے کہ مبیع دوسرے کے ہاتھ بیچ سکے۔

(مادہ ۳۹۸) بیع بالوفا کے بایع و مشتری اگر یہ شرط کرلیں کہ مبیع کے نفع میں سے کسی قدر بایع بھی لیگا تو بیع صحیح ہے۔ مثلاً دونوں اسپر راضی ہو گئے کہ انگور کا نفع دونوں کو نصفا نصف ملے صحیح ہے اور اس شرط کا پورا کرنا لازم ہوگا

(مادہ ۳۹۹) بیع بالوفا میں قیمت مال کی اتنی ہی ہے کہ جتنا مشتری کا قرض بایع پر ہے اور مشتری کے پاس مبیع ہلاک ہو گئی تو مشتری کا قرض بھی ساقط ہو گیا

(مادہ ۴۰۰) اگر قیمت مال کی کم ہے اور قرض مشتری کا زیادہ اور مبیع مشتری کے پاس تلف ہو گئی تو بمقدار قیمت کے قرض بایع کے ذمہ سے ساقط ہو گیا مشتری اپنا باقی قرض بایع سے لے لیگا۔

(مادہ ۴۰۱) قیمت مال کی زیادہ ہے اور مشتری کا قرض کم اور مشتری کے پاس مبیع تلف ہو گئی تو جتنا قرض ہے قیمت میں سے ساقط ہو گیا باقی قیمت مشتری بایع کو دیگا اگر مشتری کی تعدی سے تلف ہوئی تھی ورنہ کچھ نہ دیگا۔

(مادہ ۴۰۲) اگر بایع یا مشتری مر جاویں تو انکے وارث فسخ کر سکتے ہیں۔

(مادہ ۴۰۳) جبتک بیع بالوفا میں مشتری اپنا قرض نہ پالیوے کسی اور قرض خواہ مبیع اپنی قرض میں نہیں روک سکتے ہیں۔

کتاب دوم اجارہ کے بیان میں اور اوسمیں ایک مقدمہ اور آٹھ باب ہیں

مقدمہ میں وہ اصطلاحات فقہیہ ہیں جو اجارہ سے متعلق ہیں ۔

(مادہ ۴۰۴) اجارہ اور کرایہ کے ایک معنی ہیں منفعت کے بدلے جو حاصل ہو مثلاً کسی کے گھر میں جو رہنے کا فائدہ حاصل کیا اس کے بدلے جو دینا ہوگا ایجار کوئی چیز کرایہ دینے کو کہتے ہیں اور استیجار کوئی چیز کرایہ لینے کو کہتے ہیں ۔

(مادہ ۴۰۵) اجارہ کی معنی لغت میں اجرت کے ہیں اور کبھی ایجار کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے اور فقہ کی اصطلاح میں یہ معنی ہیں کہ کسی چیز کی منفعت کو بعوض معین بیچنا ۔

(مادہ ۴۰۶) اجارہ صحیح کہ خیار شرط اور خیار عیب اور خیار رؤیت سے خالی ہو لازم ہو جاتا ہے اور اسکے فسخ کرنے کا بے عذر کسیکو اختیار نہیں ہے ۔

(مادہ ۴۰۷) اجارہ منجزہ کا (جو فوراً جاری ہو) وقت عقد سے اعتبار ہوتا ہے ۔

(مادہ ۴۰۸) اجارہ مضافہ میں وقت عقد سے اعتبار نہیں ہوتا ہے بلکہ اس وقت آئندہ سے کہ اس میں مقرر کیا گیا مثلاً یہ حویلی اتنے روپیہ کو

اتنی مدت کے واسطے کرایہ لی تو شروع ماہ آئندہ سے اوس کا اعتبار
ہوگا۔

(مادہ ۴۰۹) آجر وہ شخص ہے کہ کرایہ پر کوئی چیز دیوے اوس کو
موجر بھی کہتے ہیں (جیم پر کسرہ زیر)

(مادہ ۴۱۰) مستاجر وہ شخص ہے جو کوئی چیز کرایہ پر لیوے جیم پر کسرہ ہے

(مادہ ۴۱۱) جو چیز کرایہ سے دیجاوے اوس کو ماجور کہتے ہیں۔ اور
موجر اور مستاجر بفتح جیم بھی کہتے ہیں۔

(مادہ ۴۱۲) مستاجر فیہ جو شی کہ کسی کو اسلئے دیں کہ اوس میں
اپنا کام کرے مثلاً کپڑا درزی کو سینے کے لئے دیا اور اسباب پلے والیکو
کھیں لیجانے کے لئے دیا۔

(مادہ ۴۱۳) اجیر وہ شخص ہے جو بذات خود اجرت پر کام کرے

(مادہ ۴۱۴) اجرت یا اجر مثل وہ کہ آنکنے والے اور جانچنے والے
بے طمع اور بے غرض کسی چیز اور کسی کام کی اجرت مقرر کر دیں۔

(مادہ ۴۱۵) اجرت یا اجر مسمی جو وقت عقد آپس میں مقرر کر لیا ہو۔

(مادہ ۴۱۶) جو کسی چیز کا مثل دیا جاوے اگر وہ مثلی ہے یا اوسکی قیمت
دیجاوے اگر وہ قیمتی ہے اوسکو ضمان کہتے ہیں۔

(مادہ ۴۱۷) معد للاستغلال (فایدہ لینے کے لئے جو چیز بنائی گئی ہے)

جو چیز کرایہ دینے کے لئے مقرر کیگئی ہے مثلاً سرا اور حویلی اور حمام اور دوکان کرایہ کے لئے خریدی گئی ہون یا بنائے گئے ہون اور چیزین مثلاً کرسیان اور گھوڑے کرایہ کے اور تین برس تک کرایہ پر چلانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ چیزین کرایہ کی ہین اور اپنی واسطے کوئی شے بنائی اور پھر لوگون کو اطلاع دی کہ یہ چیز کرایہ کے واسطے بنائی گئی ہے تو وہ شے معد للاستغلال ہوگی۔

(مادہ ۴۱۸) جو شخص اپنا کو نوکر رکھے اوسکو مستاجر کہتے ہین۔

(مادہ ۴۱۹) آپس مین منفعت تقسیم کر لینے کو مہایات کہتے ہین مثلاً ایک حویلی مین ہر شریک ایک سال رہا کرے۔

پہلا باب ضوابط عامہ کے بیان مین

(مادہ ۴۲۰) اجارہ مین معقود علیہ منفعت ہے (معقود علیہ جسپر عقد ہو)

(مادہ ۴۲۱) باعتبار معقود علیہ کے اجارہ دو قسم ہے قسم اول کہ جس مین فقط چیزون سے منفعت لینا مقصود ہوتا ہے اور یہ تین قسم ہے ایک زمین اور حویلیون کا کرایہ دینا۔ دوسرا اسباب مثلاً لباس اور برتن کا کرایہ دینا تیسرا گھوڑا کرایہ سے دینا قسم دوم وہ اجارہ کہ جس مین کام لینا مقصود ہوتا ہے اور جس سے کام لیتے ہین وہ اجیر اور اجیر کہلاتا ہے مثلاً خدمتگارون کا اور کام کرنے والونکا اور حرفہ اور پیشہ

والوں کا نوکر رکھنا جیسا درزی سے کپڑا سلوانا استصناع ہے ایسی ہی اسکو سینے کے واسطے کپڑا دینا اجارہ علی العمل ہے -

(مادہ ۴۲۲) اجیر دو قسم ہے ایک خاص کہ فقط مستاجر کے پاس کام کرے مثلاً خادم ماہوار دار - دوسرا اجیر مشترک کہ جو غیر مستاجر کا بھی کام کرسکتا ہے - مثلاً پلا او بہانے والے یا درزی یا دلال اور رنگریز اور کرایہ کی کرسی والے اور گھاٹ کی کشتی والے یہہ سب اجیر مشترک ہیں کہ ایک شخص کے ساتھ مخصوص نہیں - بلکہ ہر شخص کا کام کرسکتے ہیں - اگر یہہ اجیر مشترک عقد کرلے کہ ایک مدت تک خاص مستاجر کا کام کریگا تو اس مدت کے لئے وہ اجیر خاص متصور ہوگا اور ایسا ہی حمال اور کرسی والا اور کشتی والا بھی اجیر خاص ہوجاتے ہیں جب یہہ شرط ہو کہ کسی اور کا اسباب وقت معین تک نہ اوٹھاینگے اور کسی کو کرسیاں نہ دینگے اور کسی اور کو مکان معین تک کشتی میں نہ بٹھاینگے -

(مادہ ۴۲۳) جیسا ایک شخص اجیر خاص کو نوکر رکھہ سکتا ہے بہت آدمی بھی اوسکو نوکر رکھہ سکتے ہیں - مثلاً ایک گانون کے سب لوگوں نے ایک شخص کو نوکر رکھا کہ ہمارے جانور چرایا کرے تو وہ ان سب کا اجیر خاص ہے اور اگر اونہوں نے یہہ اجازت دی

کہ اور لوگون کے بھی جانور چرایا کرے تو اوس صورت مین اجیر مشترک ہو جائیگا

(مادہ ۴۲۴) اجیر مشترک جب تک کہ کام پورا نکر دے مستحق اجرت نہ ہوگا

(مادہ ۴۲۵) اجیر خاص اپنی اجرت کا اوسوقت مستحق ہوتا ہے کہ اوس زمانہ تک کہ مقرر ہوا ہے حاضر رہا کیونکہ اجیر خاص کے لئے کام مقرر نہین ہے مگر اوسکو واجب ہے کہ اس مدت مین جو کام کہ پیش آوے بجالاوے اگر اوس مدت مین کام نہ کریگا تو مستحق اجرت کا نہ ہوگا۔

(مادہ ۴۲۶) جو شخص کہ بعقد اجارہ ایک کام کے واسطے کوئی چیز لے تو وہ وہی کام کریگا یا وہ کام کریگا جو مضرت اور تکلیف مین اوسکے برابر یا اوس سے کم ہو نہ یہہ کہ اوس سے مشقت مین زاید ہو مثلاً لوہار نے ایک دوکان لی تو وہ وہی کام کریگا جو اوسکے پیشہ سے متعلق ہو اور ایک عطار نے دوکان لی تو وہ لوہار کا کام اوس مین نہ کرسکیگا اوس سے زیادہ مضرت ہوگی

(مادہ ۴۲۷) چونکہ ہر شخص کا کام مختلف ہے اسلئے منتفع کا تعین اور مقرر کرلینا ضرور ہے۔ مثلاً جس نے اپنی سواری کے لئے گھوڑا لیا وہ دوسرے کو سوار نہین کرواسکیگا۔

(مادہ ۴۲۸) اگر استعمال سے ہر شخص کے کوئی چیز خراب ہو وے تو اوس مین تقرر کرنا لغو ہے مثلاً گھر مین رہنا برابر ہے خواہ مستاجر خود رہے یا غیر کو رکھے

(مادہ ۴۲۹) حصہ مشترک ایک شریک دوسرے شریک کو کرایہ دیسکتا ہے

خواہ وہ حصہ قابل قسمت ہو یا نہو مگر اجنبی کو نہیں دے سکتا ہے اور مہایات کی صورت میں اجنبی کو بھی دے سکتا ہے۔

(مادہ ۴۳۰) اگر بعد عقد اجارہ کے شرکت پیدا ہووے تو اجارہ میں خلل نہ آویگا مثلاً ایک شخص نے اپنی حویلی کرایہ سے دی اور نصف کا مستحق کوئی اور پیدا ہوا تو نصف ثانی میں اجارہ باقی رہیگا۔

(مادہ ۴۳۱) دو شخص جو ایک چیز میں شریک ہوں کسی اور کو وہ چیز کرایہ دے سکتے ہیں۔

(مادہ ۴۳۲) ایک شخص اپنا مال دو شخص کو کرایہ دے سکتا ہے ان میں سے اگر ایک شخص اپنا زر کرایہ ادا کر دے تو اس سے دوسرے کا کرایہ نہ لیا جاویگا جبتک کہ وہ ضامن دوسرے کا نہ ہو۔

باب دوم

جو مسایل کہ اجرت سے متعلق ہیں۔ اس میں چار فصل ہیں۔ فصل اول رکن اجارہ کے مسایل

(مادہ ۴۳۳) اجارہ ایجاب اور قبول سے مثل بیع کے منعقد ہوتا ہے

(مادہ ۴۳۴) جو الفاظ کہ اجارہ میں استعمال کئے جاتے ہیں وہ ایجاب و قبول ہیں۔ مثلاً میں نے اجارہ و کرایہ کو دیا۔ اور میں نے اجارہ لیا۔ اور میں نے قبول کیا۔

(مادہ ۴۳۵) جیسی بیع صیغہ ماضی سے منعقد ہوتی ہی ویسا ہی اجارہ بہی اور صیغہ مستقبل سے اجارہ منعقد نہوگا مثلا مالک نے کہا کہ مین اجارہ دونگا اور دوسرے نے کہا کہ مین نے اجارہ لیا یا مالک کو کہا کہ تو مجہے اجارہ دے اوس نے کہا کہ مین نے دیا ان صور تو مین منعقد نہوگا

(مادہ ۴۳۶) جیسا روبرو گفتگو سے اجارہ منعقد ہوتا ہی ویسا ہی خط و کتابت سے بہی ہوتا ہی اور ایسے ہی گونگے کے اوس اشارہ سے ہوتا ہی جو معروف ہی

(مادہ ۴۳۷) اجارہ تعاطی سے بہی منعقد ہوتا ہے مثلا مسافرون کے فرودگاہ مین گہوڑون پر سوار ہونا اور لنگرگاہ مین کشتی پر جا بیٹھنا اور کرایہ کے گہوڑون پر سوار ہونا بے گفتگو بہی جایز ہے اگر اجرت معلوم او رمتعین ہے فبہا ورنہ اجرت مثل لازم ہوگی۔

(مادہ ۴۳۸) اجارہ مین خاموش رہنا قبول اور رضا مندی متصور ہے مثلا ایک دوکان ایک مہینے کے لئے پچاس قرش پر کرایہ لے اور مہینا جب گزر گیا تو مالک نے کہا کہ اگر ساٹھ قرش پر راضی ہو تو رہو نہین تو نکل جاؤ اور مستاجر نے جواب دیا کہ مین راضی نہین ہون پر مالک چپ ہو کر چلا گیا تو اوس مہینے کے بہی پچاس قرش دیگا اور اگر مستاجر چپ رہا اور دوکان سے بہی نہ نکلا تو اوس کو ساٹھ قرش دینا لازم ہوگا اور ایسا ہی مالک نے کہا کہ سو قرش کرایہ ہے اور مستاجر نے کہا اسی اور مالک نے اوس کو نہ نکالا اور چپ

رہا تو اُسی قرض واجب الادا ہونگے اور اگر دونوں اپنے اپنے کلام کرتے رہے اور مستاجر اوس میں رہتا رہا اجرت مثل لازم ہوگی

(مادہ ۴۳۹) اگر عقد کے بعد آپس میں گفتگو کرتے رہے ایک نے کہا زیادہ کرو ایک نے کہا کچھ کم کرو تو کلام اخیر پر اعتبار ہوگا

(مادہ ۴۴۰) اجارہ مضافہ صحیح ہے اور وقت آنے سے پہلے لازم ہوگا اور صرف ایک شخص کے اس کہنے سے کہ ابھی وقت نہیں آیا ہے دوسرے کو فسخ کا اختیار نہیں ہے

(مادہ ۴۴۱) جب اجارہ صحیح منعقد ہوچکا تو مالک کو یہ اختیار نہیں ہے کہ کرایہ پر کچھ اور بڑھا کر فسخ کرے اگر وصی یا متولی نے یتیم اور وقف کی زمین اجر مثل سے کم کرایہ کو دے اجارہ فاسد ہوگا اور اجر مثل لازم آتا ہے

(مادہ ۴۴۲) مستاجر بوراثت یا بہبہ ماجور کا مالک ہوگیا تو اجارہ زایل ہوگیا

(مادہ ۴۴۳) اگر کوئی ایسا عذر پیدا ہوا کہ عقد اجارہ جایز نہیں ہوسکتا ہی تو اجارہ فسخ ہوگا مثلاً شادی کی پخت کیواسطے باورچی ٹھہرایا گیا اور دولہ مرگیا یا دولہن اور شادی موقوف رہی تو باورچی کا اجارہ فسخ ہوا اور ایسا ہی اگر ایک شخص کے دانت میں درد تہا طبیب سے کہا کہ پچاس قرش پر میرا دانت نکالدے علاج سے پہلے درد جاتا رہا تو اجارہ فسخ ہوگیا۔ اور ایسا ہی بچہ مرگیا یا انا مرگئی تو اجارہ زایل ہوا اور اگر مسترضع مرگیا تو اجارہ فسخ نہوگا —

فصل دوم اجارہ کے منعقد اور جایز ہونیکی شرطوں میں

(مادہ ۴۴۴) اجارہ منعقد ہونے کی یہہ شرط ہی کہ دونو صاحب عقل و تمیز ہون

(مادہ ۴۴۵) ایجاب وقبول کا موافق ہونا اور مجلس عقد کا متحد ہونا مثل بیع کے شرط ہی

(مادہ ۴۴۶) لازم ہے کہ کرایہ دینے والا ایسا ہو کہ خود ہی اس چیز مین تصرف کر سکے یا اوس کا وکیل ہو یا ولی ہو یا وصی ہو

(مادہ ۴۴۷) اصل مالک کی اجازت پر فضولی کا اجارہ دینا موقوف ہی اگر اصل مالک بچہ ہی یا دیوانہ تو ولی اور وصی با جر مثل اجارہ دے سکتے ہین اور اجارہ کی صحت اور قیام کے لئے چار شرط اور ہی ہین کہ عاقدین کا زندہ رہنا اور مال معقود علیہ کا موجود رہنا اور عوض اجارہ (یعنے کرایہ) کا موجود رہنا اگر اسباب پر کرایہ لیا گیا اور اگر ان مین کوئی ہی باقی نرہا تو اجارہ قایم نرہیگا

فصل سوم اجارہ کی صحت کی شرطونکا بیان

(مادہ ۴۴۸) اجارہ کی صحت کے لئے رضامندی عاقدین کی شرط ہی

(مادہ ۴۴۹) معقود علیہ کا متعین ہونا شرط ہی دو دوکانون مین سے ایک دوکان بلے تعین کرایہ دینا صحیح نہوگا

(مادہ ۴۵۰) زر اجرت کا معلوم ہونا شرط ہی

(مادہ ۴۵۱) منفعت یعنے معقود علیہ معلوم ہو کہ نزاع قائم نہو

(مادہ ۴۵۲) مدت کے مقرر کرنے سے منفعت معلوم ہوجاتی ہی کہ حویلی

اور دوکان اور اناج کے لئے مدت مقرر کر لینے سے منفعت معلوم ہوتی ہے
(مادہ ۴۵۳) اور گہوڑے کے کرایہ لینے مین اتنی باتین لازم ہین کہ آپ
سوار ہونگے یا جس کو چاہین سوار کرینگے یا اسباب لادکر لیجاینگے
اور مسافت کی مدت کا ذکر کرنا بہی ضرور ہی

(مادہ ۴۵۴) زمین کے کرایہ دینے مین یہہ بیان ضرور ہی کہ کس کام کے
لئے اور کتنی مدت کے لئے لیتے ہین اگر زراعت کے لئے لیتے ہین تو یہہ
بیان ضرور ہی کہ کیا بوئینگے یا اختیار ہی کہ جو چاہین بوئین

(مادہ ۴۵۵) اور اہل حرفہ کی مزدوری کے لئے اصل کام اور اوسکی
مقدار اور اوسکی کیفیت کا ذکر ضرور ہے مثلا رنگریز کو کپڑا دکہانا اور
رنگ بتلانا اور گہرا ہو یا ہلکا ہو یہہ بہی کہنا

(مادہ ۴۵۶) اور بوجہہ اٹہانے کے لئے بوجہہ دکہلا دینا اور مسافت
کا بیان ضرور ہے کہ یہہ بوجہ اتنی دور لیجانا ہے

(مادہ ۴۵۷) جو چیز کرایہ دی گئی وہ اپنی قدرت اور قبضہ مین بہی
ہو ورنہ جو گہوڑا کہ بہاگ گیا وہ کرایہ نہین دیا جا سکتا ہی

فصل چہارم اجارہ کے فاسد اور باطل ہونیکا بیان

(مادہ ۴۵۸) جب کوئی شرط موجود نہو تو اجارہ باطل ہے مثلا مجنون
یا لڑکے کا اجارہ کرنا جو تمیز دار نہو اور اگر عقد کے بعد اجارہ دینے والا

مجنون ہوگیا تو اجارہ فسخ نہوگا

مادہ (۴۵۹) اجارہ باطل مین زر اجرت لازم نہین ہوتا ہی مگر یتیم اور وقف کے مال مین اجر مثل لازم ہوگا اور مجنون کے مال کا بھی یہی حکم ہی۔

مادہ (۴۶۰) انعقاد اجارہ کی شرطین تو موجود ہون مگر صحت کے کوئی شرط نہو تو اجارہ فاسد ہی

مادہ (۴۶۱) اجارہ فاسد بھی جاری ہوتا ہی مگر اجرت مثل لازم ہوگی نہ وہ اجرت کہ مقرر کئے گئے۔

مادہ (۴۶۲) کبھی اجارہ فاسد اس سی ہوتا ہی کہ اجرت مجہول ہو تو اس صورت مین اجرت مثل جسقدر ہو دلائے جاوی اور کبھی اس سے ہوتا ہی کہ شرائط صحت موجود نہین اس صورت مین اجرت مثل اجرت مقررہ سی زیادہ نہ دلائی جاوینگے

باب سوم اجرت کے بیان مین اس مین تین فصل ہین فصل اول بدل اجارہ کے بیان مین

مادہ (۴۶۳) جو چیزین کہ بیع مین بدلہ ہو سکتی ہین وہ اجارہ مین بھی ہو سکتی ہین اور اجارہ مین وہ چیزین بھی ہو سکتی ہین جو بیع مین نہین مثلاً بعوض گہر کرایہ لیا اور اسکے عوض مین گہر رہنے کو دیا یا گھوڑا سواری کے لئے دیا۔

مادہ (۴۶۴) اگر کرایہ نقد ہے تو معلوم اور متعین ہونا مثل بیع کے ضرور ہے

مادہ (۴۶۵) اور اگر کرایہ اسباب ہی تو اوسکا وصف اور اوسکے مقدار بیان ہونا ضرور ہے اور یہہ حکم ہے مکیلات اور موزونات اور عددیات متقاربہ کا اور ایسی چیزون کے اوٹھا لیجانے سے محنت ہوتی ہی اور خرچ بھی لگتا ہی تو انکو وہین پہونچا دینا لازم ہے کہ جس جگہہ شرط کی گئی ہی اور اگر کوئی

جگہہ بیان نہین ہوئی اور ماجور زمین ہی تو جہان زمین ہی وہین حاضر کردے اور اگر کوئے کام ماجور ہے تو کام کی جای پر پونہچادی اور اگر ماجور کوئے اوٹہا کے لیجانی سکے چیز ہے تو بجای عقد حاضر کردی اور اگر ایسی چیزین ہین کہ اونکے اوٹہا لیجانے مین نہ محنت ہی اور نہ خرچ ہی تو وہان پونہچایا جاوے کہ جہان موجر پسند کری۔

فصل دوم اجرت کس سبب سے لازم ہوتی ہی اور اجرت کا کیونکر مستحق ہوتا ہے

مادہ (۴۶۶) اجارہ مطلق کے انعقاد پر فوراً اجرت دینا لازم نہین ہے۔

مادہ (۴۶۷) اگر مستاجر نی اجرت جلد دیدے تو موجر اجرت کا مالک ہوگیا اور مستاجر واپس نہین لے سکتا ہے۔

مادہ (۴۶۸) اگر شرط کی گئی تو اجرت جلد دینا ہوگا اب اجارہ دیکہنا چاہیے کہ کیا چیز ہی منفعت ہی یا کوئی کام ہے تو ان دونو صورتون مین مالک اور کاریگر جب تک کہ اجرت نہ لیلیوین شی ماجور نہ دیگا اور کاریگر کام نہ کریگا یعنی دونو اونکو طلب اجرت پیشگی جایز ہی اگر نہ دیوی تو عقد اجارہ فسخ کرسکتی ہین۔

مادہ (۴۶۹) جب منفعت لے سکچکے تو فوراً اجرت دینا لازم ہوگا مثلاً گہوڑا کرایہ لیا کہ فلان جای تک جاکر آئینگے جب وہان تک جاکر اس جای تک واپس چلے آئے کہ جہان سے جانا ٹہرا تہا فوراً اجرت دینا لازم ہوگا۔

مادہ (۴۷۰) جب اجارہ صحیحہ مین منفعت لینی پر قدرت حاصل ہوگئی ہے منفعت

نہ لے تب بہی زر کرایہ دینا لازم ہوگا مثلاً گہر کرایہ لے کر اپنا قبضہ کر لیا
کرایہ لازم ہوگا گو اوسمین نہ رہے۔

مادہ (۱۷۴) اجارہ فاسدہ مین منفعت لینی پر قدرت نہین ہوسکتی ہے
اور بے حصول منفعت کرایہ دینا لازم نہوگا۔

مادہ (۲۷۴) بے عقد اجارہ اگر کوئی چیز اپنی استعمال مین لایا اور وہ چیز
معد للاستغلال ہے تو اجرت مثل لازم ہوگے ورنہ نہین یعنی معد للاستعمال
بہی نہین ہے اور صاحب مال نے اپنی چیز طلب کی کے پر بہی اوسکو استعمال
کرتا رہا تو اجر مثل لازم ہوگا کیونکہ باوجود طلب استعمال جو کرتا رہا تو گویا
اجرت دینی پر راضی تہا۔

مادہ (۳۷۴) عاقدین جو شرط کرین تعجیل کی یا تاجیل کی سب معتبر ہوگے۔

مادہ (۴۷۴) اگر تاجیل یعنی ادای اجرت کے لئے کوئی مدت مقرر ہو گئی
تو آجر مستاجر کو ماجور دیوی یا کاریگر اپنا کام پورا کر دیوے اور مدت
مقررہ پر اجرت ادا کیجاوے۔

مادہ (۵۷۴) اجارہ مطلقہ مین اولاً آجر شے ماجور مستاجر کو دیدی یا کاریگر
اپنا کام کر دے یعنے اوس اجارہ مین کہ کوئی شرط تاجیل اور تعجیل وغیرہ
نہوی ہو اور اجارہ منفعت پر ہو یا کام پر ہو۔

مادہ (۶۷۴) جس وقت تک ادا اجرت ٹہرا ہے مثلاً ماہیانہ ہو یا سالانہ

تو لازم ہے کہ انقضائی زمانہ معین پر اجرت ادا کی جاوے —

مادہ (۴۷۷) لزوم اجرت کی لئی ماجور دینا شرط ہے یعنی جس وقت سی کہ شئے ماجور مستاجر کو پہونچ گئے اجرت بھی جب ہی سی لازم ہوگی تو تسلیم سی پہلے اگر کچھ زمانہ عقد کا گزرا تو اجرت لازم نہو گے —

مادہ (۴۷۸) اگر شئے ماجور ایسے ہوگئی کہ اوس سی انتفاع بالکل نہین ہوسکتا ہے تو اجرت ساقط ہوگے مثلاً حمام گر گیا اور جب تک کہ تعمیر ہووی نہانا نہین ہوسکتا ہے اِس لئی اِن ایام کی اجرت لازم نہوگے اور ایسا ہی جب سی چکے کا پانی موقوف ہوگیا اوسکی اجرت بہی موقوف ہوگئے پر مستاجر نے چکے خانہ سی کچھ اور فائدہ سوا آٹا پسوانی کے لیا تو اوسکے اجرت اوسپر لازم ہوگے —

مادہ (۴۷۹) دوکان پر کرایہ لے کر قبضہ کیا اور چند دن تک کساد بازاری رہی تو اتنی دنون کا کرایہ دیگا یہہ نہوگا کہ یہہ کہی کہ دوکان بند ہوگئی اور میرا کام نہ چلا —

مادہ (۴۸۰) کشتی کرایہ لے اور سوار ہوکر کسی گہاٹ تک گیا اور آنی تک مدت معینہ گزر گئے تو آنی تک جو مدت زاید ہوگئے اوسکا اجر مثل دینا لازم ہوگا —

مادہ (۴۸۱) ایک شخص نی اپنا گھر کسے کو بے کرایہ دیا کہ اسکے مرمت کرتی رہو

اور اسمین رہا کرو تو یہ عاریت ہی اور جو کچھہ کہ اوسکا خرچ ہوگا وہ مرتہین شمار ہوگا اور جو ہیلے والا کرایہ اتنی مدت کا نہ لے سکیگا —

فصل سوم

اجیر مستاجر فیہ کو اپنی اجرت لینی کے لئی اپنی پاس روک سکتا ہی یا نہین روک سکتا ہے

مادہ (۳۰۳) وہ اجیر کہ اوسکے کام کا اثر مستاجر فیہ مین ہوتا ہی اگر اجرت قرض نہین ٹہرے ہی تو اپنی اجرت لینی کے لئی روک سکتا ہے مثلاً درزی جب تک اپنی سلائی نہ لیگا کپڑا نہین دیسکتا ہی اگر وہ کپڑا درزی کے پاس تلف ہوجاوے تو مالک اوس سی ضمان نہ لیگا —

مادہ (۳۰۴) وہ اجیر کہ اوس کے کام کا اثر نہین ہوتا ہی مثلاً حمال اور ملاح انکو یہہ اختیار نہین ہے کہ مستاجر فیہ اپنی اجرت کی لئے روک سکین اور اگر روک لیا اور تلف ہوگئی تو صاحب مال کو اختیار ہے کہ ضمان لیوے یعنی یہہ دیکھین کہ حمال جس وقت پلہ اوٹہا کر لایا تو کیا قیمت ہی پس اپنی پاس سے اجرت حمال کے دیکر وہ قیمت لیلیوی اور یا یہہ کہ حمال پلہ اوٹہا کر نہین لایا تو اوس وقت پلہ کے جو قیمت ہوگے وہ لیلیوے اور اجرت نہ دیوی —

باب چہارم جو مسایل کہ مدت اجارہ کی ساتہہ متعلق ہین +

مادہ (۳۰۵) مالک اپنا مال دوسری کو ایک مدت کی لئے اجارہ دیسکتا ہے جو بہت کم ہو مثلاً ایک دن یا بہت دراز ہو مثلاً ایک سال —

مادہ (۴۸۵) مدت اجارہ کا شروع اوس وقت سی ہوتا ہی کہ وقت عقد کے ذکر آیا اور مقرر کیا گیا۔

مادہ (۴۸۶) اور اگر وقتِ عقد کچھ ذکر نہین آیا تو وقت عقد سی اعتبار کیا جاویگا

مادہ (۴۸۷) جب یہہ جائز ہی کہ ایک سال کی لئی زمین کرایہ دیجاوی اور ہر مہینی کا کرایہ مقرر ہو ایسا ہی یہہ بہی جائز ہے کہ سال بھر کا کرایہ مقرر کیا جاوے اور ماہوار مقرر نہو۔

مادہ (۴۸۸) جب شروع ماہ پر ایک مہینی کی لی کرایہ ٹہرایا یا زیادہ کی لئی تو یہ اجارہ ماہیانہ ہی اور اگرچہ کوئے مہینہ تیس دن کا نہو تو بہی کرایہ پورے مہینی کا دینا ہوگا

مادہ (۴۸۹) اگر ایک ہی مہینی کے لی کرایہ لیا گیا اور کچھہ دن گذر گئے تو باقی دن جو رہے اوسکا حساب تیس دن کے اعتبار پر ہوگا۔

مادہ (۴۹۰) اگر چند مہینون کے لئی کرایہ دیا گیا اور پہلے مہینی مین سی کچھ دن گذر چکی تہے تو اِس مہینی کے باقی دن ماہِ آیندہ کے کچھہ دنون کے ساتہہ لگا کر ایک مہینا تیس دن کا گنا جائیگا اسی طرح پر آخر مہینی کے جو دن باقی ہونگے وہ تیس دن کے اعتبار سے حساب کئی جائین گے۔

مادہ (۴۹۱) جب بہت مہینون کے لئی کرایہ لیا گیا اور پہلا مہینا جو کم تھا یعنی اوسکے کچھہ دن گذر چکے تہے تیس دن لگائے گئے اسی طرح ہر مہینا تیس دن کا حساب ہوتا رہے گا۔

مادہ (۴۹۲) جب کسی مہینے کے شروع پر ایک سال کے لئے کرایہ لیا گیا تو بارہ مہینے شمار ہونگے۔

مادہ (۴۹۳) جب ایک سال کے لئے کرایہ اوس وقت کیا گیا کہ اوّل مہینے کے کچھہ دن گزر چکی تھی تو آب یہہ باقی دن اور گیارہ مہینے شمار کئے جاوینگے۔

مادہ (۴۹۴) اگر ایک قطعہ زمین ماہیانہ کے حساب سی کرایہ لی گئی اور مہینوں کا شمار معلوم نہین کہ کتنی مہینے کے لئے ہی تو یہہ عقد صحیح ہے مگر جب پہلا مہینا تمام ہوا تو دونونکو اختیار ہے کہ ماہ نو کے روز اول یا اوسکے شب مین اجارہ فسخ کرینا پر جب یہہ روز اوّل اور اوسکی شب دونو گزر گئے تو اجارہ فسخ نہین ہو سکتا ہے اور اگر مہینے کے اندر ایک نی کہا کہ مین نے اجارہ فسخ کیا تو جب مہینا تمام ہوگا اجارہ بہی فسخ ہوگا اور اگر مہینے کے اندر کہا کہ ماہ آئندہ سی مین نے اجارہ فسخ کیا تو جب ماہ آئندہ شروع ہوگا اجارہ فسخ ہوگا اور اگر کرایہ دو مہینے کا یا زیادہ کا پیشگی لے لیا تو اونکا اجارہ فسخ نہین ہو سکتا ہے۔

مادہ (۴۹۵) اگر ایک شخص کو ایک دن کے کام کے واسطے مقرر کیا تو طلوع شمس سے عصر تک یا مغرب تک بموجب عرف شہر کے کام کرتا رہیگا۔

مادہ (۴۹۶) اگر ایک بڑہی کو ٹہرایا کہ دس دن تک کام کرتا رہی تو روز عقد سے دس دن مقرر ہو جائینگے اور اگر موسم گرمے کا ہے تو ضرور ہے کہ یہہ متعین کیا جاوی کہ یہہ کونسے مہینے مین کونسے دس دن کام کریگا۔

ایہہ امر وہان کے رواج کے موافق ہوگا ورنہ یہہ قیلین کچھ ضرور نہین ہے کہ

باب پنجم خیار کی بیانمین اور اسمین تین فصل ہین فصل اول خیار شرط کی بیان مین

مادہ (۴۹۷) خیار شرط جیسا بیع مین جایز ہوتا ہے ویسا ہے اجارہ مین بھی جایز ہوتا ہے اور اجارہ دینی مین اور لینی مین ہر ایک کو یا دونو کو اختیار ہے کہ اتنی دن کے بعد جایز کرینگے یا فسخ کرینگے —

مادہ (۴۹۸) اختیار کے مدت مین اختیار والا چاہے فسخ کری یا جایز —

مادہ (۴۹۹) جیسا (۳۰۲) و ۳۰۳ و ۳۰۴ مین بیان ہوا ویسا ہی اجارہ کا فسخ اور جایز کرنا قولاً و فعلاً دونو ہوتا ہے مثلاً آجو جو صاحب خیار ہے ماجور مین مالکانہ تصرف کری تو وہ فسخ فعلی ہے اور مستاجر نے ماجور مین مستاجرانہ تصرف کیا تو یہہ اجازت فعلی ہے

مادہ (۵۰۰) صاحب اختیار کے فسخ اور اجازت سی پہلے مدت خیار گذر گئی تو اختیار ساقط ہوگیا اور اجارہ لازم ہوگیا —

مادہ (۵۰۱) مدت خیار کی وقت عقد سے معتبر ہوگے —

مادہ (۵۰۲) جس وقت سی کہ خیار ساقط ہوا جب ہی سے اجازت شروع ہوگئے

مادہ (۵۰۳) اگر زمین اِس شرط پر کرایہ لے گئے اتنی گز ہے یا اتنی دو تھم ہے دو تھم کسر کو بولتی ہین اور اوس مقدار سے زاید نکلے یا کم تو اجارہ صحیح ہوگا اور کرایہ مقررہ دینا لازم ہوگا پر مستاجر کو کم ہونے پر اختیار ہے کہ چاہی اجارہ فسخ کر دیوی —

مادہ (۵۰۴) اگر زمین اِس حساب پر دی گئی کہ فی دو تھم اتنی درم کو ہی تو کرایہ بحساب

دو ثم دینا لازم آئیگا—

مادہ (۵۰۵) جس کام پر کہ اجرت مقرر کیگئی ہے اور جس وقت پر اوس کام کا پورا کرنا شرط کیا گیا ہے جائز ہے اور شرط معتبر ہوگی مثلاً ایک شخص نے درزی کو کپڑا دیا کہ آج ہی کترکے سے دیوے یا ایک شخص نے اونٹ کرایہ کیا کہ دس دن مین مکہ پہونچا دے جائز ہے اور اجیر نے اگر شرط پوری کردی تو اجر مقرری لیگا ورنہ اجر مثل جو اجر مقررہ سے زاید نہو دیا جائیگا—

مادہ (۵۰۶) اجرت مین کم وبیشی ہونا جائز ہے کہ ایسے صورت مین اتنی اجرت اور ایسے صورت مین اوتنی اجرت تو دو وجہہ بیان ہوتا ہین اور یہہ باعتبار کام کے اور مزدور ہیکے اور بوجھہ کے اور مسافت کی اور زمانیکے اور مکان کی اعتبار کیا جاتا ہے اور جیسا کام اوس سے بنیگا ویسی ہے اجرت دیجاتیگی مثلاً درزے کو کہا کہ اگر باریک سیویگا تو اتنی درم اور اگر موٹا سیویگا تو اتنی درم دونگا پس جیسا کام کریگا ویسی اجرت پاویگا یا ایک دوکان لی کہ اگر عطر فروشی کریگا تو یہہ کرایہ ہوگا اور اگر لوہار کا کام کریگا تو یہہ کرایہ ہوگا جو کام کریگا اوسکا کرایہ لیگا یا ایک بیل کرایہ لیا کہ گیہون لادیگا تو یہہ کرایہ ہے اور لوہا لادیگا تو یہہ کرایہ ہے جو چیز لادکر لیجاویگا اوسکا کرایہ پاویگا یا کرایہ والے سے گھوڑا کرایہ لیا کہ جو رنگی اونکا کرایہ اور رامدنہ تک اتنا اور قلبہ تک اتنا اور ایسی ہے سرائیوالی سے کہا کہ اس حجرہ کا یہہ کرایہ دونگا اور اوس حجرہ کا یہہ کرایہ جس حجرہ مین رہیگا

اوسکا کرایہ دیگا اور ایسا ہے درزی سے کہا کہ آج جبہ سیدی تو یہہ اجرت دونگا اور کل دیگا تو یہہ اجرت دونگا تو وہ جیسا کر دیگا ویسی اجرت پائیگا —

فصل دوم خیار رویت کی بیان مین

مادہ (۵۰۷) مستاجر کو خیار رویت حاصل ہے —

مادہ (۵۰۸) ماجور کا دیکہنا منافع کا دیکہنا ہے —

مادہ (۵۰۹) بن دیکہی اگر زمین کرایہ لی تو دیکہنی پر اوسکو اختیار حاصل ہے —

مادہ (۵۱۰) کرایہ لینی سے پہلے گہر دیکہہ چکا تہا تو اختیار باقی نہین ہے مگر گر جانے سے ایسا متغیر ہو گیا کہ رہنا نہین ہو سکتا ہے تو اختیار حاصل ہے —

مادہ (۵۱۱) جس کام مین چیز اور کاریگر کے بدلنی سے اختلاف واقع ہوتا ہے اوسمین خیار رویت ضرور ہے مثلاً ایک شخص نے درزی سے یہہ چوکا یا کہ میرا جبہ سی دے تو درزی کے کپڑا اور شال دیکہہ کر اختیار ہوگا کہ قبول کری یا فسخ کری —

مادہ (۵۱۲) اور جس کام مین چیز کے بدلنی سے فرق نہین ہوتا ہے اوس مین خیار رویت نہین ہے مثلاً ایک شخص نے ایک مزدور سے کہا کہ پانچ من روئی کے بنولی نکالدے تو دس درم اجرت لیگا اوسنی روئی نہین دیکہی تو اوسکو خیار رویت نہین ہے —

فصل سوم خیار عیب کی بیان مین

مادہ (۵۱۳) جیسا بیع مین خیار عیب ہے ویسا ہے اجارہ مین بہی ہے —

مادہ (۵۱۴) جس عیب سی کہ منافع مقصود فوت ہو جائین یا خلل پذیر ہون او اوس اجارہ

اختیارِ فسخ ہوتا ہے مثلاً گہر کے گر جانی سے اور چکی کے پانے موقوف ہونے سے
منفعت بالکل زایل ہوتے ہے یا حویلے مین سے ایسا مکان گر گیا کہ رہنا نہین
ہوسکتا ہے یا گہوڑے کے پیٹ لگ گئی اور اگر ایسا نقصان ہوا کہ جس سے
منافع مین خلل نہین پڑتا ہے مثلاً حویلے مین ایک کوٹہرے گر گئے مگر برف یا
بارش سے محفوظ ہے یا گہوڑے کے ایال یا دم کٹ گئے تو اس سے منافع
مین کچھہ خلل نہین ہوسکتا ہے تو اجارہ مین کچھہ خلل نہوگا —

مادہ (۵۱۵) اگر استعمال سے پہلے کوئی عیب پیدا ہوگیا تو وہ ایسا ہے کہ گویا
وقتِ عقد موجود تہا یعنے موجب خیار ہوگا —

مادہ (۵۱۶) اگر مستاجر فیہ مین عیب پیدا ہوا تو مستاجر کو اختیار ہے کہ عیبدار ہی کو
استعمال مین لاوے اور کل اجرت دیوی یا اجارہ فسخ کرے —

مادہ (۵۱۷) اگر آجر نے عیب نو پیدا کو فسخ کرنے سے پہلے زایل کر دیا تو مستاجر
کو حق فسخ نہین رہا اور اگر باوجود عیب کے مستاجر نے چاہا کہ باقے مدت تک
اوسیکو استعمال مین لاوے تو آجر منع نہین کرسکتا ہے —

مادہ (۵۱۸) مستاجر عیب نو حادث کے زایل کرنے سے پہلے آجر کے روبرو
اجارہ فسخ کرسکتا ہے اور اوسکے غیبت مین حق فسخ نہین ہے اور اگر اوسکے
غیبت مین بے اطلاع اوسکے فسخ کر دیا تو معتبر نہوگا اور کرایہ بدستور جاری رہیگا
اور اگر منافع مقصود بالکل زایل ہوگئے تو غیبت مین بہے فسخ کرسکتا ہی اور

کرایہ لازم نہوگا اگر فسخ کری یا نکرے جیسا مادہ (۴۷۸) مین ہوا مثلاً حویلی مین سے ایسی جا گر گئی کہ رہنا نہین ہوسکتا تو اوسکو اختیار فسخ حاصل ہی مگر نہ یہ تہا کہ آجر کے روبرو فسخ کرتا اور اگر بے خبر حویلی مین سے نکل گیا تو کرایہ دیگا کہ گویا نکلا ہی تہا اور اگر گھر بالکل گر گیا تو کچھہ حاجت اطلاع کی نہین خود ہی فسخ کر سکتا ہے اور کرایہ بھی لازم نہوگا —

مادہ (۵۱۹) اگر حویلے کی ایک دیوار یا ایک کوٹھرے گر گئے اور فسخ نکیا اور رہتا رہا تو پورا کرایہ دیگا —

مادہ (۵۲۰) ایک شخص نے دو حویلیان کرایہ لین اور ایک گر گئی تو دونو معاً چھوڑ دیگا

مادہ (۵۲۱) ایک شخص لے ایک حویلے اس شرط سے لے کہ اوسمین اتنے حجرہ ہونگے اور اوس سے کم نکلے تو چاہے اجارہ فسخ کرے یا اوسیکو کرائیہ مقررہ پر قایم رکھے پر یہہ اختیار نہین ہے کہ اجارہ تو قایم رکھے اور کرایہ کم دیوے —

باب ششم ۶

ماجور کے اقسام اور اونکی احکام کا بیان اسمین چار فصلین ہین

فصل اول اون مسایل کا بیان جو زمین کے اجارہ سے متعلق ہین +

مادہ (۵۲۲) حویلے اور دوکان کا کرایہ لینا جایز ہی اور یہہ ذکر کہ کون سیکا کچھہ ضرور نہین ہے

مادہ (۵۲۳) جس نے اپنی حویلے یا دوکان کرایہ دے اور اسمین اوسکا اسباب ہے اجارہ تو صحیح ہوگیا اور اوسپرد جب ہی کہ گھر یا دوکان خالی کری اور مستاجر کو سونپ دے

مادہ (۵۲۴) زمین کرایہ دے پر نہ یہہ بیان ہوا کہ کیا بوئین گے اور نہ یہہ بیان ہوا کہ جو چاہین سو بوئین تو اجارہ فاسد ہے اب اگر اسکے فسخ کرنی سے پہلے جو چیز بوئینگے متعین ہو گئے تو اجارہ فاسد صحیح ہو گیا۔

مادہ (۵۲۵) اگر اس شرط پر زمین کرایہ لے کہ جو چاہے بوی تو اوسکو اختیار ہے کہ سال مین دو بار بوئے گرمے مین ایک بار اور سردی مین ایک بار (آبی) (تابی) (خریف اور ربیع)۔

مادہ (۵۲۶) ابہی کہیتے پکنے نہ پائے تہے کہ مدت اجارہ تمام ہو گئے تو کہیتے جب تک پکے چہوڑ دی جائے اور جتنی دن زیادہ ہونگے اوسکا اجر مثل دیگا۔

مادہ (۵۲۷) گہر اور دوکان کرایہ لینا صحیح ہے گو یہہ بیان نہو کہ کس کام کے لئے کرایہ لیتے ہین پر استعمال انکا صرف عرف اور عادت پر ہے۔

مادہ (۵۲۸) جیسی یہہ صحیح ہے کہ گہر کرایہ لیوین اور یہہ بیان نہو کہ کس کام کے لئے لیا گیا ہے اور خود ہے رہے تو صحیح ہے ایسا ہے یہہ بہی صحیح ہے کہ کسے اور کو رکہے یا اوس مین اسکے چیزین بتلے یا ایسی کام کرے جو بنا کو ضرر نہ پہونچے مگر باجازت مالک اور گہوڑے اور گدہی کا باندہنا جیسی بلدہ مین عرف اور رواج ہے۔

مادہ (۵۲۹) درست کرنا اون چیزونکا کہ اونسی منفعت مقصود مین خلل ہو جاتا ہے

موجر کے ذمہ ہے مثلاً چکلے کا پاک کرنا یا رہانا چکلے والے کے ذمہ ہے اور ایسا ہے گہر کے تعمیر اور پانے کے رستون اور نالیون کے درستی اور جو چیزین کہ سکونت مین خلل انداز ہون اوسکا دور کرنا اور جتنی کام کہ بنا سے متعلق ہین سب حویلے والے کے ذمہ ہین اور اگر گہر والا یہہ کام نکرے تو مستاجر کو اختیار ہے کہ اوس گہر سے نکل جائے مگر حویلے وقت کرایہ لینی کے پہلے ایسی تہے کہ جیسی اب ہی اور مستاجر نے اوسکو دیکہہ پہلے لیا تہا تو گویا وہ اسپر راضی ہو گیا تہا اب اوسکو جایز نہین ہے کہ اس عیب سی وہان سے نکلے اور اگر مستاجر نی اپنی پاس سے خرچ کرکے عیب درست کئی تو تبرع واحسان ہے موجر سے نہین لے سکتا ہے

مادہ (۵۳۰) مستاجر نے مالک کی اجازت سی حویلے مین ایسی تعمیر کے کہ اوسکے حفاظت اور درستی ہو کہ اوس سے خلل نہین ہو سکتا ہے مثلاً چہت پر اینٹین بچہائین کہ بارش سی محفوظ رہے تو یہہ خرچ مالک سے لیگا اگرچہ اون مین یہہ شرط نہ ٹہہرے تہے اور اگر ایسی تعمیر کے کہ اوسے کا آرام اور فائدہ ہی تو یہہ خرچ بدون شرط مالک سے نہ لے سکیگا —

مادہ (۵۳۱) مستاجر نے زمین کرایہ مین کچہہ بنا کے یا درخت لگائی تو مالک زمین کو اختیار ہے کہ بعد انقضائے مدت اجارہ کے بنا اور درخت اوکہاڑ دے یا اونکے قیمت دیدے اور یا اونکو رہنی دے —

مادہ (۵۳۲) مدتِ اجارہ مین گہر مین سے مٹی اور کوڑا نکالنا مستاجر کے ذمہ ہے۔

مادہ (۵۳۳) مستاجر اگر شے ماجور کو بگاڑے ڈالتا ہے اور مالک کو یہہ قدرت نہین ہے کہ منع کر سکے تو حاکم کے پاس رجوع کرکے فسخ کرے

فصلِ دوم اسباب کے اجارہ دینے مین

مادہ (۵۳۴) لباس اور ہتیار اور خیمہ وغیرہ اشیاء منقولہ بہی مدتِ معلوم پر اجارہ دیسکتے ہین۔

مادہ (۵۳۵) ایک شخص نے کپڑے کرائے کو لئے کہ پہنکر کہین جائیگا سو گیا تو نہین بر اپنی گہر مین پہنا یا نہ پہنا کرایہ دینا لازم ہوگا۔

مادہ (۵۳۶) اگر صرف اپنی پہننے کے لئے کپڑا کرایہ لیا تو کسے اور کو نہین پہنا سکتا ہے۔

مادہ (۵۳۷) زیور بہی مانند لباس کے ہے۔

فصل سوم گہوڑی اور گدہی کی کرایہ کی بیانمین

مادہ (۵۳۸) جیسا گہوڑے کا معین کرنا جائز ہے ویسے ہی یہہ شرط بہی کرنا جائز ہے کہ فلان جائے معین تک پونہچا دینا۔

مادہ (۵۳۹) ایک گہوڑا جائے معین تک کرایہ لیا اور راستہ مین بیمار ہوگیا تو مستاجر چاہے اوسکے صحت تک انتظار کری چاہی اجارہ فسخ کری اور

اتنی دور تک جانی کا کرایہ دیدیوے۔

مادہ (۵۴۰) ایک گھوڑا اسلئے کرایہ لیا کہ یہہ بوجھ فلان مقام تک پونہچاوے اور راستہ مین بیمار ہوگیا تو گھوڑی والی کا ذمہ ہی کہ دوسری گھوڑے پر لادکر پونہچاوے

مادہ (۵۴۱) بے تعین گھوڑا کرایہ لینا جایز نہین ہے اگر عقد کے وقت تو تعین نہوا پر بعد عقد کے متعین کیا اور مستاجر نے یہے قبول کرلیا تو صحیح ہے اور اگر یہہ تہرا کہ کسی قسم کا گھوڑا بے تعین ہو تو حسب عادت اور عرف کے جایز ہوگا مثلاً یہہ ٹھرایا کہ فلان جای تک پونہچانی کے لئے گھوڑا دیدیوے تو کرایہ والے کے ذمہ ہے کہ حسب عادت وہان تک پھونچا دیوے۔

مادہ (۵۴۲) اجارہ مین صرف خط یا صرف مسافت کہنا کافی نہوگا جب تلک کہ وہ نام نہ لین کہ شہر مین مشہور ہے مثلاً یہہ کہا کہ تو سنہ تک یا عراق تک جامین جایز نہین جب تک کہ بلدہ یا قصبہ یا گانو کا نام نہ لیا جاوے پر شام اگرچہ ایک ملک کا نام ہے دمشق ہے پر بولا جاتا ہے اس لئے اجارہ بلفظ شام صحیح ہے کہ اوس سے دمشق مراد ہے۔

مادہ (۵۴۳) اگر ایک نام کے دو موضع مین ایک بڑا دوسرا چھوٹا بے تعین کرایہ کرکے ایک طرف چلا گیا تو اوس مسافت کا کرایہ مثلی دیگا مثلاً اسلامبول سے چکمجہ کا کرایہ کیا اور یہہ نہ کہا کہ کون سا بڑا یا چھوٹا۔

مادہ (۵۴۴) ایک شہر کے جانے کے لئے کرایہ کیا تو اوس شہر مین

اوسکے گہر تک پونہچانا ہوگا۔

مادہ (۵۴۵) جس جای تک کرایہ کیا گیا وہان سے آگے نہ جاسکیگا اور اگر گیا تو لازم ہے کہ صحیح اور سالم گہوڑا واپس لادیوے اگر تلف ہوگیا تو ضمان دیویگا۔

مادہ (۵۴۶) اگر ایک جاے کا کرایہ ٹہرا کر دوسرے جگہہ چلا گیا اور تلف ہوگیا ضمان دیگا مثلاً اسلمیہ ٹہرا کر تکفور طاغ چلا گیا۔

مادہ (۵۴۷) اگر ایک بستی کے کئے راستہ ہین تو مستاجر کو لازم ہے کہ جس راستہ سی چاہے جاوے بشرطیکہ ہر راستہ سی لوگون کے آمد و رفت ہووے اور اگر اوس راستہ سی جو مقرر کیا گیا تہا نگیا اور دوسرے راستہ سی گیا اگر یہہ راستہ سخت اور دشوار گزار ہے اور گہوڑا تلف ہوگیا تو ضمان دیویگا ورنہ اگر آسان ہو یا اوسی کے برابر ہو ضمان لازم نہوگا۔

مادہ (۵۴۸) اگر مدت معین سے زاید استعمال مین لایا اور تلف ہوگئی تو ضمان دیویگا کیونکہ مدت معین سی زیادہ کام لیتی رہنا جایز نہین ہے۔

مادہ (۵۴۹) گہوڑا کرایہ لینا چاہا اس شرط پر کہ فلان آدمی سوار ہوگا صحیح ہے ایسا ہے اس شرط پر بہی کرایہ لینا صحیح کہ جسکو چاہی سوار کرسکے

مادہ (۵۵۰) اگر گہوڑا سواری کے لیے کرایہ لیا تو اوسپر کوئی چیز لادنا جایز نہین ہے اگر کچہہ اوسپر لادا اور تلف ہوگیا تو ضمان لازم ہوگا اور اجرت لازم نہوگی (دیکہو مادہ ۸۶)

مادہ (۵۵۱) جب یہہ ٹھہرا کہ فلان شخص سوار ہوگا تو اور کسیکو اوسپر سوار کرنا جایز نہوگا

مادہ (۵۵۲) اور اگر یہہ ٹھہرا کہ جو چاہے سوار ہووے تو چاہے خود سوار ہو یا کوئی اور سوار ہو مگر بعد تخصیص کے اوسپر کسے دوسری کو سوار نہین کر سکتا ہے۔

مادہ (۵۵۳) جس اجارہ مین نہ تعین ہوا اور نہ تعمیم ہوا اجارہ فاسد ہے اور فسخ سے پہلے اگر تعین ہوجائی تو صحیح ہوگیا اور کوئی شخص بے تعین اوسپر سوار نہین ہوسکتا ہے۔

مادہ (۵۵۴) اسباب کے لادنے کے لئے جو گہوڑا کرایہ لیا گیا اوسکی باندہنی مین اور رسے اور مقدار کٹہرے مین عرف اور رواج پر عمل ہوگا۔

مادہ (۵۵۵) بوجہہ کے مقدار متعین نہین ہوئے نہ ذکرا اور نہ باشارہ تو موافق رواج اور عرف کے بوجہہ لادا جاتا ہے۔

مادہ (۵۵۶) کرایہ کے گہوڑے کو مارنا بے اجازت جایز نہین ہی اگر مارا اور تلف ہوگیا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۵۵۷) اگر مالک نے مارنے کے اجازت دیدے اور اوس نے بے محل مارا مثلاً عادت یہہ تہے کہ پیٹہہ پر مارتے مین اوس نے سر پر مارا اور مرگیا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۵۵۸) جو گہوڑا بوجہہ لادنی کے لئی کرایہ لیا اوسپر سوار ہونا جایز نہے

مادہ (۵۵۹) اگر ایک شئی معین کا لادنا ٹہرا اور اسکی یا اوس سی ہلکے چیز

یا اوسکے مثل لادی تو صحیح ہے یعنے اوس شی سے مضرت اور تکلیف مین زیادہ نہو جو عقد مین ٹھرے تہے اوس سے زیادہ مضرت کے چیز لادی تو جایز نہین ہے مثلاً یہہ ٹھرا تھا کہ پانچ کیل گیہون لادینگے تو جیسا یہہ جایز ہے کہ اپنی گیہون یا غیر کے گیہون پانچ کس لادی یہہ بہی جایز ہے کہ پانچ کیل جو لادے یا یہہ ٹھرا تھا کہ پانچ کیل جو لادینگے تو پانچ کیل گیہون لادنا جایز نہوگا یا یہہ ٹھرا تہا کہ سوا وقیہ روے لادینگے تو سوا وقیہ لوہا لادنا جایز نہوگا۔

(چالیسوان درم ہے)

مادہ (۵۶۰) بوجہہ کا گہوڑے پر سے اوتارنا گہوڑے والے کا ذمہ ہے

مادہ (۵۶۱) کرایہ کے گہوڑے کا چارہ اور پانی گہوڑے والے کا ذمہ ہے اگر مستاجر نے بے اجازت کہلایا پلایا تو تبرع ہے مالک سے نہین لے سکیگا۔

فصل چہارم ادمی کا نوکر رکہنا

مادہ (۵۶۲) خدمت کی لئے یا کسی کام کے لئے ادمی کا نوکر رکہنا جایز ہے اِس صورت مین مدت اور کام متعین کرنا ضرور ہے اسکا ذکر باب دوم کے فصل سوم مین گزرا۔

مادہ (۵۶۳) ایک شخص نے بے تعین اجرت دوسرے سے خدمت لے تو اگر یہہ شخص نوکرے اور خدمت پیشہ ہے تو اجر مثل دیگا ورنہ نہین۔

مادہ (۵۶۴) ایک نے دوسرے سے کہا کہ تو یہہ کام میرا کر دے مین تجکو خوش کر دونگا اوسنے کر دیا تو اجر مثل دیگا —

مادہ (۵۶۵) اگر بے تعین اجرت نوکرون سے خدمت لے گئے اگر ان لوگو نکے اجرت معلوم ہو تو وہ دیگا ورنہ ہر ایک کے اجرت مثل دیگا اور جو لوگ کہ اونکے مثل مین اوسنے کام لینا ہے ایسا ہے —

مادہ (۵۶۶) اجارہ اس طور پر ٹھرا کہ مزدور کو قیمت والی شے بے تعین دینگے تو اجر مثل دینا ہوگا مثلاً یہہ کہا کہ اتنی دن کے خدمت مین دوگای دینگے لیکن عادت یہہ ہے کہ آنا کے لئے لباس تقرر کیا جاتا ہے تو اوسکے لئے لباس بقیمت اوسط بنانا ہوگا اگر اوسکا صنف وغیرہ بیان نہین ہوا ہے

مادہ (۵۶۷) اگر خدمت گار کو کچہہ انعام کہین ملگیا تو اجرت مین محسوب نہینگے گا

مادہ (۵۶۸) اوستاد جو تعلیم علم اور حرفہ کے لئے مقرر ہوا اوسکی لئے مدت متعین ہونا ضرور ہے اور اوستاد جو اوس مدت تک تعلیم کے لئے حاضر رہا خواہ شاگرد پڑہے یا نہ پڑہے مستحق اجرت ہوگا اور بے ذکر مدت اجارہ فاسد ہے اب شاگرد پڑہے گا تو اجرت ملیگے ورنہ نہین

مادہ (۵۶۹) اگر اپنا لڑکا اوستاد کو سونپا کہ اوسکو تعلیم کری اور اجرت کا کچہہ ذکر نہین آیا لڑکا جب پڑہ چکا اور اوستاد طالب اجرت ہوا تو موافق عادت اور رواج بلدہ کے دیا جاویگا —

مادہ (۵۷۰) امام یا موذن یا معلم جو گانوٗن والون نے مقرر کیا وہ سب اوسکے اجرت دین گے ۔

مادہ (۵۷۱) جس کام کے لئے مقرر کیا گیا تو خود ہے کریگا دوسرے سے کام نہ لیگا اگر دوسرے سے کام لیگا اور تلف ہوگیا تو اصل اجیر ضمان دیگا مثلاً درزے کو کپڑا دیا کہ خود سیوے اور اگر وہ دوسری سے سلوایگا تو ضرور ہے کہ تلف پر ضمان دیگا۔

مادہ (۵۷۲) اگر عقد کے وقت کچھہ تعین نہین ہوا تو اختیار ہے کہ خود کر یا دوسرے سے کام لیوے ۔

مادہ (۵۷۳) ستاجر کا اجیر کو یہہ کہدینا کہ یہہ کام کر دو عقد مطلق ہے مثلاً درزے سے کہا کہ جبہ سیدے اور یہہ نکہا کہ خود سیدے یا کسی سے سلوادے اوسنی اپنے خلیفہ یا اور دوسرے درزے سے سلوادیا جایز ہے اور اگر بے تعدے تلف ہوا تو ضمان نہ دیگا ۔

مادہ (۵۷۴) جو چیزین کہ کام کے لئے سامان ہوتے ہین اوسمین عادت پے عمل کیا جاتا ہے مثلاً سوبے اور تاکہ وغیرہ درزے کے ذمہ ہے ۔

مادہ (۵۷۵) بلہ والا گہر کے اندر بلہ پہونچا دیگا اوسکا یہہ ذمہ نہین ہے کہ غلہ وغیرہ اوسکے جاتے مین بہے ڈالدے یعنے غلہ وغیرہ انبار کو ٹھے وغیرہ جو غلہ رکہنی کیلئے بنائے گئے مین رکہا جاتا ہی وہان ڈالنا حمال کا ذمہ نہین ہے

ماده (۵۷۶) کسے مزدور کو کہانا دینا مستاجر کے ذمہ نہین ہے
مگر عرف بلدہ پر موقوف ہی —

ماده (۵۷۷) دلال مال لیکر سب جگہہ پہرا پر بکا نہین اور صاحبِ
مال یا دوسرے دلال نے بیچدیا تو دلالِ اول کو کچھہ حق نہین ہے اور
دلالِ ثانی اجرت تمام پائیگا —

ماده (۵۷۸) صاحبِ مال نے دلال کو مال دیا کہ اتنی کو بیچدے اوسنے
زیادہ قیمت پر بیچا تو سب قیمت صاحبِ مال کے ہے اور دلال
کو سواء اجرت اوسکے کچھہ حق نہین ہے —

ماده (۵۷۹) دلال نے مال بیچدیا اور اپنا حقِ اجرت لے لیا اب
اوس مال کا کوئے اور شخص حق دار نکلا اور مبیع ضبط کے گئے یا مبیع
واپس ہوئے تو دلال کے اجرت واپس نہوگے —

ماده (۵۸۰) ایک شخص نے اپنا کہیت کاٹنی کے لئے مزدور مقرر کئے
تھی اور تہوڑا سا کاٹنی پائے تہے کہ باقی کہیت کسی افت سی تلف
ہوگیا تو جس قدر اونہونے کاٹا ہے اوسکے اجرت لین گے نہ باقی
جو تلف ہو گیا مثلاً گائے چر گئے یا کچھہ اور آفت پڑے —

ماده (۵۸۱) جیسی انا اپنی بیمارے پر خود ترک کر سکتی ہے ویسا ہے
مسترضع بہی اوسکو موقوف کر سکتا ہے جب وہ بیمار ہو جائے و

یا حمل سے ہووے یا بچہ اوسکے پستان اپنی مونہہ مین نلیوی یا بچہ کا دودہ چہوٹ جاوے —

باب ہفتم آجر اور مستاجر کی کام اور اونکی قابلیت کے بیان مین اس مین تین فصل ہین

فصل اوّل ماجور کی سونپ دینی کی بیان مین

مادہ (۵۸۲) مستاجر کو مالک یہہ اجازت دیدیوے کہ وہ شئے ماجور سے اپنا کام لیوے اوسکو تسلیم ماجور کہتے ہین —

مادہ (۵۸۳) جب اجارہ صحیح مدتِ معینہ اور مسافتِ متعینہ پر منعقد ہوچکا تو شئے ماجور کا مستاجر کے قبضہ مین اوس مدت تک یا اوس مسافت تک متصل اور برابر رہنا چاہیے مثلاً گرسیان کرایہ لین تو جو مدت کہ ٹہری ہے یا جہان تک پہونچانا ٹہرا ہے اوس مدت تک یا اوس مقام تک کرسیان مستاجر کے قبضہ مین برابر رہین گے اور مالک اوس مدت یا اوس مسافت مین اپنی کام مین نلا سکیگا —

مادہ (۵۸۴) اگر ایک شئے کہ جسمین مالک کا اسباب ہے کرایہ دیا تو اپنا اسباب نکال کر وہ شئے اوسکے حوالہ کردے ورنہ جب تک اجرت لازم نہوگی پر اگر مالک نے اپنا اسباب مستاجر کے ہاتہہ بیچدیا ہے تو جایز ہے —

مادہ (۵۸۵) اگر اپنی حویلی کرایہ دے اور ایک حجرہ مین اپنا اسباب رکہا تو اوس حجرہ کا کرایہ وضع ہوگا اور مستاجر کو اختیار ہے کہ باقی حویلی کرایہ لیوے

یا تلیوی اور فسخ سی پہلے اگر وہ حجرہ بہے خالی کردیا تو مستاجر سب حویلی لیگا اور فسخ نکر سکیگا۔

فصل دوم عقد کے بعد دعو عاقد شی ماجور مین کیا کیا کر سکتی مین

مادہ (۵۸۶) قبضہ سے پہلے مستاجر زمین ماجور کسے اور کو بہے کرایہ دیسکتا ہے پر شئے ماجور منقول ہو تو نہین دیسکتا ہے۔

مادہ (۵۸۷) اگر ایسی شئے ہے کہ لوگون کے استعمال سے کچھ فرق نہین آتا ہے تو مستاجر کسے اور کو وہ شئے کرایہ دیسکتا ہے۔

مادہ (۵۸۸) مستاجر کا اجارہ تو فاسد تہا پر اوس نے دوسرے کو اجارہ صیحح دیا تو جایز ہے۔

مادہ (۵۸۹) جب ایک اجارہ لازم ہوگیا تو مالک وہ شئے دوسر یکو اجارہ نہین دیسکتا ہے یعنے اجارہ کے بعد اجارۂ ثانیہ منعقد نہین ہوتا ہے۔

مادہ (۵۹۰) موجر بے اجازت مستاجر کے شئے ماجور بیع کرسکتا ہے اور بایع اور مشتری کے حق مین بیع نافذ ہوگے نہ مستاجر پر یعنے مدت اجارہ کے بعد مشتری کے لئے بیع جاری ہوگے اور مشتری اس بیع سے منحرف نہین ہوسکتا ہے پر مشتری بایع سے قبل اجارہ کے بیع طلب کری یا قاضی سے بیع فسخ کرے کیونکہ بایع اسکے دینی پر قادر نہین ہے اور مستاجر نے اگر یہہ بیع جاری رکے تو سب کے حق مین جاری ہوگے لیکن جب تک کہ مستاجر

اپنا حقِ منفعت حاصل نکرے شے ماجور اوس سے نہ لیجاتے اور اگر عذر دیا مستاجر نے شے ماجور واپس کردے تو اوسنے خود اپنا حق ساقط کیا ہے

فصلِ سوم شئ ماجور کی واپس دینی کی بیان مین

مادہ (۵۹۱) جب مدتِ اجارہ تمام ہو جائی تو مستاجر شئ ماجور فوراً واپس کردے

مادہ (۵۹۲) بعدِ انقضائے مدتِ اجارہ مستاجر شے ماجور اپنی استعمال مین نہین لاسکتا ہے —

مادہ (۵۹۳) اجارہ کے بعد مالک اپنی چیز جب طلب کرے مستاجر فوراً دیدیوے —

مادہ (۵۹۴) مستاجر کو لازم نہین ہے کہ شے ماجور خود واپس کرے بلکہ مالک کو لازم ہے کہ خود اپنی چیز لیوے مثلاً حویلے والا مدت کرایہ کے بعد خود جاوے اور حویلے پر قبضہ کرے اور گہوڑے والی پر لازم ہے کہ جائے مقرر پر خود جاکر اپنا گہوڑا لیوے اور اگر جائے مقرر پر گہوڑا نملا اور بے تعدے مستاجر کے مرگیا تو اوسپر ضمان لازم نہین ہے —

مادہ (۵۹۵) اگر شے ماجور کے لیجانے مین مشقت اور خرچ ہے تو مالک کے ذمہ ہے —

باب آٹھوان ضمان کے بیان مین اسمین تین فصلین ہین

فصلِ اول منفعت کی ضمانکا بیان

مادہ (۵۹۶) بدون اجازت مالک کے اوسکے کوئی چیز استعمال کرنا
غصب ہے اور غصب کے منافع کا ادا لازم نہین ہے مگر مالِ یتیم اور مال وقف
مین ضمان لازم آتا ہے اور معد للاستغلال مین بہی ضمان آتا ہے کیونکہ
اجارہ منعقد ہوا اور نہ وہ کسے وجہہ سے منفعت لینی کا مالک ہوا
تو ضمان یعنے اجر مثل لازم ہوگا مثلاً کسیکے گہر مین بے اجازت رہا
تو کرایہ لازم نہوگا پر وقف یا یتیم کے مال مین یا اوس گہر مین جو کرایہ
کے لئے بنایا گیا کرایۂ مثل لازم ہوگا اور ایسے ہے کرایہ کے گہوڑی پر
جو سوار ہوکر کہین گیا اجر مثل لازم ہوگا —

مادہ (۵۹۷) معد للاستغلال مین جب اجارہ منعقد نہین اور اوسکو
کسے وجہہ سے منفعت لینے کا خیال ہے مثلاً شریک کو اپنی شرکت کے
خیال سے فائدہ لینے کا خیال ہے تو اس مین بہی اجر مثل لازم ہوگا —

مادہ (۵۹۸) کسے عقد کے وجہہ سے خیالِ منفعت پیدا ہوا اور مدت
تک منفعت لیتا رہا تب بہی ضمان لازم نآویگا مثلاً ایک شخص نے
ایک حویلی بیچدے اور مشتری بخیالِ عقد بیع مدت تک رہتا رہا پہر
اصلِ مالک نے دعوے کرکے اپنی حویلی لے لے تو مشتری ضمانِ سکونت
نہ دیگا گو یہہ حویلی معد للاستغلال تہی اور ایسا ہے جیسے ایک شخص نے
بیچدے اور مشتری اسکو استعمال مین لایا اور پہر اصلِ مالک نے

بحکم حاکم اوپر قبضہ کیا تو چلے کا کرایہ مشتری نہ دیگا۔

مادہ (۵۹۹) چھوٹے لڑکے سے جو کوئی خدمت لے وہ لڑکا بعد بلوغ اپنا اجر مثل اوس سے لیگا اور اگر لڑکا مر گیا تو اوسکے وارث لینگے

فصل دوم مستاجر کے ضمان کا بیان

مادہ (۶۰۰) عقد اجارہ صحیح ہو یا نہو شئے ماجور مستاجر کے پاس امانت ہے

مادہ (۶۰۱) جبتک مستاجر کے تعدے اور تقصیر نہووے اور اذن مالک کے خلاف اوس سے صادر نہووے ضمان تلف لازم نہین آیگا۔

مادہ (۶۰۲) شئے ماجور مستاجر کے پاس اوسکی تعدی سے تلف ہوگئی یا اوس مین نقصان قیمت آگیا مثلاً گھوڑی کو مارا کہ وہ مر گیا یا اوسکے ایسی سخت ماری کہ وہ تلف ہوگیا قیمت کا ضمان لازم ہے

مادہ (۶۰۳) مستاجر کے کوئی حرکت خلاف عادت تعدی ہے کہ اوس سے جو ضرر او رخسارہ پیدا ہوگا موجب ضمان ہے مثلاً خلاف عادت کپڑا پہنا اور وہ پھٹ گیا تو ضمان دیگا اور ایسے عادت سے زیادہ آگ جلائے اور گھر جلگیا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۶۰۴) مستاجر نے اوسکے حفاظت مین قصور کیا تو تلف ہوگیا یا اوسکے قیمت کم ہوگئے ضمان لازم ہوگا مثلاً بغیر باگ ڈور کے گھوڑا چھوڑ دیا اور ضایع ہوگیا ضمان دیگا۔

مادہ (۶۰۵) مستاجر کا شرط سے تجاوز کرنا اذن کے خلاف کرنا ہے
اور شرط سے کم کرنا اور شرط کے موافق کرنا موجب ضمان نہیں ہے
مثلاً گھوڑا کرایہ لیا کہ پچاس سیر گیہوں لادیگا پھر پچاس سیر لوہا لادا
اور گھوڑا مر گیا ضمان لازم ہوگا اور اگر گیہوں کے مضرت اور مشقت سے
کوئی چیز ہلکی یا اوسکے برابر لادے اور مر گیا تو ضمان نہیں ہوگا ــ

مادہ (۶۰۶) بعد انقضائے مدتِ اجارہ شئے ماجور مستاجر کے پاس
ودیعت اور امانت ہے اگر مدتِ اجارہ کے بعد بھی استعمال مین
لایا اور تلف ہوگئی یا مالک نے طلب کی اور مستاجر نے نہ دی
اور تلف ہوگئی ضمان دیگا ــ

فصلِ سوم اجیر یعنی مزدور کی ضمان کا بیان

مادہ (۶۰۷) اجیر کے تعدے سے جو چیز کہ اوسکو کام کرنے کے لئے
دی گئی ہے ہلاک ہوگئی ضمان دیگا ــ

مادہ (۶۰۸) خلاف حکم مالک اجیر کوئی کام کرے تو ضمان آتا ہے اور
حکمِ مالک صریح یا دلالتہً ہو مثلاً مالک نے اپنی نوکر چرواہے کو کہا کہ
میرے جانوروں کو فلان رمنہ مین چرانا اور کہین نلیجانا وہ اوسے
نلیگیا اور اور کہین لے گیا اب اگر کوئی جانور ہلاک ہوگا تو ضمان دیگا
یا درزی کو کپڑا دیا کہ اگر اس مین قبا بن سکے تو کترو مدعی نے کہا کہ

قبا بنی گے پر جب کترا تو قبا نہ بنی درزی اوس کپڑے کے قیمت دیگا ـــ

مادہ (۶۰۹) بے عذر اگر اجیر حفاظت نکرے تو ضمان دیگا ورنہ نہین مثلاً چرواہا بے وجہ بکری ڈہونڈنے گگیا تو ضمان دیگا اور اگر یہہ کہا کہ مین یہہ ایک بکرے ڈہونڈنے جاتا تو سب بکریان تلف ہوجاتین اسلئے ضمان نہ دیگا

مادہ (۶۱۰) اجیر خاص امین ہے اوسکے کام کرنے سے بے تعدے اگر کوئے چیز تلف ہوگئے یا بے اوسکے کام کے تلف ہوگے ضمان نہ آویگا ـ

مادہ (۶۱۱) اجیر مشترک ضرر اور خسارہ کا ضامن ہے جو اسکے فعل سے لازم آئے خواہ اوس مین تعدے ہو یا نہو ـــ

کتاب ثالث کفالہ کے بیان مین اس مین ایک مقدمہ اور تین باب ہین

مقدمہ کفالہ کی اصطلاحات فقہیہ کے بیان مین

مادہ (۶۱۲) ایک کے ذمہ کے ساتھ اپنا ذمہ شامل کردینا کفالہ ہی یعنے مطالبہ کسی پر ہی اوسکو اپنی ذات پر بھی لگا لینا۔

مادہ ۶۱۳ کفالہ بالنفس یہ ہی کہ کسی کے حاضر کرنے کا ضامن ہو۔

مادہ ۶۱۴ کفالہ بالمال یہ ہی کہ کسی کے اداء مال کا ضامن ہو۔

مادہ ۶۱۵ کفالہ بالتسلیم یہ ہی کہ مال پونہچا دینے کا ضامن ہو۔

مادہ ۶۱۶ کفالہ بالدرک یہ ہی کہ مبیع کی قیمت ادا کردینگے اگر اوسکا کوئی مدعی کھڑا ہوگا یا بائع کو حاضر کردینگے

مادہ ۶۱۷ جس کفالہ مین کہ نہ کوئی شرط ہی اور نہ زمانہ آیندہ کے ساتھ اوسکو علاقہ ہو اوسکو کفالہ منجزہ کہتے ہین۔

مادہ ۶۱۸ کفیل وہ شخص ہی کہ دوسرے کی ذمہ داری کے ساتھ آپ بھی ذمہ دار ہوجاوے یعنی دوسرے کا عہد اور پیمان اپنے اوپر لے لیوے اور اوس دوسرے کو اصیل اور مکفول عنہ کہتے ہین۔

مادہ ۶۱۹ قرضخواہ اور طالب کو مکفول لہ کہتے ہین۔

مادہ ۶۲۰ مکفول بہ وہ شئ ہی کہ جسکے ادا کا ذمہ لیا گیا اور کفالۃ بالنفس مین مکفول عنہ اور مکفول لہ ایک ہی چیز ہی۔

باب اول عقد کفالہ کے بیان مین اور اس مین تین فصل ہین

فصل اوّل رکن کفالہ کا بیان۔

مادہ ۶۲۱ کفالہ صرف کفیل کے ایجاب سے منعقد اور نافذ ہوتا ہی پر مکفول لہ اگر چاہے اوسکو نامنظور کرکے رد کردے کہ اسکی کفالہ منظور نہین اور جبتک مکفول لہ کفالہ رد نکرےگا تب تک باقی رہیگا ایک شخص زید کا کفیل ہوا اگر مکفول لہ نے زید سے مطالبہ کیا اور پہلے اس سے کہ زید کو کفیل ہونے کی خبر پہونچے مرگیا تو مکفول لہ کفیل سے مطالبہ کرسکیگا۔

مادہ ۶۲۲ جو کلمات کہ عرف مین عہد اور پیمان پر دلالت کرین اونکے استعمال سے ایجاب کفالہ ہوتا ہی مثلاً یہ کہا کہ مین نے کفالہ کی یا مین کفیل ہون یا مین ضامن ہون۔

مادہ ۶۲۳ وعدہ معلق سے بھی کفالہ ہوجاتی ہی مثلاً یہ کہا کہ تیرا قرضدار ندیگا تو مین دونگا تو کفالہ ہوگئی پس اگر قرضخواہ نے طلب کیا اور اوس نے ندیا تو کفیل سے طلب کرسکتا ہی دیکھو مادہ (۸۴)

مادہ ۶۲۴ - اگر یہ کہا کہ مین آج سے فلان وقت تک کفیل ہون تو حالانکہ یہ کفالہ موقتہ ہی پر کفالہ منجزہ متصور ہوگی۔

مادہ ۶۲۵ جیسا کفالت مطلق منعقد ہوتی ہی ویسا ہی بقید تعجیل و تاجیل بھی ہوسکتی ہی مثلاً یہہ کہے کہ مین اسی وقت کا ضامن ہون یا فلان وقت کا ضامن ہون۔

مادہ ۶۲۶ کفیل کا بھی کفیل ہو سکتا ہے۔

مادہ ۶۲۷ ایک شخص کے کئی آدمی کفیل ہو سکتے ہین۔

فصل دوم کفالت کے شرطون کا بیان

مادہ ۶۲۸ کفالہ کے انعقاد کے لئے یہ شرط ہے کہ کفیل عاقل ہو بالغ ہو لیئے کسی مجنون اور مسلوب الحواس اور کم عمر کفیل نہو سکیگا اور لڑکے نے لڑکپن مین کفیل ہوکر بلوغ کے بعد کفالہ کا اقرار کیا تو کفالہ صحیح نہین ہے۔

مادہ ۶۲۹ مکفول عنہ بھی عاقل اور بالغ ہونا شرط ہے مجنون اور لڑکی کے قرض کا کفیل ہونا صحیح نہوگا۔

مادہ ۶۳۰ مکفول بالنفس مین یہ شرط ہے کہ وہ شخص معلوم ہو کہ جسکے کفیل ہوئے ہین اور مکفول بالمال مین معلوم ہونا شرط نہین ہے لیئے یہ کہنا کہ مین فلان کے قرض کا جو فلان پر ہے کفیل ہوا گو مقدار قرض معلوم نہو صحیح ہے

مادہ ۶۳۱ مکفول بالمال مین یہ شرط ہے کہ مال اصیل پر مضمون ہو یعنی یہ کہ ادا کرنا اوس مال کا اصیل پر لازم ہو۔ اسی لئے بیع کی قیمت کا اور اجارہ کی اجرت کا اور تمام دین صحیح کا کفیل ہونا صحیح ہے اور ایسا ہی مال مغصوب کا کفالہ صحیح ہے اور جب مطالبہ کیا جاوے تو کفیل پر اوسکا ادا واجب ہو کوئی شئی معین ہو یا کسی شئے کا بدل اور عوض ہو اور ایسا ہی جو مال کہ بہ قصد خریداری لایا گیا ہو اوسکی بھی کفالہ صحیح ہے جب قیمت مقرر ہو گئی ہو اور قبضہ سے پہلے عین بیع کی کفالہ

صحیح نہین کیونکہ بیع اگر بائع کے پاس تلف ہوجاے تو بیع ہی فسخ ہوجائیگی
اور بائع پر اوس کا ضمان لازم نہین آتا ہی پر بائع پر لازم ہوگا کہ مشتری کا زر ثمن
واپس کردے اگر لے چکا تھا- اور ایسا ہی مال گروی اور مال مستعار اور مال امانت
کی بھی کفالہ صحیح نہین ہی کیونکہ اصیل کے ذمہ پر ان چیزون کا ضمان لازم نہین
مگر اس مکفول عنہ کے ہلاک ہونیکے بعد اگر کفیل ہوا تو کفالت صحیح ہوگی
اور ان چیزون کے اور مبیع کے پونہچا دینے کے لئے کفالہ صحیح ہی اور
کفیل کو وقت مطالبہ کے ان کی روک رکہنے کا کچھہ حق نہین ہی بلکہ مجبوراً پونہچانا
پڑیگا پر مکفول بہ کے مرجانے سے کفالہ بالنفس مین کفیل بری ہوجاتا ہی تو ایسے ہی
یہ چیزین تلف ہوجائین تو کفیل پر کچھہ لازم نہوگا-

مادہ ۶۳۲ عقوبات یعنے سزای بدنی مین کفالت جاری نہین ہوسکتی ہی کہ
کوئی آدمی اصل مجرم کے قائم مقام ہوسکے اسلئے قصاص اور تمام حدود کا مدعا علیہ
کی طرف سے کوئی کفیل نہین ہوسکتا ہی اور ارش (یعنی دیت اعضا) اور دیت
کی کفالہ صحیح ہی جو یہ دونو جراحت رسان اور قاتل پر لازم ہوتی ہی-

مادہ ۶۳۳ کفالہ بالمال مین مکفول عنہ کی تونگری شرط نہین ہی بلکہ مفلس
کے لئے بھی کفیل ہونا صحیح ہی-

باب دوم کفالہ کے احکام کا بیان اور اس مین تین فصل ہین

فصل اوّل کفالہ منجزہ اور معلقہ اور مضافہ کے احکام کا بیان

(۶۳۴) کفالت کا یہہ حکم ہے کہ مکفول لہ کو کفیل سے مکفول بہ طلب کرنے کا حق حاصل ہو جاتا ہے

(۶۳۵) کفالت منجزہ مین اگر اصیل پر دین معجل (یعنے جلد ادا کرنی کا ہے) تو کفیل پر بہی فورا مطالبہ ہو سکتا ہے اور اگر دین موجل ہے (یعنے ایک مدت کے بعد ادا ہونے کا ہے) تو انقضائے مدت پر فورا مطالبہ ہو گا مثلاً ایک نے کہا کہ مین فلان کے قرض کا کفیل ہون تو قرض خواہ کفیل سے فی الحال طلب کر سکیگا اگر معجل ہو اور وقت انقضائے مدت کے دین فورا طلب ہو سکتا ہے اگر موجل ہو

(۶۳۶) اور اوس کفالت مین جو زمانہ آیندہ کے ساتہہ مضاف یا کسی شرط کے ساتہہ معلق ہے جب تک کہ مدت یا شرط پوری نہو لیوے کفیل پر مطالبہ نہین ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص نے کہا کہ اگر فلان تجکو تیری چیز نہ دیوے تو مین اوسکے ادا کا کفیل ہون تو یہہ کفالت مشروط منعقد ہو جاویگی اور اصیل اگر وقت مطالبہ کے نہ دیگا تو کفیل سے مطالبہ پہونچے گا اور اصیل کے مطالبہ سے پہلے کفیل سے مطالبہ نہین کر سکتا ہے اور ایسا ہے کہا کہ تیرا مال فلان شخص نے چورایا ہے تو مین ضامن ہون تو کفالت صحیح ہے اور اس شخص کا چورانا ثابت ہو جاویگا تو کفیل سے مطالبہ کر سکتا ہے اور ایسا ہے

کفالت صحیح ہے جو یہہ شرط کی کہ چند دن تک مہلت دیوے تو مہلت کا
اعتبار مکفول لہ کے وقت مطالبہ سے ہوگا اور اوسنے وقت
مطالبہ سے مہلت ہے دی تو اب مکفول لہ کو جایز ہے کہ بعد اوس
مہلت کے جب چاہے کفیل سے مطالبہ کرے اور کفیل پہر اتنے
ہے مہلت نہین طلب کر سکتا ہے اور ایسا ہے کفالت صحیح ہی جو یہہ
کہا کہ مین تیرے اوس مطالبہ کا ذمہ دار ہون جو فلان پر اور پر
ثابت ہوگا یا اتنے روپیون کا جو تو فلان کو قرض دیگا یا اوس چیز کا
کہ فلان غصب کریگا یا اوس مال کی قیمت کا جو فلان کے ہاتہہ بیچے گا
سو بدون متحقق ہونے ان سب احوال کے کفیل سے مطالبہ نہوسکیگا
یعنے کفیل سے مطالبہ جب تک نہوگا کہ مطالبہ ثابت نہوا اور قرض نہ دیوے
اور غصب متحقق نہووے اور بیع اور تسلیم مبیع واقع نہوا اور ایسا ہے جب کہا
کہ مین فلان کے حاضر کرنے کا فلان روز ضامن ہون تو جب تک کہ
وہ دن نہ آوے کفیل سے مطالبہ نہوگا

(۷۴۳) جب شرط متحقق ہوگئے تو جتنی باتین کہ اوسکی ساتہہ ہین ثابت اور
لازم ہوجائین کے مثلاً یہہ کہا کہ فلان پر حاکم کا جو حکم ہوگا مین اوسکا کفیل
ہون اور اوس نے اقرار کیا کہ مجہپر اتنا قرض ہے کفیل پر مطالبہ
نہوگا جب تک کہ حاکم کا حکم نہووے یعنے حاکم جتنے روپیہ اور جس کا

حکم کریگا وہ کفیل پر لازم ہوگا

(۶۳۸) ایک شخص کفیل بالدرک ہوا اور مبیع کا کوئی مستحق نکلا تو جب تک کہ حاکم یہہ حکم نکرے کہ مبیع مستحق کو دیوی اور بایع زر ثمن مشتری کو واپس کرے کفیل پر کچہہ مطالبہ نہوگا

(۶۳۹) کفالت موقتہ مین مدت کفالت کے اندر کفیل پر مطالبہ ہو سکتا ہے مثلاً کفیل نے کہا کہ مین آج سے مہینے تک کا ضامن ہون تو اس مہینے کے اندر مطالبہ ہو سکتا ہے اور بعد مہینے کے کفیل کفالت سے بری ہوگا

(۶۴۰) کفالت منجزہ جب منعقد ہو جاوے تو کفیل اوس کفالت سے نہین نکل سکتا ہے اور کفالت معلقہ اور مضافہ مین جب تک کہ زمانہ اور شرط متحقق ہو کر دین ثابت نہو وے کفالت سے نکل سکتا ہے یعنی جس چیز کا کفیل ہوا اگر اوس کا ثبوت پہلے سے ہو تو وہ منجزہ ہے مثلاً یہہ کہا کہ جو قرض فلا کے ذمہ ثابت ہوگا مین اوسکا کفیل ہون اور قرض جب ثابت ہو سکتا ہے کہ پہلے سے ذمہ پر ہو تو اس کفالت سے پہلی دین کا وجود ہے اوس سے کفیل بری نہین ہو سکتا ہے جیسا منجزہ مین بری نہین ہو سکتا ہے اور اگر کفالت کے بعد مکفول بہ متحقق ہو وے مثلاً یہہ

کہا کہ تو فلان سے کے ہاتہہ جو بیچے گا اوسکا یا اوسکے ثمن کا مین ضامن ہون تو
بیچ کی تحقیق تک اوسکو اس کفالت کا چہوڑنا جایز ہے یعنے اگر کفیل
نے کہا کہ مین نے کفالت ترک کی یا تو اوس کے ہاتہہ کچہہ مت بیچ
اور اوس نے بیچدیا تو یہہ اوسکا کفیل نہوگا

(۱۴۶۱) اگر کوئی شخص غاصب یا مستعیر کا ضامن ہوا اور اوس نے
غاصب اور مستعیر سے مکفول بہ مالک کو پہچا دیوے تو اس مین جو
کچہہ خرچ لگیگا غاصب اور مستعیر سے لیگا

فصل دوم کفالت بالنفس کا حکم

(۱۴۶۲) کفیل بالنفس وقت مقرر پر مکفول بہ کو حاضر کرے اگر حاضر نکریگا
تو کفیل پر جبر کیا جاویگا

فصل ثالث کفالت بالمال کا بیان

(۱۴۶۳) کفیل ضامن ہے

(۱۴۶۴) مالک کو اختیار ہے کہ کفیل سے یا اصیل سے یا دونو سے
طلب کرے اور اگر ایک سے طلب کیا تو دوسرے سے بہی
مطالبہ کرسکتا ہے

(۱۴۶۵) اگر کفیل کا کوئی اور کفیل ہوگیا تو قرض خواہ کو اختیار ہے کفیل سے
یا کفیل کے کفیل پر مطالبہ کرے

(۶۴۶) اگر ایک معاملہ مین بہت شریک تہے اور اون سب پر دین لازم آیا اور آپسمین ایک دوسرے کا ضامن ہوگیا تو قرضخواہ ہر ایک پر کل قرض کا مطالبہ کرسکتا ہے

(۶۴۷) جب بہت آدمی ایک دین کے کفیل ہون اور ہر شخص جدا جدا دین کا کفیل ہو تو ہر شخص پر کل دین کا مطالبہ ہوسکتا ہے اور جو سب ایک ہے بار کفیل ہووسے تو ہر شخص پر بمقدار اوسکے حصے کے مطالبہ ہوگا اور اگر ہر ایک دوسریکا کفیل ہوا کہ جو اس کفالت مین اوسپر لازم ہوگا مین اوسکا کفیل ہون مثلاً ایکہزار روپیہ جو اوسکی ذمہ پر ہے وہ اوسکا ضامن ہوا تو قرضخواہ جس سے چاہے مطالبہ کرے اور اگر دو ایک ہی وقت کفیل ہوے تو ہر ایک نصف کا ضامن ہوگا اور اسطرح آپسمین ضامن ہوئے کہ جو کچھ ایک دوسرے پر لازم ہوگا ہم ایک دوسرے کے ضامن ہین تو ہر ایک پر مطالبہ ہزار کا کرسکتا ہے

(۶۴۸) اگر کفالت مین یہہ شرط ٹھہرے کہ اصیل اس مطالبہ سے بری ہے تو یہہ کفالہ حوالہ ہوجاویگا

(۶۴۹) حوالہ مین اگر محیل بری نہووے تو وہ کفالہ ہے مثلاً قرضخواہ نے مدیون کو کہا کہ میرا دین جو تجہہ پر ہے وہ فلان پر حوالہ کردے کہ تو بہی اوسکا ضامن رہیگا اور مدیون نے اسطرح حوالہ کردیا تو قرضخواہ جس سے چاہے مطالبہ کرے

(٦٥٠) اگر ایک شخص کفیل ہوا اور یہہ شرط ٹہرے کہ جو مال مدیونکا اسکی
پاس امانت سے ہے اوسمین سے ادا کریگا تو جائز ہے اور اوس مال مین سے
ادا کرنا لازم ہوگا اور یہہ مال امانت اگر تلف ہوا تو کفیل پر کچہہ لازم نہوگا اور
اگر کفیل سے نے بعد کفالت مال امانت واپس کر دیا تو بہی کفیل ضامن نہوگا

(٦٥١) ایک شخص کفیل ہوا کہ مین فلان کو فلان وقت حاضر کر دونگا اور اگر حاضر
نکرون تو اوسپر جو قرض ہے وہ ادا کر دونگا تو اوسپر قرض لازم ہو جاویگا
اگر اوس وقت پر مدیون کو حاضر نکریگا اگر کفیل مرگیا اور اوسکے وارثون
نے مدیون کو حاضر کر دیا یا خود مدیون حاضر ہوگیا تو کفیل کے ذمہ کچہہ لازم نرہا
اور اگر نہ کفیل کے وارثون نے اوسکو حاضر کیا اور نہ وہ خود آیا تو کفیل کے
متروکہ مین سے دین ادا ہوگا اور اگر کفیل مکفول بہ کو لایا پر مکفول بہ چہپ گیا
تو کفیل حاکم کے پاس لیجاوے کہ حاکم کسی کو مکفول لہ کا وکیل مقرر کری
اور وہ اوسکی حوالہ کر دیے

(٦٥٢) کفالت مطلقہ مین اصیل پر جیسا قرض ہے ویسا ہی کفیل پر لازم ہوتا ہے

(٦٥٣) کفالت مقیدہ تعجیل یا تاجیل جو کچہہ ہو وہ ہی کفیل پر بہی لازم ہوتی ہے

(٦٥٤) اصیل دین کے جو مدت ہو اور کفالت اوسپر منعقد ہو ایسی ہی یا
اوس مدت سے زاید بہی کفالت ہو سکتی ہے

(٦٥٥) اگر اصیل کو قرض خواہ نے کچہہ مہلت دی تو وہ ہی مہلت کفیل کو ہے

ہے ہوگئے اور کفیل سے کفیل کو بہے ہوسگئے اور جو مہلت کفیل اول کو ہوگی وہ کفیل ثانی کو بہے ہوگی اور اگر کفیل کو مہلت ہوگئے تو اصیل سے کے حق مین مہلت نہو گے

(۶۵۶) مدیون سے جو صاحب مہلت ہے سفر کا ارادہ کیا تو قرضخواہ حاکم سے کے پاس رجوع کرے اور حاکم قرض دار اوسکو کفیل دلوادیگا

(۶۵۷) ایک قرضدار سے کسیکو کہا کہ فلان کا قرض جو مجھپر ہے تو میرا کفیل ہو جا وہ کفیل ہو گیا اور بسبب کفالت اوسکا قرض کچھہ دیکر ادا کر دیا اب کفیل اگر یہہ چاہے کہ اصیل سے واپس لیوے تو صرف مکفول بہ لے سکیگا نہ وہ چیز کہ اوس سے اوسکے قرض مین دی ہے اور اگر قرض خواہ سے قرض دار سے صلح کر لی تو جسقدر صلح مین دیا گیا اوسیقدر کفیل اصیل سے لیگا نہ کل قرض مثلاً سکہ خالصہ کا ضامن ہوا اور سکہ کھوٹا ادا کیا تو سکہ خالص لیگا یا سکہ کھوٹے کا ضامن ہوا اور سکہ خالص ادا کیا تو سکہ خالص لیگا اور ایسا ہی اگر چند درہم کا کفیل ہوا اور صلحاً کچھہ اشیاء دبدین تو اصیل سے وہ سب درا ہم لیگا جسکا ضامن ہوا تھا اور اگر ہزار درہم کا ضامن ہو کر صلحاً پانچ سو درہم دے تو پانچ سو درہم اصیل سے لیگا

(۶۵۸) اگر معاوضہ اور معاملہ مین کسیکو دھوکا دیا تو جو اوسکا ضرر ہوگا واپس دیگا مثلاً مشتری سے زمین پر مکان بنایا اور ایک

شخص سے نے زمین پر دعوے کیا تو مشتری سوائی زمین قیمت بنا ہی لیگا
جب زمین مدعی کو دیگا ایک شخص سے نے سوداگرون سے کہا کہ یہہ
لڑکا میرا بیٹا ہے اور مین سے نے اوسکو اجازت دے ہے تم اس
سے معاملہ کرو پہر معلوم ہوا کہ وہ کسی اور کا بیٹا ہے تو وہ اگر اوس سے
قیمت اوس اجناس کی لینگے جو اونہون سے نے اوس لڑکے کے
ہاتہہ فروخت کی تھی

باب سوم کفالت سے بری ہونیکا بیان اسمین تین فصل ہین

فصل اول اسمین چند ضوابط عام ہین

(۶۵۹) اصیل یا کفیل سے شئے مکفول بہ پہونچ جاے تو کفالت سے بری
ہوجاینگے

(۶۶۰) اگر مکفول لہ سے نے کفیل کو بری کیا یا کہا کہ کفیل پر میرا کچھہ نہین ہے
تو کفیل بری ہو گیا

(۶۶۱) کفیل کے برات سے اصیل کی برات نہین ہوسکتی ہے

(۶۶۲) اصیل کے برات سے کفیل کی برات ہوجاویگی

فصل دوم کفالت بالنفس سے برات کا بیان

(۶۶۳) کفیل نے مکفول بہ مکفول لہ کو ایسی جگہہ سپرد کر دی کہ وہان نالش ہوسکتی ہے
مثلاً شہر یا قصبہ مین کفیل بری ہوگیا مکفول لہ قبول کرے یا نکرے اور اگر یہہ شرط ٹہری

تھی کہ فلان شہر مین پونہچانا اس سے فسخ کسے اور شہر مین پونہچایا تو بری نہوگا اور اگر یہہ شرط ٹھہرائی تھی کہ حاکم کی کچہری مین پونہچا دینا اور اس نے اور کہین کوچہ اور بازار مین پونہچا دیا تو کفالت سے برے نہوگا لیکن اگر ایسے شخص کے روبرو پونہچا دیا کہ اوسکو اختیار روکنیکا ہے تو کفالت سے برے ہوگا

(۶۶۴) جب طالب طلب کرے اور کفیل مکفول بہ اوسکو دیدے تو کفیل برے ہوگا اور بے طلب اگر اسے سپرد کر دیا تو برے نہوگا جب تک کہ طالب یہہ نکہے کہ بحکم کفالت مین نے اسکو لے لیا

(۶۶۵) ایک شخص اس شرط پر کفیل ہوا کہ مکفول بہ کو فلان روز حاضر کردیگا اور اوس نے اوس دن سے پہلے حاضر کر دیا تو کفالت سے برے ہے اگر مکفول لہ قبول کرے یا نہ کرے

(۶۶۶) مکفول بہ کے مرنے سے کفیل سبکدوش ہے اور کفیل کا کفیل بھی بری ہوگا اور اگر کفیل مرگیا تو کفیل سبکدوش اور اوسکا کفیل بھی بری ہے اور مکفول لہ کے مرنے سے کفیل برے نہوگا بلکہ مکفول لہ کا وارث طالب ہوگا

فصل سوم کفالت بالمال سے برات کا بیان

(۶۶۷) اگر قرض خواہ مرگیا اور سوای مقروض کے کہ جس کا کفیل ہے

اور کوئی اوسکا وارث نہین ہے تو کفیل بری ہے اور سوای مدیون کے اور بہی وارث ہین تو بمقدار حصہ مدیون کے بری ہوگا اور بمقدار حصہ دوسرے وارث کے کفیل رہیگا

(۶۶۸) اگر قرض خواہ نے کفیل یا اصیل سے کسی مقدار پر صلح کرلی تو دونو کی برات ہوگئی اگر دونو کی برات کی شرط ہو یا اصیل کی برات کی شرط ہو یا کچھہ بہی شرط نہوا اور اگر کفیل کی برات شرط کیے گئے تو فقط کفیل بری ہوگا اور طالب کو اختیار ہی کہ کل دین کفیل سے لیوے یا بمقدار صلح کفیل سے لیکر باقی اصیل سے لیوے

(۶۶۹) کفیل نے کسی اور پر حوالہ کردیا اور مکفول لہ نے اور محال علیہ نے قبول کرلیا تو کفیل اور اصیل دونو بری ہوگئے

(۶۷۰) اگر کفیل یا املال مرگیا تو اوسکے ترکہ مین مطالبہ کیا جاویگا

(۶۷۱) جو شخص مبیع کے ثمن کا کفیل ہوا اگر بیع فسخ ہوی یا مبیع کا اور کوئی حقدار نکلا یا مبیع عیب سے واپس ہوئی تو کفیل بری ہوگیا

(۶۷۲) اگر کوئی مال ایک مدت کے لئے کرایہ دیا گیا اور کوئی شخص زر کرایہ کا کفیل ہوا تو انقضای مدت پر کفالت سے تمام ہوگئے اگر اس مدت کی بعد بہی مال ماجور بعقد جدید دیا گیا تو وہ کفالت سابقہ اس عقد مین معتبر نہوگی ۴

کتاب چہارم حوالہ کا بیان اس مین ایک مقدمہ اور دو باب ہین

مقدمہ وہ اصطلاحات فقہیہ جو حوالہ سے متعلق ہین

مادہ ۶۷۳ ایک کے ذمہ سے دوسرے کے ذمہ پر قرض لازم کردینا حوالہ ہے۔

مادہ ۶۷۴ محیل وہ قرضدار ہے جو اپنا قرض دوسری پر حوالہ کردے۔

مادہ ۶۷۵ قرض خواہ محال لہ ہے۔

مادہ ۶۷۶) جس شخص نے اپنے اوپر حوالہ لے لیا وہ محال علیہ ہے۔

مادہ (۶۷۷) جس مال کا حوالہ ہوتا ہو وہ محال بہ ہے۔

مادہ ۶۷۸ حوالہ مقیدہ جسمین یہہ بات ٹھرائی جاوے کہ محیل کے اوس مال مین سے ادا ہو جو محال علیہ کے ذمہ مین ہے یا اوسکے قبضہ مین ہے۔

مادہ ۶۷۹ حوالہ مطلقہ جسمین یہہ قید نہین ہے کہ محیل کے مال مین سے دیا جاوے جو محال علیہ کے پاس ہے۔

باب اول عقد حوالہ کا بیان اسمین دو فصل ہین فصل اول حوالہ کے رکن کا بیان

مادہ ۶۸۰ اگر محیل اپنے قرض خواہ کو کہے کہ مین نے فلان پر تیرا قرض حوالہ کردیا اور اوس نے قبول کیا تو حوالہ منعقد ہوا۔

مادہ ۶۸۱ محال لہ اور محال علیہ کے درمیان حوالہ عقد ہو تو صحیح ہی مثلاً
ایک نے دوسرے سے کہا کہ جو میرا لینا فلان پر ہے وہ تو اپنے اوپر
لیلے اوس نے قبول کرلیا یا محال علیہ نے کہا کہ تیرا لینا جو فلان شخص پر
ہے وہ مین اپنے اوپر قبول کرتا ہون اور اس نے قبول کرلیا حوالہ
صحیح ہے اب اگر محال علیہ اس حوالہ لینے سے نادم اور پشیمان ہوا تو
کچھہ فائدہ نہوگا۔

مادہ ۶۸۲ اگر محیل اور محال لہ کے درمیان حوالہ ہو تو صحیح نہوگا جب تک
کہ محال علیہ کو علم نہوا اور وہ قبول نکرے مثلاً ایک شخص نے اپنے
قرض خواہ کو ایک اور شخص پر حوالہ دیا اور وہ کسی اور شہر مین ہے اوسکو
جب علم ہوا اور قبول کیا تو حوالہ پورا اور تمام ہوا۔

مادہ ۶۸۳ محیل اور محال علیہ کے درمیان جو حوالہ کیا گیا محال لہ کی
اجازت پر موقوف ہی مثلاً قرضدار نے ایک شخص سے کہا کہ فلان شخص
کا جو مجھپر قرض ہے اپنے اوپر تو حوالہ لیلے اور اوس شخص نے
قبول کرلیا تو یہہ حوالہ قرضخواہ کے اجازت پر موقوف ہے گر اوسنے
قبول کیا تو جایز ہوگا ورنہ نہین۔

فصل ثالث حوالہ کی شرطونکا بیان

مادہ ۶۸۴ حوالہ کے صحت کی شرط یہہ ہے کہ محیل اور محال لہ اور محال علیہ

سب عاقل اور بالغ ہون ایسے ہی لڑکے کا قرض جو کوئی اپنے اوپر لیوے یا لڑکا کسی کا قرض اپنے اوپر لیوے باطل ہے چاہے تمیز ہو یا نہ تمیز ہو اوسکو تجارت اور معاملہ کی اجازت ہو یا نہو۔

مادہ ۶۸۵ اور یہہ بھی شرط ہے کہ محیل اور محال لہٗ دونو بالغ ہون اسلیئے لڑکے باتمیز کا کوئی حوالہ لیوے یا لڑکا کسی کا اپنے اوپر حوالہ لیوے بے اجازت اوسکے ولی کے موقوف رہیگا اگر ولی اجازت دیگا تو جائز ہوگا اور لڑکا جو اپنے اوپر حوالہ لیوے تو اس مین شرط یہہ ہی کہ وہ لڑکا بہ نسبت محیل کے غنی اور تونگر ہو اگرچہ ولی نے اجازت بھی دیدی ہو۔

مادہ ۶۸۶ یہہ شرط ضرور نہین ہے کہ محال علیہ محیل کا قرض دار ہو یعنے اگر محیل کا محال علیہ پر دین نہوگا تو بھی حوالہ صحیح ہوگا۔

مادہ ۶۸۷ جس دین کا کہ کفالہ صحیح نہین ہے اوسکا حوالہ بھی صحیح نہین ہے۔

مادہ ۶۸۸ جس دین کا کفالہ صحیح ہی اوسکا حوالہ بھی صحیح ہی پر ضرور ہے کہ محال بہٖ معلوم ہو دین مجہول کا حوالہ صحیح نہوگا اسی سلیئے اگر کوئی شخص کہے کہ تیرا جو قرض فلان پر ثابت ہوگا وہ مجھپر حوالہ ہے تو صحیح نہین ہے۔

مادہ ۶۸۹ جیسا اصل دین کا حوالہ صحیح ہے ویساہی اوس دین کا بھی حوالہ صحیح ہے جو کفالہ اور حوالہ سے لازم ہوگا۔

باب ثانی حوالہ کے احکام کا بیان

مادہ ۶۹۰ حوالہ کا یہہ حکم ہے کہ محیل اور اوسکا کفیل اگر اوسکا کفیل ہو تو دونو دین اور کفالہ سے بری ہونگے اور اس دین کا مطالبہ قرض خواہ محال علیہ پر کریگا اگر مرتہن نے راہن پر کسیکو حوالہ لیا تو مرتہن کو اب یہہ حق نہوگا کہ شئے مرہون اپنے پاس روک رکھے۔

مادہ ۶۹۱ محیل نے حوالہ مطلقہ کیا اب محال علیہ پر محیل کا اگر کچھہ لینا نہین ہی تو محال علیہ بعد ادائے دین کے محیل سے زر ادا واپس لیگا اور اگر محیل کا محال علیہ پر کچھہ لینا ہے تو اوسکے قرض مین مجرا ہوگا۔

مادہ ۶۹۲ حوالہ مقیدہ مین محیل کو یہہ حق نہین ہے اور محال علیہ کو یہہ جایز نہین ہے کہ محیل کو محال بہ دیدیوے اگر دیدیگا تو ضمان دیگا اور ضمان دیکر محیل سے واپس لیگا اگر محیل ادا سے پہلے مرگیا اور اوسپر قرض اوسکے ترکہ سے بہت ہی تو اور قرض خواہون کو اس محال بہ مین حق مداخلت نہین ہے۔

مادہ ۶۹۳ حوالہ مقیدہ یعنے یہہ کہا گیا کہ مبیع کی قیمت جو مشتری کی ذمہ پر قرض ہی وہ مجہپر حوالہ ہے اگر تسلیم سے پہلے مبیع تلف ہوگئی

اور قیمت ساقط ہو گئی یا بخیار شرط یا بخیار رویت یا بخیار عیب یا باقالہ
مبیع واپس ہوئی تو اب ان سب صورتون مین حوالہ باطل نہوگا اور محال
علیہ نے جو ادا کیا ہے محیل سے لیگا اور اگر اوس مبیع کا کوئی
اور شخص حق دار نکلا اور اوسنے مبیع ضبط کر لی اور ظاہر ہوا کہ محال علیہ اس
دین سے بری ہے حوالہ باطل ہوگا

مادہ ۶۹۴ حوالہ مقیدہ مین جب یہہ کہا لیا کہ محیل کے اوس مال مین سے
کہ جو محال علیہ کے پاس امانت ہے دیا جاے اگر اوس مال کا کوئی
اور مستحق نکلا اور ضبط کر لیا تو وہ حوالہ مقیدہ باطل ہوگا اور محیل سے دین لیا جائیگا
(۶۹۵) حوالہ مقیدہ کہ جسمین یہہ کہا کہ محیل کے اوس مال مین سے جو
محال علیہ کے پاس امانت ہے دیا جائے اور اگر وہ مال تلف ہو گیا
اور محال علیہ پر ضمان نہ آتا تو وہ حوالہ باطل ہو گا اور محیل سے قرض
لیا جائیگا اور اگر محال علیہ سے ضمان لیا جاے تو حوالہ باطل نہوگا مثلاً ایک
شخص نے اپنے قرضخواہ کو کسی اور پر حوالہ کر دیا کہ میرے روپیہ جو تیرے
پاس امانت ہین وہ اوسکو دینا اسکی ادا سے پہلے وہ روپیہ بی تعدی
تلف ہو گئے حوالہ باطل ہو گیا اب قرض خواہ اپنا قرض قرضدار سے لی
لیگا مگر مال امانت غصبی ہے یا اوسکے تلف کر دینے سے اوسکا ضمان لازم
آیا تو حوالہ باطل نہوگا

(۶۹۶) ایک شخص نے اپنا قرض کسی پر یہہ کہکر حوالہ دیا کہ وہ اپنا فلان مال معین بیچے اور قرضخواہ کو اوس مین سے ادا کردی اور اوسنے یہہ حوالہ اس شرط پر قبول کیا تو صحیح ہے اور محال علیہ پر جبر کیا جایگا کہ وہ اپنا مال بیچے اور اوسکے قیمت سے زرحوالہ ادا کری

(۶۹۷) حوالہ مبہمہ یعنے جسمین نہ تعجیل ہو اور نہ تاجیل ہو زرحوالہ فوراً ادا کیا جای جیسے اوس صورت مین کہ دین معجل ہے اور اگر موجل ہے تو وقت انقضای مدت کے ادا ہے زرحوالہ لازم ہوگا

(۶۹۸) محال علیہ کو یہہ بات جایز نہین ہے کہ قبل ادا ہے زرحوالہ کے محیل سے زرحوالہ لیوے اور سواے محال بہ کے اور کچھہ نہ دے سکیگا مثلاً چاندی کا حوالہ کیا گیا اور اوسنے سونا دیا تو چاندی ہی لیگا اور سونا نہ دے سکیگا اور ایسا ہے جن چیزون کا اسپر حوالہ ہوا تھا سوا اون چیزون کے اور کچھہ نہ دے سکیگا اگرچہ کچھہ اور ادا کیا ہو

(۶۹۹) جیسا محال علیہ دین کے ادا سے یا دوسرے پر حوالہ دینے سے یا قرضخواہ کے رہنے کر دینے سے بری ہوتا ہے ایسا ہی اگر قرضخواہ نے اوسکو ہبہ کر دیا یا اوسے کو صدقہ دیا اور اوسنے قبول کیا ہے کر لیا تو بری ہوگا

(۷۰۰) اگر قرضخواہ مرگیا اور محال علیہ ہی اوسکا وارث ہے حکم حوالہ باقی نہ رہیگا

كتاب پنجم رہن کے بیان مین اسمین ایک مقدمہ اور تین باب ہین مقدمہ و اصطلاحات فقہیہ جو رہن سے متعلق ہین

مادہ ۷۰۱ کسی مال کو اپنے حق کے عوض اپنے پاس رکھنا کہ اوس مال سے
اپنا حق حاصل کر سکیگا رہن ہی اور اوس مال کو مرہون اور رہن کہتی ہین

مادہ ۷۰۲ ارتہان رہن لینا ہے

مادہ ۷۰۳ راہن وہ شخص ہے کہ جسنے رہن دیا

مادہ ۷۰۴ مرتہن وہ شخص ہے کہ جسنے رہن لیا

مادہ ۷۰۵ عدل وہ شخص ہے کہ راہن اور مرتہن اوسکو امانتدار جانکر
رہن اوسکی پاس امانتاً سپرد کردین —

باب اول جو مسائل کہ عقد رہن سے متعلق ہین اسمین تین فصل ہین فصل اول وہ مسائل کہ رکن رہن سے متعلق ہین

مادہ ۷۰۶ راہن اور مرتہن کی ایجاب و قبول سے رہن منعقد ہوتا ہے
اور جبتک کہ اسی مجلس مین شئے مرہون پر قبضہ ہوی رہن لازم نہین
ہوتا ہے اسلئے تسلیم سے پہلے راہن رہن سے رجوع کر سکتا ہے

مادہ ۷۰۷ راہن کا ایجاب کرنا اور قبول کرنا یہہ کہ مین نے
یہہ اپنی چیز تیرے قرض کے عوض تیرے پاس گرو رکھی یا ایسے

عنوان مین اور کوئی لفظ کہے اور مرتہن
کہ مین نے قبول کیا یا مین راضی ہوا یا اور لفظ کہے جو رضامندی پر دلالت
کرے اور لفظ رہن استعمال کرنا کچھہ شرط نہین ہے مثلاً ایک شخص نے کچھہ
خریدا اور اپنا کچھہ مال بایع کو دیکر یہہ کہا کہ جبتک مین تیرا زرثمن دون یہہ
مال اپنے پاس رہنے دے تو یہہ بھی رہن ہے —

فصل ثانی عقد رہن کی شرطون کا بیان

مادہ ۷۰۸ شرط یہہ ہے کہ دونو عاقل ہون بالغ ہونا کچھہ شرط نہین ہے
مادہ ۷۰۹ شرط یہہ ہے کہ شے مرہون بکنے کے قابل ہو اسی لیے
ضرور ہے کہ شے مرہون موجود ہوا ور مال قیمتی ہو اور وقت رہن کے مرتہن کو
سونپی جا سکے
مادہ ۷۱۰ شرط یہہ ہے کہ جسکے عوض رہن دیا گیا وہ ایسا مال ہو کہ اوسکا
ضمان لازم آوے اسی لئے مال مغصوب کے عوض رہن دینا جایز ہے
اور مال امانت کے لئے عوض رہن نہین ہوسکتا ہے

فصل سوم رہن کے ساتھہ جو چیزین زاید متصل ہون اور عقد رہن کے بعد رہن کے تبدیل اور زیادتی کا بیان

مادہ ۷۱۱ جتنی چیزین بیع مین بلا ذکر داخل ہوتی ہین وہ سب رہن مین بھی
شامل اور داخل ہوتی ہین مثلاً ایک قطعہ زمین جو گروی کیا اوسکے درخت

اور جو کچھ اوس مین بویا ہوا ہے وہ سب رہن مین داخل ہوگا اگرچہ اوسکا ذکر ہنو —

مادہ ۱۲ ۔ ایک شے مرہون کے بدلے دوسرے شے رہن رکھ سکتے ہین مثلاً ایک زیور بمقابلہ کچھ روپیہ کے گرو کیا پھر تلوار لاکر کہا کہ زیور دیدو اور یہہ تلوار بجای اوسکے رکھلو مرتہن نے زیور واپس کیا اور تلوار لیلی تو تلوار بعوض اوس رقم کے گرو ہوگی ۔

مادہ ۱۳ ۔ راہن عقد کے بعد شے مرہون کے ساتھہ کچھہ اور چیز زاید کرسکتا ہے یعنی مال مرہون کے علاوہ کچھ اور بھی دیسکتا ہی کہ مرہون اور یہہ مال دونو زر رہن سابق کے عوض گرو رہینگے لیکن پہلا عقد بھی قائم ہے اور یہہ مال زاید بھی اصل عقد کے ساتھہ شامل ولاحق ہوگا یعنی گویا عقد رہن ان دونو مال پر منعقد ہوا ہی اور یہہ دونو مال بعوض اوس دین کے گرو ہو سکے —

مادہ ۱۴ ۔ ایساہی زر رہن مین بھی زیادتی ہوسکتی ہی مثلاً ایک شخص نے اپنا زیور دو ہزار کا قیمتی ایک ہزار قرض پر گرو رکھا پھر اسی رہن پر پانچسو قرض اور بھی لے تو گویا وہ زیور مرہون ڈیڑھ ہزار پر گرو ہوا —

مادہ ۱۵ ۔ جو چیزین کہ مرہون مین سے وقت رہن کے پیدا ہوتی ہین وہ بھی اپنے اصل کے ساتہہ رہن رہیگی

باب ثانی وہ مسائل کہ راہن اور مرتہن سے متعلق ہین

۱۶ ۔ مرتہن خود رہن فسخ کر سکتا ہے ۔

۱۷ ۔ راہن بغیر رضامندی مرتہن کے فسخ نہین کر سکتا ہے ۔

۱۸ ۔ دونو متفق ہوکر فسخ کر سکتے ہین اور مرتہن جب تک کہ اپنا زر رہن نہ لے لیے شے مرہون روک سکتا ہے ۔

۱۹ ۔ جایز ہے کہ مکفول عنہ کفیل کے پاس کوئی چیز (بعوض کفالت) رہن کردے ۔

۲۰ ۔ دو قرض خواہ ایک قرضدار پر قرض مین شریک ہون یا نہون اپنے قرض مین قرضدار سے کچھ گرو یا لے سکتے ہین اور یہہ شے دونون دین کے عوض رہن رہیگی ۔

۲۱ ۔ ایک شخص کا دو شخصون پر قرض ہے دونو سے ایک چیز اپنے دین مین رہن لے سکتا ہے اور ایسا ہی ایک شخص دو شخصون پر جدا جدا قرض خواہ ہے دونو قرضدارون نے ایک شے اپنے اپنے قرض کا عوض اوسکے پاس کردی تو یہہ ایک شے دونو دین کے عوض رہن ہو سکتی ہے

باب سوم جو مسایل کہ مرہون کے ساتھہ متعلق ہین اسمین دو فصل ہین

فصل اول مرہون پر جو محنت اور خرچ پڑے ۔

۲۲ ۔ مرتہن کو لازم ہے کہ آپ رہن کی حفاظت کرے یا حفاظت کے لئے اپنے امانتدار یا اپنے شریک یا اپنے خادم یا اپنے عیال کے حفاظت کے لئے سپرد کرے

۲۳ ۔ رہن کی حفاظت کے لئے جو خرچ ہوگا وہ مرتہن کا ذمہ ہے مثلاً کرایہ مکان کا اور اجرت اوسکی نگہبان کی

۲۴ ۔ مرہون اگر حیوان ہے اوسکا چارہ اور اوسکی چراوے کی اجرت راہن پر ہے اور اگر زمین ہے تو اوسکا آباد کرنا اور اوسکا سیراب کرنا اور اوسکا صاف کرنا اور جو اوسکی منافع کی درستی پر خرچ ہو یہ سب راہن کا ذمہ ہے۔

۲۵ ۔ راہن نے وہ مصارف جو مرتہن کے ذمہ تھے بی اجازت اوسکے خود ادا کئے یا مرتہن نے جو مصارف کہ راہن کے ذمہ تھے بے اجازت اوسکے ادا کئے تو یہ احسان ہے ایک دوسرے سے واپس لے نہین سکتا ہے

فصل دوم مستعار کا گرو رکھنا

۲۶ ۔ جائز ہے کہ دوسرے کا مال باجازت گرو دے یا عاریت دیوے اسکو ہم مستعار کہتے ہین۔

۲۷ ۔ اگر صاحب مال نے مطلق اجازت دیدی تو مستعیر جسطرح چاہے گرو دے سکتا ہے۔

۲۲۸ - اگر صاحب مال نے یہہ شرط لگادی کہ اتنے روپیہ کو گرو رکھنا یا اسکے ہمجنس پر گرو رکھنا یا فلان کے پاس گرو رکھنا تو مستعیر کو لازم ہے کہ موافق اسکے رہن کرے نہ اسکی خلاف -

باب چہارم رہن کے احکام کا بیان اور اسمین چار فصل ہین فصل اول رہن کے عام احکام کا بیان

۲۲۹ - مرتہن کو یہہ حق ہے کہ مرہون اپنے پاس جب تک رکھے کہ راہن فک رہن کرے اور جب راہن مرجاوے تو بہ نسبت سارے قرض خواہون کے مرتہن زیادہ مستحق ہے کہ شئے مرہون سے اپنا دین وصول کرے

۲۳۰ - شئے مرہون پر مرتہن کا قبضہ ہونا مطالبہ دین کا مانع نہین ہے یعنی مرتہن اپنا دین راہن سے طلب کر سکتا ہے باوجودیکہ رہن اوسکے پاس ہے

۲۳۱ - اگر راہن نے کچھہ دین ادا کیا تو بمقدار اوسکی راہن شئے مرہون مین سے نہین لے سکتا ہے بلکہ مرتہن جب تک کہ تمام دین وصول نکرے کل شئے مرہون کو اپنے قبضہ مین رکھہ سکتا ہے اگر دو چیزین گرو کین اور ہر ایک کے عوض مقدار دین متعین ہے اب جسکا دین ادا کیا اوسکو چھوڑا سکتا ہے -

۲۳۲ - مالک اپنے رہن مستعار کے لئے راہن مستعیر سے مطالبہ کریگا اگر راہن مستعیر مفلس ہے چھوڑا نہین سکتا ہو تو مالک اپنی چیز آپ چھوڑا سکتا ہے

۲۳۳ - راہن اور مرتہن کے مرنے سے رہن باطل نہین ہوتا ہے -

۷۳۴ راہن اگر مر جاوے تو اوسکے وارث کو جو بالغ ہی لازم ہی کہ ترکہ مین سے دین ادا کرکے مرہون چھوڑا لیوے اور جو نابالغ ہے یا بالغ ہی مگر سفر کر گیا ہوا ہے تو وصے باجازت مرتہن شے مرہون بیچکر اوسکا دین ادا کریگا —

۷۳۵ معیر یعنے مالک شے مرہون مستعار مرتہن سے بے ادا زر رہن نہین لے سکتا ہے راہن زندہ ہو یا فک رہن سے پہلے مر گیا ہو —

۷۳۶ راہن مستعیر جو مفلس مر گیا تو شے مرہون مرتہن کے پاس بدستور رہن رہی گی اور مرتہن بے اجازت معیر بیع نہین کر سکتا ہی اور معیر شے مرہون خود بیع کر زر رہن ادا کر سکتا ہی اگر زر رہن اوسمین ادا ہو جاوے تو مرتہن کے اجازت کی ضرورت نہین ورنہ بے اجازت مرتہن کے نہین بیع سکتا ہے —

۷۳۷ اگر معیر مر گیا اور زر رہن معیر کے ترکہ سے زاید ہی تو راہن پر تقاضا ہوگا کہ دین دیکر شے مرہون چھوڑا دیوے اور اگر راہن مفلس ہے دین ادا نہین کر سکتا ہے تو شے مرہون بدستور گرو رہی گی اور معیر کے وارث اپنے پاس سے دین دیکر فک رہن کر سکتے ہین اور اگر معیر کے قرضخواہون نے یہہ چاہا کہ شے مرہون بیچکر اوسکا قرض ادا کیا جاوے اگر اوسکی قیمت سے دین ادا ہو جاوے تو بے اجازت مرتہن کے بیچدے جاوینگے اور اگر اوسکی

قیمت اداء دین کے لیئے کافی نہو گی تو باجازت مرتہن فروخت ہو سکیگی۔
۳۸ ے مرتہن اگر مرگیا تو اوسکی وارثون کے پاس شئے مرہون بدستور
گرو رہیگی۔
۳۹ ے دو آدمیون کے پاس بعوض اونکے قرض کے ایک چیز گرو ہو سکتی ہے
اب اگر ایک کا قرض ادا کر دیا گیا تو راہن نصف مرہون نہین لے سکتا ہے
یعنے جب تک کہ تمام دین ادا نہولیوے فک رہن نہو سکیگا (کیونکہ صفقہ
رہن واحد ہے اوسمین تفرق نہین ہوسکتی ہے)
۴۰ ے ایسے ہی اگر دو قرضدارون سے بعوض اپنے قرض کے کچھ گرو لیا تو
جب تک کہ اپنا قرض تمام نلیلیوے رہن اپنے پاس رکھے گا۔
۴۱ ے راہن نے مرہون تلف کیا یا عیب دار کیا ضمان دیگا اور ایسا ہی
مرتہن نے اگر تلف کیا یا عیب دار کر دیا تو کل یا جز بقدر اوسکی نقصان
قیمت کے اپنے دین سے مجرا دیگا۔
۴۲ ے اور اگر کسی اور نے مرہون کو تلف کیا تو اوسپر وہ قیمت لازم آئیگی
کہ روز تلف اوسکی قیمت ہو گی اور یہ قیمت بجائے شئے مرہون کے
مرتہن کے پاس گرو رہے گی۔

فصل دوم رہن مین راہن اور مرتہن کیا کیا تصرف کر سکتے ہین

۴۳ ے راہن بے اجازت مرتہن کے اور مرتہن بے اجازت راہن کے

سے شے مرہون کسی اور کے پاس گرو نہین کرسکتا ہے —

۷۴۴ راہن باجازت مرتہن سے شے مرہون کسی اور کے پاس گرو کرسکتا ہے اور اس صورت مین رہن اول باطل ہوگا اور رہن دوم صحیح ہوگا

۷۴۵ مرتہن سے شے مرہون کسی اور کے پاس باجازت راہن گرو کرسکتا ہے تو رہن اول باطل اور رہن ثانی صحیح ہوگا اور یہہ رہن مستعار متصور ہوگا —

۷۴۶ مرتہن نے اگر بے اجازت راہن کے شے مرہون بیچ ڈالی تو راہن کی اجازت پر موقوف ہی چاہے فسخ کرے یا چاہے جاری کرے

۷۴۷ راہن نے بے اجازت مرتہن کے شے مرہون بیچ ڈالی تو بیع جاری نہوگی اور نہ مرتہن کے حق رہن مین کچھہ خلل آوے گا راہن نے اگر زر رہن دیدیا یا مرتہن نے بیع کی اجازت دیدی تو بیع جایز ہوگی اور شے مرہون رہن سے نکل گئی اور راہن پر مرتہن کا قرض بدستور رہا اور زر قیمت بجاے مبیع کے رہن رہیگا اور اگر مرتہن نے اجازت ندی تو مشتری فک رہن کا انتظار کرے یا حاکم سے نالش کرکے بیع فسخ کراے —

۷۴۸ دونو راہن اور مرتہن شے مرہون عاریتہ دے سکتے ہین اور پہر اوسکو واپس لیکر رہن کر سکتے ہین —

٧٤٩ مرتہن شے مرہون راہن کو عاریت دے سکتا ہے اور اسوقت اگر
راہن مرجاوے تو بہ نسبت اوسکی اور قرضخواہون کے مرتہن زیادہ
مستحق ہے کہ شے مرہون سے اپنا قرض وصول کرے -
٧٥٠ بے اجازت راہن کے مرتہن شے مرہون سے کچھ فایدہ
نہین لے سکتا ہے اگر راہن اجازت دیوے تو مرتہن شے مرہون
کو اپنے استعمال مین لاسکتا ہے اور اوسکے پھل لے سکتا ہے اور اوسکا
دودہ لے سکتا ہے اور ان سے زر رہن مین کچھ نقصان نہین
آتا ہے (مگر شبہ ربوا سے خالی نہین ہے کل قرض جر نفعا فہو حرام حدیث ہے)
٧٥١ مرتہن اگر کہین سفر پر جاوے اور رستہ مین امن ہووے تو
مرہون اپنے ساتھہ لے جا سکتا ہے -

فصل سوم عدل کے پاس جو شے مرہون رکھی جاوے اوسکے احکام

٧٥٢ عدل کے پاس رہن دینا ایسا ہے کہ مرتہن کے پاس یعنے جب
دونو راضی ہوکر کسی کے پاس امانت رکھین اور وہ بھی راضی اور قابض
ہوا عقد رہن تمام اور لازم ہو گیا اور یہہ امین بجاے مرتہن کے ہوگا
٧٥٣ وقت رہن کے یہہ شرط ہووے تھے کہ مرہون مرتہن کے
پاس رہے پر بعد عقد کے دونو نے راضی ہوکر کسی اور کے پاس رکھا تو
جائز ہے -

۵۴ ۔ جب تک کہ زر رہن باقی ہو تو بے اجازت راہن کے مرتہن کو
اور بے اجازت مرتہن کے راہن کو عدل شے مرہون نہیں دے سکتا ہے
اور اگر دیدے تو پھر لے بھی سکتا ہے اور اگر اوسکے پاس تلف ہو گئی
تو عدل اوسکی قیمت دیگا ۔

۵۵ ۔ اگر عدل مرجاوے تو دونو راضی ہوکر کسی اور عدل کے پاس
رکھ سکتے ہیں اگر متفق نہو دیں تو حاکم کسی عدل کے پاس رکھ سکتا ہے ۔

فصل چہارم رہن کے بیع کا بیان

۵۶ ۔ نہ راہن بے اجازت مرتہن کے اور نہ مرتہن بے اجازت
راہن کے شے مرہون بیچ سکتا ہے ۔

۵۷ ۔ مدت رہن پوری ہوی اور راہن نے اداے دین نکیا
حاکم اوسکو حکم دیگا کہ رہن بیچ کر دین ادا کرے اگر نہ مانے تو حاکم
خود بیچکر دین ادا کردے گا ۔

۵۸ ۔ راہن مفقود الخبر ہو کہ نہ اوسکا جینا معلوم ہو اور نہ مرنا مرتہن
حاکم سے رجوع کرے کہ وہ شے مرہون بیچکر زر رہن دلوادے گا ۔

۵۹ ۔ اگر یہہ خوف ہو کہ شے مرہون خراب ہوجاویگی تو حاکم سے
اطلاع دیکر اوسے بیچڈالے اور زر ثمن بجاے اوسکے رہن رکھے
اور بے حکم حاکم اگر بیچیگا تو ضمان دیگا مثلاً باغ مرہون کا پہل یا اوسکی

سرکاری بحکم حاکم بچڈالے ورنہ ضمان دیگا کیونکہ یہہ ایسی چیزین ہین کہ جلد خراب ہو سکتے ہین —

۶۰ ۔ جب مدت رہن تمام ہوی تو راہن مرتہن کو یا عدل کو یا کسی اور کو وکیل کرے کہ مرہون بچڈالے اور پہر راہن اس وکیل کو وکالت سے موقوف نہین کرسکتا ہی اور نہ راہن اور مرتہن کے مرنے سے موقوف ہو سکتا ہی۔

۶۱ ۔ یہہ وکیل مرہون اوسی وقت بیچ سکتا ہی کہ مدت رہن تمام ہوجاوے اور اداء زر رہن لازم ہووے اور بیچکر ثمن مرتہن کے حوالہ کردیگا اور وکیل اگر یہہ کام نکرے تو راہن پر لازم ہے کہ مرہون بیچے اور راہن بھی نہ کرے تو حاکم بچڈالے گا اور راہن یا اوسکے وارث غایب ہون تو وکیل سے کہینگے کہ بچڈالے اور وہ بھی نہ بیچے تو حاکم بچڈالے

کتاب ششم اماناتکا بیان اسمین ایک مقدمہ اور
تین باب ہین مقدمہ اصطلاحات فقہیہ جو اماناتسی متعلق ہین
اگر حفاظت کے لئی قصداً عقد کیا جائی مثلاً ایک شخص کسی سے کہے کہ
یہہ مال اپنی پاس بحفاظت رکھو اور وہ قبول کرے تو یہہ عقد حفاظت ہے
اور اگر قصد حفاظت کے لئی عقد نکرین بلکہ کسے اور معاملہ کے عقد کیجائے
کہ اسمین ضمناً حفاظت لازم ہو وے تو حفاظت ضمناً ہے جس کے پاس
مال بحفاظت رکھا جاوے وہ امین ہے اور مال امانت ہے۔
مادہ (۷۶۲) جو شے کہ امین کے پاس بارادۂ حفاظت موجود ہو وہ
ودیعت ہے اور اگر بسبب کسے عقد اور معاملہ کے ہو مثلاً شی ماجور اور مستعار
مستاجر اور مستعیر کے پاس بسبب عقدِ اجارہ اور استعارہ کے موجود ہو
یا کسے طرح بے عقد اور بے قصد حفاظت کسیکی پاس بطریق امانت آپہنچ جاوے
مثلاً کوئی چیز ہوا سے اڑ کر کسی کے گہر مین جا پڑے تو یہہ فقط امانت ہے نہ ودیعت
مادہ (۷۶۳) ودیعت وہ شے ہے کہ کسی کے پاس حفاظت کے لئی رکہے جاوے۔
مادہ (۷۶۴) اپنا مال حفاظت کے لئی کسے کو دینا ایداع ہے
اور مال دینی والا مودع بکسرِ دال ہے اور جس کے پاس
رہتی ہین وہ ودیع اور مستودع بکسرِ دال ہے۔
مادہ (۷۶۵) جو چیز کہ کسیکو اس لئی دیوین کہ اس سے مفت منفعت

حاصل کرے اسکو عاریت کہتے ہین اور وہ شے معاراہ مستعار ہے۔

مادہ (۷۶۶) اعارہ عاریت دینا ہے اور عاریت دینے والا معیر ہے۔

مادہ (۷۶۷) استعارہ عاریت لینا ہے اور لینے والا مستعیر ہے۔

باب اوّل عام احکام امانات کی

مادہ (۷۶۸) اگر بے تعدے اور بے قصور امین کے امانت تلف ہوجاوے تو ضمان لازم نہین آتا ہے۔

مادہ (۷۶۹) راہ مین یا کسے جاے مین کوئے چیز کسے نے پائے اور بخیال ملک اوٹہالیا تو وہ غاصب متصور ہوگا اور اسیلئے اگر بے قصور اسکے وہ شے ہلاک ہو گئی تو ضمان دیگا اور اگر اس نیت سے وہ چیز اوٹہالے کہ مالک کو دیدیگا اگر مالک معلوم ہے تو یہہ شے امانت ہے مالک کو دیدینا لازم ہوگا اور اگر معلوم نہین تو یہہ لقطہ ہے وہ شخص ملتقط ہے اور یہہ شے اوسکے پاس امانت ہے

مادہ (۷۷۰) ملتقط کو لازم ہے کہ لقطہ کا اعلان کرے یعنے اشتہار کرے اور اپنے پاس جب تک اوسکا مالک آوے اوسکے حفاظت

کرتا رہے اور جب کوئی آوے اور ثابت کرے کہ یہہ لفظہ میرا
مال ہے فوراً دیدیوے —

مادہ (۷۱) اگر بے اجازت کسیکا مال لیا اور ہلاک ہو گیا ضمان دیگا
اور اگر باجازت لیا تو ضمان نہ دیگا کیونکہ امانت ہے پر اوس
صورت مین کہ بقصد خریداری قیمت ٹہراکر لیا اور تلف ہوا
ضمان دیگا مثلاً سوداگر کے دوکان مین سے بے اجازت شیشہ
کا برتن لیا اور اوسکے ہاتہہ سے گر گیا اور ٹوٹ گیا ضمان دیگا
اور اگر باجازت لیا اور ٹوٹ گیا اور دیکہنی مین ہاتہہ سی گر کے
ٹوٹ گیا تو ضمان نہ دیگا اگر ایک برتن شیشہ کا باجازت اوٹہایا
اور دوسرے برتن پر گر گیا اور دونو برتن ٹوٹ گئے تو اس برتن
کا ضمان دیگا اور اول کا ضمان نہ دیگا کہ وہ امانت تہا اور اگر اسکی
قیمت پوچہے کہ یہہ برتن کتنے کو ہے اور اوسنی کہا اتنی قرش کو ہے
لیلو اس نے لیا اور گر گیا اور ٹوٹ گیا ضمان دیگا اور ایسا ہے اگر ایک
شخص سے پینے کو پانی مانگا اوسنی اپنی پیالہ مین دیدیا اور پیتی ہی اوسکے
ہاتہہ سے گر گیا اور ٹوٹ گیا ضمان لازم نہ آئیگا کیونکہ پیالہ اوسکے پاس
عاریت تہا اور اگر اوسکے بد استعمالے سے ٹوٹ گیا تو ضمان دیگا —

مادہ (۷۲) اذن دلالتہ ایسا ہے جیسا اذن صراحتہ ہے اور اگر صراحتہ

منع کیا گیا ہے تو اذن دلالۃ معتبر نہوگا مثلاً ایک شخص کسے کے گہر گیا اور وہان پانی پینے کا رکہا ہوا ہے تو پانی پینے کے اجازت دلالۃ ہی اگر پانی پیالہ مین لیا اور پینے لگا اور پیالہ ہاتہہ سے گر کر ٹوٹ گیا تو ضمان نہوگا اور اگر مالک نے پانی پینے سے منع کیا اور یہہ پینے لگا کہ ہاتہہ سے پیالہ گر کر ٹوٹ گیا ضمان دیگا۔

باب دوم ودیعت کا بیان اسمین دو فصل مین فصل اوّل ایداع کے عقد اور اوسکے شرطون کا بیان

مادہ (۷۷۳) ایداع ایجاب وقبول سے منعقد ہوتا ہے صراحۃ ہو یا دلالۃ مثلاً مالک نے کہا کہ یہہ چیز مین نے تجکو ودیعت دی یا تیری پاس امانت رکہی اور مستودع نے کہا کہ مین نے قبول کیا تو یہہ ایداع صراحۃ ہے اور ایک شخص ایک گہر مین گیا اور گہر والے سے کہا کہ مین اپنا گہوڑا کہان باندہون گہر والے نے ایک جگہہ دکہلائے اوسنے وہان اپنا گہوڑا باندہ دیا تو یہہ ایداع دلالۃ منعقد ہوگئے اور ایسا ہے ایک شخص نے اپنا مال دوکان مین رکہا اور دوکان والے نے دیکہہ لیا اور چپ رہا اور صاحب مال چلا گیا تو یہہ مال دوکان والے کے پاس امانت ہے اور اگر دوکان والے نے کہا کہ مین ودیعت قبول نہین کرتا ہون تو ایداع منعقد نہونگے اور ایسا ہے ایک شخص نے چند لوگون کے پاس

اپنی چیز ودیعت رکھدے اور چلا گیا اور وہ سب چپ دیکھہ رہے ہین
تو یہہ ایداع منعقد ہوے اور سب کے پاس یہہ چیز ودیعت ہی اب
ایک ایک اوٹھہ کر جانے لگا تو سب کے بعد جو شخص موجود رہا اوسکے پاس
ودیعت رہے گی —

مادہ (۷۷۴) مودع اور مستودع جب چاہین ودیعت فسخ کردین —

مادہ (۷۷۵) ودیعت کے شرط یہہ ہے کہ وہ ایسا مال ہو کہ جسپر قبضہ
ہوسکے ورنہ پرند جو ہوا مین اوڑ رہا ہے ودیعت نہین ہوسکتا ہے —

مادہ (۷۷۶) مودع اور مستودع دونو عاقل صاحب تمیز ہون اور بالغ
ہونا کچہہ شرط نہین ہے اسیلے مجنون اور بے تمیز لڑکے کا ودیعت دینا
اور ودیعت قبول کرنا جایز نہین ہے اور لڑکا صاحب تمیز جسکو معاملہ
اجازت ہے ودیعت دے بہی سکتا ہے اور قبول بہی کرسکتا ہے —

فصل دوم ودیعت اور اوسکی ضمان کی احکام

مادہ (۷۷۷) ودیعت ودیع کے پاس امانت ہے اسے لئے بے قصور
اور بے تعدے ودیعت اگر ہلاک ہوگئے تو مستودع پر ضمان نہ آویگا
اگر ودیعت کے بعد اوسکے حفاظت کے لئے اجرت مقرر کے گئے اور
ایسے سبب سے تلف ہوگئے کہ اوس سے بچانا ممکن تہا تو بے شک ضمان لازم
آئے گا مثلاً بے قصور پیالہ ہاتہہ سے گر کر ٹوٹ گیا ضمان نہ دیگا یا پیالہ

کو ٹھوکر لگے یا کوئی چیز اوسکے ہاتھ سے اوس پر گر گئی اور ٹوٹ گیا تو ضمان دیگا
اور ایسا ہی اگر حفاظت کی اجرت دے گئی اور ایسے سبب سے ہلاک ہو گئے
کہ اوس سے بچانا ممکن تھا مثلاً چور لے گیا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۷۸۰) مستودع کے خادم سے کوئی چیز ودیعت پر گر گئی اور تلف ہو گئی تو خادم ضمان دیگا۔

مادہ (۷۸۹) ودیعت کے ساتھ ایسا کام کیا گیا جو مالک کو پسند نہیں ہے فاعل تعدی متصور ہو گے

مادہ (۷۹۰) مستودع خود یا اپنے امین سے حفاظت کروائے اگر بے تعدے اور بے قصور ہلاک ہو گئی تو نہ اسپر ضمان آویگا نہ اوسکے امین پر۔

مادہ (۷۹۱) مستودع اوس جگہہ ودیعت کو رکھہ سکتا ہے جہان اوسکا مال رکھا جاتا ہے

مادہ (۷۹۲) حفاظت ودیعت کی وہ ہے جو اسکے قابل ہو اگر نقد یا جواہر اصطبل مین رکھدے یا مٹی مین ڈالدے اور تلف ہو جائے تو ضمان دیگا کیونکہ اسنے حفاظت مین قصور کیا۔

مادہ (۷۹۳) ایک چیز کئی آدمیون کے پاس ودیعت ہے اگر قابلِ تقسیم نہین ہے تو سب ایک کو سپرد کر دین یا ہر شخص اپنے اپنی باری حفاظت کرے اور ان دونو صورتون مین بے تعدے اور بے قصور تلف ہو جائے تو ضمان لازم نہ آویگا اور اگر ودیعت قابل تقسیم ہے تو سب آپسمین تقسیم کر لین اور اپنی اپنے حصہ کی حفاظت کرین اور بے اجازت مودع لے

کوئی شخص اپنا حصہ دوسرے مستودع کو نہین دیسکتا ہے اور اگر دیا اور
بے تعدے اور بے قصور ہلاک ہوگیا تو اوس حصہ کا مستودع ثانی پر
ضمان نہ آویگا بلکہ مستودع اوّل ضمان دیگا —

مادہ (۷۸۰) ایداع مین وہ شرط معتبر ہے کہ ممکن الاجرا اور مفید ہو
ورنہ لغو ہے مثلاً یہہ شرط کے کہ اپنے گہر مین ودیعت رکہے پر وہ بسبب
اسکے کہ گہر مین آگ لگے تہے دوسرے جگہہ لے گیا تو وہ شرط لغو ہے اور
اسیلے اگر وہان بے تعدے اور بے قصور ہلاک ہوگئے تو ضمان نہ آویگا
اور ایسا ہے مالک نے کہا اپنے بیوے کو یا اپنی بیٹے کو یا اپنی خادم کو نہ دینا
اور یہان ایسا امر پیدا ہوا کہ ان مین سے کسیکو لاچار دینا پڑا تو شرط
ممانعت لغو ہوگے اور بے تعدے ہلاک ہونے مین ضمان لازم نہ آئیگا
اور اگر کوئی وجہہ انکے دینی کے نہیں ہے اور دیدیے اور ہلاک ہوگے
ضمان دیگا اور ایسا ہی ہے اگر ایک حجرہ حفاظت کا متعین کیا پر سب
حجرہ حویلی کے حفاظت مین برابر ہین تو یہہ شرط لغو ہے اور ودیعت
جو ہلاک ہوگئے تو ضمان نہ دیگا اور اگر ایک حجرہ مین زیادہ حفاظت ہے
مثلاً اوس حجرہ کے عمارت پتہر کے ہے اور دوسرے مین کم کہ اوسکے
چہت بانس کے ہے تو جو حجرہ کہ وقت عقد متعین ہوا تہا اوسے مین حفاظت
کرنا ضرور ہوگا اگر اوس حجرہ مین نہ رکہا اور دوسرے مین رکہا اور

ہلاک ہوئے کا ضمان دیگا۔

مادہ (۵۰۷) اگر مالک کہین چلا گیا اور معلوم نہین کہ زندہ ہے یا مر گیا تو جب تک اوسکا حال معلوم ہووے حفاظت واجب ہے اور اگر ودیعت ایسی چیز ہے کہ دیر تک رہنی سے بگڑ جاتے گے تو حاکم کے پاس جا کر اوسکو بکوا وے اور اوسکے قیمت امانت رہنے دے پر اگر یہہ نکیا اور رہنی دیا کہ خراب ہو گئے تو یہہ ضمان نہ آویگا۔

مادہ (۵۰۶) ودیعت گھوڑا وغیرہ ہے جو خوراک کا حاجتمند ہے اوسکے خوراک مالک کے ذمہ ہے اور اگر مالک موجود نہین ہے تو حاکم کے پاس نالش کرے حاکم وہ حکم دیگا جو مالک کے حق مین نافع ہووے یا بحکم حاکم ودیعت کو کرایہ دیگا اور کرایہ سے اوسکی خوراک جاری ہو گے اور اگر کرایہ پر نہ چل سکے تو فوراً ثمن مثل پر بیچ ڈالے پر تین دن تک تو مستودع اپنی پاس سے اوسکو خوراک دیکر پھر بہ ثمن مثل بیچیگا اور اپنا زر خوراک مالک سی لیگیگا اور اگر بے حکم حاکم خوراک دی تو مالک سے نہ لے سکیگا۔

مادہ (۵۰۷) ودیعت بہ تعدی اور بہ قصور مستودع کے ہلاک ہو گے یا کم قیمت ہو گے تو مستودع ضمان دیگا مثلاً روپیہ جو ودیعت رکھے ہوئے تھے مستودع اپنی کام مین لایا اور خرچ کر ڈالا تو اونکا ضمان دیگا اور اسیلئے اگر روپیہ ودیعت کے خرچ کر کے اور روپیہ اپنی پاس کے تھیلے مین

بہر دی اور بے تعدے تلف ہو گئے تو ضمان دیگا یا بے اذن مالک ودیعت کے گہوڑے پر سوار ہو کر جاتا تہا کہ اوسکے سواری مین ہلاک ہو گیا عادت سے زیادہ چلایا یا کسے اور سبب سے یا بے سبب محض ہلاک ہو گیا اور ایسا ہے ضمان دیگا جب گہوڑا چوری گیا یا اوسکے گہر مین آگ لگی اور باوجودیکہ دوسرے جگہ لیجانیکے قدرت تہے نہ لے گیا اور جل گیا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۷۸۸) اگر مال ودیعت کو بے اجازت دوسرے مال کے ساتہہ اسطرح ملا دیا کہ جدا نہین ہو سکتا ہے اور دونوں مین تمیز ممکن نہین ہے تو یہہ تعدی ہے مثلاً ودیعت کے روپیہ اپنی روپیون کے ساتہہ یا کسے دوسری ودیعت کے روپیون کے ساتہہ بے اجازت ملا دی اور یہہ سب باہم شکل مین اور ضایع ہو گئے یا چوری گئے ضمان لازم ہوگا اور اگر کسے اور نے اوندروپیون کے ساتہہ ملا دے تو ملانے والے پر ضمان ہوگا۔

مادہ (۷۸۹) اگر ودیعت کو باجازت دوسرے مال سے ملا دیا جیسے اوپر کے مادہ مین بیان ہوا یا بدون اسکے ملانے کے خود سے دوسرے کے مال سے اسطرح مل گئے کہ دونوں مین تمیز نہین ہو سکتی ہے مثلاً مستودع کے روپیہ صندوق مین ہین اور اوسی مین تہیلے ودیعت کی روپیون کے بہے رکہدے اور یہہ دونوں ہم شکل ہین اور تہیلے پہٹ گئے اور سب روپیہ اسکے اور اوسکے مل گئے تو دونوں اپنی مقدار پر شریک ہو نگے

اور اب بی تعدے اور بے قصور تلف ہو گئے تو ضمان نہ آویگا۔

مادہ (۷۹۰) بے اجازت مالک کے مستودع ودیعت کو کسے اور کی پاس ودیعت نہیں رکھہ سکتا ہے اور اگر ودیعت رکھہ چہے دیا اور ضایع ہو گئے تو ضمان آویگا اور مالک کو اختیار ہے کہ اوّل سے ضمان لیوی یا ثانی سے اگرچہ بہ تعدی ثانی کے تلف ہو گئے ہے اب اگر مستودع اول نے ضمان دیا تو یہہ مستودع ثانی سے اپنا ضمان لیگا۔

مادہ (۷۹۱) اگر باجازت مالک مستودع نے کسے اور کے پاس ودیعت دیدی تو مستودع اوّل عہدہ سے بری ہو گیا۔

مادہ (۷۹۲) جب مالک کے اجازت سے ودیعت کا اپنی استعمال میں لانا جایز ہے ولیسا ہے جایز ہے کہ اوسکو بکرایہ یا بعاریت یا برہن کسی کو دیوے اگر اسنی بی اجازت اجارہ دیا یا عاریت دیا یا گرو کیا اور مستاجر اور یا معیر یا مرتہن کے پاس تلف ہو گئے یا قیمت کم ہو گئے ضمان دیگا۔

مادہ (۷۹۳) مستودع نے بے اجازت مالک کے ودیعت کے روپیے کسے کو قرض دے مستودع ضمان دیگا اوایسے ہے اگر مستودع نی اس زر ودیعت سے مودع کا قرض ادا کر دیا اور مودع راضی نہوا تو مستودع پر ضمان آویگا۔

مادہ (۷۹۴) جب مالک اپنی ودیعت مانگی اوسی وقت واپس دینا لازم ہے اور جو کچھہ اس مین خرچ لگیگا اور محنت پڑے گے مالک کے ذمہ ہے

اور باوجود طلب مالک مستودع نے اگر ندے اور تلف ہوگئے تو ضمان دیگا
مگر ندینا مستودع کا کسی عذر سے نہو مثلاً ودیعت اوس وقت کسی
اور جگہہ پر رکہے ہوے ہے تو ضمان ندیگا —

ماده (٧٩٥) مستودع ودیعت بذات خود یا اپنی امین کے ہاتہہ پہونچا دیوے
جب مستودع نے ودیعت اپنی امین کے ہاتہہ بہیجدے اور مالک کے پاس
پہونچنے نہ پاے کہ راستہ مین بے قصور اور بے تعدے امین کے ہلاک
ہوگئے تو ضمان نہین ہے —

ماده (٧٩٦) جب دو شریکون نے اپنا مال مشترک ایک کے پاس ودیعت
رکہا پہر اون مین سے ایک آیا اور اپنی حصہ کے ودیعت طلب کرے
اگر ودیعت مثلی ہے تو مستودع اوسکا حصہ دیسکتا ہے اور اگر ودیعت
قیمی ہے تو نہین دے سکتا ہے —

ماده (٧٩٧) جس جگہہ ودیعت رکہی گئے تہے وہان ہے ودیعت کا
پہونچا دینا معتبر ہے مثلاً استنبول مین ودیعت رکہے گئے تہے وہین
پہونچا دینا لازم ہے نہ اور نہ مین —

ماده (٧٩٨) ودیعت کے منافع اوسکے مالک کی ہین مثلاً ودیعت کے
جانور نے جو بچہ دیا ہوا اور اوسکا دودہ مالک ہی کا ہے اور اوسکے
اون کا بہی وہے مالک ہے —

مادہ (۷۹۹) مالک اگر غایب ہے اور اپسر کسی کا نفقہ لازم ہے اور وہ طالب ہے تو حاکم اوسکے زر ودیعت مین سے اوسکا نفقہ جاری کریگا اور اب مستودع پر ضمان لازم نہین آئیگا اوبی حکم حاکم مستودع اگر نفقہ دیگا تو ضمان دیگا —

مادہ (۸۰۰) اگر مستودع مجنون ہوگیا کہ اوسکے افاقہ اور ہوشمند ہونے کی امید نہین ہے اور کسیکا مال اپنی جنون سے پہلے ودیعت لیا تہا اور وہ مال بعینہ اوسکے یہان نہین ملتا ہے مودع کو جایز ہے کہ ایک تونگر کو اپنا کفیل کہڑا کرکے دیوانہ کے مال مین سے ودیعت کی قیمت لیوے اب جو دیوانہ کو افاقہ ہوا اور یہہ دعوے کیا کہ ودیعت مین پونہچا چکا ہون یا بے تعدی کے ودیعت ہلاک ہو گئے تہے تو قسم کی ساتہہ اسکا قول معتبر ہوگا اور جو اسکے مال مین سے لیا گیا ہے واپس دلائین گے —

مادہ (۸۰۱) مستودع اگر مرگیا اور ودیعت بعینہ اوسکے ترکہ مین ہے تو اوسکے وارث امانت دار ہونگے اور اوسکے مالک کو پونہچا دیوین اور اگر بعینہ موجود نہین ہے اور وارث نے کہا کہ مستودع نے اپنی زندگی مین یہہ کہا تہا کہ مین مال ودیعت پونہچا چکا ہون یا یہہ کہا تہا کہ بے میرے تعدی کے مال تلف ہوگیا ہے تو ضمان لازم

نہ آئیگا اور ایسا ہی وارث نے یہہ کہا کہ مین ودیعت کو پہچانتا ہون اورصورت وغیرہ اوسکے سب بیان کی اور کہا کہ مستودع کے مرنے کے بعد ودیعت بی تعدی تلف ہو گئی تو قسم کے ساتھہ اوسکے تصدیق کرلینگے اور اوسپر ضمان نہ آئیگا اور اگر مستودع بی بیان حال ودیعت مرگیا اور ودیعت مجہول رہی تو مثل اور قرض خواہون کے اوسکے مال سے مودع بہی اپنا حق ودیعت لیگا اور اگر وارث نی کہا کہ ہم ودیعت کو پہچانتے ہین مگر کچہہ وصف اور حال نہ بیان کیا تو اوسکا یہہ قول کہ ودیعت ضایع ہوگئی مقبول نہوگا اور جب ضایع ہونا ثابت نہوا تو ترکہ مین سی اوسکے ضمان لازم آئیگا —

مادہ (۸۰۲) مودع جب مرجائے تو اوسکے وارث کو ودیعت دی جائی مگر جب سب ترکہ اوسکا دین مین گہرا ہوا ہو تو حاکم کے پاس نالش ہوگے اگر مستودع نے بے حکم حاکم ودیعت مودع کے وارث کو دیدی اور تلف ہوگئے مستودع ضمان دیگا —

مادہ (۸۰۳) ودیعت کا جب ضمان لازم آتا ہے اگر مثلی ہے تو اوسکا مثل ضمان دیا جائیگا اور اگر قیمتی ہے تو اوس دن کی قیمت دینگی جس دن ضمان لازم آتا ہے

باب سوم عاریت کا بیان اور اسمین دو فصل ہین فصل اول وہ ہے کہ عقد عاریت اور اوسکے شرطونکے ساتھہ متعلق ہین

مادہ (۸۰۴) عاریت ایجاب وقبول اور تعاطے سے منعقد ہوتی ہے مثلاً ایک شخص نے کہا کہ مین نے عاریت دی یا عاریت عطا کے اور دوسرے نی کہا کہ مین نے قبول کیا یا کچہہ نہ کہا اور قبضہ کر لیا یا اوسنی کہا کہ یہہ مال مجھکو عاریت دے اوسنی دیدیا عقد عاریت منعقد ہو گئے۔

مادہ (۸۰۵) اصل مالک کا چپ ہو جانا قبول نہین ہی ایک شخص نے کسی سی کچہہ مانگا اور وہ چپ ہو رہا اور اسنے لے لیا تو غاصب ہوگا۔

مادہ (۸۰۶) مالک عاریت دیکر جب چاہے لیلیوے۔

مادہ (۸۰۷) معیر اور مستعیر کے مرنے سے عاریت فسخ ہو جاتی ہے

مادہ (۸۰۸) شرط یہہ ہے کہ عاریت وہ شی ہو کہ اوس سے فایدہ حاصل ہو سکے اسی لئے جو جانور کہ بہاگ گیا ہے نہ اوسکا عاریت دینا ہو سکتا ہی اور نہ عاریت لینا

مادہ (۸۰۹) معیر اور مستعیر دونو عاقل ہون بالغ ہونا شرط نہین ہے اسیلئے مجنون اور بے تمیز لڑکے کا عاریت دینا اور لینا جایز نہین ہے جس لڑکے کو معاملے کے اجازت ہے عاریت دی سے سکتا ہی اور لے بہی سکتا ہے

مادہ (۸۱۰) عاریت کے لئے قبضہ شرط ہی بی قبضہ کی عاریت صحیح نہین ہو سکتی ہے

مادہ (۸۱۱) شئے مستعار معین ہونا شرط ہے اپنی دو گہوڑون مین سے ایک گہوڑا بے تعین دیا صحیح نہو گا بلکہ مالک کو لازم ہے کہ گہوڑا معین کری اگر مالک نے مستعیر کو اختیار دیا اور کہا کہ جونسا گہوڑا چاہی لیلے تو صحیح ہے

فصل دوم عاریت اور اوسکی ضمانکا بیان

مادہ (۸۱۲) مستعیر مستعار سے فایدہ بلا عوض لے سکیگا اسلئے معیر مستعیر سے کرایہ نہ مانگ سکیگا۔

مادہ (۸۱۳) عاریت مستعیر کے پاس امانت ہے اوسکی بی تعدی اگر ہلاک ہوگئی تو ضمان نہ دیگا مثلاً آئینہ مستعیر کے ہاتھہ سے بے ارادہ گر گیا یا اوسکا پانون پہسل گیا کہ اوسکے ہاتھہ سے گر گیا اور ٹوٹ گیا تو ضمان نہ دیگا اور ایسا ہے اگر عاریت کے فرش پر کوئی چیز گرے اور اوس سے بہر گیا اور قیمت ناقص ہوگئی تو یہہ ضمان نہیں ہے۔

مادہ (۸۱۴) مستعیر کے جانب سے تعدی اور قصور واقع ہو اور عاریت ہلاک ہوجائی یا قیمت کم ہوجاوی تو یہہ ضمان دیگا گو ہلاک اور نقصان قیمت کسی وجہہ سے ہو مثلاً دودنکا سفر ایک دن میں طے کیا گھوڑا مر گیا یا دبلا ہوکر قیمت گہٹ گئی ضمان دیگا یا عاریت لیا کہ فلان جائی تک جانا ہے اور اوس سے پرے چلا گیا اور جانور اپنی موت سے مر گیا ضمان ہوگا اور ایسا ہی زیور عاریت لیکر بچہ کو پہنایا اور بچہ کو بے حفاظت چہوڑ دیا اور چوری گیا ضمان دیگا اور اگر بچہ ایسا ہے کہ خود اپنی حفاظت کر سکتا ہی ضمان لازم نہیں ہوگا اور اگر حفاظت نہیں کر سکتا ہے تو ضمان دیگا۔

مادہ (۸۱۵) مستعار کی خوراک مستعیر پر ہے اگر جانور کو خوراک نہ دی اور مر گیا تو ضمان دیگا

مادہ (۸۱۶) اگر عقد عاریت مطلق ہی اور کچھہ ذکر نہین آیا کہ کب تک عاریت رہے
گی اور کس جگہہ رہیگے اور کیا کیا کام لے گا تو مستعیر حسب عادت اور
عرف کے جب تک چاہے رکھے اور جہان چاہے لیجائے اور جو کام چاہے
لیوے پر جس جگہہ دو گھنٹہ مین جاتا ہے وہان ایک گھنٹہ مین نہ جاسکے گا
اور ایک حجرہ اگر ایک حویلے مین سے لیا تو خود رہے یا اپنا اسباب
رکھے اور جو عادت کے خلاف ہے مثلاً لوہار کا کام نکر سکیگا۔

مادہ (۸۱۷) جو شرط لگائی گئے کہ اتنی وقت تک اور فلان جاے
سوار ہو کر جائیگا اوس سے زیادہ نکر سکیگا مثلاً تین گھنٹہ کے لئے یا ایک
مقام تک جانے کے لئے گھوڑا لیا تو چار گھنٹہ سوار نہو سکے گا اور اوس
مقام سے پرے نہ جا سکیگا۔

مادہ (۸۱۸) جس کام کا ذکر آگیا اوس سے زیادہ کام نکر سکیگا مگر اوس کام کے برابر
یا اوس سے ہلکا کریگا مثلاً ایک جانور لیا کہ گیہون لاد کر لیجائیگا تو یہہ
نہین ہو سکتا ہی کہ لوہا یا پتھر لادی پر گیہون کے برابر یا اوس سے
ہلکی بار برداری کر سکیگا اور سواری کے لئے اگر لیا تو کچھہ لاد نسکیگا اور
اگر لادنے کے لئے لیا تو سوار ہو سکیگا (مثلاً بعضے چیز ایسے ہے کہ اوسکا
بوجھہ اور زکرا سخت ہوتا ہے گو ہم وزن ہو دس سیر گیہون کے عوض

دس سیر لوہا نہ لادیگا بلکہ دس سیر روئے یا جوار لادسکیگا کیونکہ لوہے کا ضرر زیادہ ہے بہ نسبت گیہون وغیرہ کی ۔

مادہ (۸۱۹) اگر معیر نے مطلق عاریت دی اور کسے بات کے قید نہ لگائے تو مستعیر جسطرح چاہے استعمال کرے خواہ خود اپنی استعمال مین لاوے یا دوسرے کے استعمال مین دیوے اور وہ شے ہر شخص کے استعمال سے متغیر ہو سکے یا نہو سکے مثلاً حجرہ جو مطلق عاریت دیا تو چاہی خود رہے یا کسے اور کو رکہے کہ حجرہ ایسا نہین ہے کہ استعمال سے متغیر ہوتا ہے اور یا گہوڑا مطلق عاریت دیا تو گوپہر ایسے چیز ہے کہ استعمال سے متغیر ہوتا ہے پہر اوسکو جائز ہے کہ خود سوار ہووے یا اور کسی کو سوار کرے

مادہ (۸۲۰) جو چیزین کہ استعمال سے متغیر ہوتے ہین اوسمین یہہ قید لگانا کہ کون فایدہ لے سکے اور کون نلے سکے جائز ہے اور جو چیز متغیر نہین ہو سکتے ہے اوس مین یہہ قید لگانا معتبر نہین ہے مگر معیر اگر منع کردے کہ دوسرے کو ندے تو ندے سکیگا مثلاً کہا کہ اس گہوڑے پر تو ہے سوار ہوتا تو اوسکو جائز نہین ہے کہ اپنی خادم کو سوار کرے اور جو کہا کہ اس گہر مین تو رہنا تو اختیار ہے کہ آپ رہے یا دوسرے کو دیوے اور اگر منع کر دیا تو دوسرے کو نہ رکہ سکیگا ۔

مادہ (۸۲۱) گہوڑا عاریت لیا کہ فلان جاے جانا ہے اور اوسکے

کئے راستہ مین کہ لوگون کی آمد و رفت سب مین برابر ہی تو جس راستہ سے چاہی جاوی اور اگر ایسا راستہ کیا کہ عادت نہین تھے اور ہلاک ہو گیا ضمان دیگا اور اگر معیر نے راستہ متعین کیا اور یہہ اوس راستہ سی نگیا بلکہ اوس راستہ گیا کہ لوگون کی عادت اودہر جانی کے نہ تھے یا دہ راستہ بہت دراز ہے یا امن نہین ہے اور ہلاک ہو گیا ضمان دیگا۔

مادہ (۸۲۲) ایک شخص نے ایک عورت سی ایسی چیز مانگی کہ اوسکی مرد کے ملک ہی اور حسب عادت گہر مین عورت کی قبضہ مین ہے عورت نے بی اطلاع مرد کی دیدی اور ہلاک ہو گئے تو نہ اوس شخص پر ضمان ہے اور نہ عورت پر اور اگر یہہ چیز ایسے نہین ہے کہ عورت کے قبضہ مین رہے مثلاً گہوڑا تو مرد چاہی عورت سی ضمان لے یا مستعیر سے۔

مادہ (۸۲۳) مستعیر کو جایز نہین ہے کبی اجازت عاریت کرایہ دیسکے یا رہن کرسکے اور اگر یہہ کہکر عاریت لے کہ اس شہر مین جو مجہپر قرض ہی اوسکے لئی گرو کرونگا اب اس نے دوسری شہر مین گرو رکے اور ہلاک ہو گئے تو ضمان دیگا۔

مادہ (۸۲۴) مستعیر عاریت کسی اور کے پاس ودیعت دیسکتا ہے مثلاً گہوڑا کہین جانی کے لئے عاریت لیا وہان پونہچ کر گہوڑا تہک گیا کہ چلنی سے رہگیا کسی کو سونپ دیا اور اپنی موت سے مر گیا ضمان نہوگا۔

مادہ (۸۲۵) ودیعت جب مالک طلب کری فوراً دیدی اگر بے عذر روک رکھا اور ہلاک ہوی یا قیمت گھٹ گئی ضمان دیگا۔

مادہ (۸۲۶) اگر کسی عاریت مین صراحتاً یا دلالتاً کچھ مدت مقرر تھے وقت انقضاء مدت فوراً پونہچانا لازم ہے مگر جو مدت کہ عادہ صرور رہے معاف ہی مثلاً ایک عورت نے فلان روز کی عصر تک کی لئی زیور لیا پس اوس دن کے عصر کے وقت پونہچانا لازم ہوگا۔ یا ایک عورت نے کسی کی شادی مین پہنی کے لئے زیور لیا تو بعد ختم شادی زیور پونہچانا لازم ہوگا۔ مگر جو زمانہ کہ مالک کی گہر تک لیجانی کے لئے زیادہ ہوگا وہ معاف ہے۔

مادہ (۸۲۷) اگر ایک شی اس نے مستعار لی کہ فلان کام مین برتے جاوے اور وہ کام ہو چکا تو جب تک کہ عادت کی موافق واپس کی جاوے عاریت مثل ودیعت امانت رہی گے اور اب نہ استعمال کر سکتا ہے اور نہ عادت سی زیادہ روک سکتا ہے اور اگر استعمال کریگا یا روک لیگا اور ہلاک ہوجائیگی تو ضمان دیگا۔

مادہ (۸۲۸) مستعیر خود پونہچا دی یا اپنے امین کی ہاتھہ پونہچا دے اور اگر کسی اور کی ہاتھہ بہیجدے اور تلف ہو گئی تو ضمان دیگا۔

مادہ (۸۲۹) عاریت نفیس وقیمتی مثل جواہر خود مالک کی ہاتھہ مین پونہچانا

جاہی اور اسکے سوا سب چیز ونکا پونہچا دینا اوس جائی کہ عادت کے موافق ہو یا مالک کی خادم کے پاس پونہچا دینا ہے مثلاً گھوڑا اصطبل مین پونہچا دیا یا سائیس کو سونپ دیا۔

مادہ (۸۳۰) عاریت پونہچانی مین جو خرچ ہوگا مستعیر کی ذمہ ہے۔

مادہ (۸۳۱) درخت لگانے کے لئے اور مکان بنانی کے لئے زمین عاریت لی سکتی ہین اور جب مالک مانگے تو واپس دیگا اور درخت اوکھاڑیگا یا مکان توڑیگا اور عاریت کی لئے اگر مدت مقرر ہوی تھی اور مالک نے مدت سی پہلے تقاضا کیا اور مستعیر کو لاچار درخت اوکھاڑ نا اور مکان خالی کرنا پڑا تو مالک سے اسطرح ضمان دلائین گے کہ آج اس بنا اور درخت کی کیا قیمت ہی اور مدت پر اگر اوکھاڑا جاتا تو کیا قیمت ہوتے تو ان مین جو فرق ہوگا تو وہ دلائین گے مثلاً آج اوکھڑا ہوا درخت بارہ روپیہ کا ہے اور بعد مدت کی بیس روپیہ کا ہوتا تو اٹھہ روپیہ زمین والا مستعیر کو دیگا

مادہ (۸۳۲) اگر کھیتی کیواسطے زمین لے گئے اور مدت مقرر ہو یا نہو جب تک کھیتی کٹ نلیوے تب تک مالک زمین نلے سکیگا فقط

کتاب ہفتم ہبہ کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور دو باب ہین

مقدمہ اصطلاحات فقہیہ جو ہبہ سے متعلق ہین ×

مادہ (۸۳۳) کسیکو بی عوض مال دیڈالنا اور اوسکا مالک کر دینا ہبہ ہے ہبہ کرنے والیکو واہب کہتی ہین اور جسکو دیا ہی موہوب لہ ہے اور جو مال کہ دیا ہے موہوب ہے اتہاب ہبہ قبول کرنا ہے —

مادہ (۸۳۴) کسیکو اکراماً یعنی بلحاظ اوسکے بزرگی کے دینا ہدیہ ہے -

مادہ (۸۳۵) ثواب کی لئے دینا صدقہ ہے -

مادہ (۸۳۶) کسی چیز کی اجازت دیدینا اباحت ہے مثلاً ہبہ کہہ دینا کہ یہ کہانا کہاؤ یا لے لو تو یہ مباح کر دینا ہے -

باب اوّل عقد ہبہ کے بیان مین اور اسمین دو فصل ہین

فصل اوّل ہبہ کے رکن اور قبضہ کے بیان مین

مادہ (۸۳۷) ہبہ ایجاب و قبول سے منعقد ہوتا ہے اور قبضہ کے ساتہہ پورا ہوتا ہے -

مادہ (۸۳۸) جو الفاظ کہ مفت مالک کرنے کے معنی مین بولی جاتے ہین انکا استعمال کرنا ہبہ کا ایجاب ہے مثلاً کہا کہ مین نے تجکو اکرام کیا اور ہبہ کیا یا ہدیہ دیا یا اپنی عورت کو کہا کہ یہ بالی یا زیور لے لے یا پہن لے

مادہ (۸۳۹) ہبہ تعاطی سے بہی منعقد ہوتا ہے -

مادہ (۸۴۰) ہبہ دینا اور قبضہ کر لینا ہبہ مین اور صدقہ مین ایجاب وقبول ہے -

مادہ (۸۴۱) قبضہ کرنا بجائے قبول کے ہے یعنی جیسا بیع مین قبول ہے ویسا ہبہ مین قبضہ ہے مثلاً مجلس ہبہ مین ایجاب کے بعد موہوب پر قبضہ کر لیا ہبہ صحیح ہوا گو ہبہ نے کہا کہ مین نے قبول کیا

مادہ (۸۴۲) قبضہ کے لئے اجازت بصراحت یا بدلالت ضرور ہے -

مادہ (۸۴۳) واہب کا ایجاب دلالتہً قبضہ کے لئے اذن ہے اون مراتب مین یہ ہے کہ واہب کہے کہ یہ مال لے لے کہ یہ مال تجکو مین ہبہ کر چکا ہون جب کہ مجلس ہبہ مین مال موجود ہے اور اگر موجود نہو تو یہ کہہ دینا کہ فلان مال مین نے تجکو ہبہ کیا جا کر لے لے حکم صریح ہے (ایسا امر صحیح نہین ہے یعنے مال مجلس ہبہ مین موجود نہوا ور جہان ہو وہان جا کر قبضہ کر لے تو ہبہ صحیح ہوگا) -

مادہ (۸۴۴) اگر قبضہ کے لئے اجازت صریح ہوی تو مجلس مین اور بعد مجلس کے قبضہ صحیح ہے صرف مجلس ہبہ مین قبضہ صحیح ہوگا نہ بعد مجلس جیسا مثال سے ظاہر ہے) اور اجازت دلالتہً قبضہ کے لئے مجلس ہبہ مین معتبر ہے نہ بعد مجلس مثلاً کہا کہ یہ مال مین نے تجکو ہبہ کیا اوس نے مجلس مین قبضہ کیا صحیح ہے اور مجلس کے بعد صحیح نہین ہے) اور اگر کہا کہ مین نے مال جو فلان جا ے موجود ہے تجکو ہبہ کیا اور یہ نہ کہا کہ وہان جا کر لے لے اور وہ گیا لے لیا صحیح نہو گا

مادہ (۸۴۵) مشتری قبضہ کرنے سے پہلے بائع کی مبیع ہبہ کر سکتا ہے -

مادہ (۸۴۶) مالک مال اوس شخص کو مال ہبہ کرے کہ جسکے قبضہ مین ہے تو ہبہ پورا ہو جاتا ہے کچھ حاجت دوبارہ قبضہ کے نہین ہے -

مادہ (۸۴۷) مدیون کو دین ہبہ کر دینا صحیح ہے دین اوسکے ذمہ سے ساقط

ہوجائیگا یہہ ابرا ء ہے۔

مادہ (۸۴۸) اگر ایک کو کہا کہ میرا قرضہ فلان پر ہے مین نے تجکو ہبہ کیا جاکر لے
وہ گیا اور لے لیا ہبہ صحیح اور پورا ہوگیا۔

مادہ (۸۴۹) قبضہ سے پہلے واہب یا موہوب لہ مرگیا تو ہبہ باطل ہے۔

مادہ (۸۵۰) اپنی بڑے بیٹے کو جو عاقل اور بالغ ہے ہبہ کردیا تو قبضہ دینا ضرور ہے۔

مادہ (۸۵۱) جس شخص کے پاس چہوٹا بچہ ہے کہ وہ اسکا وصے یا مربی ہے کہ اوسنی
اپنی گود مین لیکر پرورش کیا ہے جسکے پاس بچہ ودیعت ہے اگر ایسا آدمی بچہ کے لئے
ہبہ کرے تو صرف ایجاب سے ہبہ ہوجائیگا حاجت قبول اور قبضہ کے نہین ہے
(اس فقرہ کے اد الذی کان و دیعۃ عندغیرہ معنی درست نہین ہوسکتے ہان اور ترجمہ
جو مین نے کیا اس سے بہتر اور ترجمہ نہین ہوسکتا ہے گو درست معلوم نہین ہوتا ہے

مادہ (۸۵۲) اگر کوئی اور شخص بچہ کے لئے ہبہ کرے تو ولی یا مربی کا قبول و قبضہ ضروری ہے

مادہ (۸۵۳) اگر بچہ صاحب تمیز ہے تو اوسیکا قبضہ کافی ہے گو اوسکا کوئی ولی بہی موجود

مادہ (۸۵۴) ہبہ مضاف یعنے یہہ کہنا کہ ماہ آیندہ کے شروع پر مین ہبہ کیا صحیح نہین ہے

مادہ (۸۵۵) ہبہ بشرط عوض یعنے یہہ کہنا کہ مین نے اس شرط پر ہبہ کیا کہ فلان مال بعوض
مجکو دینا یا دین جو مجہپر آتا ہے ادا کرا دینا اگر موہوب لہ یہہ شرط ادا کرے
تو ہبہ صحیح ہے ورنہ ہبہ سے واہب رجوع کریگا یا اس شرط پر زمین ہبہ کے کہ
میری موت تک میرے پرورش کرتا رہے تو جب تک کہ موہوب لہ یہہ شرط

بجا لاتا رہیگا ہبہ صحیح ہوگا واہب کو حق رجوع نہیں ہے اگر واہب کو اس ہبہ سے ندامت ہو اور رجوع کرنا چاہے تو کچھ فایدہ نہوگا۔

فصل ثانی ہبہ کے شرطونکا بیان

مادہ (۸۵۶) موہوب کا ہبہ کے وقت موجود ہونا شرط ہے اسلیے وہ پہل جو آپ لگیگا یا وہ بچہ کہ آپ پیدا ہوگا ہبہ نہیں ہوسکتا ہے۔

مادہ (۸۵۷) اپنا مال ہبہ کرسکتا ہے نہ غیر کا اسے لئے غیر کا مال ہبہ کرنا صحیح نہیں ہے اگر کیا اور مالک نے اجازت دی تو صحیح ہوگا ورنہ نہیں۔

مادہ (۸۵۸) مال معلوم اور معین ہبہ کرنا صحیح ہے اگر یہہ کہا کہ اپنے مال میں سے کچھ ہبہ کیا یا ان دو گھوڑون میں سے ایک گھوڑا ہبہ کیا صحیح نہوگا اور اگر یہہ کہا کہ ان دو گھوڑون میں سے جو تو چاہے لے لے اوسنی مجلس ہبہ میں ایک کو پسند کرکے قبضہ کیا ہبہ صحیح ہوگیا ورنہ بعد مجلس کے صحیح نہوگا۔

مادہ (۸۵۹) واہب عاقل بالغ ہو مجنون اور لڑکے اور مغلوب الحواس کا ہبہ صحیح نہیں ہے پر ان کے لئے کوئی ہبہ کرے تو صحیح ہے۔

مادہ (۸۶۰) ہبہ میں واہب کے رضامندے شرط ہے اگر جبراً اکراہاً ہبہ کیا تو صحیح نہوگا۔

باب دوم ہبہ کے احکام اسمین دو فصل ہین فصل اول ہبہ سے رجوع کا بیان

مادہ (۸۶۱) موہوب لہ موہوب کا قبضہ کرنے سے مالک ہوتا ہے۔

مادہ (۸۶۲) اگر قبضہ نہین ہوا ہے تو واہب بے رضامندے موہوب کے ہبہ سے رجوع کرسکتا ہے —

مادہ (۸۶۳) ایجاب کے بعد واہب موہوب لہ کو قبضہ سی اگر منع کرے تو یہہ رجوع ہے

مادہ (۸۶۴) واہب اپنے ہبہ سے اور اپنے ہدیہ سے تو رجوع کرسکتا ہے اگر موہوب لہ راضی ہووے اور اگر راضی نہووے تو حاکم کے یہان نالش کرے وہ فسخ کرسکتا ہے اگر کوئی مانع نہوگا جسکا ذکر آگے آتا ہے —

مادہ (۸۶۵) اگر واہب نے بے حکم حاکم یا بے رضامندے موہوب لہ کے شی موہوب واپس لے تو غاصب ہوگا اسیلے اگر اوسکے پاس تلف ہوگئی تو ضمان دیگا —

مادہ (۸۶۶) اپنے اصول) باپ دادا وغیرہ) یا اپنے فروع کو (یعنے بیٹا پوتا وغیرہ) یا اپنے بھائی یا اپنے بہن کو یا اونکے اولاد کو یا اپنے چچا یا اپنے پھوپھی کو ہبہ کیا اور رجوع نہین ہوسکتا ہے —

مادہ (۸۶۷) زوج نے زوجہ کو ہبہ کیا یا زوجہ نے زوج کو ہبہ کیا جب تک کہ زوجیت قایم ہے اور قبضہ ہبہ ہوگیا ہے ہبہ سے رجوع نہین ہوسکتا ہے —

مادہ (۸۶۸) اگر واہب کو موہوب لہ نے یا کسی اور نے ہبہ کے عوض کچہ دیدیا اور اوسنے قبضہ ہبہ کرلیا تو رجوع نہین ہوسکتا ہے —

مادہ (۸۶۹) اگر موہوب مین ایسے زیادتے ہوگئے ہے کہ اوس سے متصل ہے مثلاً موہوب لہ نے زمین پر مکان بنایا یا درخت لگائے یا حیوان کے پرورش کی

کہ اوس سے اوسکو فربہی اور تازگے آگئے یا ایسا کام کیا کہ نام بدل گیا
مثلاً گیہون کا آٹا ہو گیا واہب رجوع نہین کر سکتا ہے اور زیادہ منفصلہ مین
رجوع ہو سکتے ہے یعنی جب تک گھوڑی کو حمل ہو رجوع نہو گی کہ یہہ زیادتے
متصلہ ہے اور جب بچہ پیدا ہو گیا تو اب زیادتے منفصلہ ہو گی گھوڑی واپس
ہو سکتی ہے اور بچہ موہوب لہ کا ہے ۔

مادہ (۸۷۰) موہوب لہ نے موہوب بیچ دیا یا کسے اور کو ہبہ کر کے اوسکے
قبضہ مین کر دیا تو اب واہب رجوع نہین کر سکتا ہے ۔

مادہ (۸۷۱) شے موہوب خرچ ہو گئے تو رجوع کا محل باقی نرہا ۔

مادہ (۸۷۲) واہب مرگیا تو اوسکے وارث کو موہوب لہ سے موہوب واپس
لینا جایز نہین ہے اور موہوب لہ مرگیا تو واہب اوسکی وارث سے موہوب واپس نہین لے سکتا ہے

مادہ (۸۷۳) قرض خواہ نے اپنا قرض مدیون کو ہبہ کر دیا تو اب رجوع کا حق
نہین رہا مادہ (۵۱ اور مادہ (۸۴۸ ملاحظہ ہو ۔

مادہ (۸۷۴) جب صدقہ دیدیا اور فقیر کا قبضہ ہو گیا تو اوس سے رجوع نہین ہو سکتے ہے ۔

مادہ (۸۷۵) اگر کہانے کے چیزین مباح کر دین تو فقط کہانا جایز ہے نہ تصرف
مالکانہ کہ کسے اور کو ہبہ کرنے یا بیچ ڈالے اور مالک اوسکی قیمت نہین لے سکتا ہے
مثلاً باغ مین سے کچہہ انگور مباح کر دے اور کہائے گئے تو مالک قیمت نلیگا ۔

مادہ (۸۷۶) ختنہ کے یا نکاح کے تقریب سے جو ہدیہ بہیجا جاتا ہے [illegible] اوسکا نے

جسکی نام پر بھیجا گیا ہے مثلاً ختنہ والہ کے نام پر جو بھیجا گیا ہے وہ اوسکا ہے اور دولہا اور دلہن کے نام پر جو آیا ہے وہ اونکا ہے اور ماباپ کے نام پر جو آیا ہے وہ اونکا ہے اگر کسی کا نام معلوم نہووے اور دریافت بہی نہین کر سکتی ہین تو اوس مین عرف اور رواج بلدہ کا معتبر ہے۔

فصل دوم مریض کی ہبہ کا بیان

ماده (۸۷۷) اگر کسی کا کوئی وارث نہوا اور وہ اپنا سب مال کسی کو ہبہ کر دے تو صحیح ہے اور بیت المال کے داروغہ کو اوسپر تعرض اور مداخلت نہین ہے۔

ماده (۸۷۸) زوجہ نے زوج کو یا زوج نے زوجہ کو اپنا سب مال ہبہ کر دیا اور کوئی اوسکا وارث نہین ہے صحیح ہی اور بیت المال کے داروغہ کو کچھ حق مداخلت نہین ہے۔

ماده (۸۷۹) اگر اپنے مرض موت مین ایک وارث کو ہبہ کیا اور اوسکے مرنے کے بعد اور وارثون نے جایز نرکہا تو صحیح نہوگا اور اگر اجنبی کو ہبہ کر دیا اور قبضہ بہی دیدیا اور ثلث المال ہو یا کم ہو تو ہبہ صحیح ہے اور اگر ثلث مال سے زاید ہے تو مقدار زاید وارث واپس لے گا۔

ماده (۸۸۰) جس شخص کا ترکہ دین مین گہرا ہوا ہے اوس نے اپنے وارث کو [illegible] ہبہ کیا اور قبضہ کر دیا اور مر گیا قرضخواہ اختیار رہی کہ اوسکا سب مال اپنے قرض مین تقسیم کر لین ـــ

کتاب ہشتم غصب اور تلف کرنے کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور دو باب ہین مقدمہ جو اصطلاحات کہ غصب اور اتلاف سے متعلق ہین

(مادہ ۸۸۱) کسی کا مال بے اجازت لینا غصب ہے لینے والا غاصب ہے اور مال مغصوب ہے اور مالک مغصوب منہ ہے —

(مادہ ۸۸۲) ایکبار مع بناء اور درختوں سکے زمین کی قیمت کیجاوے اور ایک بار فقط زمین کی قیمت کیجاوے تو جو اسمین فرق ہے وہ قیمت درختون کی اور بناء کی حالت قیام مین تصور ہوسکے

(مادہ ۸۸۳) مکان کی قیمت وہ ہے جو قیمت اوسکی حالت قیام مین ہے —

(مادہ ۸۸۴) اور جب اوسکو اوکھاڑلین تو جو قیمت کہ اب ہوگی وہ قیمت اوسکی حالت قلع کی ہے درخت ہو یا بناء —

(مادہ ۸۸۵) ایک جیز کی قیمت اگر اوس وقت لگین کہ وہ قابل اوکھاڑنے کے ہے تو پہلے وہ قیمت دیکھین کہ اگر اوکھڑی ہوتی تو کیا قیمت لی ہوتی اور پھر اوسمین سے اجرت اوسکی اوکھاڑنے کی مجرا دیکر جو باقی رہے وہ قیمت مقصور ہوگی —

(مادہ ۸۸۶) زمین کی اجرت قبل زراعت دیکھی جاوے اور بعد زراعت بھی

اسکی جاوے جو اوسمین فرق ہو وہ زمین کی قیمت مین نقصان ہے۔

(مادہ ۸۸۷) اتلاف مباشرۃ وہ ہی کہ کسی چیز کو خود تلف کر دی او سکرنیوالا

فاعل مباشر ہے (متلف ہے)

(مادہ ۸۸۸) اتلاف تسبب وہ ہی کہ تلف کا سبب ہو یعنے ایک ایسا

کام کیا کہ جس سے عادتاً تلف ہونا منصوری تو وہ شخص متسبب ہوگا مثلاً

قندیل کی رسی کاٹ دی اور گر گئی اور ٹوٹ گئی تو رسی کاٹنے کا فاعل مباشر

ہی اور قندیل توڑنے کا فاعل متسبب ہے اور ایسی ہی اگر گھی کا برتن پھوڑ دیا اور

گھی تلف ہوا تو ظرف کا متلف فاعل مباشر ہی اور گھی کا متلف فاعل متسبب ہے

(مادہ ۸۸۹) جس ضرر کے وقوع کا گمان ہو اوسکے دفع کرنے مین

پیش قدمی کرنا آگاہ دلی ہے۔

باب اول غصب کے بیان مین اسمین تین فصل ہین فصل اول غصب کے احکام

(مادہ ۸۹۰) مال مغصوب جس جگہہ غصب کیا تھا بعینہ وہین واپس پونچا دینا

لازم ہی اگر مالک نے کسی اور شہر مین غاصب کو پکڑا اور ساتھ مغصوب مال

اوسکی پاس سے چاہی اوسی جگہہ سے لیوی یا چاہی یہ کہے کہ جہان غصب

وہان پونچا دے اور اوسکا خرچ غاصب کے ذمہ ہے۔

(۸۹۱) غاصب مال کا ضامن ہی مال کو خرچ کیا یا اوسکے تعدی

یلبے تعدی ہلاک ہوا ضمان دیگا اگر قیمتی ہے تو اوسے دیکھینگے کہ جس دن غصب کیا اور جہان غصب کیا اوسکی کیا قیمت تھی وہ دلادینگے اگر مثلی ہو تو مثل دلادینگے۔

(مادہ ۸۹۲) غاصب نے شی مغصوب وہیں پہونچادی کہ جہاں لی تھی تو بری ہوگیا۔

(مادہ ۸۹۳) غاصب نے اگر ایسی طرح سے مغصوب مالک کے سامنے رکھدے کہ وہ اوسکے قبضہ کرنے پر قادر ہو تو گویا مغصوب پہونچا جسکا کو قبضہ حقیقت مین نہو اور اگر شے مغصوب تلف ہوئی اور اوسنے ایسی طرح قیمت مالک کے سامنے رکھدی تو جب تک کہ قیمت پر حقیقت مین قبضہ نکرلے غاصب بری نہوگا۔

(مادہ ۸۹۴) غاصب نے ایسی جگہ پہونچادیا کہ وہان خوف تلف ہے تو مالک کو اختیار ہے کہ قبول نکرے اور اس صورت مین غاصب ضمان سے بری نہوگا۔

(مادہ ۸۹۵) اگر غاصب نے قیمت دیدی اور مالک نے نہ لی تو غاصب حاکم کے پاس رجوع کرے کہ وہ دلوادیگا۔

(مادہ ۸۹۶) اگر مالک لڑکا باتمیز ہے کہ حفاظت کرسکتا ہے غاصب نے اوسکا مال حاضر کردیا تو صحیح ہے اور جو بے تمیز ہے کہ حفاظت نہین کرسکتا ہے تو اوادء غصب صحیح نہوگا

(مادہ ۸۹۷) اگر مال غصب کیا کہ وہ متغیر ہوگیا مثلاً خشک ہوگیا تو مالک کو اختیار ہے چاہے وہ لیوے چاہے ضمان لیوے۔

(مادہ ۸۹۸) اگر غاصب نے مغصوب مین کچھ اپنا مال زیادہ کیا تو مالک کو اختیار ہی کہ قیمت زیادتی کے دیکر اپنا مال لیوے یا اپنے مال کا ضمان لیوے مثلاً غاصب نے کپڑا رنگوایا تو مالک چاہی قیمت رنگوائی کی دیکر اپنا کپڑا رنگا ہوا لے لیوے یا چاہے تو اپنے کپڑے کا ضمان لیوے ۔

(مادہ ۸۹۹) اگر مغصوب کو ایسا متغیر کر دیا کہ نام بدل گیا مثلاً گیہون کا آٹا پسوالیا تو فقط گیہون لیگا اور آٹا غاصب کا ہی ایسے ہی کسی کے گیہون بوے تو گیہون کا ضمان مالک لیگا اور کھیتی غاصب کی ہے ۔

(مادہ ۹۰۰) زمانہ غصب مین شی مغصوب کے نرخ اور قیمت مین فرق تہا تو مالک کو یہہ اختیار نہین ہے کہ نرخ قبول کرے اور خواہ مخواہ وہی قیمت لیوے جو یوم غصب تہی مگر اسکے استعمال سے جو نقصان آیا ہے وہ بے شک لیوے گا مثلاً گھوڑا اوسکی سواری ہونے سے ضعیف اور دبلا ہو گیا اور مالک کو واپس کیا تو اوسکی قیمت مین جو غصب کے وقت تہی نقصان آیا وہ بھی دیگا اور ایسا ہی اگر کپڑا پہنت گیا اور ربع قیمت اسمین کم ہو گئی تو کپڑا دیگا اور یہہ نقصان بھی دیگا اور اگر ربع یا ربع سے زیادہ ہی مالک چاہیے تو اپنا مال اور نقصان قیمت لیوی یا مال غاصب کو دیکر اوسکی قیمت لیلیوے ۔

(مادہ ۹۰۱) جو کام ایسا ہی کہ مثل غصب مالک کے تصرف کو زایل کرتا ہی ۔

تو وہ بھی غصب متصور ہوگا مثلاً مالک نے اپنی ودیعت واپس مانگی اور مستودع نے ودیعت کا انکار کیا تو مستودع غاصب ہوگا اگر بعد انکار کے ودیعت تلف ہوگئی ضمان دیگا

(مادہ ۹۰۲) ایک شخص کی زمین اور اوسپر چمن ایک پہاڑ کے نیچے ہے اور اوسکی قیمت ایکہزار درہم ہے اور ایک شخص کا چمن پہاڑ کے اوپر ہے اوسکی قیمت پانچ درہم ہے اتفاقاً پہاڑ کے اوپر کے بیتہر مع چمن کے ترک کر نیچے کے چمن پر گر کر اور نیچے کا چمن اوسمین دب گیا اور مالک کا اوسپر سے قبضہ جاتا رہا سو بڑی قیمت والا یعنے نیچے کے چمن کا مالک چھوٹی قیمت والے کو یعنے اوپر کے چمن والیکو قیمت دیکر آپ اوسکا بھی مالک ہوجائیگا اسیطرح پچاس روپیہ کا قیمتی موتی پانچ آنہ والی مرغی نگل گئی تو موتی والا مرغی کی قیمت دیکر مرغی نے لیگا دیکہو مادہ ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ -

(مادہ ۹۰۳) مال مغصوب مین سے جو چیزین حالت غصب مین پیدا اور زیادہ ہوتی رہین وہ مالک کے ہین اگر غاصب نے خرچ کر لیا تو ضمان دیگا مثلاً جانور نے غاصب کے پاس بچہ دیا تو بچہ اور اوسکا دودھ مالک کا ہے یا باغ کے پھل غاصب کے قبضہ مین لگے اور تلف ہوگئے تو ضمان دیگا اور ایسے ہی شہد کا محال جو کسی نے مع مکھی کے غصب کر لیا تو مالک محال مع شہد کے جو اوسکے پاس پیدا ہوا تھا واپس لے گا

(مادہ ۹۰۴) کسی کے باغمین جو شہد کی مکھی نے محال باندہا تو شہد باغ والے کا ہے

اگر کوئی مکھی پکڑلے اور محال توڑ ڈالے ضمان دیگا

فصل دوم زمین کی غصب کا بیان

مادہ ۔ ۹۰۵) اگر حویلی غصب کی ہی تو لازم ہی کہ بجنسہ واپس کردی اور اسمین کچھ نقصان اور تغیر نکرے اور اوسکی استعمال سے اگر اسمین کچھ نقصان آگیا ہی تو نقصان بھی دیگا مثلاً اس نے حویلی مین ایک کوٹھری ڈہا دی یا اسکے رہنے سے گرگئی تو جو نقصان قیمت مین حویلی کے آیا وہ دیگا ایسی ہی اسنے آگ جلائے کہ گھر جلگیا تو وہ قیمت حویلی کی دیگا جو ثابت حویلی کی قیمت انکی جاویگی ۔

مادہ ۹۰۶) زمین غصب کرکے مکان بنایا یا درخت لگائے غاصب کو حکم ہوگا کہ اپنا مکان یا اپنے درخت اوکھاڑلے اور زمین دیدے اور اگر درخت یا مکان کے اوکھاڑنے سے زمین کو نقصان اور ضرر ہوتا ہی تو مالک اوکھڑے ہوئے درخت اور مکان کی قیمت دیکر اپنی زمین لے لیگا اگر زمین کی قیمت کم ہی اور درخت اور مکان کی قیمت زیادہ ہی اور بخیال کسی امر شرعی کے زمین پر درخت لگائے یا مکان بنایا تو اوسکو اختیار ہی کہ زمین کی قیمت دیدی اور زمین کا مالک ہوجاوے مثلاً اسنے ایک قطعہ زمین پر جو اسکے باپ کے قبضہ مین تہا بخیال وراثت درخت لگائے اور پہر اوسکا اصل مالک پیدا ہوا تو زمین کی قیمت

مادہ ۹۰۷) ایسی ہی کسی کی زمین مین، گر زراعت کی تو زراعت سے جو نقصان قیمت ہوا وہ بھی دیگا اور زمین بھی دیگا اگر زمین مشترک مین زراعت کی تو جسقدر کہ شریک کا حصہ ہی اوسقدر کا نقصان قیمت دیگا جو زراعت سے نقصان ہوا ہے —

مادہ ۹۰۸) اگر کسی کی زمین پر طبابت لگائی تو زمین کے سوا العوض کا رطبابت کچھ نہین دلائینگے یہہ ترجمہ نسخہ قدیمہ کا ہی کیونکہ اوسمین نطس کا لفظ ہی اور نطس عالم اور طبیب کو کہتے ہین — مگر نسخہ جدیدہ کا مطلب یہہ ہے کہ زمین غصب مین ہل چلایا کہ در زمین مالک نے لیلی تو غاصب ہل چلانے کی اجرت مالک سے نہ لے سکیگا —

(مادہ ۹۰۹) اگر کسی کی زمین پر اپنا اسباب رکھدیا تو اپنا اسباب اوٹھالے اور زمین خالی مالک کو دیدے —

فصل سوم غاصب سے جو کوئی غصب کرلے اوسکا حکم

مادہ ۹۱۰) جب غاصب سے کسی نے مال مغصوب غصب کرلیا تو وہ بھی غاصب ہی اسی لئے جب مال مغصوب تلف ہوگیا یا اس نے تلف کیا تو مالک اگر چاہے غاصب اول سے ضمان لیلیوے یا غاصب ثانی سے یا کچھ ضمان اول سے لیوے اور کچھ ثانی سے لیوے اگر اول سے ضمان لیا گیا تو وہ ثانی سے لے سکیگا

اور اگر ثانی سے لیا تو وہ اول سے نہ لے سکے گا —

(مادہ ۹۱۱) اگر ثانی نے اول کو مال واپس کر دیا تو صرف وہی بری ہوا اور اگر اصل مالک کو دیا تو دونو بری ہو گئے اول بھی اور ثانی بھی

باب دوم اتلاف کا بیان اسمین چار فصل ہین فصل اول مباشرہ اتلاف کا بیان

(مادہ ۹۱۲) ایک شخص نے کسی کا مال اوسکے یا اوسکے امین کے ہاتھ مین قصداً یا بے قصد تلف کر دیا ضمان دیگا یا غاصب کے ہاتھ مین تلف کر دیا تو مالک کو اختیار ہی چاہے غاصب سے ضمان لیوے یا متلف سے مگر غاصب متلف سے زر ضمان واپس لے گا نہ متلف غاصب سے —

(مادہ ۹۱۳) ایک شخص پہسل گیا اور دوسرے کی چیز پر گر پڑا اور تلف کر دی تو ضمان دیگا —

(مادہ ۹۱۴) اگر اپنا ہی مال جانکر کسی کا مال تلف کیا ضمان دیگا —

(مادہ ۹۱۵) اگر کسی کا کپڑا پکڑکر کھینچا اور پھاڑ ڈالا ضمان دیگا اور اگر کسی کا کپڑا پکڑا اور مالک نے کھینچا اور پہٹ گیا تو نصف قیمت ضمان دیگا ایک شخص کسی کے دامن پر بیٹھ گیا اور وہ بے خبر کھڑا ہوا کہ کپڑا پہٹ گیا تو نصف قیمت ضمان دیگا —

(مادہ ۹۱۶) ایک لڑکے نے کسی کا مال تلف کر دیا اوسکی مال مین سے ضمان دلاوینگے

اگر اوسکے پاس کچھ مال نہین ہے تو اوسکا ولی ضمان نہ دیگا اور جب وہ لڑکا تونگر ہوگا اوسوقت ضمان دیگا۔

(مادہ ۹۱۷) اگر کسی کے مال مین ایسا کام کیا کہ اوسکی قیمت کم ہوگئی تو نقصان قیمت دیگا۔

(مادہ ۹۱۸) ایک شخص نے کسی کا مکان ڈہا دیا یا کسی کے دوکان گرادی تو اوسکو اختیار ہے کہ عملہ ٹوٹا ہوا توڑنے والے کو دیدے اور بنے ہوے مکان کی قیمت لے لیوے اور یا عملہ لیوے اور دیکھین کہ اوسکی قیمت قیام کی حالت مین کیا تھی اور اب ٹوٹنے مین کیا تھی سو جو فرق ان دونون مین ہے وہ بھی لیگا اور اگر غاصب نے ویسا ہی مکان بنا دیا کہ جیسا پہلے تھا تو بری ہوگیا۔

(مادہ ۹۱۹) محلہ مین جو آگ لگی اسلئے اس نے کسی کا گھر بے اوسکی اجازت کے گرا دیا کہ جل نہ جاوے اور آگ وہین بجھ گئی اگر حکومت والون کی حکم سے ڈہایا تہا تو ضمان نہ دیگا ورنہ ضمان دیگا۔

(مادہ ۹۲۰) کسی کے باغ کے درخت کاٹ ڈالے مالک اگر چاہے تو درخت اوسکو دیکر اوس سے قیمت سرسبز درخت کی لیلے یا درخت بھی نے اور دیکھے کہ سرسبز درخت کی قیمت کیا تھی اور اب کیا قیمت ہے جو فرق ان دونون مین ہو وہ لیلے مثلاً باغچہ کی قیمت مع درختون کے دس ہزار روپیہ تھی

اور بے درختوں کے پانچ ہزار روپیہ قیمت تھی اور رکٹے ہوے درختونکے
۱۲ ہزار روپیہ قیمت تھی مالک چاہی تو درخت چھوڑ دے اور پانچ ہزار
روپیہ لیلے یا درخت لیکر تین ہزار روپیہ اور لیلے —

(مادہ ۹۲۱) مظلوم کو یہہ حق نہین ہی کہ ظالم پر اتنا ہی ظلم کرے مثلاً
زید نے عمر کے برتن اسلیئے توڑ دی کہ عمر نے اوسکے برتن توڑے تھے تو
دونو ایک دوسرے کو ضمان دینگے یا زید نے عمر کے برتن اسلیے توڑ دیا
کہ وہ بنی سطے مین سے تھے اور بنی سطے مین سے بکر نے اسکے برتن توڑے تھے
تو دونو ضمان دین کے اور ایسے ہی اگر ایک شخص نے دہوکہ مین آکر کھوٹے
درہم لئے تو جایز نہین ہے کہ دوسرے کو بھی وہ ہی دیدے —

فصل ثانی اتلاف کی تسبب کے بیان مین

مادہ ۹۲۲) اگر کسی نے کسی کا مال تسبباً تلف کیا یا اوسکی قیمت کم کردی
یعنے ایسا کام کیا کہ تلف مال کا یا نقصان قیمت کا سبب ہوا تو ضمان دیگا
مثلاً ایک شخص کا کپڑا پکڑ کر کھینچا اس کشاکشی مین اوسپر جو چیز تھی گر کے اور
تلف ہو گئی یا عیب دار ہو گئی تو کپڑا پکڑنے والا ضمان دیگا یا پانی روک دیا
تو کھیت یا باغچہ سوکھ گیا یا کم قیمت ہو گیا یا اتنا پانی چھوڑا کہ کھیت یا باغچہ
ڈوب گیا اور تلف ہو گیا ضمان دیگا یا اصطبل کا دروازہ کھولدیا گھوڑے

بھاگ گئے اور ضایع ہو گئے یا پنجرہ کی کہڑکی کھولدی اور جانور
اوڑ گیا ضمان دیگا —

(مادہ ۹۲۳) اگر کسی کا گھوڑا کسی سے ڈر کے بھاگ گیا اور ضایع ہو گیا
ضمان ندیگا پر جب اُسنے خود اُسے کو ڈرایا تو ضمان ہوگا یا شکاری کی
بندوق کی آواز سے گھوڑا ڈرا اور بہک گیا اور بھاگا اور اس بھاگنے
سے گر پڑا اور اوسکا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا تلف ہو گیا ضمان نہین تا ہم اپنے
(ماده ۹۲) اگر شکاری نے ڈرانیکے لئے عمداً بندوق چھوڑے تو ضمان دیگا دیکھو

مادہ ۹۲۴) فعل تسبب مین تعدی شرط ہے جو ابھی ذکر ہوا یعنے تسبب
ضرر مین جب ضمان آتا ہے کہ کوئی کام بے وجہ ایسا کرے جو ضرر کے لئے
تسبب ہو مثلاً راہ عام مین بے حکم حاکم کنوا کھودا اور اوسمین کسی کا گھوڑا
گر گیا اور مر گیا ضمان دیگا اگر اپنے ملک مین کنوا کھودا اور اوسمین گھوڑا
گرا اور مرا تو ضمان نہین آئیگا

ماده ۹۰ مادہ ۹۲۵) ایک شخص مرتکب ایک فعل کا ہوا جو تسبب تلف کا
ہے پر اتنے مین دوسرا مباشر فعل تلف کا ہوا تو ضمان مباشر پر آئیگا دیکھو

فصل سوم جو چیزین کہ راہ عام مین حادث ہووین

(مادہ ۹۲۶) ہر شخص کو راہ عام مین حق مرور ہے مگر اس شرط پر کہ
کسیکو اوس سے ضرر نہ پہنچے اور سب محفوظ اور سلامت رہین اسی لئے

اگر حمال کے سر پر سے کچھ چیز گری اور کسی کا مال تلف کر دیا تو حمال ضمان دیگا اور ایسی ہی لوہار کی دوکان مین سے لوہا کو پیٹتے ہوے چنگاری کسی راہرو پر جا پڑے اور اوسکے کپڑے جل گئے تو لوہار کپڑون کا ضمان دیگا

مادہ ۹۲۷) راہ عام مین کسی کو بیٹھنے کا یا کچھ رکھنے کا یا چھپر بنانیکا بے حکم حاکم حق نہین ہے اور بے حکم جو یہ کام کریگا تو جو ضرر کہ اس سے پیدا ہو اوسکا ضمان دیگا ایسی ہی اگر راہ عام مین کسی نے پتھر ڈالے اور یا اسباب عمارت لاکر ڈالا اور کسی کا گھوڑا اوس سے ٹھوکر کھا کر گرا اور مرا ضمان دیگا یا راہ عام مین مثلاً تیل ڈالدیا کہ اوس سے گھوڑا کسی کا پہسل کر گر گیا اور مر گیا ضمان دیگا —

مادہ ۹۲۸) اگر کسی کی دیوار گر گئی کہ اوس سے کسی کو ضرر پونہچا ضمان نہوگا پر جب دیوار گرنے کے لیے جھک گئی تھی اور دیوار والے کو ایسے شخص نے آگاہ کر دیا کہ اوسکو تقدم کا حق حاصل ہے کہ اپنی دیوار اوتارلے کیونکہ وہ گرنے کو ہے اور اوس پر اتنا وقت گزر گیا کہ اس مین اگر وہ اوتارتا تو اوتار سکتا تھا اس صورت مین ضمان دیگا اور تقدیم اور تنبیہ کا حق اوسکو ہے کہ جسکے گھر پر دیوار جھک رہی ہو یا کسی اور کو اور راہ خاص مین حق تقدم اور تنبیہ اوسکو ہے کہ جو اس راہ مین گزرنے والا ہو اطلاع کے لئے پیش قدمی کرنا تقدم ہے اور راہ عام مین ہر شخص کو حق تنبیہ حاصل ہے —

فصل چہارم حیوان کے جنایت یعنے ضرر پونہچانیکے بیان مین

(مادہ ۹۲۹) کسی کے گھوڑے سے جو کسی کو ضرر پونہچا تو گھوڑے والا ضمان ندیگا دیکھو مادہ ۹۴۰ پر جب کہ گھوڑے والا دیکھ رہا ہے کہ گھوڑا کسی ضرر کر رہا ہے اور اوسکو نہین روکتا ہے ضمان دیگا اور اگر بیل اور کتے والے کو اہل تقدم یعنے محلہ اور گانون والون نے کہا کہ اپنے بیل اور کتے کی حفاظت کرا اوسنے نکی اور کسی کو بیل نے سینگ مارا یا کتے نے کسی کو کاٹ لیا ضمان دیگا۔

(مادہ ۹۳۰) گہوڑے والے کی ملک مین گہوڑا اپنی اگلے ہاتون سے یا دم یا لات سے کسیکا ضرر کرے تو ضمان نہوگا وہ اوسپر سوار ہو یا ہو

(مادہ ۹۳۱) جب کسی کی اجازت سے اوسکے ملک مین گھوڑا چھوڑ دیا تو جو کچھ ضرر کہ گھوڑے نے کیا اوسکا ضمان نہوگا کہ گویا یہ اوسے کی گھوڑے سے اوسیکے ملک مین ہوا ہی اور اگر بے اجازت چھوڑ دیا تو مالک کے ضرر کا ضمان دیگا خواہ اوسپر سوار ہو یا پیچھے سے ہانکتا ہو یا آگے سے کھینچتا ہو یا اسوقت موجود ہو یا نہو اور جو گھوڑا خود ہی چھوٹ گیا اور کسے کی ملک مین گھس گیا اور ضرر پونہچایا تو کسی پر ضمان نہین ہے۔

(مادہ ۹۳۲) ہر شخص کو اپنے گھوڑے پر سوار ہوکے راہ عام مین

جانے کا حق حاصل ہے اسی لئے اگر کوئی نقصان گھوڑے سے کسی کو پہونچا کہ اوس سے بچنا ممکن نہ تہا ضمان نہین ہے مثلاً گھوڑے کے چلنے سے غبار اوٹھا یا مٹی اوڑی کہ کسی کے کپڑون پر پڑی یا لات کسی کو مارے یا اگلا پانو مارا اور ضرر پونہچا ضمان نہوگا مگر جب سوار ہو تو ان سب باتون سے سوار پر ضمان ہوگا۔

(مادہ ۹۳۳) کھینچنے والا اور ہانکنے والا سوار کا حکم رکھتا ہے جس سے سوار پر ضمان ہوگا اوس سے ان پر بھی ہوگا۔

(مادہ ۹۳۴) کسی کو حق نہین ہے کہ راہ عام مین اپنا گھوڑا کہڑا کرے یا باندہ دے اسلئے اگر راہ عام مین باندہا یا کہڑا کیا اور کسی کو اوسکی لات سے یا اور طرح پر ضرر پونہچا تو گھوڑے والا ضمان دیگا اور جو جگہ کہ گھوڑے کے باندہنے یا کہڑا رکھنے کی مقرر ہو اوس مین یہہ حکم نہین ہے۔

(مادہ ۹۳۵) جس نے اپنا گھوڑا باگ ڈور کھول کر راہ عام مین چھوڑ دیا تو وہ اوسکے ضرر کا ہر طرح ضمان دیگا۔

(مادہ ۹۳۶) ایک شخص گھوڑے پر سوار تہا گھوڑے نے اپنی لات سے یا اگلی پاون سے کسی چیز کو روند ڈالا تو راکب کو مباشر کہنے ہیں ہر حال ضمان دیگا خواہ وہ گھوڑے کا مالک ہو یا نہو

(مادہ ۹۳۷) اگر گھوڑا اپنا سرکش ہو کہ سوار اوسکو روک نہین سکتا ہے

تو اوسکے ضرر سے کچھ ضمان نہ آویگا

(مادہ ۹۳۸) ایک شخص نے اپنے طویلہ مین اپنا گھوڑا باندہا اور پہر دوسرے نے بھی بے اجازت مالک کے اپنا گھوڑا باندہ دیا اب اس طویلہ والے گھوڑے نے اوس گھوڑے کو ہلاک کر دیا تو ضمان نہین ہے اور اگر اوس گھوڑے نے اس طویلہ والہ گھوڑے کو ہلاک کر دیا تو ضمان آویگا

(مادہ ۹۳۹) ایسی جگہ مین اپنے اپنے گھوڑے باندہے کہ انکو اوس جاسے مین باندہنے کا حق ہی پہر دونو چہوٹ گئے اور ایک نے ایک کو ہلاک کر دیا تو ضمان نہین ہی مثلاً ایک گھر مین دو شریک ہین اونہونے اپنے اپنے گھوڑے باندہ دئے۔

(مادہ ۹۴۰) ایک شخص نے پہلے اپنا گھوڑا ایسی جگہہ باندہا کہ اوسکو وہان حق نہ تھا اور پہر کسی اور نے بھی اوسی جگہہ باندہا اور اوسکو بھی حق باندہنے کا نہ تہا اور اب پہلے گھوڑے نے دوسرے کو ہلاک کر دیا تو کچھ ضمان نہین ہے اور اگر دوسرے نے پہلے کو ہلاک کر دیا تو ضمان آویگا۔

کتاب نہم حجر اور اکراہ اور شفعہ کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور تین باب ہین مقدمہ اسمین وہ اصطلاحات فقہیہ ہین کہ حجر اور اکراہ اور شفعہ سے متعلق ہین

(مادہ ۹۴۱) کسی شخص کو اوسکی تصرف قولی سے روکنا حجر ہے اور جسکو روکا گیا ہے محجور کہتے ہین —

(مادہ ۹۴۲) اور جب حجر اوٹھا لیا گیا اور اوسکو تصرف کی اجازت دی گئی اوسکو ماذون کہتے ہین اور اجازت دینے کو اذن کہتے ہین

مادہ ۹۴۳) جو لڑکا ایسا بے تمیز ہو کہ بیع اور شرا کی معنی نہ جانتا ہو یعنے یہہ نہ جانتا ہو کہ بیع کرنے سے اپنی ملک جاتی رہتی ہے اور شرا یعنے خریدنے سے ملک پیدا ہوتی ہے اور غبن فاحش ہین مثلا کہ دس روپیہ کے پانچ روپیہ کا دہوکا کھائے اور غبن یسیر ہین تمیز نہو اوسکو غیر ممیز کہتے ہین اور جو یہہ جانتا ہو اوسکو صبی ممیز کہتے ہین —

مادہ ۹۴۴) مجنون دو قسم ہے ایک مطبق کہ اوسکو ہر وقت جنون رہتا ہے اور غیر مطبق وہ ہے کہ کبھی مجنون ہو اور کبھی افاقہ ہو —

(مادہ ۹۴۵) معتوہ وہ شخص ہے کہ اوسکے شعور مین خلل ہو کہ سمجھ کم ہو اور کلام اوسکا لڑبڑا ہو اور تدبیر اوسکی فاسد ہو —

مادہ ۹۴۶) سفیہہ وہ شخص ہے کہ اپنا مال بے موقع خرچ کرے اور دینے

مصارف مین زیادتی کرے اور مال باسراف تلف کرے اور جو لوگ کہ
لین دین مین اور سوداگری کے طریقہ مین بیوقوفی سے غافل
ہین اونکو بھی سفیہ کہتے ہین —
مادہ ۹۴۷) رشید وہ شخص ہے کہ اپنے مال کی حفاظت پر پابند ہو
اور سفاہت اور تبذیر سے محفوظ رہے —
مادہ ۹۴۸) کسی شخص پر جبر کرنا کہ ایسا کام بے رضامندی کے ڈرانے سے
کرے مجھ حق اور قابل کرنیکے ہو اکراہ کہتے ہین جس پر جبر ہوا ہی اوسکو مکرہ کہتے
ہین بفتح را اور جبر کرنے والا مجبر ہے اور جو کام کیا گیا اوسکو مکرہ
علیہ کہتے ہین اور جو خوف کہ اوسکو دلایا ہے اوسکو مکرہ بہ کہتے ہین —
مادہ ۹۴۹) اکراہ دو قسم ہے ایک اکراہ ملجی کہ ضرب شدید کے ساتھہ
ہو جسمین خوف تلف جان اور تلف عضو ہے اور دوم اکراہ غیر ملجی ہے کہ
اوسمین ضرب اور قید سے صرف دکھہ اور رنج پیدا ہوتا ہے —
مادہ ۹۵۰) جس قیمت پر مشتری نے خرید ا ہے اوسکو اوسی قیمت پر لیلینا
شفعہ ہے —
مادہ ۹۵۱) صاحب حق شفعہ شفیع ہے —
مادہ ۹۵۲) جس زمین اور مکان کے ساتھہ حق شفعہ متعلق ہو اوسکو
مشفوع کہتے ہین —

مادہ ۹۵۳) مشفوع بہ وہ مکان یا زمین ہی کہ اوسکے مالک ہونے کے سبب سے مشفوع بہ شفیع کو حق شفعہ حاصل ہوا ہی۔

مادہ ۹۵۴) خلیط وہ شخص ہے کہ اوسکو اس زمین کے حقوق مین شرکت ہو یعنے جس نل مین سے ایک گھر مین پانی آتا ہی دوسرا بھی اسی نل مین سے پانی لیتا ہے اور جس راہ سے کہ اوسکی آمد و رفت ہی اوسی راہ سے دوسرے کی بھی آمد و رفت ہی

مادہ ۹۵۵) جو پانی کہ چند آدمیون کے لئے مقرر ہوا ہو شرب خاص ہے اور جس نہر مین سے سب پانی پیتے ہین شرب خاص نہین ہے

مادہ ۹۵۶) طریق خاص وہ ہی کہ ایک کوچہ سربستہ کے لیے ہو

باب اول حجر کے مسایل اور اسمین چار فصل ہین فصل اول محجورین کے اقسام اور اونکے احکام

مادہ ۹۵۷) اصل یہہ ہے کہ صغیر اور مجنون اور معتوہ محجور ہین۔

مادہ ۹۵۸) حاکم کو اختیار ہی کہ سفیہہ کو بھی حجر کری۔

مادہ ۹۵۹) حاکم کو اختیار ہے کہ قرض خواہون کی درخواست پر قرض دار کو بھی حجر کرے۔

مادہ ۹۶۰) محجور وہ ہی لوگ ہین کہ ان مواد سابقہ مین ذکر ہوا کہ اونکا تصرف قولی جاری نہوگا پر اونکا تصرف فعلی موجب ضمان ہے

کہ کسی لڑکی بے تمیز نے جو کسی کا نقصان کر دیا وہ ضمان دیگا —

(مادہ ۹۶۱) سفیہہ اور مدیون پر جو حاکم حجر کرے اوسکا سبب بیان ہونا چاہی اور اوسکا اعلان ہونا چاہئے —

(مادہ ۹۶۲) حاکم جنپر حجر کرنا چاہی تو ضرور نہین ہی کہ وہ حاکم کے سامنے آوے اوسکی غیبت مین بھی حجر ہو سکتا ہی پر اوسکو خبر ہونا ضروری جبتک کہ اوسکو خبر نہو حجر ہونا صحیح نہین ہی اور اوسکی سب معاملہ اور اقرارات خبر ہونے تلک مقبول ہونگے —

(مادہ ۹۶۳) فاسق پر بسبب فسق کے حجر نہین ہو سکتا ہی جبتک کہ اوسکا اسراف مال ثابت نہووے —

(مادہ ۹۶۴) بعضے آدمیون پر بسبب اوسکے عام ضرر رسانی کی حجر ہو سکتا ہی مثلاً طبیب جاہل کو اوسکے کام سے روکا جاتا ہی اور حجر تصرفات قولی سے روکنی کو کہتے ہین —

(مادہ ۹۶۵) سوداگرون اور حرفہ والون کو یہہ اختیار نہین کہ کسی کو یہہ کہین کہ اسکے سبب سے ہماری تجارت اور حرفہ مین خلل اور نقصان آتا ہے سوداگری اور حرفہ سے منع کروادین —

فصل دوم صغیر اور مجنون اور معتوہ کے احکام

(مادہ ۹۶۶) اگرچہ صغیر کا ولی اجازت دیدی تو بھی تصرفات قولی

جایز نہین ہین —

مادہ ۹۶۷) جسمین صغیر ممیز کا نفع ہوا اوسمین اوسکا تصرف قولی جایز ہے اگرچہ ولی نے اذن نہ دیا ہو مثلاً ہدیہ اور ہبہ قبول کرلینا اور جسمین اوسکا ضرر ہوا وسمین اوسکا تصرف قولی جایز نہین ہے اگرچہ ولی اجازت بھی دی اور اذن بھی دی مثلاً کسی کو ہبہ کرے اور جس تصرف مین کہ نفع بھی ہے اور ضرر بھی ہے وہ ولی کی اجازت پر موقوف ہے یعنی ولی کو اختیار ہے کہ اگر اوس مین فایدہ دیکھے تو جایز کرے ورنہ نہین مثلاً ایک لڑکی ممیز نے کچھ مال بیچا تو یہہ بیع عقود متردہ مین ہے اور ولی کی اجازت پر موقوف رہے گی اگرچہ ثمن سے زیادہ پر بیچا ہو (عقد متردہ جسمین نفع اور نقصان دونو متصور ہون)

مادہ ۹۶۸) ولی کو یہہ مناسب ہے کہ صبی مال مین سے تھوڑا اوسکو تجارت کے لئے دیدے اور اوسکا تجربہ کرتا رہے جب اوسکا رشد متحقق ہووے تو باقی مال اوسکو حوالہ کر دے

مادہ ۹۶۹) اگر ولی اپنے قول مین اسطرح تکرار کرے کہ بیچو اور خرید و اوسکو عقود مکررہ کہتے ہین یا کہا کہ فلان مال بیچو اور فلان مال خرید و تو یہہ خرید و فروخت کی اجازت ہے

کیونکہ اس سے مقصود فایدہ لینا ہے اور اگر ولی نے لڑکی کو ایک
کام کے لیئے حکم دیا مثلاً کہا کہ بازار مین جاکر فلان چیز خرید لاو
یا فلان چیز بیچ آو تو یہہ اجازت نہین ہی بلکہ اوسکو وکیل
کرکے اپنے کام کے واسطے بھیجا ہے کہ یہہ عادت جاری ہے
(مادہ ۹۷۰) اذن کسی زمانہ اور کسی مکان اور کسی نوع بیع شرا سے مقید اور
مخصوص نہین ہوتا ہی مثلاً ولی نے صغیر کو حکم دیا کہ ایک دن
یا ایک مہینا تجارت کرو تو یہہ حکم علی الاطلاق اور بالاستمرار ہوگا
جبتک کہ ولی اوسکو مجبور کرے اور ایسے ہی اگر کہا کہ فلان
بازار مین یا فلان اسباب کی تجارت کرتے رہو تو بھی عام اجازت ہے
(مادہ ۹۷۱) جیسا اذن صراحتاً ہوتا ہے ویسا ہی دلالت
ہوتا ہی مثلاً ولی نے صغیر ممیز کو دیکھا کہ وہ خرید و فروخت کرتا ہے
اور چپ ہوگیا اور منع نکیا اذن دلالت ہے۔
(مادہ ۹۷۲) جب ولی کے طرف سے صغیر کو اجازت ہوگئی
تو مثل بالغ کے سب خصوصیات اذن مین داخل ہونگے اور اسکے
سب عقود بیع و شرا معتبر ہونگے۔
(مادہ ۹۷۳) ولی صغیر کو اذن دیکر پہر مجبور کر سکتا ہی اور اذن پہلے
باطل ہو جایگا اور شرط یہہ ہی کہ اذن جیسا عام ہوا تھا کہ بازار والو

جان لیا تہا ویسا ہی حجر بھی عام ہووے کہ اکثر بازار والے جان جائیں نہ یہہ کہ اپنے گھر مین دو تین آدمیون کے روبرو حجر کرلین

(مادہ ۹۷۴) لڑکی کا ولی اول باپ ہی دوم وہ شخص کہ اسکے باپ نے اپنے زندگی مین وصی مقرر کیا تہا سوم وہ شخص کہ اسکو اس وصی نے وصی مقرر کیا چوتھا دادا پانچوان وہ شخص کہ اسکو دادا نے وصی مقرر کیا ہو چھٹا وہ شخص کہ اوسکو اس وصی نے وصی مقرر کیا ہو ساتوان قاضی یا جسکو قاضی نے وصی کیا مگر بہائی اور چچا اور قرابت والے ولی نہین ہین مگر وصی ہوسکتے ہین

(مادہ ۹۷۵) اگر ولی صغیر باتمیز کو اذن ندیوے تو حاکم دیسکتا ہے بشرطیکہ صغیر کے حق مین مفید ہوا اور پہرا ادر ولی اوسکو حجر نہین کرسکتا ہے

(مادہ ۹۷۶) ولی جب مرگیا تو اوسنے جو اذن دیا وہ بھی باطل ہوگیا مگر حاکم نے اگر اذن دیا تہا تو اوسکے مرنے سے اور موقوف ہونے سے اذن باطل نہوگا

(مادہ ۹۷۷) جس حاکم نے اذن دیا تہا وہ ہی حجر بھی کرسکتا ہی مگر اوسکی باپ کو یا باپ کے سوا اور ولی کو یہہ جائز نہین ہی کہ حاکم کے مرنے سے یا موقوف ہونے کے بعد حجر کرسکین

(مادہ ۹۷۸) معتوہ صغیر ممیز کے حکم مین ہے

(مادہ ۹۷۹) مجنون مطبق صغیر غیر ممیز کے حکم مین ہے —

(مادہ ۹۸۰) مجنون غیر مطبق جو حالت افاقہ مین تصرف کرے تو بمنزلہ عاقل کے ہے —

(مادہ ۹۸۱) صغیر کے بالغ ہونے پر فوراً اوسکا مال ندیا جاوے بلکہ لازم ہے کہ آہستہ آہستہ تجربہ کیا جاوے اور جب اوسکا رشد ثابت ہو لیوے تب دیوین —

(مادہ ۹۸۲) اگر صبی بالغ ہوا پر رشید نہین ہے تو اوسکا مال ندیا جاوے اور بدستور تصرف سے روکا جاوے جبتک کہ رشد ثابت ہووے

(مادہ ۹۸۳) وصی نے قبل ثبوت رشد صغیر کو مال سپرد کر دیا اور مال اوسکے پاس تلف ہو گیا یا اوسنے خود تلف کیا تو وصی ضمان دیگا

(مادہ ۹۸۴) صغیر کے بالغ ہونے پر اوسکا مال وسکو دیا پھر اوسکی سفاہت ظاہر ہوی حاکم اوسکو حجر کر سکتا ہے —

(مادہ ۹۸۵) جب لڑکے کو احتلام ہوا یا اوسکی بیوی کو حمل رہا بالغ ہو جاتا ہے یا لڑکی کو حیض آوے یا حمل رہے تو بالغ ہوتی ہے —

(مادہ ۹۸۶) لڑکا بارہ برس کی عمر سے بالغ ہونا شروع ہوتا ہے اور لڑکی نو برس کی عمر سے بالغ ہونا شروع ہوتی ہے

اور دونو پندرہ برس کی تمامی پر بالغ ہو سکتے ہین اگر لڑکا بارہ برس کا ہو گیا اور

بالغ نہوا تو مراہق ہے جب تک کہ بالغ ہووین اور لڑکی نو برس کی ہوگئی اور بالغ نہوی تو مراہقہ ہے جب تک کہ بالغہ ہووے۔

(مادہ ۹۸۷) جو سال بلوغ کو پونہچا اور بلوغ کی کوئی علامت ظاہر نہین دی تو وہ حکمی بالغ شمار ہوگا۔

(مادہ ۹۸۸) جو لڑکا کہ شروع سن بلوغ کو نہین پونہچا اور بالغ ہونیکا دعوے کیا تو اوسکا دعوی قبول نہوگا۔

(مادہ ۹۸۹) اگر مراہق اور مراہقہ حاکم کے روبرو بالغ ہونیکے اقرار کرین اور اونکا ظاہر حال اونکے ایسا نہین ہے کہ بلوغ پر دلالت کرے تو نابالغ تصور ہوینگی اور اونکا اقرار معتبر نہوگا اور اگر اونکا جثہ اور ظاہر حال اونکے بالغ ہونے پر دلالت کرے تو اونکا اقرار مقبول اور اونکے تصرفات معتبر ہونگی اور اسکے بعد اگر یہہ کہے کہ مین بالغ نہین تہا اور چاہتا ہے کہ جتنے تصرفات اور اقرارات کئے ہین وہ سب فسخ ہوجائین تو یہہ دعوی اوسکا قابل التفات نہوگا۔

فصل سویم سفیہ مجور کے بیان مین

(مادہ ۹۹۰) سفیہ مجور مثل صغیر ممیز کے ہے اوسکا ولی فقط حاکم ہے اور باپ یا دادا یا اونکے وصی اوسکے ولی نہین ہین۔

(مادہ ۹۹۱) حجر سے پہلے سفیہ کے معاملات قولی ایسی ہین جیسے

سب لوگون کی اور بعد حجر کے اوسکے سب تصرفات صحیح نہین ہین

(مادہ ۹۹۲) سفیہ کا اور اون لوگون کا نفقہ کہ اوسپر واجب ہے سفیہ کے مال ہین سے دیا جاوے گا۔

(مادہ ۹۹۳) سفیہ کی بیع نافذ نہین ہے اگر حاکم اوسمین منفعت دیکھے تو جاری کر سکتا ہے ورنہ نہین۔

(مادہ ۹۹۴) سفیہ اگر کسی کے لئے اپنے اوپر قرض کا اقرار کرے صحیح نہین ہے یعنے حجر کے وقت جو مال موجود ہے یا اوسکے بعد جو زاید ہووے اوسمین اوسکا اقرار کسی کے لئے صحیح نہین ہے

(مادہ ۹۹۵) لوگون کے حقوق محجور کے مال ہین سے ادا ہوتے ہین گے

(مادہ ۹۹۶) سفیہ نے کسی سے کچھ قرض لیکر اپنے نفقہ ہین خرچ کیا حاکم بجسب عادت بقدر اوسکے نفقہ کے اوسکے مال سے جایز رکھے گا اور زیادہ وہ باطل کرے گا۔

(مادہ ۹۹۷) سفیہ جب صلاحیت پیدا کرلے تو حاکم اوسکا حجر اوٹھا دیگا

فصل چہارم مدیون محجور کا بیان

(مادہ ۹۹۸) اگر حاکم کو ثابت ہو کہ مدیون با وجود قدرت ادا دین مین دیر لگاتا ہے اور قرض خواہ چاہتے ہین کہ وہ اپنا مال بیچکر قرض ادا کرے تو حاکم

اوسکا مال روک سکتا ہی اگر اپنا مال بیچکر ادا کرتی تو حاکم بیچکر ادا کر سکتا ہی پر پہلے وہ مال نکالے کہ اوس سے ادای دین آسان ہو مثلاً پہلے نقد دیوے پہر اسباب بیع کرکے دیوے اور پہر مکان اور زمین بیع کرکے دیوے —

(مادہ ۹۹۹) مدیون مفلس وہ شخص ہی کہ اوس پر قرض اوسکے مال کے برابر ہو یا زیادہ اوسکے قرض خواہ اگر یہہ خوف کرین کہ یہہ اپنا مال تجارت مین برباد کر دےگا تو وہ حاکم سے یہہ درخواست کر سکتے ہین کہ اوسکو اوسکے مال مین تصرف کرنے سے یا کسی کے لئے اقرار کرنے سے منع کر دی اور حاکم اوسکا مال بیچکر قرض ادا کر دیگا بمقدار ضرورت اوسکے لئے کپڑے چھوڑ دیگا اگر اوسکا لباس بہاری قیمتی ہی اور ہلکی قیمت کا کپڑہ بھی پہن سکتا ہی تو وہ لباس قیمتی بیچکر قرض مین دےگا اور اوسکے لئے ہلکی قیمت کے کپڑہ بنا دیگا اویسا ہی اگر اوسکے بڑی حویلی ہی اور چھوٹے گھر مین سے رہ سکتا ہی اوسکو بیچکر موافق اوسکے حال کے گھر خرید دیگا باقی قرضہ مین دیگا —

(مادہ ۱۰۰۰) مدیون کے مال مین اوسکا اور اوسکے عیال وغیرہ کا نفقہ دیا جاوےگا جب تک کہ اوسپر حجر ہی —

(مادہ ۱۰۰۱) مدیون کا وہی مال اقرار ہو سکتا ہی جو حجر کے وقت اوسکے

پاس ہے اور جو حجر کے بعد پیدا ہوگا وہ فرق نہوگا —

(مادہ ۱۰۰۲) جتنے باتون سے قرض خواہون کا حق زایل ہوتا ہے مثلاً اقرار یا بیع بقیمت کمتر یا ہبہ یا صدقہ اون سب مین حجر جاری ہوگا اسی لئے اوسکے سبب تصرفات اوس مال مین جو حجر کے وقت موجود ہو اوسا دنسے قرض خواہون کا حق زایل ہوتا ہی معتبر نہین ہی اور جو مال کہ اسنے حجر کے بعد مال پیدا کیا ہی اوس مین اسکے تصرفات معتبر ہین مثلاً اسنے کچھہ اقرار کیا تو وقت حجر کے جو مال موجود ہی اوسمین جاری نہوگا پر اوسکا مطالبہ اوسپر رہیگا جب حجر اوٹھہ جاسے کا تو ادا کرنا لازم ہوگا اور اسکا اقرار اس شرط پر بھی مقبول ہوگا کہ بعد حجر کے جو کمائی کریگا اوسمین سے ادا کرے گا —

باب سوم اکراہ کا بیان

(مادہ ۱۰۰۳) اکراہ اوس شخص کا معتبر ہی جو تہدید کے جاری کرنے پر قدرت رکھتا ہو اور جو شخص کہ اسکو قدرت تہدید کے اجرا کی نہو اوسکا اکراہ معتبر نہین ہے تہدید خوف دلانے کو کہتے ہین —

(مادہ ۱۰۰۴) اور یہہ شرط ہی کہ مکرہ کو گمان غالب پیدا ہو دیکہ اگر مین یہہ کام نکرونگا تو مکرہ مجھہ پر وہ ضرر پونچادیگا کہ کہتا ہے —

(مادہ ۱۰۰۵) مجبر جس کام کے کرنے کو کہتا ہی ضرور ہی کہ مجبر کے یا مجبر)

علاقہ والون کے سامنے مکرہ ادا کرے ورنہ اوسکی ادرا دسکے علاقہ والے کے غیبت مین معتبر نہوگا کیونکہ مجبر یا اوسکا علاقہ دار اگر غایب ہوگیا تو گویا اوسکا اکراہ زایل ہوا اب جو اسنے وہ کام کیا تو اپنی خوشی سے کیا یعنے مجبر نے یہہ کہا کہ یہہ مال اپنا بیچڈال اور چلا گیا اور پھر اوسنے بیچڈالا تو یہہ بیع صحیح ہوگی اور اکراہ معتبر نہوگا —

(مادہ ۱۰۰۶) بسبب اکراہ کے ملجی ہو یا غیر ملجی بیع اور شرا اور اجارہ اور ہبہ اور صلح اور اقرار اور ابراء اور تاجیل دین اور شفعہ سے دست بردار ہونا یہہ سب معتبر نہین ہین مگر مکرہ نے اکراہ کے بعد یہہ سب جایز کردے تو جایز ہوجاوینگے —

(مادہ ۱۰۰۷) اکراہ ملجی جیسا تصرف قولی مین معتبر ہے ویسا ہی تصرف فعلی مین معتبر ہے اور اکراہ غیر ملجی صرف تصرف قولی مین معتبر ہے نہ فعلی مین مثلاً ایک نے کہا کہ تو فلان کا مال تلف کردے ورنہ تجکو مار ڈالونگا یا تیرا کوئی عضو تلف کردونگا تو یہہ اکراہ معتبر ہے اور مجبر ضمان اوے گا اور اگر کہا کہ فلان کا تو مال تلف کردے ورنہ تجکو مارونگا یا قید کردونگا اوسنے ویسا ہی کردیا تو معتبر نہوگا اور یہہ متلف ضمان دیگا —

باب سوم شفعہ کا بیان اسمین چار فصل ہین فصل اول شفعہ مرتبت کی بیان مین

(مادہ ۱۰۰۸) شفعہ کے اسباب تین ہین اول نفس بیع مین شریک ہونا مثلاً دو شخص ایک حویلی کے وارث ہو وین دوم حق بیع مین خلیط ہون مثلاً حق مرور خاص اور حق شرب خاص مثلاً ایک ایسا باغچہ بیچا گیا کہ اسمین اور اور باغچون مین ایک ہی نل سے پانی دیا جاتا ہے اور راہ نکی ہمسایگی اس سے متصل ہو یا نہوا اور اگر یہہ سب باغچہ نہر سے پانی لیتے ہین کہ اوس سے علی العموم پانی لیا جاتا ہی تو اونکو ایک دوسرے پر حق شفعہ نہین ہی یا مثلاً بہت گھر ایسے ہین کہ ان سب کے دروازہ راہ عام پر ہین تو اونکو ایک دوسرے پر حق شفعہ نہین ہی سوم یہہ کہ ہمسایہ متصل ہو —

(مادہ ۱۰۰۹) اب سب سے زیادہ مستحق شفعہ شریک فی النفس المبیع ہے دوم خلیط فی حق المبیع ہی سوم ہمسایہ ملاصق ہے یعنے اگر اول شفعہ کا طالب ہو تو اورون کو حق شفعہ نہین ہے اور اگر ثانی طالب ہو تو ثالث کو حق شفعہ نہین ہے —

(مادہ ۱۰۱۰) اگر شریک فی النفس المبیع نہین ہی یا ہی پر شفعہ ترک کر دیا ہے تو دوم یعنے خلیط فی حق المبیع کو حق ہی اور اگر خلیط فی حق المبیع نہو یا وہ بھی ترک کرے تو ہمسایہ ملاصق کو حق شفعہ ہی مثلاً ایک نے حویلی مین سے اپنا حصہ شایع و مشترک بیچا تو دوسرا حصہ دار الاشفعۃً یہہ حصہ خریدیگا اور اگر

یہہ ہنو یا اوسنے دعوی ترک کیا تو خلیط فی حق المبیع طریق خاص یا شرب خاص شفعہ لیگا یا یہہ ہی ہنو یا دعوی شفعہ سے دست بردار ہو تو ہمسایہ ملاصق اور متصل کا حق ہے ۔

(مادہ ۱۰۱۱) اگر بالاخانہ ایک شخص کا ہی اور نیچے کا مکان ایک شخص کا ہی تو یہہ دونوا آپسمین ہمسایہ بلاصق ہین ۔

(مادہ ۱۰۱۲) حویلی کی دیوارین جو شریک ہین وہ گویا حویلی مین شریک ہین اور اگر دیوار مین تو شریک نہین ہین مگر ایک گہر کے بانسہ دوسرے گہر کی دیوار تک پہیلے ہوے ہین تو یہہ دونو ہمسایہ ملاصق ہین نہ شریک اور نہ خلیط کیونکہ صرف انکے سرے دوسرے کی دیوار پر ہونے سے شریک اور خلیط نہین ہوتا ہے ۔

(مادہ ۱۰۱۳) اگر ایک حویلی مین کئی شریک ہین ایک کا حصہ نصف اور دوسرے کا حصہ چہٹا ہی اور ایک کا حصہ ثلث ہی اب نصف حصہ والے نے اپنا حصہ بیچا تو یہہ دونو سدس اور ثلث والے برابر نصفاً نصفاً اوس کو خریدینگے نہ یہہ کہ ثلث والا ثلث لیگا اور سدس والا سدس لیگا ۔

(مادہ ۱۰۱۴) اگر دو قسم خلیط موجود ہون ایک وہ کہ اس باغچہ مین جو چہوٹے نہر سے نل نکالکر پانی لیتا ہی اور ایک وہ کہ اس چہوٹے نہر سے پانی لیتا ہی تو جو نل والے ہین اونکو استحقاق شفعہ حاصل ہی بہہ نسبت اون لوگون

سکے کہ اس چھوٹے نہر مین سے پانی لیتے ہین اور ایسی ہی اگر وہ باغچہ بیچا گیا کہ چھوٹے نہر سے پانی لیتا ہی تو نہر کے پانی پینے والے اور نل سے پانی پینے والے سب مستحق شفعہ ہونگے مثلاً ایک ایسا گھر بکا کہ اوسکا دروازہ ایک کوچہ غیر نافذہ مین ہی اور یہہ کوچہ دوسرے کوچہ غیر نافذہ مین سے نکلا ہی تو اس کوچہ والے کہ جسمین اوسکا دروازہ ہی شفیع ہونگے نہ اوس کوچہ والے کہ جسمین سے وہ کوچہ نکلا ہی اور اگر اول کوچہ مین کہ جسمین سے یہہ کوچہ نکلا ہی کوئی گھر بکا تو یہہ کوچہ والے اور وہ کوچہ والے سب مستحق شفعہ ہین

(مادہ ۱۰۱۵) ایک شخص نے اپنا باغچہ بیچا اور حق شرب نہین بیچا تو خلیط نے حق الشرب کو حق شفعہ نہین ہی اور ایسا ہی طریق خاص کا حکم ہے

(مادہ ۱۰۱۶) حق الشرب حق طریق پر مقدم ہی اگر ایک باغچہ ہی کہ اوسکا ایک شخص حق شرب مین خلیط ہی اور دوسرا حق الطریق مین خلیط ہی تو حق الشرب والا مستحق شفعہ ہے —

فصل ثانی حق شفعہ کے شرطون کا بیان

(مادہ ۱۰۱۷) شفعہ کے شرط یہہ ہی کہ مشفوع بہ ملک عقاری ہو — (یعنے زمین) اسی واسطے کشتی مین اور منقولات مین اور زمین وقفی اور نزولی مین شفعہ نہین ہوسکتا ہی —

(مادہ ۱۰۱۸) شرط یہہ ہی کہ مشفوع بہ بھی ملک ہو اسی واسطے متولی زمین

وقف شیفع نہوگا ـ

(مادہ ۱۰۱۹) زمین وقف اور زمین نزولی مین جو درخت لگائے گئے ہین اور مکانات جو بنائے گئے ہین وہ سب بمنزلہ منقولات کے ہین اسمین شفعہ جاری نہین ہی ـ

(مادہ ۱۰۲۰) جب زمین مملوکہ مع اپنے درختون کے اور مکانات کے بیچے جائے تو درخت اور مکانات بھی شفعہ مین شامل ہونگے اور فقط عملہ اور درخت بیچے جائین تو شفعہ نہوگا ـ

(مادہ ۱۰۲۱) بدون عقد بیع کے شفعہ نہین ہوسکتا ہے ـ

(مادہ ۱۰۲۲) ہبہ بشرط عوض بیع ہے مثلاً ایک شخص نے اس شرط کے ساتھہ اپنا گھر ہبہ کیا کہ اسکے عوض مین کچھہ دیگا تو یہہ بمنزلہ بیع کے ہی اسپر دعوے شفعہ قایم ہوگا کیونکہ یہہ ہبہ ابتداء ہبہ ہی اور انتہا بیع ہے

(مادہ ۱۰۲۳) جو زمین بلا عوض کسی کو دے گئے اوسمین شفعہ نہین ہے مثلاً ہبہ بلے عوض کی گئی یا وصیتاً یا وراثتاً دی گئی ـ

(مادہ ۱۰۲۴) شرط یہہ ہے کہ شفیع بیع سے راضی نہو نہ صراحتاً نہ دلالتاً مثلاً بیع کا ذکر سنکر بولا کہ مناسب ہی تو اوسکا حق شفعہ ساقط ہوگیا اوسکو دعوی شفعہ نہین ہے اور ایسی ہی یہہ سنکر کہ زمین بک گئی مشتری سے خریدنے لگا یا کرایہ لینے لگا حق شفعہ

ساقط ہوگیا اور ایسا ہی جب بائع کے طرف سے وکیل ہوکر زمین بکوادی
تو اب اوسکو حق شفعہ نہین ہے دیکھو مادہ ۱۰۰۰)

(مادہ ۱۰۲۵) شرط یہہ ہے کہ زر بدل مال معلوم المقدار ہو اسی لیے
جو زمین اسطرح دی گئی کہ اسکا بدل مال نہین ہے اسپر شفعہ نہین ہے
مثلاً ایک حویلی حمامی کو اوسکے نہلانے کے عوض مین دی گئی تو تحت
حمامی کے مال نہین ہے بلکہ یہہ قبیل منفعت و خدمت کی ہی جسکی عوض گھر
دیا گیا ہے اسی لئے اوس حویلی پر جو مہر مقرر کے دیگئے شفعہ نہین ہے ـــ

(مادہ ۱۰۲۶) شرط شفعہ یہہ ہی کہ بایع کے ملک بیع سے زایل ہوجاوی
اسیلئے بیع فاسد مین جبتک کہ بایع کا حق استرداد ساقط نہولے حق شفعہ
نہین ہی اور بیع بشرط خیار مین اگر مشتری کو خیار ہی تو حق شفعہ ہوگا اور اگر
بایع کو اختیار ہی جبتک کہ اوسکا حق خیار ساقط نہو حق شفعہ نہوگا اور خیار
عیب اور خیار رؤیت شفعہ کا مانع نہین ہے ـــ

(مادہ ۱۰۲۷) جب کوئی زمین شرکا اسمین تقسیم کرین تو حق شفعہ جاری
نہین ہوسکتا ہی یعنے ہمسایہ کو حق شفعہ نہین ہے ـــ

فصل ثالث طلب کا بیان

(مادہ ۱۰۲۸) شفعہ کے اندر تین طرح کا مطالبہ ضروری ہی ایک طلب
مواثبت دوسرا طلب تقریر و اشہاد تیسرا طلب خصومت و تملک ـــ

(مادہ ۱۰۲۹) شفیع پر لازم ہے کہ جس جا ئے بیع کے خبر سنی فوراً
ایسا کلام کرے کہ طلب شفعہ پر دلالت ہو مثلاً کہے کہ مین اس بیع کا
شفیع ہون اور شفعہ طلب کرتا ہون اسکو طلب مواثبت کہتے ہین ۔

(مادہ ۱۰۳۰) شفیع پر بعد اس طلب مواثبت کے لازم ہی کہ گواہ
کرلیوے اور طلب تقریر اسطرح پر کرے کہ مبیع کے پاس جاکر دو گواہون کو
یہہ کہے کہ فلان شخص نے یہہ زمین خریدی ہے یا مشتری سے جاکر
کہے کہ تو نے یہہ زمین خریدی ہے یا بائع سے کہ مبیع اوسکی قبضہ
مین ہے کہ تو نے اپنے زمین بیچی ہی اور مین اوسکا شفیع ہون اور مین اوسکا
شفعہ طلب کرتا تہا اور اب بہی شفعہ طلب کرتا ہون تم دونو گواہ رہنا
اور اگر شفیع دوری طلب تقریر و اشہاد ممکن نہین ہی تو کسی کو وکیل کر کر
لکہہ بہیجے اور اگر کسی وکیل کو نہ پاوے تو خط لکہہ بہیجے ۔

(مادہ ۱۰۳۱) بعد اس طلب تقریر اور اشہاد کے لازم ہی کہ حاکم کے یہان
نالش کری اسکو طلب خصومت و تملک کہتے ہین ۔

(مادہ ۱۰۳۲) اگر شفیع طلب مواثبت مین کچہہ دیر لگاوے مثلاً عقد بیع کی سنتی
کے وقت ایسے حال مین تہا کہ اعراض پر دلالت کرتا ہے اور شفعہ اوسی مجلس
مین طلب نکیا کہ اور کام مین لگا ہوا تہا یا کسی اور سے بحث کر رہا تہا یا بی طلب
شفعہ کے مجلس سے کہڑا ہو گیا حق شفعہ ساقط ہو گیا ۔

(مادہ ۱۰۳۳) اگر طلب تقریر اور اشہاد کو اتنی مدت تک تاخیر کیا کہ اوسمین اوسکا کرنا ممکن تہا بلکہ خط لکہنے مین بھی تاخیر کی حق شفعہ ساقط ہو گیا۔

(مادہ ۱۰۳۴) بعد طلب تقریر اور اشہاد کے طلب خصومت مین بلے عذر شرعی ایک مہینے تک تاخیر کی حق شفعہ ساقط ہوا مثلاً کہین دور و دراز سفر پر تہا۔

(مادہ ۱۰۳۵) مجورین کا ولی اونکی طرف سے حق شفعہ کا طالب ہوگا اگر صغیر کا ولی حق شفعہ نہ طلب کرے تو ساقط ہو گیا بعد بلوغ اوسکو حق شفعہ نہین ہے۔

فصل چہارم شفعہ کے حکم کا بیان

(مادہ ۱۰۳۶) شفیع مشفوع پر یا مشتری کے رضامندی سے یا حاکم کے حکم سے قبضہ کرلے تو مالک ہو جاتا ہے۔

(مادہ ۱۰۳۷) زمین کا شفعہ سے مالک ہونا بمنزلہ خریداری ابتدائی کے ہے اسلئے جتنے احکام ابتداءً بیع وشرا مین ثابت ہوتے ہین شفعہ مین بھی ہونگے مثلاً خیار عیب وخیار رویت۔

(مادہ ۱۰۳۸) شفیع مشفوع کا ابھی نہ برضامندی مشتری

یا بحکم حاکم مرگیا تو حق شفعہ وارثون کو نہ ہوگا

(مادہ ۱۰۳۹) شفیع نے بعد طلب مواثبت اور طلب تقریر و شہادت کے اپنا گھر بیچ ڈالا کہ جس کے سبب سے اس گھر بیچے گئے کا وہ شفیع ہوا تھا تو حق شفعہ باطل ہو گیا

(مادہ ۱۰۴۰) اگر پہلے اس سے کہ بدعوی شفعہ ایک گھر کا مالک ہووے اوسکے متصل دوسرا گھر بک گیا تو واسطے اوسکا حق شفعہ نہ ہوگا

(مادہ ۱۰۴۱) شفعہ تجزی کے قابل نہین ہے اسلئے شفیع کو یہہ حق نہین ہے کہ مبیع مین سے کچھہ لیوے اور کچھہ چھوڑ دیوے۔

(مادہ ۱۰۴۲) کئی شفیع اگر ہون تو کسیکو یہہ جایز نہین ہے کہ اپنا حق شفعہ دوسرے کو ہبہ کردے اگر کریگا تو حق شفعہ ساقط ہوگا

(مادہ ۱۰۴۳) اگر کئی شخص شفیع ہون اور ایک شخص نے قبل حکم حاکم اپنا شفعہ چھوڑ دیا تو شفیع ثانی سب مبیع بحق شفعہ لیگا اور اگر حاکم کے حکم کے بعد ترک کیا تو شفیع ثانی اوسکا حق نہین لے سکتا ہے

(مادہ ۱۰۴۴) اگر مشتری نے مشفوع بصرف زر ذاتی کچھہ چیز زیادہ کی تو شفیع کو اختیار ہے چاہے چھوڑ دے چاہے قیمت اصل بنا کے اور قیمت زیادتی کے دیکر لیوے اور اگر مشتری نے کچھہ بنا کیا یا درخت لگائے تو شفیع چاہے ترک کرے یا قیمت مبیع کے مع قیمت بنا اور درختونکے دیکر لیوے اور یہہ اختیار نہین ہے کہ مشتری کو کہے کہ تم اپنے درخت اور بنا اوکھاڑ لو۔

کتاب دہم

شرکتونکا بیان اور اوسمین یکمقدمہ اور آٹھہ باب ہین

مقدمہ اصطلاحاتِ فقہہ کے بیان مین

مادہ (۱۰۴۵) باعتبار لغت کے کئی آدمیونکو یک چیز مین خصوصیت ہوجاوے تو یہہ شرکت ہے مگر عرف اور اصطلاح مین اوس عقد اور معاملہ کو کہتی ہین جو اس اختصاص کا سبب ہو اسلئے شرکت دو قسم سے ہے۔

قسمِ اوّل شرکت ملک اور یہہ ملک کے اسباب سے حاصل ہوتی ہے مثلاً خریدنا یا ہبہ لینا۔

دوم شرکتِ عقد اور یہہ شریکونکے درمیان مین ایجاب وقبول ہوکر حاصل ہوتی ہے اور دونون قسمونکے تفصیل اونکے بابمین آویگی اور ان دو قسمونکے سوا ایک شرکتِ اباحت بہی ہے وہ یہہ ہے کہ ہر شخص کو صلاحیت اور قابلیت اسبات کی حاصل ہے کہ شئے مباح پر اپنا قبضہ کرکر مالک ہوجاوے مثلاً کنوئی کا پانی

مادہ (۱۰۴۶) قسمت تقسیم کرنیکو کہتے ہین اور اسکے بابمین اوسکا ذکر آئے گا۔

مادہ (۱۰۴۷) حایطہ دیوار کو کہتے ہین اور وہ لکڑیونسے بنائی جاتی ہے اسکے جمع حیطان ہے (یہہ مخصوص اوس ملک مین ہوگا ورنہ دیوار مٹی اور اینٹ اور پتہر کی بہی بنتی ہے ۔

مادہ (۱۰۴۸) جو لوگ راہِ عام مین گزرین اونکو مارّہ کہتے ہین۔

مادہ (۱۰۴۹) قنات بفتح قاف اوس نالے کو کہتے ہین جو زمین پر پانی بہنے کے واسطے بنائے جاتی ہے اسکی جمع قنوات ہے ۔

مادہ (۱۰۵۰) مسنات میم مضموم اور سین مفتوح اور نون مشددہ وہ حد اور دیوار ہے جو پانی کے شروع اور کنارن پر قایم کی جاوے اوسکی جمع مسنات ہے

مادہ (۱۰۵۱) احیا زمین کو آباد کرنا اور زراعت کے قابل کرنا ہے ۔

مادہ (۱۰۵۲) پتھر وغیرہ کا زمین پر حد بندی کے واسطے رکھنا کہ اور اسپر قبضہ نہ کر سکے

مادہ (۱۰۵۳) انفاقِ مال خرچ کرنیکو کہتے ہین ۔

مادہ (۱۰۵۴) نفقہ وہ دراہم اور سامان وغیرہ کہ اپنے حوایج اور ضرورتون مین خرچ ہوتا ہے

مادہ (۱۰۵۵) تقبل کسے کام کا تعہد کرنا اور لازم کر لینا ہے

مادہ (۱۰۵۶) مفاوضان عقد مفاوضہ کے شریکون کو کہتی ہین ۔

مادہ (۱۰۵۷) راس المال سرمایہ ہے ۔

مادہ (۱۰۵۸) جو چیز کہ اپنے محنت سے حاصل کرین وہ ربح ہے ۔

مادہ (۱۰۵۹) الضاع کسیکو اپنا مال تجارت کے واسطے اس شرط پر دیا کہ فائدہ سب صاحبِ مال کا حق ہی راس المال بضاعت ہے اور دینے والے کو مبضع اور لینے والا مستبضع ہے ۔

باب اوّل شرکتِ ملک کا بیان اس مین تین فصل ہین ۔

فصلِ اوّل شرکتِ ملک کے تعریف اور تقسیم کا بیان

مادہ (۱۰۶۰) ایک چیز مین دو شخص یا زیادہ شریک ہون یعنی ایک چیز کئی آدمیون کے ایسے سبب سے ہووے جو ملک کا سبب ہے مثلاً کئے آدمیون نے ایک چیز کو ملکر خریدا یا ہبہ قبول کیا یا وصیت لیا یا وارث ہوے یا اونہون نے اپنا مال ملا دیا یا اونکی مال اسطرح مل گئے کہ اوسمین تمیز نہین ہوسکتی ہے تو یہہ سب اوس مال مین حصہ دار شریک ہونگی - ایسے ہی اگر دو آدمیون نے اپنا ذخیرہ ملالیا یا اونکے گھرین پھٹ کر اونمین کا سب مال ملگیا تو یہہ ذخیرہ اور مال ملا ہوا اونکا مال مشترک ہوگیا -

مادہ (۱۰۶۱) ایک آدمی کا ایک دینار اور ایک کے دو دینار آپسمین مل گئے کہ تمیز نہین ہوسکتے ہین اور اتفاقاً اوسمین سے دو کہوئی گئے تو ایک دینا ر ان دو کا مشترک ہوگا کہ دو دینار والا دو ثلث اور ایک دینار والا ایک ثلث کا اسمین مستحق ہے

مادہ (۱۰۶۲) مشترک الملک دو قسم ہے ایک اختیاری دوسرا جبری -

مادہ (۱۰۶۳) شرکت اختیاری وہ ہے کہ اپنی قصد اور اختیار سے پیدا ہووے مثلاً خریدنا یا ہبہ لینا یا وصیت لینا یا اپنے مال جدا جدا تھے ملالینا -

مادہ (۱۰۶۴) شرکت جبریہ وہ ہے کہ بے ارادہ پیدا ہووے مثلاً کئے آدمی ایک مال کے وارث ہوے یا کئے آدمیونکا مال بے ارادہ آپسمین مل گیا -

مادہ (۱۰۶۵) کئے آدمیونکا ودیعت کو شریک ہو کر لینا شرکت اختیاری ہے اور آندہی سے کسی کا جبہ اوڑکر ایک گہر مین جا پڑا کہ جسمین کئے آدمی شریک ہین شرکت جبریہ ہے اور وہ سب مشترک اوسکے حفاظت کرینگے -

مادہ (۱۰۶۶) پھر شرکت دو قسم ہے ایک شرکتِ عین دویم شرکتِ دین۔

مادہ (۱۰۶۷) شرکتِ عین ایک مال موجود و معین مین جو کئی مشترک ہون مثلاً ایک بکری مین کئی حصہ دار ہن یا ایک زیور مین۔

مادہ (۱۰۶۸) شرکتِ دین۔ ایک کے ذمہ جو قرض ہے اوسمین کئی آدمے اپنے حصہ کے موافق شریک ہو کر قرضدار ہوجائین۔

فصلِ دویم اعیان مشترکہ مین تصرف کیونکر ہوسکتا ہے۔

مادہ (۱۰۶۹) جب اپنے ملک مین مالک بالاستقلال تصرف کرسکتا ہی سب شرکا مال مشترک مین ایسے ہے باتفاق تصرف کرسکتے ہین۔

مادہ (۱۰۷۰) سب شرکا حویلی مشترک مین ملکر رہسکتے ہین اگر ایک شریک کسی اجنبی کو اوسمین لاوے تو اور شرکا منع کرسکتے ہین۔

مادہ (۱۰۷۱) ملکِ مشترک مین یک حصہ دار باجازت اور حصہ دارونکے بالاستقلال تصرف کرسکتا ہی بشرطیکہ اورون کے حصہ مین نقصان اور ضرر نہ ڈالے۔

مادہ (۱۰۷۲) ایک شریک دوسرے شریک پر جبر نہین کرسکتا ہے کہ اپنا حصہ میری ہاتھہ بیچدے یا میرا حصہ خریدلے مگر شئے مشترک ایسی ہے کہ تقسیم ہوسکتی ہے اور حصہ دار غایب ہے نہو وین تو تقسیم کرسکتے ہین اور اگر تقسیم کے قابل نہین ہے تو تہایؤ استعمال ہوگا کہ بابِ ثانی مین اسکا ذکر ہوگا۔

مادہ (۱۰۷۳) اموالِ مشترکہ کے منافع حصہ دارونمین بقدر اونکے حصونکے

تقسیم ہونگے اگر ایک حصہ دار یہہ کہی کہ اس جانور مشترک کا دودہ اپنے حصہ سے زیادہ لونگا یا اسکا بچہ مین لونگا تو صحیح نہین ہے -

مادہ (۱۰۷۴) بچہ ما کے تابع ہے مثلاً کسیکا سانڈ گہوڑا کسیکے گہوڑی پر پرگیا اور بچہ پیدا ہوا تو گہوڑی والیکا ہے اور کسیکا کبوتر کسیکے کبوتری سے جفتے کہایا تو انڈہی اور بچہ کبوتری والے کے ہین -

مادہ (۱۰۷۵) ہر شریک دوسرے شریک کے حصہ مین اجنبی ہے اگر یک دوسریکا وکیل نہین ہے تو ایک کو دوسریکے حصہ مین بے اجازت تصرف جایز نہین ہے مگر حویلی مشترک مین ہر شخص حصہ دار کو اپنے حصہ کا اختیار کامل حاصل ہے اور آمد و رفت کے راہ پر بہی اقتدار کامل ہے جو رہنے کے ساتہہ متعلق ہے - مثلاً شرکت گہوڑا یک شریکنے بے اجازت دوسرے حصہ دار کے کرایہ یا عاریت دیا اور وہ کرایہ دار یا عاریت دار کے پاس جا کر مر گیا تو وہ دوسرا حصہ دار اوس حصہ دار سے اپنے حصہ کا ضمان لیگا - یا مدت تک اپنی ہی استعمال مین جو لایا تو دبلا ہو کر قیمت گہٹ گئے تو دوسریکے لئے ضمان نقصان قیمت دیگا اگر ایک حصہ دار حویلے مشترک مین بے اجازت مدت تک رہا تو گویا وہ اپنے ذاتی گہر مین رہا اور حصہ دار کرایہ اپنے حصہ کا نہ لے سکیگا - اور راو سکے بے تعدے اگر گہر جل جائینگا تو ضمان نہ دیگا -

مادہ (۱۰۷۶) اراضی مشترک مین ایک شریک نے زراعت کی تو دوسر حصہ دار

محاصل مین سے اپنا حصہ نہ لے سکیگا جیسا بلدہ مین رواج ہے کہ کاشتکار
مالکِ زمین کو محاصل مین سے یک ربع یا یک ثلث دیتا ہی مگر زراعت سے
زمین کی قیمت گہٹ گئی تو اپنے حصہ کے موافق نقصان قیمت کا ضمان لیگا۔
مادہ (۱۰۷۷) یک شریک نے مال شرکت کرایہ پر دیا تو دوسرے حصہ دار کو بہی کرایہ مین حصہ دینگا
مادہ (۱۰۷۸) یک شریک دوسرے شریک کے غیبت مین اوسکے حصہ سے بہی
نفع لے سکتا ہے بشرطیکہ اوسکی رضامندی ہو کہ اسکا بیان آگے آتا ہے۔
مادہ (۱۰۷۹) شریک حاضر حصہ شریکِ غایب سے اسطرح نفع لے سکتا ہے
کہ اوسکو ضرر نہووے تو یہہ رضامندے پر دلالت کرتا ہے۔

مادہ (۱۰۸۰) اگر حصہ شریکِ غایب ایسا ہی کہ استعمال کے اختلاف سے مختلف
اور متغیر ہوتا ہے تو غایب کے رضامندی نہوگی۔ اسی لئے مشترک لباس کا پہنا
اور مشترک گہوڑے پر سوار ہونا شریک کے غیبت مین جایز نہین ہے اور اون
چیزونمین کہ استعمال سے تغیر نہین ہوتا ہے اوسکے حصہ کا بہی استعمال جایز ہے
مادہ (۱۰۸۱) ایک حویلی جو نصفا نصف مشترک ہے اور استعمال سکونت
سے متغیر نہین ہوتی ہے اسلئے یہہ بہی جایز ہے کہ ایک کے غیبت مین دوسرا
چہہ مہنی رہے اور چہہ مہنی چہوڑ دے یا باقی چہہ مہنی بہی رہے مگر جب کہ اوسکو
عیال بہت ہو تو اوسمین خوف تغیر ہے رضامندی دلالۃً نہوگی تو رہنا جایز نہوگا
مادہ (۱۰۸۲) اگر حویلی مشترک تقسیم ہو کر حصہ الگ الگ ہوگئی تو ایک حصہ دار

دوسرےکے حصہ مین بے اجازت اوسکی غیبت مین نہین رہ سکتا ہی پر حاکم
غایب کے حصہ کو کرایہ دیکر زرِ کرایہ بحفاظت رکہیگا -

مادہ (١٠٨٣) مہایاۃ بے نالش و بے حکمِ حاکم نہین ہوسکتی ہے اگر ایک حصہ دار
حویلی مین بے اجازت مدت تک رہا تو دوسرے حصہ دار کو یہہ جایز نہین ہے
کہ اپنے حصہ کا کرایہ مانگے یا یہہ کہے کہ جیسا تو میرے حصہ مین مدت تک رہا
ویسا ہی مین تیرے حصہ مین رہونگا مگر چاہین تو تقسیم کر سکتے ہین اگر تقسیم
ہونیکے قابل ہے اور بعد تقسیم کے مہایاۃ ہوتی ہے مگر غیبت مین شریک کے
جسقدر ایک شریک تمام حویلی مین رہا اوتنی ہی مدت تک وہ شریک اگر رہ سکتا ہے

مادہ (١٠٨٤) ایک شریک نے جو حاضر ہے حویلی مشترک کرایہ دی اور زرِ کرایہ
مین سے اپنا حصہ لیا اور اوسکا حصہ محفوظ رکہا جایز ہے جب وہ حاضر ہوا اپنا لیگا

مادہ (١٠٨٥) اراضیِ مشترکہ مین ایک شریک دوسرے شریک کے غیبت مین
جب یہہ جانے کہ زراعت اراضی کے لئے سودمند ہے اور کچہہ ضرر نہوگا
زراعت کر سکتا ہے اور جب شریک آوے تو وہ بہی اتنی ہی مدت
زراعت کریگا - اور اگر یہہ جانے کہ ترکِ زراعت سودمند ہے
اور قوت پیدا ہوتی ہے اور زراعت سے نقصان ہوتا ہے تو اذن
دلالتاً نہین ہے مگر شریک کلِ زمین مین زراعت نکریگا اور اپنی حصہ مین
کر سکتا ہے مثلاً اگر نصف کا حصہ دار تہا تو نصف حصہ زراعت کر سکتا ہے

اور سالِ آیندہ مین بہی اسی نصف کو زراعت کر یگا نہ یہہ کہ یکسال اس نصف کو زراعت کیا تو دوسرے سال اوس دوسرے نصف کو زراعت کرے اور اسپر بہی اگر کلِ زمین زراعت کے تو جتنا ضرر اوس سے زمین کو پونچا ہے وہ ضمان دیگا یہہ سب امور جب ہین کہ شریکِ حاضر نے بلی اطلاع حاکم زراعت کی ہو تا عشر اور خراج ضایع نہووے اور اوس وقت شریک دویم دعوی نقصان نکر سکیگا۔

مادہ (۱۰۸۶) باغ کا ایک شریک غایب ہوا تو دوسرا شریک کہ حاضر ہے اور حصہ شریکِ غایب بیچکر محفوظ رکہہ سکتا ہے اپنا حصہ پہل کا لیگا اب اوس شریک کو اگر اختیار ہے کہ بیع کو جاری کرے اور ثمن لے لے یا بیع جایز نکرے اور اوس سے اپنا ضمان حصہ لیوے۔

مادہ (۱۰۸۷) ایک کا حصہ دوسرے کے پاس ودیعت ہے اسلئے اگر شریک نے اپنا سب مال شریک کسیکے پاس بے اجازت ودیعت رکہا اور تلف ہو گیا تو دوسرے کے حصہ کا ضمان دیگا دیکہو مادہ (۷۹۰)

مادہ (۱۰۸۸) ایک شریک اپنا حصہ شریکِ ثالث کے ہاتہہ یا کسی اجنبی کے ہاتہہ بلے اجازت شریک کے بیچ سکتا ہے۔ دیکہو مادہ (۲۱۵) مگر اموالِ مختلط مین حصہ مختلط اور مخلوط کو بے اجازت نہین بیچ سکتا ہے۔ اور بیان خلط و اختلاط فصلِ اول مین گزرا۔

مادہ (۱۰۸۹) ایک وارث نے زمینِ موروثے مین باجازتِ شرکا بالغین اور وصی نابالغ کے تخم مشترک بویا تو محاصل مشترک ہوگا اور اگر اپنا ہی دانے غلہ بویا تو خاص اسیکا ہوگا مگر اور وارثونکی زمین کا ضرر ہوا ہے اوسکا ضمان دیگا۔ دیکھو مادہ (۹۰۷)

مادہ (۱۰۹۰) بے اجازت اور وارثون کے ایک وارث نے ترکہ مین سے کچھ روپیہ لے لیا اور تجارت کیے اوسمین نقصان آیا تو یہ نقصان اوسکے ذاتپر ہوگا کہ جیسا نفع کا بھی وہی مستحق ہوگا اور وارثونکو اوسمین حق نہوگا۔

فصلِ ثالث دیونِ مشترکہ کا بیان۔

مادہ (۱۰۹۱) دو آدمیونکا یا زیادہ کا دین ایک کے ذمہ ایک ہے سبب سے ہے تو وہ سب اوسمین مشترک ہونگے اور اگر سبب ایک نہین ہے تو دین مشترک نہین ہے جیسا بیان آتا ہے

مادہ (۱۰۹۲) جیسا اشیا مشترکہ مین سب وارث موافق حصونکے مشترک ہوتے ہین ویساہی دین بھی اونکے حصونکے موافق مشترک ہوگا جو کسیکے ذمہ ہے۔

مادہ (۱۰۹۳) ایک شخص نے کئی آدمیونکا مال تلف کیا اور اوسپر ضمان لازم آیا تو اس ضمان مین سب شریک ہونگے۔

مادہ (۱۰۹۴) دو آدمیون نے اپنا مشترک ایک کو قرض دیا تو یہ قرض دونونکا مشترک ہوگا جب ہر ایک نے جدا جدا قرض دیا تو یہ قرض مشترک نہوگا بلکہ ہر شخص جدا جدا قرض خواہ رہیگا۔

مادہ (۱۰۹۵) اگر ایک ہی صفقہ مین ایک مال مشترک بیچا گیا اور تفصیل حصہ کے مذکور نہوئی تو زرثمن سب کا مشترک ہوگا اور اگر ہر یک حصہ الگ الگ بیان ہوا کہ اوسکا یہہ حصہ ہے اور دوسری کا اتنا حصہ ہے اور تیسری کا حصہ اتنی شی روپیہ سکہ خالص اور چوتھی کا حصہ اتنے روپیہ سکہ غیر خالص تو زرثمن مین سب حصہ دار نہونگے بلکہ اپنے اپنے حصہ کے موافق سب قرض خواہ رہین گے ۔

مادہ (۱۰۹۶) ایک نے اپنا گھوڑا اور دوسرے نے اپنی گھوڑی ایک ہی صفقہ مین ایک ہی قیمت سے بیچے تو زر قیمت دونوں کا مشترک ہوگا اور اگر ہر ایک نے اپنے اپنے قیمت جدا جدا بیان کردے تو مشترک نہونگی بلکہ ہر یک شخص اپنے اپنے قیمت کا جدا جدا طالب رہیگا ۔

مادہ (۱۰۹۷) دو آدمیون نے جو کسی کے دین کے کفیل تہی اپنے مال مشترک مین سے اوسکا دین ادا کیا تو یہہ دونو مکفول عنہ پر مشترک طالب رہینگے ۔

مادہ (۱۰۹۸) ایک آدمی نے دو شخصونکو کہا کہ میرا دین ادا کردو او نہونے اپنے مال مشترک مین سے دیدیا تو دونوں اس شخص پر مشترک طالب رہینگے ۔ اور اگر ایک الگ اپنے پاس سے دین ادا کیا تو مشترک نہونگی ۔

مادہ (۱۰۹۹) دین جب مشترک نہو تو ہر یک اپنا اپنا دین علاحدہ طلب کریگا اور جو کوئی اپنا دین کہہ کر لیگا اوس مین دوسرے کو حق نہین ہے ۔

مادہ (۱۱۰۰) اگر دین مشترک ایک شخص پر ہے تو ہر حصہ والا اپنا حصہ طلب کرسکتا ہے

اور اگر ایک حصہ دار موجود نہو تو جو حصہ دار کہ موجود ہے حاکم کے پاس نالش کر کے اپنا حصہ مدیون سے لے سکتا ہے۔

مادہ (۱۱۰۱) دین مشترک مین سے جو حصہ دار وصول کریگا وہ اوس مین اور ونکو بھی حصہ دیتا رہیگا نہ یہہ کہ خاص آپ ہے لیلیوے۔

مادہ (۱۱۰۲) اگر ایک قرض خواہ نے اپنا حصہ دین مشترک مین سے وصول کیا اور وہ اوسکے پاس تلف ہوگیا تو باقی حصہ والے اپنے اپنے حصہ کے موافق اوس سے ضمان لینگے مثلاً ہزار قرش دو شخصونکا دین مشترک نصفا نصف ہے ایک شخص نے پانچسو قرش وصول کر لئی اور اوسکے پاس تلف ہوگئی تو دوسرا حصہ دار اپنی حصہ کے اڑہائی سو قرش لے لیگا اور پانچسو باقی قرضدار پر مشترک قرض رہینگے

مادہ (۱۱۰۳) دین مشترک مین سے اسے حصہ پر ایک حصہ دار نے مدیون سے ایک متاع خریدے تو دوسرا حصہ دار اس متاع مین شریک نہوگا مگر دوسرا حصہ دار بمقدار اپنی حصہ کے بابت قیمت متاع کے اوس سے ضمان لیگا اور اگر دونون متفق ہوگئے کہ یہہ مال دونون مین مشترک رہے تو ہوسکتا ہے۔

مادہ (۱۱۰۴) دین مشترک کے ایک شریک نے مدیون سے کپڑہ لیکہ صلح کر لی تو اب اسکو اختیار ہے کہ اپنی شریک کو ان کپڑونمین سے حصہ دیوے یا جو مدیون پر حق باقی ہے اوسمین سے اوسکو حصہ دلوا دیوے ۔

مادہ (۱۱۰۵) دین مشترک مین سے یک حصہ دار نے کل دین یا جزو دین وصول کر لیا

یا اپنی حصہ مین کچھہ مال خرید لیا یا مدیونسے کسی مال پر بمقدار اپنی حصہ کے صلح کی تو دوسرے حصہ دار کو اختیار ہے کہ اسکے معاملہ کو جائز رکھے اور اپنا حصہ لیلیوے جیسا ابہی بیان ہوا اورچاہی یہہ معاملہ جاری نہ رکھے اور اپنا حصہ لیلیوے اور اگر مدیون کے پاس دین دینی کو نرہا تو یہہ دوسرا حصہ دار پہلے حصہ دار سے اپنی حصہ کے موافق لیوے گا اور دوسرے حصہ دار نے اگر اوسکے معاملہ کو پہلے جائز نہ رکہا تہا تو اب اوس سے اپنا حصہ وصول کرنا منع نہوگا۔

مادہ (۱۱۰۶) ایک حصہ دار نے اپنا حصہ مدیون سے وصول کیا اور بے تعدے اسکے پاس سے تلف ہوگیا تو اپنی حصہ دار کو ضمان دیگا کیونکہ فقط اپنا حصہ لیا تہا اور باقی قرض شریک کا ہے۔

مادہ (۱۱۰۷) ایک حصہ دار نے قرضدار کو اپنی یہان کسی کام کے لئے بمقدار اپنی حصہ کے مزدوری پر لگایا تو اب شریک اپنی حصہ کے مقدار اسکی اجرت مین سے ضمان لے گا۔

مادہ (۱۱۰۸) ایک شریک نے اپنی حصہ کی عوض مدیونسے کچھہ رہن لے لیا اور رہن اوسکے پاس تلف ہوگیا تو اسکا شریک اپنی حصہ کے مقدار ضمان لے گا مثلاً ایک ہزار درہم نصفا نصف دونونکے مشترک تہے ایک شخص نے اپنی حصہ پر مدیون سے رہن لے لیا اور ہلاک ہوگیا تو اسکا

نصف دین ساقط ہوگیا دوسرا حصہ دار اپنی حصہ کے اڑہائی سو درہم اوس حصہ دار سے لیلیگا

مادہ (۱۱۰۹) یک قرض خواہ نے اپنی حصہ پرکسیکو مدیون لئے کفیل لیا یا اپنی حصہ کا کسے پر حوالہ کیا تو جتنا روپیہ کفیل سے یا حوالہ والے سے وصول کیا اوسمین دوسرا حصہ دار بہی شریک ہوگا۔

مادہ (۱۱۱۰) یک حصہ دار اپنا حصہ مدیونکو ہبہ کردے یا ابرا کردے تو اسکا ہبہ اور ابرا صحیح ہے اور اس سبب سے شریک کے حصہ کا ضامن نہوگا۔

مادہ (۱۱۱۱) ایک شریک نے اپنی مدیونکا مال تلف کردیا اور مدیون نے اپنی مالکی قیمت اوسکے حصہ دین مین سے پوری لے لے تو دوسرا شریک اپنی حصہ کے موافق اوس سے لیگا لیکن گر یک کا قرض دین مشترک سے پہلے مدیون پر تہا تو مال تلف کا ضمان اوس دین مین سے ادا ہوکر دین مشترک تو اسکے شریک کو اختیار نہین ہے کہ اپنی حصہ کے موافق ضمان لے سکے۔

مادہ (۱۱۱۲) یک قرض خواہ دین مشترک کے ادا کے لئی بے اجازت اور شریکے شریکو مدت مقرر نہین کرسکتا ہے۔

لاحقہ

مادہ (۱۱۱۳) ایک شخص نے دو آدمیونکے ہاتہہ اپنا کچھہ مال بیچا تو وہ شخص سے شخص بمقدار اوسکی حصہ کے قیمت کا تقاضا کریگا اگر یک دوسرے کے لئی کفیل نہین ہے۔

باب دوم تقسیم کے بیان مین اس مین نو فصل ہین۔

فصل اوّل تقسیم کی تعریف اور تقسیم کا بیان ـ

مادہ (۱۱۱۴) تقسیم حصہ مشترک کا مقرر کر دینا یعنے ہر ہر حصہ کو کسے مقیاس کے ساتھہ مثل گز یا وزن یا کیل کے جدا کرنا ہے اسکو افراز کہتے ہین ـ

مادہ (۱۱۱۵) تقسیم دو قسم ہے ایک یہہ کہ جتنی حصہ کہ ہر ہر فرد مین مشترک ہین انکو ایک ہی فرد مین جمع کرنا مثلاً تیس بکری مشترک کو تین دہائیو نمین تقسیم کرنا اسکو تقسیم جمع کہتے ہین ـ دوسری یہہ ہے کہ حصہ مشترک کو ایک شئے معین مین متعین کرنا مثلاً ایک قطعہ زمین کو دو ٹکرونمین تقسیم کرنا اسکو تقسیم تفریق اور تقسیم فرد کہتے ہین

مادہ (۱۱۱۶) تقسیم افراز اور مبادلہ کے ساتھہ جو ہوتے ہے اوسکی یہہ مثال ہے کہ ایک کیل گیہون جو نصفا نصف مشترک ہین تو اوسکا ایک ایک دانہ انہمانصف مشترک ہے تو اوسکی برابر دو حصہ کرنا یہ قسمۃ الجمیع ایک کو ایک حصہ دینا اور دوسریکو دوسرا حصہ دینا گویا یہہ حصہ جدا کرکے اسکے حصہ کے بدلہ اسکو دیا اور دوسرا حصہ جدا کرکے اوسکے حصہ بدلے اوسکو دیا ـ ایسے ہی یکقطعہ زمین جو نصفا نصف مشترک ہے اور ہر ہر جُہیر مین نصف نصف حق ہے یہ قسمتہ اونکا دو حصہ برابر کرنا اور اسکو یک حصہ اوسکے حصہ کے بدلے دینا اور اوسکو ایکحصہ اسکے حصہ کے بدلے دیناہے ـ

مادہ (۱۱۱۷) مثلیات مین غالباً قسمت افراز ہوتی ہے اسیلئے اگر یک حصہ دار کی غیبت مین اپنا اپنا حصہ بے اجازت لے لے تو جایز ہے مگر جب تک کہ

حصہ دار غایب اگر اپنا حصہ نہ لیلیوے یہہ تقسیم کامل نہوگی اسیلئے اگر غایب کا حصہ تلف ہوگیا تو یہہ حصہ جو اس شخص نے لیا ہے دونونمین مشترک ہوگا۔

مادہ (۱۱۱۸) قیمتی چیزونمین غالبا قسمتِ مبادلہ ہوتی ہے اور مبادلہ باتراضی ہوتا ہے یا بحکم قاضی۔ تو بدون اجازت شریک غائب کے قیمیات مین تقسیم کرکے اپنا حصہ لینا جایز نہین ہے۔

مادہ (۱۱۱۹) مکیلات اور موزونات اور عددیات متقاربہ مثلاً اخروٹ اور انڈے مثلیات مین اور ظروف باعتبار اختلاف صنعت کے اور موزونات متقاربہ سب قیمتی ہین اور گیہون جسمین جو ملے ہوی ہین قیمتی ہین یعنی ہر مثلے جو خلاف جنس سے اسطرح خلط ہوجاوے کہ تمیز نہو سکے تو قیمتی ہوجائنگے اور گرسے نا بنی کی چیزین بہے قیمتی ہین اور جازم اور شطرنجے جو گزون کے حساب سے بکتی ہے اور اون مین تفاوت بہت نہین ہے وہ سب مثلی ہین اور حیوانات اور وہ عددیات متفاوتہ جنکی قیمت مین تفاوت بہت ہے تربوز وغیرہ سب قیمتی ہین اور قلمی کتابین قیمتی ہین اور چہاپہ کے کتابین مثلی ہین۔

مادہ (۱۱۲۰) قسمت الجمع اور قسمۃ التفریق دونو دو دو قسم مین قسمت الرضا اور قسمت القضا۔

مادہ (۱۱۲۱) دونو حصہ دار آپسمین یا قاضی کے پاس راضی ہوکر تقسیم

کرلین وہ قسمت الرضا ہے۔

مادہ (۱۱۲۲) قاضی بروقت طلب حصہ دارونکے بحکومت تقسیم کردا وسکو تقسیم قضا کہتے ہین

فصل ثانی تقسیم کے شرطونکا بیان ۔

مادہ (۱۱۲۳) شرط یہہ ہے کہ مقسوم مال معین ہو اسلئے دین مشترک قبضہ سے پہلے تقسیم نہین ہوسکتا ہے مثلاً ایک شخص لوگونپر قرض چہوڑکر مرگیا تو اسمین وارثون نے اسطرح تقسیم کرلیا کہ فلان کے ذمہ کا قرض فلان وارث لیوی اور فلانکے ذمہ کا قرض فلان لیگا صحیح نہوگا اور اسیطرح ہر ایک وارث جو وصول کریگا اسمین سب وارثونکا حق ہے دیکہو فصل ثالث باب اوّل ۔

مادہ (۱۱۲۴) بدون افراز حصونکی تقسیم صحیح نہین ہوسکتی ہے مثلاً ایک حصے والے نے کہا کہ گیہونکے اس ڈہیر مین سے اسطرف سے تو لیلے اور اسطرف سے مین لیلیتا ہون تقسیم صحیح نہوگی

مادہ (۱۱۲۵) شرط یہہ ہے کہ مقسوم سب شرکا کا وقت تقسیم کے ملک ہو اسیلئے اگر تقسیم کے بعد کل مقسوم کا کوئی حقدار نکلا تو تقسیم باطل ہوسکے اور ایسی ہی اگر مقسوم مین کوئی اور حصہ دار نصف یا تہائی کا نکلا تو تقسیم باطل ہے اور دوبارہ تقسیم کرنا لازم ہوگا اور ایسی ہی اگر کوئی ایک تمام حصہ کا مستحق ہو تو تقسیم کرنا باطل ہے اور باقے سب شرکاء مین مشترک اور اگر کوئی ایک حصے مین کسی مقدار کا یا کسی جزو مشترک کا حقدار نکلا تو اس حصہ والے کو اختیار ہے

کہ یا تقسیم فسخ کرے یا اوس حصہ والے سے کہ جسمین اسکا حصہ ہے اپنا حصہ لیلیوے مثلاً قطعہ زمین ۱۶۰ گز ہے دو آدمیون نے نصفا نصف بانٹ لیا اب ایک شخص آدہی حصہ کا حقدار نکلا تو اسکو اختیار ہے کہ تقسیم فسخ کری یا جسکی حصہ مین اسکا حصہ ہے اوس سے ربع یعنی ۴۰ گز زمین لیوے اور اگر دونو حصونمین سے کسے مقدار کا حقدار نکلا اگر سب کے مساوی ہے تو تقسیم نہو گے اور اگر اس کا حصہ دوسریکے حصہ سے زیادہ ہے تو زیادتے کا اعتبار ہوگا گویا اس ایک حصہ مین یک مقدار معین کا حقدار نکلا اور اگر دوسرا حصہ زیادہ ہے تو اوسکو اختیار ہے کہ تقسیم فسخ کری یا اپنی شریک پر بمقدار نقصان رجوع کرے۔

مادہ (۱۱۲۶) فضولی کا تقسیم کرنا اجازت پر موقوف ہے قولے ہو یا فعلے مثلاً ایک شخص نے کسیکا مال مشترک تقسیم کر دیا تو جایز نہوگا اگر اصل مالک یہہ کہے کہ تو نے اچھا کیا اور اپنی حصون پر تصرفِ مالکانہ کیا یعنی اپنا حصہ بیچ ڈالا یا اجارہ دیا تو تقسیم صحیح ہوگے۔

مادہ (۱۱۲۷) شرط یہہ ہے کہ تقسیم حصونکی بحسب استحقاق برابر ہو اور اسمین نقصان فاحش نہو اسلئی غبنِ فاحش کا دعوی تقسیم مین سنا جائیگا لیکن جب شریکون نے اپنا اپنا حصہ جدا کر کے اپنی قبضہ مین کر لیا دعوی غبن مسموع نہوگا۔

مادہ (۱۱۲۸) تقسیم تراضی مین سب حصے والونکی رضامندی شرط ہے اسلئے اگر ایک موجود نہو قسمت رضا صحیح نہو گے اور اگر انمین صغیر ہے کہ اوسکا ولے

وصی اسکے قایم مقام ہے اگر صغیر کا نہ کوئی ولی ہی نہ وصی ہے تو حاکم کے حکم پر موقوف ہے کہ حاکم اپنی طرفسی ایک شخص وصی مقرر کر کر تقسیم کرا دیگا۔

مادہ (۱۱۲۹) قسمت انقضا مین دعوی کرنا شرط ہے یعنی جب تک حاکم کے یہان کوئی نالش نکری تو حاکم جبراً تقسیم نکریگا۔

مادہ (۱۱۳۰) اگر کئی حصہ والے تقسیم کا دعوی کرین اور بعض چاہین کہ تقسیم نہو تو اگر مال مشترک قابل تقسیم کے ہے تو حاکم تقسیم کریگا اسکا ذکر فصل ثالث مین اور فصل رابع مین آتا ہے

مادہ (۱۱۳۱) مال قابل القسم وہ ہے کہ جو منفعت اوس سے مقصود ہے بعد تقسیم کے بہہ لے جاوے یعنے تقسیم کے بعد ایسا نہو کہ منفعت نہ لیجا سکے۔

فصل سوم قسمت جمع کے بیان مین۔

مادہ (۱۱۳۲) جتنی چیزین ایک جنس کے ہون اونمین قسمت القضا جاری ہوسکتی ہے یعنے حاکم ایک شخص کو بلا کر تقسیم کر سکتا ہے مثلی ہو یا قیمتی۔

مادہ (۱۱۳۳) وہ مثلیات کہ جنکی جنس ایک ہو اور اوسکے افراد مین فرق و تفاوت بہی نہو اور انکی تقسیم سے کسی شریک کو مضرت نہووے ہر شخص اپنا تمام حق لیکر مالک ہو سکتا ہے مثلاً کچھ گیہون دو شخصون مین مشترک ہین تو انکا موافق حصو نکے تقسیم کرنے سے اور ہر شخص اپنی حصہ کے لینے سے مالک مستقل ہو جاتا ہے اور اتنی درہم سونا گلایا ہوا اور اتنی اوقیہ چاندی گلائی ہوئی اور اتنی وزنکا تانبا اور لوہا یا اتنا گز اون کا یا اتنا گز ا بر ز ہ کا

یا اتنی انڈی سب قسم مثلیات ہین۔

مادہ (۱۱۳۴) قیمتی جنس والے چیزین اگرچہ اونکے افراد مین تفاوت ہو گویا باعتبار اونکے جزجز ہونیکے قابل تقسیم نہین ہین مثلاً پانچسو کریان دو آدمیون مین مشترک ہون تو گویا ہر شخص نے اپنا حق معین لے لیا اور اسی طرح سو اونٹ اور سو گای۔

مادہ (۱۱۳۵) قسمت القضا اجناس مختلفہ مین جاری نہو گے یعنی جتنی چیزین مختلف الجنس مشترک ہون خواہ وہ مثلی ہون و یا قیمتی یعنی حاکم کو یہہ جایز نہین کہ یک شریک کے نالش پر قسمت جمع جبر تقسیم کر دی مثلاً ایک شریک کو کسیقدر گیہون دی دیوی اور دوسریکو اوسکی مقابلہ مین کسیقدر جو دیدیوے اور تیسریکو اوسکے مقابلہ مین بکریان دی دیوے اور چوتہی کو اسکے مقابلہ مین اونٹ یا گای دی دیوے اور پانچوین کو تلوار دی دے اور کسیکو حویلی دیوے اور کسیکو دوکان یا اسباب دی دے تو جایز نہین ہے لیکن اگر شرکا آپسمین ملکر تقسیم اسطرح کرلین تو جایز ہے۔

مادہ (۱۱۳۶) برتن اگرچہ ایک ہی شئے معدنی کے بنی ہوئی ہون مگر باعتبار ساخت اور گہڑت کے علیحدہ علیحدہ ہین تو وہ مختلف الجنس متصور رہتے ہین

مادہ (۱۱۳۷) زیور اور بڑے موتی اور جواہر سب مختلف الجنس ہین مگر چہوٹا جواہر اور چہوٹے موتی جنکے قیمت مین کچہہ تفاوت نہین ہے اور الماس متحد الجنس ہین۔

مادہ (۱۳۸) حویلیان اور دوکانین اور اسباب سب مختلف الجنس ہین بقسمت جمع تقسیم نہین ہوسکتی ہین مثلاً ایک شریک کو یک حویلی اور دوسرے کو یک حویلی بقسمت قضا دیوین جایز نہین بلکہ بوجہ قسمت تفریق دیسکتی ہین

فصل چہارم قسمت تفریق کے بیان مین

مادہ (۱۳۹) جس شے مشترک کے حصہ کرنمین کسے شریک کا ضرر نہو تو وہ قابل قسمت ہے مثلاً قطعہ زمین کے کئے ایسے حصہ کئے جاوین کہ ہر حصہ مین مکان بن سکتا ہے یا درخت لگائی جاسکتے ہین یا کنوی کہودا جاسکتا ہے یا اسایش ہر طرح کی حاصل ہوسکتی ہے - یا ایسی دو منزلہ حویلی ہے کہ یک منزل مردانہ اور دوسرے زنانہ ہے کہ منفعت سکونت ہر حصہ مین قایم اور ہر حصہ کو یک یک گہر پورا مل سکتا ہے اسی لئی اس قطعہ زمین اور اس دو منزلہ حویلی مین قسمت قضا جاری ہوسکتی ہے یعنی اگر یک شریک تقسیم کا مدعے ہو اور دوسرا نہ چاہے تو حاکم جبراً تقسیم کرا دیگا ۔

مادہ (۱۴۰) اگر تقسیم مین یک کا حصہ ایسا ہی کہ اس مین اسایش مقصود قایم ہے اور دوسرے کا حصہ ایسا ہے کہ اوسمین منفعت مقصود سکونت وغیرہ حاصل نہین ہے اور اول مدعے تقسیم ہے حکم تقسیم جبراً کرا دیگا مثلاً ایک حویلی مین یک کا حصہ اتنا بڑا ہے کہ اوسکو ہر طرح کا آرام حاصل ہوسکتا ہے اور دوسریکا حصہ ایسا چہوٹا ہے کہ اوسمین کچہ آرام نہین ہوسکتا

مادہ (۱۱۴۱) ہر ہر شریک کو اگر تقسیم سے ضرر ہوتا ہے تو تقسیم نہو سکیگی مثلاً چکی اگر تقسیم ہووی تو کسی کام کے قابل نہین رہتی ہے اسلئے اگر یک حصہ دار مدعی ہو تو حاکم جبراً تقسیم نکریگا اگر آپس مین راضی ہوکر تقسیم کرلین تو جایز ہے اور ایسی ہی حمام اور کنوا اور پانی کے نالے اور چہوٹے کوٹہری اور دیوار جو دو گہر وغیرہ مین مشترک ہو تقسیم نہین ہوسکتی ہین اور ایسی ہی جو چیز بدون توڑنے اور کاٹنے کے تقسیم نہو سکیگی اسکا بہی یہہ حکم ہے مثلاً کوئی جانور اور زین اور گاڑی اور جبہ اور مہر کا نگینہ ان سب مین تقسیم جبراً نہین ہوسکتی ہے۔

مادہ (۱۱۴۲) جیسا کتاب مشترک کے ورق ورق ہوکر تقسیم نہین ہوسکتی ہے ویسے ہی اوسکے جز جزا اور جلد جلد ہوکر تقسیم نہین ہوسکتی ہے۔

مادہ (۱۱۴۳) اگر دو شخص یا کئی شخص راستہ مین مشترک ہین اور اور کسیکو اوسمین حق مرور نہین ہے اور ایک طالب تقسیم ہے اور ایک نہین تو اگر بعد تقسیم کے ہر شخص کو راستہ قایم رہیگا تقسیم کیا جاوے ورنہ تقسیم نہین ہوسکتا ہے لیکن ہر شخص کے لئی اگر راستہ اور بہی ہے کہ وہ اسی راستہ کا محتاج نہین ہین تو تقسیم کرسکتی ہین ۔

مادہ (۱۱۴۴) سیل کا بہی یہہ ہی حکم ہے کہ جو راستہ کا ہے اگر تقسیم کے بعد ہر شخص کو نالے پانی کے جاری ہونیکے لئی جدا جدا مل سکتی ہے یا اونکے لئی سوا اس نالے کے اور بہے نالیان پانی کے ہین تو تقسیم ہوسکتی ہی ورنہ نہین

مادہ (۱۱۴۵) جیسا یہہ جایز ہے کہ ایک شخص اپنی راستہ کی زمین بیچکر اوسمین حقِ مرور قایم رکھہ سکتا ہے ایسے ہی یہہ بہی جایز ہے کہ دو شریک زمین مشترک تقسیم کرلین اور رقبۂ زمین ایک کی ملک ہو جاوی اور دوسریکو فقط حقِ مرور اوسمین رہے —

مادہ (۱۱۴۶) جیسا ایک دیوار حویلی کی تقسیم مین دو شریکونمین مشترک رہہ سکتی ہے ویسی ہی یہہ بہی ہو سکتا ہے کہ دیوار ایک حصہ دار کی ملک خاص ہووے —

فصلِ پنجم تقسیم کی کیفیت کا بیان —

مادہ (۱۱۴۷) مالِ مشترک مکیلات کیل سے اور موزونات وزن سے اور عددیات شمار سے اور گز سے ناپنی کے چیزین کرکے تقسیم کرنا چاہین —

مادہ (۱۱۴۸) زمین تو گز سے ناپی جاتے ہے مگر درخت اور بنا قیمتاً تقسیم ہوتے ہین

مادہ (۱۱۴۹) ایک حصہ مین عملہ زیادہ قیمت کا ہے اور دوسرے حصہ مین عملہ کم قیمت کا ہے تو اس حصہ مین اگر زمین زیادہ کرکے قیمت پورے کے جاوی تو بہتر ورنہ قیمت مقرر ہو کر جسقدر رکم ہے اوسقدر نقد دیا جاوے —

مادہ (۱۱۵۰) دو منزلہ حویلی کے اوپر کے منزل اور نیچے کی منزل کے قیمت آنکی جاوی اور باعتبار قیمت کے تقسیم ہونا چاہئی —

مادہ (۱۱۵۱) تقسیم کرنے والونکو لازم ہے کہ حویلی کا نقشہ الگ اوتارلین اور سب زمین پیمایش کرلین اور عملہ کی قیمت ایک لین اور حصہ الگ الگ

اور برابر اسطرح کرلین کہ ایک کو دوسرے سے علاقہ نرہے اور حق الشرب اور حق مسیل اور حق طریق ہر ایک کا قایم کرلین اور حصہ اول و دوم وسوم مقرر کرلین پھر قرعہ اسطرح ڈالین کہ جسکا نام پہلے نکلے وہ حصہ اوّل اور جسکا نام اوسکے بعد نکلے وہ حصہ دوم اور جو اسکے بعد ہو وہ حصہ سوم پاوے اور علی ہذا القیاس —

مادہ (۱۱۵۲) وظایف سلطانی اگر لوگونکی زندگی کی حفاظت کے لئی ہے تو اون پر برابر تقسیم ہونگے عورتون اور بچون کا نام دفتر مین درج نہین ہوتا ہے اور اگر عمارات اور مکانات کی حفاظت کے لئی ہین تو جسقدر کہ عمارت اور املاک اوسکے حفاظت مین ہے اوسیقدر وظیفہ بہی ہوگا دیکھو مادہ ۸۷ الغرم بالغنم —

فصل ششم خیارات کے بیان مین —

مادہ (۱۱۵۳) جیسا بیع مین خیار شرط اور رویت خیار عیب جاری ہوتا ہے ویسا ہے تقسیم مین بہی ہوتا ہے مثلاً آپسمین راضی ہوکر اسطرح تقسیم کیا کہ ایک حصہ مین اتنی گیہون اور دوسرے کے حصہ مین اسقدر جو اور تیسرے کے اتنی بکریان اور چوتہے کے اتنی گائی اور وقت تقسیم کے یہہ شرط کے کہ اتنی دنکا ہمکو اختیار رہے تو اس مدت مین چاہین تقسیم رکہین چاہین فسخ کرین اور ایسے ہی اگر بے دیکھی تقسیم کیا اور پہر حصہ عیب دار نکلا تو چاہے تقسیم

قبول کرے چاہے تقسیم رد کرے —

مادہ (۱۱۵۴) قیمیات متحدۃ الجنس کی تقسیم مین خیار شرط اور خیار رویت اور خیار عیب جاری ہوتے مین مثلاً سو بکریان آپسمین تقسیم کرین اور اگر یہہ شرط کے کہ اتنی دنکا اختیار ہے تو اس مدت مین چاہین قبول کرین چاہین ادا کرین اور اگر ایک نے اپنی حصہ کی بکریان نہ دیکھی تہین تو دیکھنی پر اختیار ہے اور ایسے ہے اگر عیب قدیم اونمین نکلا تو بہی اختیار ہے —

مادہ (۱۱۵۵) مثلیات متحدۃ الجنس مین خیار شرط اور خیار رویت نہین ہوتا ہے مثلاً گیہون بخیار شرط یا بخیار رویت آپسمین تقسیم کے تو دعوے خیار معتبر نہوگا مگر بخیار عیب معتبر ہوگا کہ گیہونمین عیب نکلا تو تقسیم رد ہوسکیگے —

فصل ہفتم تقسیم کے فسخ اور اقالہ کا بیان —

مادہ (۱۱۵۶) اپنی اپنی حصہ کے پورا لے لینے سے تقسیم تمام ہو جاتی ہے —

مادہ (۱۱۵۷) جب تقسیم تمام ہو چکی پہر اوس سے رجوع کرنا جائز نہین ہے —

مادہ (۱۱۵۸) تقسیم کرتے کرتے اکثر کے حصہ تو نکل چکی اور ایک حصہ رہ گیا تو اگر قسمت رضا ہے تو تقسیم کرنی سے رجوع کرسکتی ہین اور اگر قسمت قضا ہے تو رجوع نہین ہوسکتی ہے —

مادہ (۱۱۵۹) اگر تقسیم کے بعد سب آپسمین راضی ہوکر چاہین کہ اقالہ کرلین تو جائز ہے مال جیسا پہلے تہا ویسا ہی مشترک کردین —

مادہ (۱۱۶۰) اگر تقسیم مین غبن فاحش واقع ہوا تو فسخ ہوکر دوبارہ تقسیم برابر ہوسکتی ہے

مادہ (۱۱۶۱) اگر تقسیم کے بعد یہہ ظاہر ہوا کہ مورث قرضدار مر گیا ہی تو تقسیم فسخ ہو گے یا سب وارثون نے قرض ادا کر دیا یا قرض خواہون نے معاف اور ابرا کر دیا یا مورث نے اور مال جبہے چہوڑا کہ دین اوس سے ادا ہو سکتا ہے تو تقسیم فسخ نہو گے

فصل ہشتم تقسیم کے احکام

مادہ (۱۱۶۲) تقسیم کے بعد ہر شخص اپنی حصہ پر مالک مستقل ہو جاتا ہے کہ کسیکو اوسمین کچھہ علاقہ نہین رہتا ہے اور ہر شخص اپنی حصہ مین جسطرح چاہی تصرف کر سکتا ہے جیسا باب ثالث مین بیان ہوگا ایک حویلی جو دو شخصو نمین تقسیم ہو وے ایک کے حصہ مین عملہ آیا اور ایک کے حصہ مین زمین زمین والے کو اختیار ہے چاہے درخت لگاوی چاہے کنوا کہودے چاہے نہر جاری کرے یا جتنا چاہے بلند مکان بناوی عملہ والیکو یہہ اختیار نہین ہے کہ اسکو منع کر سکے اگرچہ اوسکی ہوا اور دہوپ رک جاوے ۔

مادہ (۱۱۶۳) زمین کی تقسیم مین بے ذکر درخت بہی داخل ہونگی اور اگر سامان اور عملہ تقسیم ہے تو اوسمین درخت بہی شامل ہونگے یعنی اگر ایک حصہ مین درخت اور عملہ آوے اور حصہ والے کو کچہہ حاجت ذکر عام کی نہین ہے کہ یہہ کہے تمام مرافق اور تمام حقوق کے ساتہہ تقسیم ہوئی ــــ

مادہ (۱۱۶۴) زمین اور سامانکی تقسیم مین بے ذکر صریح زراعت اور میوجات داخل نہین ہونگے اگر اونکا ذکر نہین آیا تو بدستور مشترک رہینگے خواہ تقسیم

وقت الفاظ عام مثل جمع حقوقہا مذکور ہون یا نہون۔

مادہ (۱۱۶۵) حق الطریق اور حق المسیل بہرحال تقسیم مین داخل ہین یعنے جسکے حصہ مین واقع ہونگے اوسی کا حق ہونگے ذکر ہو یا نہو۔

مادہ (۱۱۶۶) اگر تقسیم کے وقت یہہ شرط کے گئی کہ طریق اور مسیل دوسرےکے حصہ مین ہے تو شرط معتبر ہے۔

مادہ (۱۱۶۷) اگر طریق ایک حصہ کا دوسرے حصہ مین آگیا مگر یہہ شرط نہین ہے کہ اوسکے ساتہہ باقی رہیگا اگر دوسرے طرف پہیرا جا سکتا ہے۔ تو پہیر جائیگا وقت تقسیم کے لفظ عام جمع ہونا کہا گیا یا نکہا گیا اگر راستہ دوسرے طرف پہیرنے کے قابل نہین ہے اور وقت تقسیم کے لفظ جمیع حقوقہا ذکر کیا گیا تو طریق جیسا ہے ویسا ہی باقی رہیگا اور اگر وہ لفظ عام مذکور نہین ہوا تو تقسیم فسخ ہوجائیگی اور مسیل کا حکم بہی یہہ ہے۔

مادہ (۱۱۶۸) دو شخصونکی ایک حویلی مشترک ہے اور اوسمین دوسرے گہر کا راستہ ہے وہ تقسیم کرنا چاہین تو راستہ والا منع نہین کرسکتا ہے مگر یہہ دونون اوسکا راستہ ویسا ہی رہنے دینگے جیسا تہا اور بیع اس حویلی کے مع اس راستہ کے کہ باتفاق ان تینون کے ہوسکیگی اگر یہہ طریق تینونمین مشترک ہے تو اوسکی قیمت بہی تہائی تہائی تقسیم ہوگی اور اگر رقبہ طریق کا اون حویلی والونکا ہے اور اس شخص کو فقط حق مرور ہے تو ہر شخص اپنا اپنا حق دیگا اور

زمین معہ حق مرور کے اور بے حق مرور کے قیمت کی جائی فاضل تو حق مرور والے کا ہے اور باقی حویلے والونکا حق ہے اور سیل مانند طریق کے ہے یعنے جب حق سیل حویلی مشترکہ مین ہے تو وقت تقسیم کے جیسا ہے ویسا چھوڑا جائیگا۔

مادہ (۱۱۶۹) یک حویلی کے میدان مین کسے کا گھر کہ یہہ گھر والے اوسمین سے راستہ چلتے ہین حویلی والے چاہتے ہین کہ حویلی آپسمین تقسیم کر لین تو گھر والا اونکو منع نہین کرسکتا ہے مگر ضرور ہی کہ اس گھر والے راستہ رکہین گے ۔

مادہ (۱۱۷۰) ایک حویلی کے دو حصہ تقسیم ہوئی اور دو نو حصونمین ایک دیوار مشترک ہے کہ یک حصہ کی کڑیون کے سرے اس دیوار پر ہین اور دوسرے سرے اور دیوار پر ہین اگر وقت تقسیم کے یہہ قرار پایا تہا کہ یہہ کڑیان اوٹھائین گے تو اوٹھائی جاوین ورنہ نہین اور ایسی ہی دو حصہ والو نکے درمیان یک دیوار ہے کہ ایک حصہ والے کی کڑیان اوسپر رکہے ہوئی ہین اونکا بھی یہی حکم ہے

مادہ (۱۱۷۱) یک حصہ کے درختونکی ڈالیان دوسرے حصہ پر جھکے ہوئی ہین اگر وقت تقسیم یہہ ٹہرا تہا کہ کاٹ ڈالین گے تو کاٹ ڈالین ورنہ نہین ۔

مادہ (۱۱۷۲) یک حویلی مشترک کا طریق خاص مین حق مرور ہے اور حویلی جو تقسیم کی گئی تو سب حصہ والے اوس طریق خاص مین کہڑکی (تہی) اور دروازہ بنیا نکال سکتی ہین اور کوچہ والے اوسکو منع نہین کر سکتی ہین ۔

مادہ (۱۱۷۳) تقسیم سے پہلے یک حصہ والے نے جائی مشترک مین کچہہ مکان بنایا

اب تقسیم کے وقت اگر بنانی والے کے حصہ مین وہ نکال آیا تو بہتر ورنہ جبراً تُوڑ وادینگے

فصلِ نہم مہایاۃ کے بیان مین ۔

مادہ (۱۱۷۴) مہایاۃ منافع کی تقسیم کو کہتے ہین ۔

مادہ (۱۱۷۵) مثلیات مین مہایاۃ نہین ہو سکتا ہے بلکہ قیمتی چیز ونمین ہوسکتا ہے کیونکہ جب تک وہ باقی ہین انتفاع ممکن ہوگا ۔

مادہ (۱۱۷۶) مہایاۃ دو قسم ہے یک مہایاۃ زمانی کہ آپسمین یہہ قرار پائی کہ زمین مشترک کو یہہ شخص ایکسال زراعت کرے اور دوسرا دوسرے سال یا حویلی مشترک مین ایک شخص ایک سال رہے اور دوسرا دوسرے سال ۔ دویم مہایاۃِ مکانی ۔ کہ دونو آپسمین ٹہرالین کہ نصف زمین وہ کاشت کرے اور نصف زمین وہ کاشت کرے یا اس حویلی مشترک مین ایک جانب یک رہے اور دوسرا جانب دوسرا یا گہرونمین سے ایک گہر مین ایک ہے اور دوسرا دوسرے گہر مین ۔

مادہ (۱۱۷۷) جیسا ایک جانور مین مہایاۃ ہو سکتا ہے کہ باری باری ہر شخص اوسکو استعمال کرے ایسا دو حیوانونمین بھی ہوسکتا ہے کہ ایک کو ایک اور دوسرے کو دوسرا استعمال ملاوے

مادہ (۱۱۷۸) مہایاۃ زمانی مین حقیقت مین مبادلہ ہے یعنے یہہ حصہ دار یکسال اس حویلے مین بعوض اوسکے رہیگا کہ دوسرا دوسرے سال اس حویلی مین رہیگا اسلئے ذکرِ مدت ضرور ہے ۔

مادہ (۱۱۷۹) مہایاۃِ مکانی گویا تقسیم افراز ہے یعنے اس مہایاۃ سے پہلے

ہر حصہ لے کو ہر ہر جزو مین حقِ منفعت ہے پس اسنی یک جانب اپنا حقِ
منفعت اور اوس نے ایک جانب اپنا حقِ منفعت جمع کر لیا اسلیئے اسمین
ذکر و تعینِ مدت لازم نہین ہے۔

ماده (۱۱۸۰) جیسا مہایاۃ زمانی مین قرعہ سے تعین کرنا جایز ہے کہ سالِ اوّل
اوس مین کون رہے اور سالِ دویم کون رہے ایسا ہے مہایاۃ مکانی مین
بہی قرعہ ڈالنا جایز ہے کہ اِس قطعہ مین کون رہی اور اس قطعہ مین کون رہے۔

ماده (۱۱۸۱) اگر اشیاء متعددہ مین ایک شخص مہایاۃ کا مدعی ہے اور دوسرا
ناراض ہے اگر اونمین ایک ہی قسم کی منفعت ہے تو مہایاۃ جبراً ہو سکتا ہے
اور اگر مختلف ہے تو نہین ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص چاہتا ہے کہ یک گہر مین
رہون اور دوسرا دوسرے گہر مین تو مہایاۃ جبراً ہو سکتا ہے اور ایک
چاہی کہ مین گہر مین رہون اور دوسرا زراعت کرے یا وہ رہے اور
مین حمام کا کرایہ لون تو بے تراضی جبراً مہایاۃ نہین ہو سکتا ہے۔

ماده (۱۱۸۲) قابلِ تقسیم مین ایک شخص مدعی تقسیم ہے اور دوسرا مدعی مہایاۃ ہے
تقسیم کا دعوی جاری ہوگا۔ اور ایک شخص مہایاۃ کا خواہاں ہے اور دوسرا اوس سے
ناراض ہے مہایاۃ جبراً ہو سکیگا۔

ماده (۱۱۸۳) جو چیزین کہ قابلِ تقسیم نہین مین اونمین مہایاۃ جبراً ہو سکتا ہے۔

ماده (۱۱۸۴) جو چیزین کہ تمام منفعت اور رفاہ آرام کے لیئے بنائی گئی ہین

اور کرایہ پر جاری کی جاوین تو حصہ دار کرایہ تقسیم کرتے رہین مثلاً کشتی چکی
قہوہ خانہ حمام اور اگر یک حصہ دار کرایہ دینی سے انکار کری تو مہایاۃ جبرا ہو گا
کہ ایک دن کا کرایہ ایک لیوے اور دوسرے دن کا دوسرا اور اگر ایک کی
باری مین کرایہ زیادہ آوئی تو زیادہ سب مین شرکت یعنی بدام مساوی تقسیم کرینگے

مادہ (۱۱۸۵) مہایاۃ زمانی اور مکانی مین جیسا اپنی ذاتی استعمال مین لانا جایز ہے
ویسا ہی کرایہ وغیرہ دینا جایز ہے۔

مادہ (۱۱۸۶) اگر کوئی چیز ایسی ہے کہ منفعت عام کے لئے تو نہین بنای گی ہے
مثلاً حویلی رہنی کے لاے اپنی اپنی باری کرایہ دینا ٹہرا اگر ایک کے باری مین
کرایہ زیادہ آیا تو اوروں کو اوس زیادہ مین کچھ حق نہین ہے (دیکھو مادہ ۱۱۸۴)
اور مثلاً ایک نے ایک گہر کچھ کرایہ پر دیا اور دوسرے نے زیادہ کرایہ تو اس زیادتے
مین دوسرے کو حق نہوگا۔

مادہ (۱۱۸۷) اعیان مشترکہ مین مہایاۃ نہین ہوسکتا ہے۔ مثلاً ایک شخص یک
درخت کا پہل لے۔ی اور دوسرا دوسرے کا اور مثلاً ایک شخص بکریونکی ایک ریوڑ کا
مندا دودہ لیا کری اور دوسرا دوسری ریوڑ کا اور ایک شخص ایک ریوڑ کے اون لیا کری
اور دوسرا دوسرے کی۔

مادہ (۱۱۸۸) اگرچہ مہایاۃ بالتراضی فسخ ہو سکتا ہے مگر جب تک کہ ایک شخص نے
اپنا حصہ مہایاۃ کرایہ کو دیا ہو بی انقضائی مدت کرایہ فسخ نہین ہوسکتا ہے

مادہ (۱۱۸۹) مہایاۃ جو بحکم حاکم ہوا وسکو سب راضی ہوکر فسخ کرسکتی ہین ایک شخص
مادہ (۱۱۹۰) ایک حصہ دار بیع یا تقسیم کی لئی مہایاۃ فسخ کرسکتا ہے اور
بی سبب اگر فسخ کرتا چاہی تو حاکم اوسکی مدد نہ کریگا۔
مادہ (۱۱۹۱) ایک یا سب حصہ دار وںکے مرنے سے مہایاۃ زایل نہین ہوسکتا ہے۔

باب سویم جو مسایل کہ دیوارون اور ہمسایون سے متعلق ہین
اوس مین چار فصلین ہین۔ فصل اوّل املاک کے احکام کے قواعد

مادہ (۱۱۹۲) ہر شخص اپنی ملک مین جیسا چاہے تصرف کرسکتا ہے مگر جب
اوسکے ساتھہ کسی اور کا حق متعلق ہو تو یہہ شخص مالک کو اوسمین تصرف
کرنے سے منع کرسکتا ہے مثلاً بالاخانہ ایک کا ہے اور نیچے کا گھر ایک کا
ہے بالاخانہ والے کو یہہ حق ہے کہ منزل زیرین پر قرار اور قیام رہے
ورنہ بے اجازت بالاخانہ والے کے اپنا مکان زیرین نہین توڑ سکتا ہے
کیونکہ یہہ توڑ دیگا تو اوسکا بالاخانہ کیونکر قرار پزیر ہوگا اور مکان زیرین
والے کو اسپر یہہ حق ہے کہ چھت قایم رکھے تا بارش اور دہوپ سے
محفوظ رہے۔
مادہ (۱۱۹۳) اگر دو نو کا دروازہ ایک ہی ہے تو دو نو بالاشتراک آمد و رفت
کرسکین گے ایک دوسرے کو منع نہین کرسکتا ہے۔
مادہ (۱۱۹۴) جو شخص کسی جگہہ کا مالک ہوا تو اوپر اور نیچے سب کا مالک ہے

نیچے کنوا وغیرہ بنائے یا اوپر مکان بنائے

مادہ (۱۱۹۵) اپنی حویلے مین ایک شخص نے کوٹہری نبائی تو اوسپر سائبان ایسا کہڑا کر کہ ہمسایہ کی ہوا روکدے اگر کہڑا کریگا تو جسقدر ہمسایہ کے ہوا روکے ہے اوسقدر کاٹ دیا جاوے ۔

مادہ (۱۱۹۶) اگر ایک شخص کے باغ کے درختون کی ڈالیان دوسرے کے باغ یا گہر پر سایہ انداز ہین کہ اوس سے ہوا رکتی ہے تو اوسکو ہوا کی کہوے نکلے لئے ڈالیو نکے کاٹنی یا اوٹہالینیکا حکم کرین گے اور اگر یہہ دعوے کرے کہ تیرے درختون کے سایہ مین میرے باغ کے درخت اور زراعت کو ضرر ہے تو درخت نہین کاٹے جائین گے ۔

مادہ (۱۱۹۷) جب تک کہ ضرر فاحش دوسرے کو نہوے مالک کو اوسکے ملک مین تصرف سے منع نہین کر سکتے ہین ۔

فصل ثانی ہمسایہ کے معاملات کا بیان ۔

مادہ (۱۱۹۸) اپنی دیوار پر کچہہ رکہنا یا بنانا جایز ہے جبتک کہ ہمسایہ کو ضرر فاحش نہووے

مادہ (۱۱۹۹) ضرر فاحش جو حوایج اور منافع اصلیے مثل سکونت وغیرہ کو مانع ہووے یا اسکے گہر کے بنیاد وغیرہ کو سست کرے یا انہدام کا باعث ہووے

مادہ (۱۲۰۰) جس طرح ہوسکے ضرر فاحش دفع کیا جاوے ۔ مثلاً ایک گہر کے پاس لوہار نے دوکان لگالے یا خراس یعنے چکے لگائی تو لوہا کوٹنی سے اور

چکی چلنی سے بنیاد سست ہوتی ہے یا تیلی نے کولہو کھڑا کیا ہے تیل کی بد بو سے
یا دہوین سے رہنا مشکل ہے۔ جسطرح ہو سکے دفع کیا جاوے۔ یا اپنے
زمین مین چکی کے لیے نہر لایا کہ ہمسایہ کی دیوار کو ضرر ہوا یا ہمسایہ کی دیوار کے
نیچے پاخانہ وغیرہ بنایا کہ اوس سے دیوار سست ہوتی ہے یا ہمسایہ کے
گہر کے پاس تنور بنایا کہ اوس سے غبار ایسا اوٹھتا ہے کہ رہنا مشکل ہے
اور یا تنور کے پاس مکان بلند بنایا کہ اوس سے اوسکے ہوا بند ہو گئی
تو یہہ ضرر فاحش دفع کیا جاوے یا کپڑہ کی بازار مین باورچی نے دوکان
لگائی کہ اوسکے دہوین سے کپڑہ خراب ہوتے ہین یا اسکے گہر کے
نہر ٹوٹ گئی اور گہر مین پانی پہیل گیا اوس سے ضرر فاحش ہوا اگر ہمسایہ
دعوا کرے تو اوسکی تعمیر واجب ہوگی۔

مادہ (۱۲۰۱) اگر اون چیزون کو منع کیا کہ حوایج اصلی نہین مثلاً ہوا
یا نظرگاہ یا دہوپ روک گئی تو یہہ ضرر فاحش نہین ہے اور اگر ایسے
بناء قایم کے کہ ہمسایہ کے روشندان بند ہو گئی اور ایسا اندہیرا ہو گیا
کہ پڑہنا نہین ہو سکتا ہے تو اوسکی بنا توڑ ڈالی جائیگی یہہ نہین کہہ سکتے
ہین کہ دروازہ کی روشنی کوٹہرے کے لئی کافی ہے کیونکہ کبھی سردی وغیرہ
کے لئے دروازہ کوٹہرے کا بند کیا جاتا ہے۔ اگر اس کوٹہرے کے
دو روشندان ہین اور ایک روشندان اس بنا سے بند ہو گیا

تو ضرر فاحش نہوگا۔

مادہ (۱۲۰۲) اپنی گہر مین ایسی روشندان بنائی یا کیک بنا بلند بنائی اور اوس مین روشندان رکہے کہ اسمین سے ہمسایہ کا زنانہ یا زنانہ رہنی کی جگہہ مثلاً صحن یا باورچیخانہ یا کنوا دکہلائی دیتا ہے گو اوس مین کچہہ فاصلہ بہی ہو تو بہی یہہ ضرر فاحش سے دفع کیا جائیگا کہ اوسپر روشندان کے بند کرنے کے لئے جبر کرین گے تا زنانہ نہ دکہلائی دے مگر روشندان بالکل بند نہو سکنگے مگر سے ٹٹے جو بنائی گئی اوسکے چہیدونمین سے اگر زنانہ دکہلائی دیتا ہی تو چہیدون کو بند کر دینگے نہ یہہ کہ ٹٹی توڑ واکر دیوار بنوائی جاویگے دیکہو مادہ (۲۲)۔

مادہ (۱۲۰۳) اگر روشندان قد آدم سے اونچے ہین اوسکا اس خیال سے بند کرنا کہ زینہ لگا کر زنانہ دیکہیگا نہین ہوسکتا ہے دیکہو مادہ (۴)۔

مادہ (۱۲۰۴) جمین زنانہ کے رہنی کی جائی نہین ہے اگر باغیچہ دکہائی دیتا ہے تو اس خیال سے کہ کبہی کبہی مستورات اودہر آتے ہین تو اوسکا نظرگاہ بند کیا جائے صحیح نہوگا۔

مادہ (۱۲۰۵) اگر ایک شخص اپنی میوہ کی درخت پر چڑہتا ہے اور اس سے ہمسایہ کا زنانہ دکہائی دیتا ہے لازم ہے کہ پہلے آواز دے کہ گوشہ ہو جاؤ ورنہ بے آواز دئی اگر چڑہیگا تو حاکم اوسکو منع کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۰۶) اگر حویلی کی تقسیم پر ایک حصہ کا زنانہ دکھائی دیتا ہے تو دونو حصہ داروں پر حکم ہوگا کہ دیوار مشترک پردہ کے بنائین -

مادہ (۱۲۰۷) حویلی قدیم کے پاس ایک شخص نے نیا گھر بنایا کہ حویلی قدیم سے انکو ضرر پہنچا ہے تو اسپر لازم ہوگا کہ اپنی ضرر کا خود بند وبست کرے نہ یہہ کہ حویلی قدیم والے پر کچہہ دعوے کرے مثلاً حویلی قدیم کے روشندان میں ازمین سے انکا زنانہ دکہلائی دینی لگا تو اوسکے قدیم روشندان نہ بند ہونگے اسی کو اپنا بند وبست کرنا ضرور ہے یا لوہار کی دوکان قدیم کی پاس کسی نے گھر بنایا تو اونکا یہہ دعوے کہ لوہار کے لوہا کوٹنی سے ہمکو تکلیف ہے مسموع نہو یا بہٹی قدیم کے پاس جو کسی نے گھر بنایا تو یہہ قول انکا کہ میرے گھر مین دہوان اور غبار آتا ہے اوسکے بہٹی موقوف نہ ہوگے وہ اپنا گھر خود اوٹھالیوے -

مادہ (۱۲۰۸) ایک حویلی کے روشندان میدان کیطرف کہلے ہوی ہین اتفاقاً یہہ حویلی گر گئی - اب میدان والے نے میدان مین گھر بنایا اور اسکے بعد حویلی اوسی طرح تیار ہوئی جیسی پہلے تہے اب اگر حویلی کے روشندانون مین سی اس گہر کا زنانہ دکہلائی دیتا ہے تو بند نکی جاینگے بلکہ وہ اپنی گہر کا بند وبست کرلین کہ زنانہ نہ دکہائی دیوے -

مادہ (۱۲۰۹) ایک حویلی مین روشندان ہین کہ اونسے ہمسایہ کا زنانہ دکہائی نہین دیتا ہے - ہمسایہ نے اپنی دیوار بلند اتفاقاً گرادی کہ اب روشندانون

سے اسکا زنانہ دکہائی دینے لگا۔ تو یہہ دعوی اسکا کہ روشندان بند کرے مسموع نہوگا۔ بلکہ اپنا بند وبست خود ہے کرے۔

مادہ (۱۲۱۰) دیوار مشترک کو یک حصہ دار بلند نکر سکیگا اور نہ یہہ کہ اوسپر چڑہکر اپنی بالاخانہ مین جا یا کرے اور نہ اوسکو کسیطرح تغیر دے سکیگا خواہ ہمسایہ کو ضرر ہو یا نہو۔ مگر شریک کو یہہ جایز ہے اگر مکان بناوے تو اوس دیوار پر کڑیان رکہہ سکتا ہے اور جتنی کڑیان یہہ حصہ دار رکہیگا اوتنی ہی دوسرا حصہ دار بہی رکہہ سکتا ہے یعنی جسقدر طاقت ہو اوسکا نصف ہر حصہ دار بوجہہ رکہہ سکتا ہے اور اوس سے زیادہ رکہیگا تو دوسرا منع کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۱۱) ہر حصہ دار کو اختیار نہین ہے کہ اپنی کڑیون کی جگہہ بدل دے یعنے شمال سے جنوب یا جنوب سے شمال رکہہ دے یا نیچے سے اوپر رکہہ دے مگر اوپر سے نیچے رکہہ سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۱۲) ایک شخص کا میٹہا کنوان ہے۔ دوسرے نے چاہا کہ اوسکے پاس پیخانہ بنادے یا کہارے پانی کی نالی لاوے اوس سے خوف ہے کہ اوسکے کنوے کا پانی خراب ہوجاوے گا تو ضرر اوسکا ضرور دفع کیا جاوے یا پیخانہ وغیرہ توڑ دیا جاوے۔ ایسی ہی اگر میٹہی پانی کی نالی کے پاس کہارے پانی کی نالی لایا یا پیخانہ بنایا تو یہہ ضرر دفع ہوگا اگر بغیر توڑنے دفع نہوسکے تو توڑوا دیا جاوے۔

فصل ۳ سوم راستہ کا بیان ۔

مادہ (۱۲۱۳) راہِ عام کے دونو طرف ایک شخص کے مکان ہین اب یہہ شخص چاہتا ہے کہ دونو مکانون مین چھتہ بنائے کہ اوسپر اوسکو راہ آمد و رفت ہو جاوے حاکم منع کریگا ۔ اگر بنا چکا اور راہ چلنی والونکو بہی ضرر نہو تو توڑا نہ جائیگا مگر یہہ کسیکو حق نہین ہے کہ اپنی گہر سے نکل کر اوس چھتہ مین اگر بیٹہا کرین یا پائیخانہ پہرین اور اگر چھتہ گر گئے تو پہر نہ بناوینگے ۔

مادہ (۱۲۱۴) راہِ عام مین سے جو چیزین کہ مضر عام ہین گو قدیم ہون اوٹہائی جاوین ۔ مثلاً گہر کے یا پاخانہ کہ بر وقت جارے ہو ۔

مادہ (۱۲۱۵) ایک شخص نے عملہ اگر اپنی گہر کے بنانی کے لئی راہ مین ڈالا تو حکم ہوگا کہ یک طرف ڈالو اور جلد کام مین لاؤ ۔

مادہ (۱۲۱۶) اگر ضرورت ہووے تو حاکم جسکی ملک چاہے بقیمت لیکر راہِ عام مین لگادے ۔ اور بلا قیمت نہین لے سکتا ہے دیکہو مادہ (۲۶۲،۲۱۵)

مادہ (۱۲۱۷) راہِ عام کے علاقہ کی زمین بقیمتِ مثل خرید کر اپنی حویلی مین شریک کر سکتا ہے بشرطیکہ راہ چلنی مین عام ضرر اور ہرج نہووے ۔

مادہ (۱۲۱۸) راہِ عام مین ہر شخص اپنا دروازہ نیا لگا سکتا ہے ۔

مادہ (۱۲۱۹) طریق خاص مین جسکو حق مرور نہو وہ نیا دروازہ نہین نکال سکتا ہے ۔

مادہ (۱۲۲۰) طریق خاص سب کوچہ والونکا مشترک ہے بے اجازت

اہلِ محلہ کی کوئی شخص نئی چیز نہین بنا سکتا ہے ضرر رسان ہو یا نہو۔

مادہ (۱۲۲۱) جس نے کوچۂ خاص مین گہر بنایا وہ راستہ مین پرنالے بے اجازت اوروں کے نہین نکالے گا۔

مادہ (۱۲۲۲) جس نے راہِ خاص مین اپنا دروازہ قدیم بند کر دیا ہو وہ یا اوسکا مشتری پہر جاری کر سکتا ہے کہ اوس کا حق ساقط نہین ہو سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۲۳) اگر راہِ عام پر ازدحام ہووے تو راہ خاص مین سے گذر سکتی ہین اور راہِ خاص والے اوسکو متفق ہو کر نہ بیچ سکتی ہین اور نہ تقسیم کر سکتی ہین اور نہ اوسکا شروع سے بند کر سکتی ہین۔

فصل چہارم حقِ مرور اور حقِ مسیل کا بیان۔

مادہ (۱۲۲۴) حقِ مرور اور مسیل اور مجرے جیسی قدیم سے ہین ویسے رہین گے - دیکہو مادہ (۶) اور جب تک کہ قدامت کے خلاف (یعنی نو حادث ہونے) پر دلیل نہو وے متغیر نہین ہو سکتی ہین - اور جو قدیم کہ خلافِ شرع ہو اوسکا کچہہ اعتبار نہین ہے یعنی جو چیز کہ شرع کے خلاف بنی ہوئی ہے گو قدیم ہو اور ضرر فاحش بہی ہے فوراً زایل کی جائی گے دیکہو مادہ (۲۷) مثلاً ایک حویلی کا پاخانہ راہِ عام پر قدیم سے بہتا ہے کہ لوگونکو اوس سے تکلیف ہے بند کر دیا جائیگا۔

مادہ (۱۲۲۵) کسی کے زمین مین جو کسیکو حقِ مرور ہے مالک اوسکو منع نہین کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۲۶) جس نے کوئی چیز ایک بار مباح کر دی تو اوسکو منع بہی کر سکتا ہے تکلیف اور ضرر کی اگر اجازت سے ہوگئی ہو تو لازم نہیں ہے مثلاً ایک کی زمین مین ایک شخص کو حقِ مرور تو نہین ہے مگر اوسکی اجازت سے آمد ورفت کرتا ہے تو مالک جب چاہے اوسکو منع کر دیگا۔

مادہ (۱۲۲۷) ایک کی زمین مین ایک کو حقِ مرور حاصل ہے زمین والی نے اس حق والی سے اجازت لیکر گہر بنایا اور راہ بند ہوگئی تو اوسکا حقِ مرور ساقط ہوگیا اس حق کا دعوے سماعت نہوگا۔ دیکہو مادہ (۵۱)۔

مادہ (۱۲۲۸) کسے کی زمین مین کسی کا پانی چہوٹی یا بڑی نالی مین قدیم سے جاری ہوتا ہے تو زمین والے کو یہہ حق نہین ہے کہ یہہ کہے مین اب پانی اپنی زمین مین نہین آنے دونگا۔ اور جب اوسکی تعمیر اور صفائی کے ضرورت ہووے تو پانی والا اگر ممکن ہے اوسکی تعمیر کریگا ورنہ یعنی بے اوسکے کہ زمین مین نالی داخل کی جائی درست نہین ہوسکتی تو زمین والے کو لازم ہے کہ اپنی زمین مین نالی درست کرکے پانی لانے کی اجازت دیوے۔ اور اگر خود اجازت نہ دیگا تو حاکم جبراً اجازت دلوائیگا کہ یا خود نالی درست کر دے اور یا اپنی زمین مین پانی آنے دے۔

مادہ (۱۲۲۹) ایک شخص کا پانی برسات کا ہمسایہ کے گہر پر قدیم سے بہتا ہے تو یہہ گہر والا اب اوسکو منع نہین کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۳۰) طریق عام کے گہر وںکے پرنالونکا پانی سڑک پر بہکر ایک شخص کی زمین پر قدیم سے پونہچتا ہے جو اس راستہ کے نیچے ہے تو صاحب زمین اب بند نہین کر سکتا ہے اگر بند کر دیا تو حاکم بند توڑ دیگا اور بدستور قدیم رکہیگا

مادہ (۱۲۳۱) کسیکو یہہ اختیار نہین ہے کہ اپنی نئی گہر کا پانی کسیکے گہر پر بہاوے۔

مادہ (۱۲۳۲) کہارے پانی کی نالی جو کسیکے گہر مین سے قدیم سے بہتی ہے گہر والا بند نہین کر سکتا ہے۔ اور اگر وہ گہر بک جاوے تو مشتری بہی بند نہین کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۳۳) نالی خوب بہر گئی یا ٹوٹ گئی کہ گہر والے کو اوس سے ضرر فاحش ہے نالی والے پر حکم ہوگا کہ یہہ تکلیف اور ضرر فاحش دور کرے۔

باب چہارم شرکت اجاحتہ کے بیان مین اوس مین سات فصلین ہین۔

فصل اوّل کون کون سی چیز مباح ہے اور کون کون سی چیز مباح نہین ہے

مادہ (۱۲۳۴) پانی اور گہاس اور آگ سب لوگون مین مشترک ہے۔

مادہ (۱۲۳۵) پانی کہ زمین پر جاری ہے (مثلاً نہر) وہ کسی کی ملک نہین ہے

مادہ (۱۲۳۶) جو کنوین کہ کسی شخص کے کہودی ہوئی نہین ہین بلکہ قدیم سے ہر وارد و صادر کے آرام کے لئے بنائی گئی ہین سب مین مشترک ہین۔

مادہ (۱۲۳۷) دریا اور بڑی بڑی تالاب مباح مشترک ہین۔

مادہ (۱۲۳۸) جو نہرین کہ کسی کی ملک نہین ہین یعنی کسی کی زمین مین نہین بہتی ہیں

وہ مباح عام ہین مثلاً دریائیل اور فرات اور طونہ اور طونجہ۔

مادہ (۱۲۳۹) اور وہ نہرین کہ کسی کے ملک ہین دو قسم ہین ایک وہ کہ سب کے لئی مشترک ہین یعنی یہہ نہین ہے کہ سب سرکار کی زمین مین پانی جمع ہوتا ہے بلکہ ہر شخص کو پانی لینا مباح ہے۔ تو یہہ نہرین عام ہین اسے کے جو کوئی اپنا حق بیچے گا اوس مین شفعہ نہین ہوگا اور دویم نہر خاص کہ چند اشخاص کے زمین مین پانی جمع ہوتا ہے اور کہین اوسکا منفذ نہین ہے۔ اگر اسمین کوئی اپنا حق بیچے گا تو اوسمین شفعہ جارے ہوگا۔

مادہ (۱۲۴۰) اگر پانی کے ساتھہ کچھہ مٹی بہکر کسی کی زمین مین آگئی تو زمین والے کی ہے اور کسی کا حق نہین ہے۔

مادہ (۱۲۴۱) اگر گہاس ایسی زمین مین ہے کہ کسی کی ملک نہین ہے تو مباح عام اور مشترک ہے اور ایسی ہی گو کسی کے زمین پر ہے مگر بلا سبب پیدا ہوے تو مشترک مباح ہے اور اگر زمین والے نے گہاس اوگنے کے لئی پانی دیا یا اوسکے لئی احاطہ کیا (رمنا بنایا) تو یہہ گہاس زمین والے کی ملک ہے کوئی اوسکو لے نہین سکتا ہے اگر لیکر خرچ کریگا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۱۲۴۲) جو چیز خودرو یعنی بے پانی دے گئے اوگتی ہے وہ سب گہاس ہے نہ درخت کہ اوگائی جاتی ہین۔ اور نطر بہی گہاس ہے (نطر نیون وطا حوطہ قاموس مین سین ہے شاید غلطی کاتب ہوگے نطر ضماد مجہ جیسا وجسکو گز کہتی ہین

مادہ (۱۲۴۳) جو درخت کہ خود دبین یعنی بے اوگائے اور بے لگائے پہاڑون اور جنگلون مین ہوتے ہین وہ سب مباح ہین –

مادہ (۱۲۴۴) اگر بے لگائے اور بے اوگائے کسی کی زمین مین درخت اوگین تو وہ زمین والے کے ہین اوس ہین سے کوئی اور لکڑی نہین توڑ سکتا ہے اگر توڑے گا تو قیمت دیگا –

مادہ (۱۲۴۵) ایک شخص نے اپنی درخت کو پیوند لگایا اور اوس سے جو پھل ہوا وہ درخت والے کا ہے ایسے پیوند لگانے سے جو پھل پیوند کا ہوگا وہ بھی درخت والے کا ہے –

مادہ (۱۲۴۶) جس شخص نے تخم ریزی کی وہی محاصل کا مستحق ہے کوئی اور متعرض نہین ہو سکتا ہے –

مادہ (۱۲۴۷) شکار مباح ہے –

فصل ثانی اشیاء مباح کی کیونکر مالک ہو سکتی ہین –

مادہ (۱۲۴۸) ملک ہونے کے تین سبب ہین – ایک یہہ کہ ایک مالک کے ملک سے دوسرے کے ملک مین منتقل ہووے مثلاً بیع سے یا ہبہ سے – دوم خلف یعنی قایم مقام ہونے سے مثلاً وراثت – سوم احراز یعنی شئی مباح کو کہ اوسکا کوئی مالک نہین ہے اپنی قبضہ مین گھیر لینا – اور یہہ یا تو حقیقی ہے کہ حقیقت مین اپنا قبضہ کر لینا – یا حکمی ہے کہ سبب ملک قایم کیا جاتا ہے

مثلاً اپنی برتن میں برسات کا پانی لیا گیا۔ یا جال بچھا کر شکار پکڑا گیا۔

مادہ (۱۲۴۹) جس نے شئے مباح پر اپنا قبضہ کر لیا وہ اوسکا مالک ہوگا مثلاً ایک شخص نے نہر سے پانی اپنی برتن میں بہر لیا اب اور کوئی یہہ پانی نہیں لے سکتا ہے اگر بے اجازت لیکر خرچ کریگا تو قیمت دیگا۔

مادہ (۱۲۵۰) احراز کے لئی قصد شرط ہے یعنی اگر بارش کے پانی لینی کے لئی برتن رکہا یا حوض اور تالاب بارش سے بہرنے کے لئی بنائی گئی ہیں اوس میں بارش کا پانی بہر گیا تو احراز ہوگا ورنہ اگر خود بخود برتن بارش سے بہر گیا تو مالک نہوگا ہر شخص اسکو استعمال کر سکتا ہے دیکہو مادہ (۲)۔

مادہ (۱۲۵۱) پانی کے احراز کے لئی یہہ شرط ہے کہ جاری نہو اور جس کنوین کا پانی بہتا ہے وہ محرز نہیں ہے اگر ایسے کنوین میں سے کسی نے بے اجازت مالک کے پانی لے لیا اور خرچ کیا تو ضمان نہ دیگا اور ایسے ہی جو پانی کہ حوض میں یک جانب سے نکلتا ہے اور دوسرے جانب سے آتا ہے محرز نہیں ہے۔

مادہ (۱۲۵۲) گہانس کاٹ کر جمع کرنی اور گٹھہ باندہ لینی سے احراز ہوتا ہے۔

مادہ (۱۲۵۳) پہاڑ و زمین سے لکڑیاں جسطرح ہوسکے لینا جائز ہے

صرف جمع کر لینا احراز ہے گٹھہ باندھنا شرط نہین ہے ۔

فصل سوم عام مباح چیزنکے احکام

مادہ (۱۲۵۴) ہر شخص ہر مباح کو اپنی کام مین اسطرح لاسکتا ہے کہ ضرر عام کا باعث نہو ۔

مادہ (۱۲۵۵) شے مباح کے لینی سے کوئی کسی کو منع نہین کر سکتا ہے ۔

مادہ (۱۲۵۶) ایسی جگہہ کی گہاس کہ اوسکا کوئی مالک نہین ہے ہر شخص اپنی جانور کو چرا سکتا ہے اور جتنی چاہے لے سکتا ہے ۔

مادہ (۱۲۵۷) کسیکی ملک مین گہاس جو بی سبب اوگی ہے گو مباح ہے مگر مالک کو یہہ اختیار ہے کہ اپنی ملک مین کسی کو نہ آنے دے ۔

مادہ (۱۲۵۸) پہاڑ و نمین کسی نے لکڑی جمع کی اور وہین چہوڑ آیا کوی اور اگر لیگیا تو وہ شخص اس سے واپس لے سکیگا ۔

مادہ (۱۲۵۹) پہاڑون اور جنگلون اور رمنون مین سے کہ اونکا کوئے مالک نہین ہے ہر شخص میوہ توڑ سکتا ہے ۔

مادہ (۱۲۶۰) ایک شخص نے کسیکو اسلئی مزدور مقرر کیا کہ ٹوٹی ہوئی لکڑیان جمع کر دے یا شکار پکڑے تو یہہ مزدور اپنی مزدورے کا مستحق ہوگا اور لکڑی اور شکار کا مالک مستاجر ہے ۔

مادہ (۱۲۶۱) ایک شخص نے اپنی ملک مین آگ سلگائی تو ہر شخص کو اپنی

ملک مین آنے سے اور آگ سینکنی سے منع کرسکتا ہے اور اگر جنگل مین آگ جلائی تو ہر شخص اس سے فایدہ لیگا اور اپنی کو سینکیگا اور اوسکی روشنی مین سی سکیگا اور اوس سے اپنی قندیل روشن کرسکیگا۔ اور کسیکو منع نکرسکیگا مگر بلی اجازت اوسکی اوسمین سے کوئی آگ نہ لے سکیگا۔

فصل چہارم حق الشرب اور نہر کے کنارہ کا حکم۔

مادہ (۱۲۶۲) اپنی اپنی باری پانی لینا یا اپنی جانور کو پلانا اور زراعت کو پانی دینا حق الشرب ہے۔

مادہ (۱۲۶۳) کنارہ یا گہاٹ پر پانی لینا حق الشفہ ہے۔

مادہ (۱۲۶۴) جیسا ہوا اور روشنی سے ہر شخص سودمند ہوتا ہے ویسا ہی دریا اور تالابون سے بہی ہوسکتا ہے۔

مادہ (۱۲۶۵) ہر شخص اپنی زمین کو نہر سے جو کسی کی ملک نہین ہے سیراب کرسکتا ہے۔ اور نہر عام مین سے اپنی زمین سیراب کرنی کے لئے یا چکّے کہڑا کرنی کے لئے ایک نالی کاٹ سکتا ہے مگر جب پانی کم ہوجاوے کہ اور لوگونکے پانی لینی مین تاخیر ہونے لگی اور دریا بالکل پانی سوکہہ جائی اور کشتی نہ چل سکے تو یہہ ضرر عام ہے اوسکو منع کیا جایگا۔

مادہ (۱۲۶۶) ہر آدمی اور ہر جانور کو اوس پانی پر کہ کسی کا ملک نہین ہے حق الشفہ حاصل ہے۔

مادہ (۱۲۶۷) جس جس کے جائی مین نہر جاری ہے اوسکی ملک ہے یعنی اپنی اپنی جگہہ ہر ہر شخص کو حق شرب حاصل ہے اور عام لوگونکے لئی اوس نہر حق الشفہ حاصل ہے اور کسے کو یہہ حق نہین ہے کہ اوس نہر سے جو کسی کی خاص ملک ہے اور اوس کنوی سے جو خاص کسی کا ہے اپنی زمین سیراب کر سکی اور اپنی اپنی جانورون کو نالی کے کنارہ پر چہوٹا یا بڑا ہو پانی پلا سکتی ہین اس شرط پر کہ گہاٹ اور نالیان ٹوٹنی نہ پاوین اور نہر والے کو اختیار ہے کہ اپنی باغیچہ مین یا گہر مین پانی سینڈ کر لاسکے

مادہ (۱۲۶۸) پانی کو ایسا ہے کہ ہر شخص اوس پر وارد ہو سکتا ہے مگر چونکہ ایک شخص کی ملک ہے تو ہر شخص کو اپنی ملک مین آنی سے منع کر سکتا ہے اگر اوسکے پاس کوئی اور پانی مباح عام نہین ہے تو اس مالک کو جبراً حکم کرینگے کہ پانی حسب طلب لینی دیوے اور ہر شخص پانی کے لئی اندر جا سکتا ہے بشرطیکہ نہر یا کنوا وغیرہ خراب نہو نے پاوے اور کنارہ نہ ٹوٹنے پاوے

مادہ (۱۲۶۹) کسے شریک کو نہر مشترک مین بلا اذن یہہ اختیار نہین ہے کہ چہوٹی نالی اپنی لئی نکال سکے۔ یا اپنا حق الشرب یعنی گہاٹ بدل دیوے یا دوسرے زمین مین کہ اوسکو اس نہر سے حق الشرب نہین ہے پانی لیجا دیوے۔ اگر اور حصہ دارون نے اجازت دے دے تو پہر اونکو یا اونکے وارثون کو اختیار ہے کہ منع کر دین۔

فصل پنجم احیاء موات کے بیان مین (یعنی زمین بنجر اور افتادہ کو آباد اور قابل زراعت کرنا۔

مادہ (۱۲۷۰) موات وہ زمین ہے کہ نہ کوئی اوسکا مالک ہے اور نہ کسی قبضہ اور گانو کی چراگاہ ہے اور نہ لکرسان ہے بلکہ آباد سے بہت دور افتادہ ہے۔ یعنی بہت بلند آواز والا اگر قبضہ لے یا ہر کہڑا ہوکر پکارے تو وہان تک آواز نہ جاسکے۔

مادہ (۱۲۷۱) گانو اور قصبہ کے پاس زمین چراگاہ اور کہلیان اور لکرسان کے لئے چہوڑی جاتی ہے اوسکو اراضی متروکہ کہتی ہین۔

مادہ (۱۲۷۲) اگر سلطان کی اجازت سے کسی نے زمین آباد کی تو وہ اوسکا مالک ہوگیا یا سلطان نے یا اوسکے وکیل نے اجازت زمین کے آباد کرنے کے اس شرط پر دے کہ مالک نہوگا اور صرف انتفاع کرسکیگا تو جیسی شرط ٹہری ہے ویسا ہی ہوگا پر مالکِ زمین نہوگا۔

مادہ (۱۲۷۳) اگر کچہ قطعہ زمین آباد کیا اور کچہہ ترک کردیا تو جتنی زمین آباد کی ہے اتنی ہی کا مالک ہوگا نہ باقی متروک کا اور اگر اطراف سے آباد کے اور بیچ کا قطعہ ترک کیا تو بہر بیچ کا قطعہ بہی اوسیکا ملک ہے۔

مادہ (۱۲۷۴) ایک شخص نے احیاء زمین کیا۔ اوسکے اطراف کی زمین کو اور ونسی احیاء کیا تو اوّل کے لئے آمد و رفت کا رستہ اطراف کی زمین میں بیچ رہیگا

مادہ (۱۲۷۵) جب تخم ریزی اور سنگ بست احیاء زمین ہے ویسا ہے
ہل چلانا اور پانی سے سیراب کرنا یا پانی کی نالے کہودنا احیاء ہے۔

مادہ (۱۲۷۶) زمین موات پر دیوار یا ٹہی سیل سے حفاظت کے لئی کہڈا کرنا احیاء ہے

مادہ (۱۲۷۷) سنگ بست کرنا یا خشک کاٹنون اور خشک ڈالیونسے
اوسکے گرد یاڑ کہڑا کرنا یا نلاد کرنا یا کانٹونکا جلانا یا کنوا کہودنا احیاء نہین ہے
بلکہ یہہ حد بندے اور سنگ بست ہے۔

مادہ (۱۲۷۸) ایسی ہے گہاس یا کانٹی کاٹ کر زمین کے گرد ڈالنا اور
اوپر مٹی ڈالنا تاکہ سیل پانی سے محفوظ رہی احیاء نہین ہے یہہ بہی ڈول
بندی ہے جب تک نالی پانی لانی کے درست نکر چکے۔

مادہ (۱۲۷۹) جس نے زمین موات مین سے کسقدر زمین لے تو یہہ پتہر لگاکر
حد بست کی ہے شخص تین سال تک اوسکے احیار کا مستحق رہے گا اگر یہہ
شخص تین سال تک احیاء نکرے تو دوسرے کو احیاء کے لئی دیدین گے

مادہ (۱۲۸۰) زمین موات مین بحکم بادشاہ جو کنوا کہودے وہ اوس
کنوے کا مالک ہوگا۔

فصل ششم بحکم بادشاہی زمین موات مین کنوی جو کہودگئی اور نہرین جو جاری کی گئین اور درخت لگائے گئے اون سب کا حریم (یعنی حق) کیا ہے

مادہ (۱۲۸۱) کنوے کا حریم ہر طرف سے چالیس گز ہے ۔

مادہ (۱۲۸۲) زمین سے جو چشمے نکلتی ہین اور زمین پر بہتی ہین اونکی حریم پانچسو گز ہے

مادہ (۱۲۸۳) نھر کبیر یعنی وہ نھر کہ کہود دنے اور مٹی نکالنی کے حاجت نہین ہے ہر طرف اوسکی نصف حریم ہے یعنی جسقدر اوسکا عرض ہے اوسقدر نصف نصف دونو طرف لین گے ۔

مادہ (۱۲۸۴) چھوٹی نالی یا بڑے مالی جسکی مٹی نکالنی اور صاف کرنے کے حاجت اور ضرورت پڑتے ہے دونو طرف اونکا حریم اتنا ہے کہ ملبہ یعنی مٹی وغیرہ کہود کر دونو طرف ڈالدیا جاوے ۔

مادہ (۱۲۸۵) جو نہر ایسی ہے کہ زمین کے اوپر اوسکا پانی بہتا ہے اوسکا حریم ہر طرف پانچ سو گز ہے ۔

مادہ (۱۲۸۶) جس جس کے کنوی ہین وہی اوسکے حریم کے بھی مالک ہین اور آدمی اوس مین کسی طرح تصرف نہین کرسکتا ہے اگر کسی نے کنوے کے حریم مین کنوا کہودا تو توڑ دیا جاوے اور یہی حکم نھروان اور نالیون اور چشمونکے حریم کا بھی حکم ہے ۔

مادہ (۱۲۸۷) ایک کنوے کے حریم کے پاس بجگہ بنجر ہے اگر کسی نے کنوا کہودا تو اوسکی بھی حریم چالیس گز ہے اور پہلے کنوے کے حریم مین داخل نہین ہوگی ۔

مادہ (۱۲۸۸) اگر حریم کے باہر ایک اور کنوا کہودا گیا اور اوس کنوے کا
پانی دوسرے کنوے مین سونت گیا تو اس دوسرے کنوے والے
پر کچھہ جرم نہین ہے جیسا ایک دوکان کے پاس دوسرے دوکان لگائی
گئی اوسکے سبب سے پہلے دوکان کی تجارت گہٹ گئی تو دوکان والے نے ثا موقوف ہوگئے

مادہ (۱۲۸۹) اراضی موات مین باذنِ شاہی جو درخت کسی نے لگائی
تو اونکی حریم پانچ گز ہے اتنی زمین کے اندر کوئی اور درخت نہین لگاسکتا ہے۔

مادہ (۱۲۹۰) کسی کی زمین مین کسی کے پانی کی نالی ہے تو دو طرف اسقدر
حریم چاہئے کہ پانی کسیطرف بہنے نہ پائی اور اگر دونو طرف بلند ہین تو وہ اوس
نہر والے کے ہین اور اگر بلند نہین کسیکا قبضہ بہی پایا نہین جاتا ہے
پر کنویکہ دونو طرف درخت لگے ہوتی ہین تو یہہ دونو زمین والے کے ہین
پر نہر والا جب نہر کہودیگا تو اوسکے مٹی وغیرہ اوسکے دونو طرف ڈالیگا۔

مادہ (۱۲۹۱) کسی شخص نی جو اپنی ملک مین کنوا کہودا اوسکی حریم نہین ہے
اور اوسکا ہمسایہ بہی اپنی ملک مین کنوا کہود سکتا ہے اور اول ثانی نے
کو منع نہین کرسکتا ہے کہ میری کنوے کا پانی سونت جائیگا۔

فصل ہفتم شکار کے احکام

مادہ (۱۲۹۲) شکار کرنا جایز ہے خواہ آلہ جارح سے ہو مثل بندوق
اور تیر کے یا جال سے ہو یا جانور درندہ سے ہو جیسا کتا تعلیم کیا ہوا

یا پرند جیسے چرخ وغیرہ ۔

مادہ (۱۲۹۳) جو جانور کہ انسان سے وحشت کرکے بہاگے شکار ہے ۔

مادہ (۱۲۹۴) جیسے اہلی جانور یعنے بستی مین رہنے والے شکار نہین ہوتے
ہین ایسے ہی وہ جنگلی جانور کہ آدمیونسے مانوس ہوگئی ہین شکار نہین
ہونگے ۔ مثلاً کبوتر پلی ہوئی اور چرخ کہ اوسکے پاؤن مین جہانجن ہوین
یا ہرن کہ اوسکی گلے مین طوق ہوا وسکا پکڑ لینا لقطہ ہے ۔ اسکا اعلان
کرنا ضرور ہے کہ اوسکے مالک کو دیا جاوے

مادہ (۱۲۹۵) شکار کی شرط یہہ ہے کہ جانور اپنی پانون سے بہاگ کر
یا پرون سے اوڑکر انسان کی گرفت سے اپنی کو بچا سکے اگر کوئی جانور
اپنی بچانے سے لاچار ہوگیا وہ شکار نہین ہوتا ہے ۔

مادہ (۱۲۹۶) جس نے شکار کو ایسا لاچار کردیا کہ شکار ہونے سے جاتا رہا تو گویا وہ
شکار ہوگیا ۔

مادہ (۱۲۹۷) جو شخص جانور کو پکڑے اوسی کا ہے مثلاً ایک شخص نے
ایک جانور کو تیر مارا کہ زخمی ہوکر بہاگا پر ایسا نہین ہے کہ اپنی کو بچا سکے
تو وہ ہی مالک اوسکا ہے اور اگر زخم ایسا خفیف ہے کہ اپنی کو بچا سکی
تو وہ اوسکا مالک نہین ہے بلکہ کوئی اور اسکو بندوق وغیرہ سے
شکار کرکے مالک ہوسکتا ہے ایک شخص نے شکار کے تیر مارا

کہ تیر کہا کر گر پڑا اور پہر اوٹہہ کر بہاگ گیا تو دوسرا شخص اوسکو پکڑ کر مالک ہو سکتا ہے

مادہ (۱۲۹۸) ایک شکار کو دو شخص نے برابر گولیان مارین تو دونوکا مشترک نصف نصف ہوگا ۔

مادہ (۱۲۹۹) ایسے ہی دو شخص نے اپنی دو کتی برابر چہورے اور انہون نے برابر جاکر پکڑا دونومین شکار مشترک رہیگا اور جو الگ الگ دونو نے دو شکار پکڑے تو ہر شخص اپنی اپنی شکار کا مالک ہے اگر دونو شخص نے دو کتی چہوڑے ایک نے شکار کو پکڑا دوسرے نے اوسکو مار ڈالا اگر اوّل نے ایسا پکڑا تہا کہ اوسکی رہائی ممکن نہ تہی تو شکار شخص اول کا ہے

مادہ (۱۳۰۰) ایک شخص کی نہر مین مچہلیان ہین کہ بے شکار کے پکڑی نہین جا سکتے ہین تو جایز ہے کہ ہر کوئی اونکو شکار کر سکتا ہے ۔

مادہ (۱۳۰۱) ایک شخص نے پانی کے کنارہ پر ایک ایسا مکان بنایا کہ اوس مین مچہلیان گہر کر شکار ہو سکتے ہین اسمین اگر مچہلیان آجائین اور پانی اتنا کم ہو گیا کہ بے شکار کے مچہلیان پکڑ سکتا ہے تو وہ مچہلیان اوسی شخص کی ہین ۔ دوسرا اونکو نہین پکڑ سکتا ہے اور اگر پانی اتنا بہت ہے کہ بے شکار کے مچہلے نہین پکڑی جا سکتی ہے تو یہہ ہی شخص اوسکا مالک نہوگا پر کوئی شکار کر سکتا ہے ۔

مادہ (۱۳۰۲) ایک شخص کے گہر مین شکار گہس آیا [illegible]

اسطرح بند کرلیا کہ وہ گھر گیا تو وہ اسکا مالک ہے - اور اگر دروازہ بند کرنے سے بہتر
گھر سکتا ہو تو مالک نہوگا - ہر شخص پکڑ سکتا ہے -

مادہ (۱۳۰۳) اگر ایک شخص نے جالہ شکار کے تانئے ڈالا اور اوس مین
شکار اگیا تو وہ مالک ہے اور اگر جالہ سو کہانے کے لئے پہلایا اتفاقاً
اوس مین شکار اگیا تو وہ اوسکا مالک نہین ہے جیسا کسی کے
گھر مین کوئی جانور اگیا تو وہ اوسکا مالک نہین ہے ہر شخص اوسکو
پکڑ سکتا ہے اور اگر گڑہا شکار ہی کے لئے کہودا گیا ہے تو گہر ہی والا
مالک شکار کا ہے دیکھو مادہ (۱۲۵۰) -

مادہ (۱۳۰۴) ایک شخص کے باغ مین جانور نے انڈے یا بچہ دے
تو باغ والا اونکا مالک نہین ہے اگر کوئی اور لے لے گا تو باغ والا
اوس سے چہین نہین سکتا ہے اور اگر باغ اسے لئے بنایا ہے
کہ جانور اوس مین اگر انڈے بچہ دیتی رہین تو باغ والا ہی مالک ہوگا -

مادہ (۱۳۰۵) ایک شخص نے اپنی باغمین ایسی جگہہ بنا دے کہ شہد کی
مکہی وہان اکر چہال لگا دے اور شہد ہو تو وہ ہی اوسکا مالک ہے
اور کوئی اور نہین لے سکتا ہے - مگر باغ والا شہد کا عشر بیت
المال سرکاری مین داخل کریگا کیونکہ شہد بہی باغ کے پیداوار سے ہے

مادہ (۱۳۰۶) ایک شخص کے روشندانمین چہال لگا وہ ہے اوسکے

شہد کا مالک ہے۔

مادہ (۱۳۰۷) شہد کی مکھی اوس کے روشندانمین سے نکلکر کسی اور کے گھرمین چلی گئی گھر والے نے اوسکو پکڑلیا تو روشندان والا اوسکو گھر والے سے واپس لے سکتا ہے۔

باب پنجم

خرچ مشترک کا بیان اوس مین دو فصل ہین۔

فصل اوّل مشترک چیزونکی تعمیر اور اوسکے خرچ کا بیان۔

مادہ (۱۳۰۸) ملکِ مشترک کی بر وقتِ ضرورت کے سب حصہ دار اپنی اپنی حصہ کے موافق خرچ کرکے تعمیر اور مرمت کرتے رہین۔

مادہ (۱۳۰۹) اگر ایک حصہ دار نے دوسرے حصہ دار سے اجازت ملکِ مشترک کی تعمیر اپنی پاس سے کی تو دوسرے حصہ دار سے موافق اوسکے حصہ کے خرچ لے سکیگا۔

مادہ (۱۳۱۰) ایک حصہ دار غائب ہے تو تعمیر کرنے والا حاکم سے اجازت لیکر تعمیر کرے کیونکہ حکمِ حاکم بمنزلہ اجازت شریک کے ہے جب آویگا اوس سے خرچ موافق حصہ کے لے سکیگا۔

مادہ (۱۳۱۱) اور اگر نہ شریک سے اجازت لی اور نہ حاکم سے خود بے تعمیر کی تو یہہ متبرع ہے (یعنی احسان کرنے والا ہے) حصہ کے

ہیچ واپس نہین لے سکیگا - خواہ وہ ملک قابلِ تقسیم ہے یا نہین ہے -

مادہ (۱۳۱۲) ایک شخص نے ملکِ مشترک قابلِ تقسیم کے بے اذن شریک تعمیر کرنا چاہا اور حصہ دار تعمیر سے اسی منع کرتا تہا تو متبرع ہوگا اور اوسکے منع کرنے پر حاکم کے یہان نالش اگر کریگا تو حاکم بہی تعمیر کا حکم نہ دیگا بلکہ تقسیم کا حکم دیگا - اب بعدِ تقسیم کے اپنی حصہ پہ جو چاہے سو کرے دیکہو مادہ (۲۵) —

مادہ (۱۳۱۳) جو ملک قابلِ تقسیم نہین ہے مثلاً خراس چلے اورحمام جب تعمیر کی ضرورت ہوے اور ایک حصہ دار تعمیر سے انکار کرے تو باجازتِ حاکم تعمیر کرسکتا ہے اور اوسکے کرایہ مین سے اپنا زرِ تعمیر تقدرِ حصہ لے سکتا ہے کہ حصہ دار کے ذمہ پر قرض ہے اور اگر بے اجازت حاکم کے صرف کیا تو نہین لے سکتا ہے بروقتِ تعمیر یہ دیکہین گے کہ اوس بناء کی اِس وقت کیا قیمت ہے اوسقدر قیمت کی بناء سے لے سکتا ہے -

مادہ (۱۳۱۴) اگر خراس اور حمام گر کر میدان ہوگیا تو ایک حصہ دار بنانا چاہتا ہے اور دوسرا نہین چاہتا ہے تو عمارت بنانا ضرور نہین ہے بلکہ میدان تقسیم کرلین گے -

مادہ (۱۳۱۵) اگر دو منزلہ مکان گر گیا اور میدان ہوگیا جو شخص

اپنی منزل بنانا چاہے دوسرا اوسکو منع نکرسکیگا اور نیچے کے منزل والے سے بالاخانہ والا تقاضا کریگا کہ اپنا مکان بنادے تا اوسکو اوپر جانے کا راستہ ملے اگر بنایا تو بہتر ہے ورنہ حاکم سے حکم لیکر یہہ بہی بنادیگا اور جب تک کہ اوس سے زرِ تعمیر لیلیوے اوسکو دخل اور تصرف کرنے نہ دیگا۔

مادہ (۱۳۱۶) دیوارِ مشترک جو گہر کے اوپر دونوا اپنی اپنی کڑیان وغیرہ رکہتی تہی دونو تعمیر کرین اگر ایک نکرے تو دوسرا کر سکتا ہے اور جب تک اپنا زرِ تعمیر نصف نہ لیلیوے اوسکو دیوار پر تصرف نکرنے دیگا

مادہ (۱۳۱۷) دو حویلیون مین ایک دیوار مشترک تہی گر گئی اور ایک کا زنانہ دکہاتے دینے لگا۔ اب اس نے چاہا کہ دیوارِ مشترک بنادین اور دوسرے نے انکار کیا تو جبر نہین ہوسکتا ہے مگر حاکم اتنا جبر کریگا کہ مٹی وغیرہ کا دونو سے مشترک پردہ بنوادیگا۔

مادہ (۱۳۱۸) اگر دیوارِ مشترک کی بنیاد سست ہوگئی اور خوف گرنے کا ہے تو ایک چاہتا ہے کہ دیوار اوتروالین اور دوسرا انکار کرتا ہے تو بحکم حاکم بصرف زرِ مشترک دیوار گروادی جائیگی۔

مادہ (۱۳۱۹) ایک مکان دو یتیمون مین یا دو وقف مین مشترک ہے اور ضرورت اوسکے تعمیر کی ہے ایک وصی یا ایک متولی

تعمیر کرنا چاہتا ہے اور دوسرا انکار کرتا ہے اور اسی طرح ربنی دینا موجب نقصان ہے تو بحکم حاکم بصرف مال یتیم اور مال وقف تعمیر کیا جاویگا

مادہ (۱۳۲۰) ایک گھوڑا مشترک ہے ایک چاہتا ہے کہ اوسکو تربیت کرے اور دوسرا انکار کرتا ہے تو اوسکو حاکم حکم دیگا کہ یا تو اپنا حصہ بیچ ڈال یا تربیت مشترک کر۔

فصل دوم نہر کے کہودنے اور درست کرنے کا بیان۔

مادہ (۱۳۲۱) جو نہر کہ کسی کی ملک نہین ہے بیت المال سے اوسکی تعمیر اور اصلاح کیجاوے اور اگر بیت المال مین گنجایش نہو تو لوگون سے تعمیر کرائی جاوے۔

مادہ (۱۳۲۲) جو لوگ نہر کے مالک ہین وہی اوسکی تعمیر کرینگے یعنی وہ لوگ کہ اوسمین حق الشرب رکہتے ہین نہ وہ کہ اسمین حق الشفعہ رکہتے ہین۔

مادہ (۱۳۲۳) بعض حق الشرب والے نہر کا صاف کرنا چاہتے ہین اور بعض انکار کرتے ہین اگر نہر عام نفع رسان ہے تو انکار کرنے والے پر معہ سب شریکون کے درست اور صاف کرنے کے لئے جبر کیا جاویگا دیکھو مادہ (۲۶)۔ اور اگر نہر خاص ہے تو درست کرنے والے بحکم درست کرین اور انکار کرنے والا جب تک کہ اپنی حصہ کا خرچ ندیوین پانی نہین لے سکتے ہین۔

مادہ (۱۳۲۴) اگر سب حق الشرب والے نہر درست کرنے سے انکار کرتے ہین اور نہر عام نفع رسان ہے توسب پر جبر کیا جاوے ورنہ یعنی نہر خاص ہے تو جبر نہوگا۔

مادہ (۱۳۲۵) ایک شخص کی زمین سے نہر کا کنارہ ملا ہوا ہے اور سوا اوسکے اور راستہ نہین ہے تو زمین والا لوگون کو نہر پر آمدورفت اور حق الشرب اور تعمیر وغیرہ سے منع نکرسکیگا۔ اور اوس کے زمین پر سے عام آمد و رفت رہے گی نہر عام ہو گو کسی کی ملک ہو گیا

مادہ (۱۳۲۶) نہر کی درستی اوپر سے کیجاوے اور سب حق الشرب والے اوس مین شریک رہینگے اور جس جس کا حق الشرب صاف ہوتا جائیگا وہ آگے کی محنت سے بری ہوتا جائیگا دیکھو مادہ (۸۷) الغرم بالغنم مثلاً ایک نہر مین دس آدمی شریک ہین شروع کے حصہ مین کے سب صفائی شریک رہین گے اور وہ حصہ جب صاف ہوجاتی گا تو وہ حصہ والا بری ہوگا اوسکے بعد کے درستی مین نو آدمے شریک رہینگے اسے طرح آخر کے صفائی صرف حصہ آخرے والا کریگا اسی لئے سب سے کم محنت وخرچ شروع والے کو ہے اور سب سے زیادہ آخر والے کو ہے فقط (اور یہہ حکم مادہ (۸۸) سے متعلق ہے) اور حاصل ان دونو مادون کا ایک ہی ہے۔

مادہ (۱۳۲۷) نالی کہارے پانی کی آخر سے صاف کیجاوے اور جس جس کا حق الشرب صاف ہوتا جائی وہ اوپر کی محنت سے بری ہوتا جائیگا اسلئے آخر کے مین سب حصہ درجہ وار شریک ہونگی اور شروع کی درستی صرف وہ کریگا جسکا وہ حصہ ہے

مادہ (۱۳۲۸) اسیطرح طریق خاص بہی درست کیا جاوے مدخل سے یعنی جہان سے راستہ شروع ہوا ہے اور جہان تک تمام ہوگا اپنی اپنی گہر تک سب صاف کرینگے جو اپنی گہر تک صاف کر چلی وہ آگے سے بری ہے۔ اسلئے شروع مین سب شریک ہونگے اور آخر کی درستی وہی کریگا جسکا گہر وہان واقع ہے

باب ششم شرکتِ عقد کا بیان اوس مین چہہ فصل ہین —

فصل اوّل شرکتِ عقد کی تعریف اور تقسیم کا بیان —

مادہ (۱۳۲۹) اسمین جب یہہ عقد ٹہرے کہ راس المال اور اوسکا فائدہ مشترک رہے اوسکو شرکت العقد کہتی ہین —

مادہ (۱۳۳۰) شرکت عقد کا رکن ایجاب و قبول ہے لفظاً ہو مثلاً ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ مین نے یہہ فرش دیکر تجکو شریک کیا تو لیتا رہو دیتا رہو اوس نے جواب مین کہا کہ مین نے قبول کیا یہہ شرکتِ عقد بایجاب و قبول لفظاً منعقد ہوگے

یا معنی ہو مثلاً ایک شخص نے ایک ہزار قرش دیکر کہا کہ یہہ لے اور خرید فروخت کر وہ ویسی ہی کرنے لگا تو یہہ شرکت بقبول معنی منعقد ہو گئے

مادہ (۱۳۳۱) شرکت العقد دو قسم پر ہے ایک یہہ کہ دونو نے آپسمین شرکت اسطرح کی کہ اپنی اپنی ایسی چیزین لائی کہ راس المال ہو سکتے ہین اور دونو راس المال اور نفع مین برابر حصہ دار ہین اسکو شرکت مفاوضہ کہتی ہین۔ مثلاً ایک شخص مر گیا اور اوسکی اولاد جو ترکہ کے مالک ہووے اپنا اپنا حصہ برابر ملاکر راس المال ٹھہرایا اور سب ملکر خرید و فروخت کرنے لگے اور رنج بہی برابر ٹھہرایا اوسکو مفاوضہ کہتی ہین مگر یہہ شرکت مفاوضہ بہت نادر واقع ہوتی ہے دویم یہہ کہ شرکت مین برابری کی شرط نہ ٹھہرے اوسکو شرکت عنان کہتی ہین۔

مادہ (۱۳۳۲) شرکت تین صورت سے خالی نہین ہے یا شرکت مال ہو یا شرکت عمل ہو یا شرکت وجوہ و وجاہت ہو۔ یعنی جب شرکت اسطرح ہووے کہ ہر شخص بمقدار معین و معلوم اپنا اپنا مال ملاکر باہم متفق ہوکر یا الگ الگ کام کرین اور جو رنج ہوا آپسمین مشترک رہین یہہ شرکت اموال ہے اور جب شرکت اسطرح ٹھہرے ہے کہ ہر شخص کسی کسی کا کام باجرۃ لاوے

اور جو اجرۃ کہ حاصل ہووے وہ سب مین مشترک رہے اسکو شرکت اعمال اور شرکتِ ابدان اور شرکتِ صنایع اور شرکت تقبل کہتی ہین مثلاً دو درزی یا ایک درزی اور ایک رنگریز آپسمین متفق ہوگئی اور یا اسطرح شرکت ٹہری کہ اونکا مال تو نہین ہے پر اپنی اپنی وجہ و وجاہت سے قرض پر بازار کا مال لائین اور اوسکو بیچتے رہین اور جو فائدہ ملے وہ آپسمین مشترک ہو اسکو شرکتِ وجوہ کہتی ہین ۔

فصل ثانی شرکتِ العقد کے عام شرائط کا بیان ۔

مادہ (۱۳۳۳) ہر شرکت العقد مین ایک شریک دوسریکا وکیل ہوتا ہے یعنی ایک شریک جو کچھ خریدے یا بیچے یا کوئی عمل قبول کرے وہ دوسرے شریک کا وکیل ہے پس جیسا یہ شرط ہے کہ وکیل اور موکل عاقل و ممیز ہو ویسا ہی شریک بہی عاقل و ممیز ہو ۔

مادہ (۱۳۳۴) شرکت مفاوضہ مین ایک دوسریکا کفیل بہی ہوتا ہے جو شرط کہ کفالت مین ضرور ہے وہ ہی اوس شرکت مین بہی ضرور ہے

مادہ (۱۳۳۵) شرکت عنان مین ایک دوسریکا وکیل ہوتا ہے اور بے شرط اور بے ذکر کفیل نہین ہو سکتا ہے اسلیے جیسے ماذون بہی شرکت عنان کر سکتا ہے ۔

مادہ (۱۳۳۶) شرکت مین ربح کے تقسیم کا ذکر وقت عقد ضرور ہے

اور اگر اوس مین حصہ ربح مبہم اور مجہول رہے اور یہہ معلوم نہو کہ اس شریک کا کتنا حصہ ہے اور دوسرے شریک کا کتنا تو یہہ شرکت فاسد ہے

مادہ (۱۳۳۷) شرکت مین حصہ مشترک اور مشاع چاہیے مثلاً ایک شریک کا نصف اور دوسریکا ثلث اور تیسرے کا ربع ہے اور اگر یہہ شرط ٹہرے کہ ربح مین اتنی قرش فلان کے اور اتنی قرش دوسرے کے تو یہہ شرکت باطل ہے

فصل سوم شرکت اموال مین جو شرایط خاص ہین ـ

مادہ (۱۳۳۸) راس المال کا نقد ہونا شرط ہے ـ

مادہ (۱۳۳۹) جس کہ مین تانبا ملا ہوا ہے اور وہ رایج ہی ہے تو عرفاً بمنزلہ نقود کے ہے

مادہ (۱۳۴۰) سونہ اور چاندی کے ٹکڑے جو سکہ ہون مگر اوسکا رواج ہے تو وہ بہی بمنزلہ نقود کے ہین اور اگر اونکا رواج نہین ہے تو بمنزلہ اسباب کی ہین

مادہ (۱۳۴۱) ضرور ہے کہ جو شی معین وموجود ہو وہ راس المال ہو نہ یہہ کہ جو لوگون پر قرض ہے وہ راس المال کیا جاوے مثلاً دو شخص کا کسی ایک کے ذمہ پر قرض ہے یہہ دونوا اوسکو اپنا راس المال کرکے کوئی شرکتِ عقد کرین یا ایک کا مال متعین وموجود ہے اور دوسرے کا مال جو کسی اور پر قرض ہے دونو ملا کر راس المال ٹہرائین تو یہہ شرکت صحیح نہین ہے ـ

مادہ (۱۳۴۲) نقود کے سوا اور مال مثل اسباب اور حویلی کے

راس المال نہین ہوسکتا ہے۔ مگر جب ایسے مال مین شرکت پیدا کرلین مثلاً ایک شخص اپنا نصف مال دوسرے کے ہاتھ بیچدے تواب یہہ دونو اوس ایک مال مین شریک ہوگئے یا مثلاً اپنی اپنی گیہون ملالیوین۔ اب راس المال مشترک ہوگیا شرکت عقد ہوسکتی ہے۔

مادہ (۱۳۴۳) مثلاً ایک کا گھوڑا ہے اور دوسرے کی گاڑی ہے اور اور دونو بشرکت کرایہ دینے لگے تو یہہ شرکت فاسد ہے گھوڑا والا کرایہ لیگا اور گاڑی والا اجر مثل کا مستحق ہوگا۔

مادہ (۱۳۴۴) ایک شخص کا گھوڑا ہے اور دوسریکا اسباب اب یہہ شرکت ٹھہری کہ یہہ اسباب گھوڑے پر لادکر بیچیں رہن اور ربح دونو کا رہے تو یہہ شرکت فاسد ہوگے اور زر ربح اسباب والے کا اور گھوڑے والا اجر مثل لیگا اور اگر ایک شخص اپنا اسباب دوسرے کے دوکان مین رکھے اور دونو ربح کے مشترک رہین تو ربح اسباب والے کا ہے اور دوکان والا اجر مثل لیگا۔

فصل چہارم شرکتِ عقد کے قواعدِ کلیہ کا بیان۔

مادہ (۱۳۴۵) کبھی عمل اور کام کی قیمت مقرر کیجا سکتی ہے مثلاً شرکت عنان مین دونو کا مال برابر ہوا اور دونو کام بھی کرتے ہین مگر چونکہ ایک شخص کام مین زیادہ ماہر ہے اور کام خوب کرتا ہے تو جایز ہے

کہ اوسکو بہ نسبت دوسرے کے حق ربح زیادہ ملے اور دوسرے کو کم۔

مادہ (۱۳۴۶) کام کا ضامن ہونا یعنی اپنی ذمہ داری سے کام کروا دینا بھی کام کرنا ہے اسلئے اصل کام کے اجرت مین ضامن بھی حقدار ہوگا۔ مثلاً ایک کاریگر ایسا ہے کہ اوس سے کوئی واقف نہین ہے اس لئے ایک واقف کار نے اپنی دوکان مین اوسکو بٹھلایا اور لوگون سے اپنی ذمہ داری پر اوسکو کام دلایا جو اجرت کہ حاصل ہوگے بسبب اپنی ذمہ داری کے اوس مین مثلاً نصف کا حقدار ہوگا اور دوکان کا کرایہ الگ نہ لے سکیگا کیونکہ کرایہ دوکان بھی اوسمین شامل ہوگا۔

مادہ (۱۳۴۷) جیسا مال اور عمل سے ربح کا استحقاق ہوتا ہے مثلاً مضاربۃ مین رب المال اپنی مالک کے سبب سے اور مضارب اپنی عمل کی سبب سے ربح کے مستحق ہین کبھی صرف ضمانت اور ذمہ دارے سے بھی ربح کا استحقاق ہوتا ہے مثلاً ایک استاد نے کہ اوس سے سب لوگ واقف ہین ایک شاگرد تیار کیا لوگونکا کام جو استاد کے پاس آتا ہے شاگرد سے اپنی ذمہ داری سے کرواتا ہے اوسے نے استاد سے اجرت مین سے جو باہم حصہ مقرر ہوجاوے مستحق ہوگا دیکھو مادہ (۸۵) مگر یہہ مادہ (۸۵) اوس سے متعلق نہین ہے۔

مادہ (۱۳۴۸) جب ان تین چیزون مین سے کوئی چیز نہو کچھہ استحقاق

ربح کا نہوگا مثلاً نہ مال ہے اور نہ عمل ہے اور نہ ضمان و ذمہ داری ہے مثلاً ایک شخص کو یہہ کہا کہ تو اپنی مال سے تجارت کر اور جو نفع ہوگا وہ مشترک ہوگا تو اسصورتمین جو ربح ہوگا وہ صاحبِ مال کا ہے اس شخص کو اوس مین کچہہ حق نہین ہے -

مادہ (۱۳۴۹) استحقاقِ ربح صرف بلحاظ اوس شرط کے ہوتا ہے جو عقد شرکت مین مذکور ہوے نہ بلحاظ اوس عمل کے کہ واقع ہوا ہو سو شریک گو عمل نکرے پر عقد شرکت مین جو اوسکا عمل مشروط ہوا تہا گویا عامل قرار دیا جاویگا اور ربح کا مستحق ہوگا مثلاً شرکتِ صحیحہ مین یہہ شرط ٹہری تہی کہ دونو کام کرتے رہین گے پر ایک تو عمل کرتا رہا اور دوسرے نے عذر یا بعذر کام نکیا تو بہی ربح اون دونو مین تقسیم ہوگا کیونکہ ہر ایک ایک دوسرے کا وکیل ہے اور ربح کی شرکت آپس مین ٹہر گئی ہے -

مادہ (۱۳۵۰) ہر شریک ایک دوسریکا امانت دار ہے مال شرکت ہر شریک کے قبضہ مین ودیعت ہے پس اگر بے تعدی اور بے قصور مال تلف ہوگیا تو ہر شریک شریک کے حصہ کا ضمان نہ دیگا -

مادہ (۱۳۵۱) راس المال شرکتِ اموال مین دونو شریک کا مشترک ہوتا ہے مساوی ہو یا زائد جب ایک کا راس المال ہوا

و دوسرے کا صرف عمل ہے ٹھہرے اور یہہ بھی گفتگو ہوے کہ ربح دونو کا
مشترک ہے تو یہہ عقد مضاربت ہوگی جیسا اوسکے باب مین خاص
اوسکا ذکر ہوگا - اور اگر یہہ ٹھہرے کہ سارا ربح صرف عامل کا ہے
تو اوسکو قرض کہتی ہین اور اگر ربح صرف راس المال والے کا
ٹھہرے تو راس المال عامل کے پاس بضاعت ہے اور عامل مستبضع ہے
کہ وہ وکیل متبرع ہے اور نقصان اور نفع سب مال والے کا ہے

مادہ (۱۳۵۲) ایک شریک مرجائی یا مجنون مطبق ہوجاوے تو
شرکت فسخ ہوجائیگی اور اگر کئی آدمی تین چار یا زیادہ شریک ہین
تو صرف متوفی اور مجنون کے حق مین شرکت فسخ ہوگے اور اوروں کے
حق مین قایم رہے گی -

مادہ (۱۳۵۳) ایک شریک کے فسخ کرنے سے بھی شرکت فسخ ہوجاتی ہے
مگر شریک ثانی کو فسخ کا علم ضرور ہے یعنی جب تک کہ اوسکو علم نہو فسخ نہوگی

مادہ (۱۳۵۴) جب دونو نے شرکت کو فسخ کردیا اور یہہ قصد اوٹھا
کہ جسقدر روپیہ موجود ہے وہ ایک لیوے اور جتنا لوگون پر قرض ہے
وہ دوسرا لیوے تو یہہ تقسیم صحیح نہوگی بلکہ جو کچھہ موجود ہے اور جو قرض ہے
وہ سب دونو مین مشترک رہیگا دیکھو مادہ (۱۱۲۳) -

مادہ (۱۳۵۵) جب ایک شریک نے مال تجارت مین سے کچھہ لی لیا

اور تجارت کرلتے کرتے بےتفصیل حساب مجہول چہوڑکر مرگیا تو اوسکے ترکہ مین سے شریک کا حصہ لیا جائیگا دیکہو مادہ (۱۰۸۱) ۔

فصل پنجم شرکت مفاوضہ کا بیان ۔

مادہ (۱۳۵۶) دو نو مفاوض ایک دوسرے کے کفیل ہوتے ہین جیسا فصل ثانے مین مذکور ہوا تو جیسا اقرار ایک کے حق مین جاری ہوگا ویسا ہی اوسکے شریک کے حق مین بہی جاری ہوگا اسیلئے قرض خواہ جس سے چاہے اپنا قرض طلب کرے اور ایسا ہی جو امر بیع وشرا واجارہ وغیرہ کہ ایک پر مرتب ہووے وہ دوسرے پر بہی مرتب ہوگا جو اس شرکت مین پیدا ہوا ہے مثلاً ایک شریک نے ایک چیز بیچی تو دوسرے شریک پر بخیار عیب واپس ہوسکے گی اور جو ایک شریک نے خریدی تو دوسرا بخیار عیب واپس کرسکتا ہے ۔

مادہ (۱۳۵۷) ایک شریک جو کچہ اپنی اور اپنی عیال کے لئے کہانے اور پینے اور سب حاجتونکے واسطے لیوے تو دوسرے کو اس مین کچہ حق نہین ہے مگر بایع ان اشیا کی قیمت دوسرے شریک سے بسبب اوسکی کفالت کے لے سکتا ہے ۔

مادہ (۱۳۵۸) دو نو مفاوض کا جب راس المال اور ربح مین مساوی ہونا شرط ہے ایسا ہی شرط ہے کہ کسی کا مال زاید نہووے گو راس المال

ہونے کے لایق ہو جیسی نقود مادہ مال کہ نقود کے حکم مین ہے مگر جب ایسا
مال زیادہ ہے کہ راس المال ہونے کے لایق نہین ہے جیسی اسباب
اور مکان اور قرض کہ کسی کے ذمہ پر ہو تو اس سے مفاوضہ مین کچھہ
خلل نہین ہوتا ہے۔

مادہ (۱۳۵۹) شرکت اعمال کے دونو شریکنے جب یہہ عقد کیا
کہ دونو مین سے جو کوئی جو کام قبول کرلے تو وہ دونو پر برابر ہوگا
یعنی ضمان و ذمہ داری مین اور کام کرتے مین اور فایدہ اور ضرر مین
دونو برابر ہونگے اور جب ایک پر کچھہ کام لازم ہووے اور دوسرا
اوسکا کفیل ہووے تو یہہ عقد مفاوضہ ہوجائیگے اور اس صورت مین
جو اجرت مزدور کی یا کرایہ دوکان کا لازم ہو جس سے چاہی مطالبہ کیا جاے
اور اگر کسی نے دعوی کیا اور ایک شریکنے اقرار کیا تو یہہ اقرار نافذ ہے
اگرچہ دوسرا شریک انکار کرے۔

مادہ (۱۳۶۰) اگر دو شخص شریک ہون کہ مال قرض لائین اور بیچا کرین
اور مال جو خریدا ہے اوسکی قیمت اور اوسکا ربح سب مشترک نصف
نصف ہوگا اور دونو ایک دوسرے کے کفیل رہین گے تو یہہ بھی شرکت
مفاوضہ شرکت وجوہ ہوگے۔

مادہ (۱۳۶۱) شرکت مفاوضہ مین لفظ مفاوضہ اور سب شرطون کا ذکر

کرنا شرط ہے اور عقد اگر مطلق ہو تو شرکت عنان ہے۔

مادہ (۱۳۶۲) جب شروط مذکورہ مین سے کوئی شرط متقرر نہو تو شرکت مفاوضہ شرکت عنان ہوگی مثلاً ایک شریک کے پاس کچھہ مال وراثتاً یا ہبۃً پونہچا اگر شرکت کا راس المال ہو سکتا ہے جیسی نقود تو عقد مفاوضہ عنان ہو جاوے گی۔ اور اگر راس المال شرکت ایسا مال نہین ہے بلکہ اسباب یا مکان ہے تو مفاوضہ مین کچھہ خلل نہوگا۔

مادہ (۱۳۶۳) جتنی شرطین عنان کی صحت کے لئی لازم ہین اتنی ہی شرکت مفاوضہ کے لئی بہی لازم ہین۔

مادہ (۱۳۶۴) دونو شریکون کو جو جو تصرف شرکت عنان مین جائز ہے وہ سب مفاوضہ مین بہی جائز ہے۔

فصل ششم شرکت عنان کے حق کا بیان اسمین تین بحث ہین

بحث اوّل۔ جو امور کہ شرکت اموال سی متعلق ہین۔

مادہ (۱۳۶۵) شرکت عنان مین دونو کا مال مساوی ہونا ضرور نہین ہے بلکہ ایک کا مال زائد اور دوسریکا مال کم ہو سکیگا اور یہہ ضرور نہین ہے کہ ہر شریک اپنا سب مال شرکت مین داخل کر دے بلکہ جتنا چاہئے اتنا یا کوئی مقدار خاص شرکت مین لگا دے سو ممکن ہے کہ

ہر شخص کے نے سوا اس راس المال کے اور بہی مال نقد وغیرہ کہ
راس المال ہونے کے قابل ہووے ۔

مادہ (۱۳۶۶) جیسا شرکت عنان مین یہہ جائز ہے کہ ہر قسم کی تجارت
کی جاوے یہہ بہی جائز ہے کہ ایک قسم خاص کی تجارت کیجاوے ۔

مادہ (۱۳۶۷) شرکت صحیحہ مین ربح کے لئی جو شرط ٹہر جاوے وہی
واجب العمل ہوگے ۔

مادہ (۱۳۶۸) شرکت فاسدہ مین بقدر راس المال کے ربح تقسیم ہوگا
اور جو شریک انی لئی زیادہ ٹہرائی اوسکا اعتبار نہین ہے ۔

مادہ (۱۳۶۹) اسیطرح نقصان اور خسارہ بہی بلحاظ راس المال
دونوپر پڑیگا اگر کوئی اور وجہ قرار دی گئی تو جائز نہوگا ۔

مادہ (۱۳۷۰) جب دونو شریک تقسیم ربح بلحاظ مقدار راس المال کے
ٹہرالین گو کسی کا راس المال زاید ہووے یا کم تو اسی اعتبار پر
ربح تقسیم ہوگا ۔ گو عمل کرنا دونو کا ٹہرا ہو یا ایک ہی کا مگر جب ہے
راس المال ایک ہی کا ہے اور عمل دوسرے کا تو راس المال
اوس دوسریکا پاس بضاعتہً ہے ۔

مادہ (۱۳۷۱) باوجودیکہ راس المال دونو کا برابر ہے ایک کے
لئی ربح زیادہ مقرر کرنا مثلاً ایک کا حصہ دو ثلث اور دوسریکا حصہ

ایک ثلث مقرر ہووے اور دونو کا عمل بہی مقرر کیا جاوے تو صحیح
اور جایز ہے اور شرط بہی مقبول دیکہو مادہ (۱۳۴۵) - اور جبکا ربح
مین حصہ زیادہ مقرر ہوا اگر اوسی کا عمل بہی شرط کیا گیا ہے تو شرکت
صحیح ہے اور شرط منظور ہے - کیونکہ راس المال کے عوض اصل ربح
اور عمل کے عوض حصہ زاید ہے - اگر راس المال دوسری شریک کے
قبضہ مین ہووے تو یہہ عقد مضاربہ ہے - اور اگر عمل کم حصہ والے پر
ٹہرے تو صحیح نہوگا - اور ربح بمقدار راس المال تقسیم ہوگا -
کیونکہ تقسیم ربح بمقابلہ مال کے ہے یا بمقابلہ عمل کے ہے یا بمقابلہ
ضمان و ذمہ دارے کے ہے - اور بیان جو زیادہ ربح دیا جاتا ہے
تو نہ اوسکا مال ہے اور نہ عمل ہے اور نہ ضمان ہے دیکہو مادہ (۱۳۴۷)
و اور مادہ (۱۳۴۸) -

مادہ (۱۳۷۲) ایک کا راس المال زیادہ ہے مثلاً ڈیڑ لاکہہ قرش اور
دوسریکا کم ہے مثلاً ایک لاکہہ قرش ہین زیادہ والے کا حصہ ربح
مین زیادہ اور کم والے کا حصہ کم ٹہرانا جایز ہے جیسا باوجود برابر ہونے
راس المال کے ایک کا حصہ زیادہ اور ایک کا کم ہونا جایز ہے
اور اگر یہہ شرط ٹہرے کہ دونو عمل کرتے رہین یا وہی عمل کیا کرے
کہ جسکا راس المال کم ہے اور حصہ ربح زیادہ ہے تو بہی جایز ہے

اور شرط مقبول - اور اگر یہہ شرط ٹھہرے کہ راس المال زیادہ ہو
اور حصہ ربح کم تو جایز نہ ہوگا بلکہ ربح دونوں بمقدار راس المال تقسیم ہوگا

مادہ (۱۳۰۳) ہر شریک کو اختیار ہے کہ مال شرکت نقد پر بیچے یا قرض
یا کم پر یا زیادہ پر -

مادہ (۱۳۰۴) جسکی پاس راس المال ہے اوسکو اختیار ہے کہ نقد پر
خریدارے کرے یا قرض پر مگر غبن فاحش پر اگر خریدیگا تو اوسکی ذات
پر پڑیگا نہ مال شرکت پر -

مادہ (۱۳۰۵) جسکے پاس راس المال نہو اوسکو خریداری جایز نہیں ہے
اگر خریدیگا تو اوسکی ذات پر پڑیگا نہ شرکت پر -

مادہ (۱۳۰۶) جس شریک نے اپنی ذاتی روپیہ سے ایسی چیز خریدی
کہ تجارتی نہیں ہے تو وہ اوسکی ذاتی ہے شریک کو اس مین کچھہ
حصہ نہین - اور اگر اسکے قبضہ مین راس المال ہے اور اوسنے
کوئی شئے تجارتی اپنی ذاتی مال سے خریدے تو مال شرکت مین
شامل ہوگا مثلاً ایک شریک نے گھوڑی خریدے اور شرکت بزازی کی
سوداگرے مین ٹھہرے تھی تو یہہ گھوڑی اوسکے ذاتی ہے اور اگر
کپڑا ہی خریدا تو شرکت مین داخل ہوگا اگرچہ خریدنے کے وقت
اسپر گواہ مقرر کرلے کہ مین اپنی ذات کے لئی خریدتا ہون نہ شرکت کیلیے

لئی اس مین شریک کو کچھ حق نہین ہے کچھ سود نہوگا بلکہ شرکت سے مین شمار ہوگا اور شریک کو بھی اوس مین حقِ شرکت رہیگا۔

مادہ (۱۳۷۷) عقد کے احکام سب عاقد سے متعلق ہوتے ہین یعنی جس شریک نے کچھ خریدا اور قیمت بھی دی تو اوسی پر لازم ہوگا یعنی قیمت دینا یا قیمت کا مطالبہ ہونا اسی پر ہے نہ دیگانہ شریک پر اور ایسی ہی جو شریک بیچے تو ثمن لینا بھی اسیکا کام ہے۔ اگر ایک شریک نے بیچا اور دوسرے نے ثمن پر قبضہ کر لیا تو بمقدار اوسکی حصہ کے مشتری زرِثمن سے بری ہوگیا نہ حصہ عاقد سے۔ اگر ایک شریک نے مال بیچا اور کسی اور کو زرِثمن وصول کرنے کے لئی وکیل کیا تو دوسرا شریک اس وکیل کو موقوف نہین کر سکتا ہے۔ اور اگر بیع یا شرا یا اجارہ وغیرہ مین یعنی اصلِ تجارت مین ایک شریک نے کسی اور کو وکیل کیا تو دوسرا شریک اوسکو موقوف کر سکتا ہے

مادہ (۱۳۷۸) جس نے مال شرکت خریدا ہے وہی بالعیب واپس کریگا نہ شریک۔ اور جس نے مال شرکت بیچا ہی مشتری اوسی کو بحیار عیب واپس دیگا نہ شریک کو۔

مادہ (۱۳۷۹) ہر شریک کو یہہ اختیار ہے کہ مال شرکت کو ودیعت اور بضاعت اور مضاربت دی سکتا ہے اور ایسی ہی مال مشارکت

کی حفاظت کے لئی دوکان کرایہ لینا اور کسیکو نوکر رکھنا جایز ہے اور یہہ جایز نہین ہے کہ اپنی مال کے ساتھہ اوسکی بہی حفاظت کرے یا بے اذن شریک کے کسی اور کے ساتھہ عقد شرکت کرے۔ اگر کریگا اور ضایع ہوگا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۱۳۸۰) کسی شریک کو یہہ جایز نہین ہے کہ مال شرکت بی اذنِ شریک قرض دیوے پر شرکت کے معاملہ کے لئی قرض لینا جایز ہے اور دوسرے شریک پر بہی دین بالاشتراک لازم آیگا۔

مادہ (۱۳۸۱) اگر شرکت کے معاملہ کے لئی سفر کریگا تو خرچ سفر مال شرکت سے ہوگا

مادہ (۱۳۸۲) ایک شریک نے جب امور شرکت دوسرے کی رای پر سونپ دیے کہ تو اپنی رای مین جیسا مناسب جانتا ہے وہ کرتا رہو۔ تو جو جو کچھہ کہ تجارت کے لئی لازم ہین وہ سب کرتا رہیگا مثلاً مال شرکت رہن کرنا یا کچھہ مال رہن لینا اور مال شرکت لیکر کہین سفر کرنا اور اپنی مال کے ساتھہ مال شرکت ملا دینا اور کسی اور کے ساتھہ شرکت عقد کرنا۔ مگر تلف کرنا اور کسی کو بے عوض دینا بے اذن صریح جایز نہوگا مثلاً کسیکو مال شرکت قرض دیوے یا کسی کو ہبہ کرے۔

مادہ (۱۳۸۳) اگر ایک شریک نے دوسرے کو منع کر دیا کہ مال شرکت لیکر کہین سفر نکرنا یا قرض پر مال شرکت نہ بیچنا اور اوسنی اوسکی خلاف کیا

یعنی سفر پر لیگیا یا قرض پر بیچا تو جو خسارہ واقع ہوگا وہ سب اوسکی ذمہ پڑیگا۔

مادہ (۱۳۸۴) ایک شریک نے اگر بابت معاملہ شرکت کے کسیکے قرض کا اقرار کیا تو دوسرے شریک پر وارد نہوگا اگر یہہ اقرار کیا کہ یہہ قرض ہم دونوں کے معاملہ سے واقع ہوا تہا تو اسپر نصف دین لازم ہوگا۔ اور اگر یہہ اقرار کیا کہ خاص شریک ثانی کے معاملہ سے یہہ دین واقع ہوا تو اسپر کچھہ لازم نہوگا۔

مبحث دوم وہ مسایل کہ شرکت اعمال سی متعلق ہین

مادہ (۱۳۸۵) شرکت الاعمال وہ عقد ہے کہ کام اور مزدوری آپسمین بشرکت قبول کرین یعنی دو اجیر اور دو مزدور جو آپسمین شریک ہون یعنی کام اور مزدوری اپنی اوپر لازم کرتے ہین جو کام کہ مستاجر سے لیا ہے خواہ اپنی اپنی ضمان اور ذمہ داری مین دونو برابر ہون یا ایک زیادہ اور ایک کم۔ اور ایسی ہی عمل بہی ایک کا کام دو ثلث اور ایک کا ایک ثلث۔

مادہ (۱۳۸۶) ہر ایک شریک کو جایز ہے کہ کام کام والون کے پاس سے لاوے اور دوسرا کام کرتا رہے اور یہہ بہی جایز ہے کہ دو درزی اپنی کام مین شرکت کرین کہ ایک تو کپڑے لاوے اور کترے اور دوسرا سیا کرے

مادہ (۱۳۸۷) ہر ایک شریک ایک دوسرے کا کام لانے کے لئے وکیل ہے

جو کام کہ ایک قبول کر کے لاوے اوسپر بہی اور اوسکی شریک پر بہی عمل کرنا لازم ہے پس عنانِ شرکتِ اعمال بسبب ضمان اور ذمہ واری ہر ایک کے شرکتِ مفاوضہ ہے کہ مستاجر جس سے چاہی اپنی کام کے پورا کرنیکا تقاضا کر سکتا ہے اور ہر ایک شریک لاچار اوسکا کام پورا کرنیگا کسیکو یہہ اختیار نہین ہے کہ یہہ کہہ سکے کہ یہہ کام میرا شریک لایا تہا مین اوسکی ساتہہ موافقت نہین کرتا ہون۔

مادہ (۱۳۸۸) عنانِ شرکت المال باعتبار حق اجرت کے بہی مفاوضہ ہے کہ ہر ایک شریک مستاجر سے اجرتِ کامل لے سکتا ہے اور مستاجر جسکو اجرت دیدیگا وہ بری ہوجائیگا۔

مادہ (۱۳۸۹) جو کام کہ ایک شریک خود اپنی ذات پر لیکر آیا اوسپر جبر نہوگا کہ وہ خود ہی کرے بلکہ اوسکو جائز ہے کہ خود ہی کرے یا کسی اور سے کام لیوے مگر جب مستاجر نے یہہ شرط کی کہ وہ خود ہی کام کرے تو اور سی کام نہ لے سکیگا دیکہو مادہ (۵۷۱)۔

مادہ (۱۳۹۰) جس شرط پر کہ ربح کی تقسیم آپسمین ٹہرے تہی اوسی طرح تقسیم ہوگا یعنی اگر برابر ٹہرے تہی تو برابر تقسیم کرینگے اور اگر یہہ ٹہری تہی کہ ایک زیادہ یعنی دو ثلث لیگا اور ایک کم یعنی ایک ثلث تو ویسا ہی ہوگا۔

مادہ (۱۳۹۱) عمل اور کسب مین اگر مساوات شرط کرین یا زیادتی شرط کرین تو جایز ہے مثلاً یہہ شرط کی کہ کام تو برابر اور اجرت ایک کو زیادہ اور ایک کو کم تو بہی جایز ہے کیونکہ یہہ ممکن ہے کہ ایک شخص اپنی ہنر مین زیادہ ماہر اور مشاق ہے اور دوسرا کم ہے۔

مادہ (۱۳۹۲) جب دو نو شریک ضامن ہون تو دونو اجرتکے مستحق ہونگے ایک شریک تو کام کرتا رہا اور دوسرا بیمار ہو گیا یا اور جگہ چلا گیا یا بیکار بیٹہا رہا تو بہی موافق شرط کے ربح تقسیم ہوگا

مادہ (۱۳۹۳) اگر ایک کے کام سے مستاجر فیہ تلف ہو گیا یا عیب دار ہو گیا تو شریک بنانے کے ساتہہ مشترک ضمان دیگا اور مستاجر جس سے چاہے ضمان لے لیگا اور خسارہ دونو پر بمقدار ضمان اویگا مثلاً شرکت اعمال نصف نصف اجرت پر ٹہری تہی تو خسارہ بہی نصف نصف ہوگا اور اگر یہہ ٹہرا تہا کہ حق اجرت دو ثلث اور ایک ثلث ہوگا تو خسارہ بہی اسی طرح دو ثلث اور ایک ثلث پر ہی گا۔

مادہ (۱۳۹۴) دو حمال بہی عمل کرنے پر شرکت کرین تو صحیح ہے۔

مادہ (۱۳۹۵) اور یہہ بہی شرکت ہو سکتی کہ ایک شخص کی دوکان ہو اور دوسرے کی اوزار ہون اور سامان ہو۔

مادہ (۱۳۹۶) اور یہہ بہی شرکت صنایع ہو سکتی ہے کہ ایک سے

دوکان ہو اور دوسرے کا صرف کام ہو دیکھو مادہ (۱۳۴۶) —

مادہ (۱۳۹۷) جب شرکتِ اعمال اسطرح ٹہرے کہ ایک کا خچر ہو اور دوسریکا اونٹ ہو اور دونو باربرداری برابر کرتے رہین تو یہہ بہی جائز ہے اور اجرت دونوین برابر تقسیم ہوگے اور یہہ لحاظ نہوگا کہ اونٹ زیادہ بوجہہ اوٹہاتا ہے کیونکہ اس شرکتمین اجرت باعتبار ضمان اور زمہ داری کے تقسیم ہوتی ہے۔ پر جب شرکت تو عقد نہو بلکہ خچر اور اونٹ بعینہ کرایہ کیے گئی اور یہہ شرط ہووے کہ کرایہ اسمین تقسیم ہوتا ہوگا تو یہہ شرکت فاسد ہے اور اجرت خچر کی خچر والے کو اور اونٹ کی اونٹ والیکو ملیگی اور ایک دوسریکے اگر لادنے اور اٹہانے مین مدد کرتا رہیگا تو ہر ایک اجر مثل کا مستحق ہوگا۔

مادہ (۱۳۹۸) جب ایک کام مین ایک شخص کاریگر ٹہرا اور وہ اسکا بیٹا جو اوسکی پرورش مین ہے ملکر کام کرتے ہین تو اجرت اوسکے ہے اور اوسکا بیٹا مددگار رہیگا مثلاً ایک شخص کا بیٹا درخت لگانی مین اوسکی مدد کرتا ہے تو درخت اوس شخص کا ہے اور اوسکا بیٹا اوس مین شریک نہوگا۔

مبحثِ سویم شرکتِ وجوہ کے مسایل کا بیان

مادہ (۱۳۹۹) جیسا یہہ جائز ہے کہ مال جو خرید کر لاوین برابر ہو ویساہی یہہ بھی جائز کہ ایک دو ثلث خرید کر لاوے اور دوسرا ایک ثلث کیونکہ مساوات شرط نہین ہے۔

مادہ (۱۴۰۰) ربح کا استحقاق شرکت وجوہ مین بلحاظ ضمان وذمہ داری کے ہے۔

مادہ (۱۴۰۱) ضمان وذمہ داری مال کی قیمت کے باعتبار حصہ کے ہوتی ہے

مادہ (۱۴۰۲) ربح مین حصہ ہر شریک کا باعتبار اوس مال کے ہے جو یہہ خرید کر لائی ہین نصف نصف ہو تو ربح بھی نصف نصف ہوگا اور اگر ایک دو ثلث لایا ہی اور دوسرا ایک ثلث تو ربح بھی اوسیطرح تقسیم ہوگا اور زیادہ جو ایک کے لئی شرط کیا گیا ہے نامعتبر و نامقبول اور جب یہہ شرط ہو کہ اسباب تو نصف نصف ہو اور ربح ایک کو دو ثلث اور ایک کا ایک ثلث تو یہہ شرط نامقبول ہے اور ربح بھی نصف نصف تقسیم ہوگا

مادہ (۱۴۰۳) نقصان اور خسارہ بمقدار اپنی اپنی حصہ مال کے ہے جو خرید کر لائی ہین خواہ دونو ملکر خریدی ہون یا ایک نے خرید کی لایا ہے۔ اگر نصف نصف مال لائی ہین تو خسارہ بھی نصف نصف ہوگا اور اگر ایک نے دو ثلث مال

لایا تو خسارہ بھی دو ثلث اور ایک ثلث ہوگا۔

باب ہفتم مضاربت کا بیان اسمین تین فصلین ہین۔

فصل اوّل مضاربت کی تعریف اور تقسیم کا بیان

مادہ (۱۴۰۴) جس عقد مین ایک شخص کا مال ہو اور دوسریکا عمل ہو اوسکو مضاربت کہتی ہین اور مال والا رب المال اور عمل کرنے والا مضارب کہلاتا ہے۔

مادہ (۱۴۰۵) مضاربت مین ایجاب و قبول رکن ہے۔ مثلاً رب المال نی کہا کہ یہہ روپیہ مضاربۃً لو اور اپنی رائے کے موافق عمل کرتے رہو اور ربح نصف نصف یا دو ثلث اور ایک ثلث ہوگا یا یہہ کہا کہ تم یہہ روپیہ راس المال ٹھہرا او اور اوسمین ربح ہم مین اور تم مین مشترک ہوگا اور مضارب نے قبول کیا تو مضاربت منعقد ہوگئی۔

مادہ (۱۴۰۶) مضاربت دو قسم پر ہے ایک مطلق دوم مقید۔

مادہ (۱۴۰۷) جسمین زمانہ اور مکان اور قسم تجارت اور بایع اور مشتری متعین نہو وہ مضاربت مطلق ہے اور جو مقید ہو کہ اتنی دن تک یا اسی بلدہ مین یا یہہ قسم خاص تجارت یا فلان ہی سے معاملہ کرتے رہنا تو مضاربت مقید ہے۔

فصل ثانی مضاربت کی شرطونکا بیان۔

مادہ (۱۴۰۸) شرط یہہ ہے کہ رب المال وکیل کرنیکے قابل ہوا ور مضارب وکیل ہونے کے لایق ہو۔

مادہ (۱۴۰۹) اور شرط یہہ ہے کہ راس المال ایسا ہو کہ شرکت مین راس المال ہونے کے قابل ہو باب شرکت العقد کی فصلِ سوم ملاحظہ ہو سو اسباب اور مکان اور لوگون کے ذمہ پر جو قرض ہے راس المال نہین ہو سکتا ہے یا رب المال نے کوئی اسباب دیکر کہا کہ اسکو بیچ لو اور زرِ ثمن راس المال کر کے مضاربت کرلو تو صحیح ہوگا یا رب المال نے کہا کہ فلان کے ذمہ پر جو قرض ہے وہ لے لو اور متعین کر دیا کہ اتنی قرش ہین اور مضاربت کرو تو بھی صحیح ہوگا

مادہ (۱۴۱۰) اور شرط یہہ ہے کہ راس المال مضارب کو بالکل سونپ دیا جاوے

مادہ (۱۴۱۱) جیسا شرکت العقد مین راس المال متعین اور معلوم ہونا شرط ہے مضاربت مین بھی شرط ہے کہ راس المال متعین و معلوم ہو اور ربح مین حصہ مشاع نصف یا ثلث وغیرہ مقرر ہو۔ اگر مطلق ذکر ہوا کہ ربح مشترک رہیگا تو نصف نصف دیا جاوے گا۔

مادہ (۱۴۱۲) جب ان شرطونمین سے کوئی شرط بھی نہو مثلاً ربح مین حصہ مشاع نہ ٹھہرا ہو بلکہ یہہ ٹھہرا کہ اتنی قرش رب المال لیگا تو مضاربت فاسد ہے

فصل سوم مضاربت کی احکام

مادہ (۱۴۱۳) مضارب امین ہے کہ راس المال اوسکی پاس ودیعت ہے اور باعتبار تصرف اور معاملہ کے وکیل بہی ہے اور باعتبار حصہ دار ہونے کے ربح مین شریک بہی ہے۔

مادہ (۱۴۱۴) باعتبار مضاربت مطلقہ کے مضارب کو علی العموم اجازت ہے جسطرح ہو سکے تجارت کری اور جتنی امور کہ تجارت کو لاحق ہونگے وہ بجا لائیگا اور ربح حاصل کرنے کے لئی خرید و فروخت کرتا رہیگا۔ لیکن غبن فاحش اگر خریدا تو خاص اوسکا ذمہ ہے مضاربت مین شامل نہوگا۔

دوم جائز ہے کہ مال بیچتا رہی نقد پر یا قرض پر کم پر یا زیادہ پر اور جسقدر مہلت کہ تاجرونمین معلوم اور عادت ہے وہی مہلت بہی دیگا نہ مہلت دراز کہ تاجرین مین عادت نہین ہے۔

سوم جو مال کہ بیچا ہے اوسکی زر ثمن کا کسی اور معتبر پر حوالہ لینا جائز ہے

چہارم کسی اور کو بیع اور شرا کے لئی وکیل بہی کر سکتا ہے

پنجم مال مضاربت کا ودیعت رکہنا اور بضاعت دینا اور گرو رکہنا اور گرو کرنا اور کرایہ دینا اور کرایہ لینا سب جائز ہے۔

ششم اپنی لینی اور دینی کے لئے سفر بہی کرنا جایز ہے۔

مادہ (۱۴۱۵) مضاربت مطلقہ مین یہہ جایز نہین ہے کہ مال مضاربت اور اپنا مال ملا دیوے یا کسی اور کو مضاربت دیوی اگر سب مضاربت والونکے عادت ہے کہ مال مضاربت اور اپنا مال ملا دیتی ہین تو یہہ بہی مجاز ہوگا۔

مادہ (۱۴۱۶) اگر مضاربت مطلقہ مین رالمال نے یہہ کہدیا کہ تم اپنی رائے پر جو مناسب ہو کرتے رہو تو اپنی مال سے ساتہہ مال مضاربت ملا بہی دیگا اور اور کسی کو مضاربت بہی دیگا۔ اور رہنہ کرنا اور قرض دینا اور راس المال سے زیادہ مال خرید لینا بے اجازت صریح جایز نہوگا۔

مادہ (۱۴۱۷) اگر اپنا مال اور مال مضاربت دونو کو ملالیا تو جسقدر ربح اسکے خاص مال کا ہے وہ بہی لیگا اور جو ربح مال مضاربت کا ہے وہ دونو آپسمین حسب قرارداد باہمی تقسیم کرینگے۔

مادہ (۱۴۱۸) مضارب نے اگر راس المال سے زیادہ مال باجازت خرید لیا تو یہہ شرکت وجوہ ہوگے۔

مادہ (۱۴۱۹) مضارب کو مضاربت کے لئی اگر کچہہ سفر کرنا ہوگا تو اسکا خرچ معمولی مال مضاربت مین سے ہوگا۔

مادہ (۱۴۲۰) جو شرط کہ رب المال نے مضارب تعین مقرر کی اوسکے رعایت ضرور ہے

مادہ (۱۴۲۱) مضارب نے اگر شرط کے خلاف کیا اور مجاز نرہا تو غاصب متصور ہوگا۔ اسی لئے فایدہ اور خسارہ جو لینی اور دینی مین واقع ہوگا وہ سب اسی پر پڑیگا۔ اور راس المال اگر تلف ہوگا تو ضمان دیگا

مادہ (۱۴۲۲) رب المال نے منع کر دیا تہا کہ مال مضاربت فلان جاے نہ لیجانا یا قرض پر نہ بیچنا پر اسنے اوسکا خلاف کیا کہ اوس جاے لے گیا یا قرض بیچا۔ اور زر ثمن یا مال تلف ہوگیا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۱۴۲۳) رب المال نی جو مدت مضاربت کی مقرر کی تہی اوسکے گذرتے ہی مضاربت فسخ ہوجائی گی۔

مادہ (۱۴۲۴) رب المال نی جب مضارب کو موقوف کر دیا تو ضرور ہے کہ اوسکو اطلاع بہی ہوجاوے ورنہ جب تک کہ اوسکو اطلاع نہوگی سب تصرفات اوسکی جایز ہون گے اور بعد اطلاع کے اوسکو جایز ہے کہ جو اسباب باقی ہے اوس سب کو بیچکر نقد کر لے اور جو نقد موجود ہے اوس مین کچھہ تصرف نکرے۔

مادہ (۱۴۲۵) مضارب اپنی عمل کے عوض حقدار ربح کا ہے کیونکہ عمل کبہی متقوم ہوتا ہے اسی سے لے جو حصہ کہ مضارب نے ٹہرالیا تہا وہ اوسی کا مستحق ہوگا۔

مادہ (۱۴۲۶) رب المال بسبب اپنی مال کے ربح کا مستحق ہے

اسی لئی مضاربت فاسدہ مین کل ربح رب المال کا ہے اور مضارب اجر مثل پاوے گا مگر اوس مقدار سے کہ وقت عقد قرار پایا تہا زیادہ نہ لے سکیگا بلکہ اگر ربح حاصل نہوگا تو کچھہ نہ پاویگا۔

مادہ (۱۴۲۷) اگر مال مضاربت مین نقصان ہوا تو پہلے ربح مین وسکے تکمیل کیجاوے نہ راس المال مین سے اور ربح اگر کافی نہوگا تو اوسوقت راس المال مین سے تکمیل کرینگے اور مضارب کے ذمہ کچھہ لازم نہوگا مضاربت صحیح ہو یا فاسد۔

مادہ (۱۴۲۸) بہرحال خسارہ اور نقصان رب المال کے سر ہے اگر یہہ شرط ٹہری تہی کہ دونوپر وارد ہوگا تو یہہ شرط معتبر نہین ہے

مادہ (۱۴۲۹) جب رب المال مرگیا یا مجنون ہوگیا تو مضاربت فسخ ہوجائی گے۔

مادہ (۱۴۳۰) اگر مضارب بے تفصیل حساب کے مرگیا تو اوسکے ترکہ پر ضمان ہوگا دیکہو مادہ (۸۰۱ و ۱۳۵۵)۔

باب ہستم مزارعت اور مساقات کا بیان ہے اس مین دو فصل مین

فصل اوّل مزارعت کا بیان۔

مادہ (۱۴۳۱) ایک شخص کی زمین ہے اور دوسرا اس مین کاشت کرتا ہے اور پیداوار دونوکی مشترک اسکو شرکت

مزارعت وزراعت کہتی ہین۔

مادہ (۱۴۳۲) شرکت مزارعت کا رکن ایجاب وقبول ہے زمین والی نے کاشتکار کو کہا کہ مین نے تجکو یہہ زمین زراعت کے لئی دی پیداوار مین سے تیرا حصہ اسقدر ہوگا اور کاشتکار نے کہا کہ مین نے قبول کیا یا مین راضی ہوا یا اور کوئی ایسا کلمہ کہا کہ رضامندی پر دلالت کرے یا کاشتکار نے زمین والے سے کہا کہ تو مجکو اپنی زمین زراعت کے لیے لئی دی کہ مین اوس مین زراعت کرونگا اور زمین والا راضی ہوگیا تو عقد مزارعت منعقد ہوگے۔

مادہ (۱۴۳۳) دونو کا عاقل ہونا شرط ہے بالغ ہونا شرط نہین ہے اسی لئی تمیزدار اذن والا لڑکا عقد مزارعت کرسکتا ہے۔

مادہ (۱۴۳۴) شرط یہہ ہے یا تو قسم زراعت اور تخم متعین ہو جائی یا تعمیم رہی کہ جو چاہے سو بوئی۔

مادہ (۱۴۳۵) یہہ شرط ہے کہ کاشتکار کا حصہ مشاع مثل نصف وربع وغیرہ متعین ہو جائی اگر حصہ متعین نہوا یا یہہ کہا کہ سوائی محاصل کے اور کچھہ دیوین گے یا محاصل مین سے آتی سیر دین گے تو یہہ عقد صحیح نہین ہے۔

مادہ (۱۴۳۶) شرط یہہ ہے کہ زمین زراعت کے قابل ہو

اور زمین کاشتکار کو سونپ دی جائی۔

مادہ (۱۴۳۷) اگر شروطِ مذکورہ مین سے کوئی شرط نہ پائی جائی تو عقد فاسد ہوگا۔

مادہ (۱۴۳۸) عقد صحیح مین جو شرط اس مین ٹھہر گئی ہو اوسی پر محاصل تقسیم ہوگا۔

مادہ (۱۴۳۹) عقدِ فاسد مین کلِ محاصل تخم والی کا ہے اور شخصِ ثانی اگر صاحبِ زمین ہے تو زمین کی اجرتِ مثل اور اگر کاشتکار ہے تو اوسکے عمل کی اجرتِ مثل پاویگا۔

مادہ (۱۴۴۰) زمین والا اگر مر گیا تو جب تک کھیتی تیار نہوی تو کاشتکار بدستور کام کرتا رہیگا اوسکے وارث منع نکرسکینگے۔ اور اگر کاشتکار مر گیا تو اوسکے وارث اگر چاہین بدستور کام کرتے رہینگے زمین والا اونکو منع نکریگا۔

فصلِ دوم مساقات یعنی درختونکی سبز رکھنی اور پانی دینی کے بیان مین۔

مادہ (۱۴۴۱) ایک شخص کے درخت ہین اور دوسرا پانی وغیرہ دیکر اونکی تربیت کرتا ہے اور یہہ ٹھہرا کہ محاصل دونو میں مشترک ہوگا تو یہہ شرکتِ مساقات ہے۔

مادہ (۱۴۴۲) عقد مساقات مین ایجاب و قبول رکن ہے
درخت والی نے کہا کہ یہہ درخت مین نے تجکو مساقات کیلیے
دی اوس مین جو پہل ہوگا اتنا حصہ تیرا ہے اور دوسرے
نے قبول کرلیا تو مساقات منعقد ہوگی -

مادہ (۱۴۴۳) شرط یہہ ہے کہ دونو عاقد عاقل ہون -

مادہ (۱۴۴۴) جیسا مزارعت مین حصہ مشاع شرط ہے ایسا ہی
اس مین بہی شرط ہے -

مادہ (۱۴۴۵) درختون کا عامل کو سونپ دینا شرط ہے -

مادہ (۱۴۴۶) حسب شرط باہمی پہل تقسیم ہونگے -

مادہ (۱۴۴۷) عقدِ فاسد مین تمام پہل درخت والے کے ہین
اور عامل کو اجرِ مثل -

مادہ (۱۴۴۸) اگر درخت والا مر گیا تو عامل جب تک کہ
پہل پک چکے بدستور کام کرتا رہیگا اوسکے وارث
منع نکر سکین گے اگر عامل مر گیا تو اوسکے وارث
اگر چاہین تو بجائے اوسکے کام کرتے رہین درخت والا
انکو منع نکر سکیگا -

کتاب یازدہم وکالت کا بیان۔ اسمین ایک مقدمہ اور تین باب ہین

مقدمہ مین وہ اصطلاحات فقہیہ ہین کہ وکالت سے متعلق ہین۔

(مادہ ۱۴۴۹) کسی کو اپنے قایم مقام کرکے اپنا کوئی کام اوسکو سپرد کر دینا وکالت ہے جو شخص مقرر کرے وہ موکل بکسر کاف ہے اور جسکو مقرر کیا جاوے وہ وکیل ہے اور جس کام کیلئے مقرر کرے وہ موکل بہ بفتح کاف ہے۔

(مادہ ۱۴۵۰) کسی کے ذریعہ اپنا پیام کسی کے پاس بہیجنا رسالہ ہے اور اس مین کسی قسم کا تصرف نہین ہوتا ہے بہیجنے والا مرسل بکسر سین ہے اور جسکو بہیجا ہے وہ رسول ہے اور جسکے پاس بہیجا ہے وہ مرسل الیہ بفتح سین ہے

باب اول۔ وکالت کے رکن اور تقسیم کا بیان

(مادہ ۱۴۵۱) رکن وکالت ایجاب و قبول ہے۔ موکل نے کہا کہ مین نے تجکو خاص اس کام کا وکیل کیا اور دوسرے نے کہا کہ مین نے قبول کیا یا کوئی اور کلام کہا جو قبول پر دلالت کرے یا کچھہ نہ کہا بلکہ جس کام کیلئے وکیل کیا وہ کام کرنے لگا تو یہہ قبول پر دلالت کرتا ہے تو وکالت منعقد ہوگی۔ اور اگر ایجاب کے جواب مین اوس نے کہا کہ مین وکالت قبول نہین کرتا ہون۔ اور یا کہا کہ مین نے وکالت رد کی تو وکالت ثابت نہ ہوگی۔ اسلئے اگر کار وکالت کرنے لگا تو جائز نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۴۵۲) کسی کام کی اجازت دینا اور کسی کام کا اذن دینی حکم

دیناوکیل کرنا ہے

(مادہ ۱۴۵۳) کام کرنیکے بعد جو اجازت واقع ہو تو گویا پہلے ہی سے وکالت ہوئی تھی مثلاً ایک شخص فضولی نے بے اطلاع وبے اجازت مالک کے ایک کام کیا پھر مالک نے اجازت دیدی تو گویا اوسکے لئے وہ وکالت پہلے ہی سے ہوئی تھی۔

(مادہ ۱۴۵۴) رسالت وکالت نہیں ہے مثلاً ایک صراف نے اپنا نوکر کسی کے پاس بھیجا کہ اوس سے اسقدر قرض لادے تو یہہ نوکر قرض لینے کا رسول ہے نہ وکیل۔ اور ایسے ہی ایک شخص نے ایک دلال کے پاس کسی کو یہہ پیغام دیکر بھیجا کہ فلان شخص فلان گہوڑا خریدتا ہے۔ دلال نے کہا کہ مین نے وہ گہوڑا اوسکے ہاتھ بیچا تو یہہ گہوڑا اوسکو پونچادے۔ اس نے یہہ گہوڑا اوسکو پنچادیا اور جو کچہہ دلال نے کہا تھا وہ بھی کہدیا مرسل اور دلال کے درمیان بیع منعقد ہوگی۔ اور وہ شخص صرف واسطہ اور رسول ہے نہ وکیل۔ اور ایسا ہی ایک شخص نے قصائی سے کہا کہ میرا فلان نوکر جو ہر روز بازار آتا جاتا ہے اوسکے ہاتھ اتنا گوشت بھیجدیا کر قصائی ہر روز گوشت اوسکے ہاتھ بھیجنے لگا تو یہہ نوکر صرف واسطہ اور رسول ہے نہ وکیل۔

(مادہ ۱۴۵۵) آقا کا حکم نوکر پر کبھی رسالت ہے اور کبھی وکالت ہے مثلاً آقا نے نوکر کو حکم دیا تو سوداگر سے مال خریدلا تو یہہ وکالت ہے

اور اگر آقا نے خود خرید ا اور نوکر سے کہا کہ تو وہ مال لے آ تو یہ
صرف رسالت ہے۔

(مادہ ۱۴۵۶) وکالت کبھی مطلق ہوتی ہے کہ اوس مین کوئی کام
خاص یا مدت معین وغیرہ نہین ہوتی ہے اور کبھی شرط وغیرہ سے بھی مقید ہوتی ہے مثلاً
ایک شخص نے دوسرے کو کہا کہ جب فلان تاجر یہان آئیگا تو اوسکے ہاتھ یہ
گھوڑا میرا بیچنا تو یہ وکالت مقید ہوئی کہ وہ تاجر جب یہان آئیگا تو بیچیگا ورنہ نہین
یا وقت مقرر ہوا مثلاً کہا کہ نیسان کے مہینے مین میرا جانور بیچنا تو اوسی مہینے مین
بیچیگا نہ بعد اسکے اور نہ قبل اوسکے۔ اور ایسے ہی ہو سکتا ہے کہ قیمت
معین ہو مثلاً کہا کہ ایک ہزار قرش کو بیچنا۔ اتنے ہی کو بیچ سکیگا نہ کم کو۔

باب دوم وکالت کے شرطون کا بیان

(مادہ ۱۴۵۷) شرط یہ ہے کہ موکل نے جس کام کے لئے وکیل کیا ہو
وہ خود بھی اوسکے کرنے پر قدرت رکھتا ہو۔ ایسے ہی بے تمیز لڑکا اور مجنون
کسی کو وکیل نہین کر سکتے ہین۔ اور تمیز دار لڑکا اگر ایسے کامون مین کسی کو
وکیل کرے کہ اوسکے حق مین ضرر نہ ہون۔ مثلاً ہبہ کرنا اور صدقہ دینا گو ولی نے
اجازت دی تو جائز نہین ہے۔ اور اگر نفع کے کامون مین کسی کو وکیل کیا
مثلاً ہبہ لینا اور صدقہ لینا گو ولی اجازت نہ دی تو بھی جائز ہے اور اگر
ایسے کام ہین کہ اسمین نفع اور ضرر دونو متصور ہین مثلاً بیع وشرا۔ اگر

لڑکے کو ولی کی طرف سے اجازت ہی تو وکالت جائز ہے ورنہ بلا اجازت ولی کے وکیل نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۴۵۸) یہہ بھی شرط ہے کہ وکیل عاقل یا تمیز ہو اور بالغ ہونا اوسکا شرط نہیں ہے اسلئے لڑکا جو باتمیز ہو وکیل ہوسکتا ہے گو ماذون نہو اور اس صورت مین عقد کے حقوق عاقدین پر لازم ہونگے نہ اس لڑکے پر۔

(مادہ ۱۴۵۹) جتنے کام کہ خود کرسکتا ہے سب مین دوسرے کو وکیل کرسکتا ہے یعنی بیع وشرا مین اور کرایہ دینے مین اور کرایہ لینے مین اور گرو رکھنے مین اور گرو لینے مین اور ودیعت دینے مین اور ودیعت لینے مین اور ہبہ کرنے مین اور ہبہ لینے مین اور صلح کرنے مین اور ابراء مین (یعنی معاف کرنے میں) اور نالش کرنے مین اور شفعہ کے طلب کرنے مین اور ترکہ وغیرہ تقسیم کرنے مین اور قرض ادا کرنے مین اور قرض کے لینے مین اور مال قبضہ کرنے مین۔ پر شرط یہہ ہے کہ جس کام پر کسی کو وکیل کرے وہ کام متعین اور معلوم ہوے

باب سوم وکالت کے احکام اور اس مین چھہ فصل مین

فصل اول وکالت کے قواعد عام کا بیان

(مادہ ۱۴۶۰) لازم ہے کہ ہبہ اور عاریت اور رہن اور ودیعت اور قرض اور شرکت اور مضاربت اور انکار دعوی پر صلح ان سب کو وکیل اصل

موکل کے ساتھ متعلق کرے ورنہ صحیح نہ ہوگا

(مادہ ۱۴۶۱) بیع اور شرا اور اجارہ اور اقرار پر صلح میں یہ شرط نہیں ہے کہ موکل کے ساتھ انکو متعلق کرے۔ بلکہ وکیل اپنے ہی ساتھ متعلق کر سکتا ہے (یعنی یہ کہے کہ میں نے خریدا) تو صحیح ہے۔ اور ان دونوں صورتوں میں ملک تو موکل کی ہی رہیگی۔ اگر وکیل نے موکل کے ساتھ عقد متعلق کی تو وکیل ہی پر عقد کے سب احکام وارد ہونگے۔ اور موکل کیطرف اگر عقد متعلق کی تو موکل پر احکام عقد وارد ہونگے۔ اور وکیل اس صورت میں صرف رسول رہیگا مثلاً وکیل نے موکل کا کچھ مال بیچا اور اپنے طرف متعلق کیا اور موکل کا نام نہ لیا تو وکیل پر جبر کیا جاویگا کہ مبیع مشتری کو پہنچا دے اور زر ثمن مشتری سے وصول کرے اور اگر مبیع کا کوئی اور حقدار نکل آیا اور نالش کرکے مبیع لے لی تو مشتری وکیل سے اپنا زر ثمن لیگا۔ اور اگر وکیل نے کچھ مال خریدا اور اپنے ہی طرف متعلق کیا اور موکل کا نام نہ لیا تو وکیل ہی بائع سے مال لیگا اور اگر موکل نے زر قیمت نہیں دیا ہے تو وکیل اپنے پاس سے دیگا۔ اور یہ مال عیب دار نکلا تو وکیل ہی نالش کرکے واپس کرنے کا مجاز ہوگا۔ اگر وکیل نے کہا کہ میں نے یہ مال موکل کے لئے بوکالت خریدا ہے یا موکل کا مال بوکالت بیچا ہے تب احکام عقد کے موکل پر وارد ہونگے۔ اور وکیل اسوقت صرف رسول ہے۔

(مادہ ۱۴۶۲) رسالت کے سب احکام مرسل پر وارد ہوتے ہیں نہ رسول پر

(مادہ ۱۴۶۳) بیع اور شرا اور ایفاء اور استیفاء دین اور قبضہ مال میں وکیل کا قبضہ بمنزلہ ودیعت ہے بے تعدی اگر تلف ہوگا تو ضمان نہ دیگا۔ اور رسول کا قبضہ بھی بمنزلہ ودیعت ہے کہ جسکا وہی حکم ہے۔

(مادہ ۱۴۶۴) قرضدار نے جو اپنا قرض قرضخواہ کے پاس بھیجا اور ابھی اس تک پہونچا بھی نہ تھا کہ راستہ میں تلف ہوگیا تو یہہ مال قرضدار کا تلف ہوا اور اگر قرضخواہ نے اپنا آدمی قرض لینے کے لئے بھیجا اور اوسکے پاس پیسے تلف ہوگیا تو قرضخواہ کا مال گیا نہ قرضدار کا۔ قرضدار بری ہوگیا۔

(مادہ ۱۴۶۵) ایک شخص نے دو آدمیوں کو وکیل کیا تو ایک وکیل وہ کام اکیلا نہ کرسکیگا۔ پر عدالت میں نالش یا ادا دین یا ودیعت ان دونوں میں سے جو کوئی اکر دیگا تو صحیح ہوجائیگا۔ یا ایک شخص کو انجام کار پر اور دوسرے کو آغاز پر وکیل کیا تو ان میں سے جو کوئی تمام کام کریگا تو درست ہوگا۔

(مادہ ۱۴۶۶) بے اجازت موکل کے وکیل دوسرے کو وکیل نہیں کرسکتا ہے اگر صریح اجازت دے یا یہہ کہا کہ تیری رای میں جو آوے وہ کرتا رہو۔ اگر دوسرے کو وکیل کرے تو یہہ شخص وکیل اصل موکل کا ہے نہ وکیل کا کہ اسکے موقوف کرنے سے یا اوسکے مرنے سے یہہ وکیل ثانی موقوف نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۴۶۷) اگر وکالت کی اجرت قرار پائی تو وکیل مستحق اجرت ہوگا۔ اور اگر اجرت قرار نہیں پائی اور وہ شخص خدمت پیشہ بھی نہیں ہے تو اجرت

نہ پائیگا بلکہ متبرع ہوگا۔

فصل دویم وکالت بالشراء کا بیان یعنی جب کسی کو مال خریدنیکا وکیل کریں

(مادہ ۱۴۶۸) حسب فقرہ اخیرہ مادہ ۱۴۵۹ لازم ہے کہ کار وکالت متعین و معلوم ہو کہ ادا بھی ہو سکے ورنہ کار مجہول کیونکر بجا لا سکتا ہے۔ ایسی لازم ہے کہ جو خریدنا چاہتا ہے اوسکے جنس بیان ہووے اور اگر بیان جنس کافی نہو اوسکے بہت قسم ہیں تو لازم ہے ایک نوع اور اوسکی قیمت بیان کردیں۔ اور اگر جنس بھی بیان نہ ہوے یا بیان ہووے پر انواع بہت مختلف ہیں اور نوع بھی متعین ہو اور قیمت بھی بیان نہ ہووے تو وکالت صحیح نہ ہوگی پر اسوقت کہ وکالت عام ہو مثلاً کہا کہ گھوڑا خرید دو تو یہ وکالت صحیح ہے اور جو کہا کہ کپڑا خرید دو تو ضرور ہے کہ اوسکا بیان ہووے کہ سوتی یا ریشمی ہندی یا شامی اور بیان قیمت بھی ضرور ہے کہ ایک طاقہ اتنے روپیہ کا۔ اور اگر جنس کا بیان نکیا اور کہا کہ ایک جانور چارپایہ لادو یا کپڑہ یا اطلس لادو اور نہ نوع کا بیان ہے نہ ثمن کا تو صحیح نہیں ہے اور اگر یہ کہا کپڑہ یا اطلس جو تیری رای میں آوے خرید لاؤ تو یہ وکالت عام ہے اور وکیل کو اختیار ہے کہ جو کپڑہ چاہے خریدے۔

(مادہ ۱۴۶۹) جب اصل مقصود یا ساخت مختلف ہو تو جنس بھی مختلف ہوتی ہے مثلاً روئی اور شے ہے اور کتان اور شے ہے اسلئے خام روئی اور خام کتان بھی مختلف ہیں۔ اور ایسے جب مقصد جدا جدا ہو تو مثلاً جلد کہ

اوس سے موزے وغیرہ بنائے جاتے ہین۔ اور ان سے غالیچہ وغیرہ مختلف بنائے جاتے ہین۔ اور فرنگستانی غالیچہ اور جنس ہین اور رومی اور جنس ہین۔ گویہ سب اونکے ہین مگر ساخت ہر ملک کے جدا جدا ہے۔

(مادہ ۱۴۷۰) اگر وکیل نے خلاف حکم موکل کیا یعنی موکل نے کہا کہ فلانی جنس ہین سے خریدنا اور اس نے اور جنس مین سے خریدا تو موکل کا کام ادا نہین کیا بلکہ وکیل کے ذمہ پڑیگا اگرچہ اسمین فائدہ زیادہ ہووے

(مادہ ۱۴۷۱) موکل نے کہا کہ مجھکو ایک منیڈہا لا دو اوس نے بہیڑ خریدی موکل کے لئے نہ ہوگا بلکہ وکیل کا مال ہے۔

(مادہ ۱۴۷۲) موکل نے وکیل کو کہا تو فلان قطعہ زمین خرید لے کہ اوسپر مکان بنایا گیا ہے تو وکیل صرف قطعہ زمین نہ خرید سکیگا یا کہا کہ فلان احاطہ میں حویلی خرید دو وکیل وہی احاطہ مین حویلی خریدیگا۔

(مادہ ۱۴۷۳) اگر کہا کہ میرے لئے دودہ خرید دو اور یہہ بیان نکیا کہ کس جانور کا دودہ لاو تو جو دودہ کہ معروف اور رواج ہے خرید لائیگا۔

(مادہ ۱۴۷۴) موکل نے کہا کہ میرے لئے چاول لاو تو وکیل بازار سے جو چاول اوسکو ہاتھہ آئینگے لے لیگا۔

(مادہ ۱۴۷۵) حویلی خریدنے پر جو وکیل کیا تو قیمت اور محلہ بیان کرنا ضرور ہے ورنہ صحیح نہین ہوگا

(مادہ ۱۴۷۶) جبتک کہ موتی اور یاقوت سرخ کی قیمت بیان نہ کرے وکالت صحیح نہ ہوگی۔

(مادہ ۱۴۷۷) جو چیزین کہ مقدار پر خریدی جاتی ہین اونکی مقدار اور قیمت بیان کرنا ضرور ہے مثلاً اتنی کیل یا اتنے سیر گیہون اتنے روپیہ کے ورنہ صحیح نہ ہوگا

(مادہ ۱۴۷۸) کسی چیز کا ایسا وصف کرنا کہ جس سے اعلی یا ادنی یا اوسط معلوم ہو صحیح نہین ہے بلکہ ایسا بیان کرنا صحیح ہے کہ موکل کے لائق ہو مثلاً کرایہ پر چلانے والے نے وکیل سے کہا کہ میرے لئے ایک گھوڑا لا تو اوسکے موافق خریدنا چاہئے نہ ہین ہزار روپیہ کا ایک گھوڑا خرید لا اگر خریدیگا تو وکیل کا ہوگا نہ موکل کا۔

(مادہ ۱۴۷۹) موکل نے جو قید لگائے اوسکے خلاف نہ کیا جاوے ورنہ وکیل پر پڑیگا نہ موکل پر۔ مگر اوس صورت مین کہ فائدہ اوسکا زیادہ اور بہتر ہووے تو موکل ہی کا مال ہوگا مثلاً کہا کہ دس ہزار قرش کو فلانی حویلی خرید و اوسنے کچھ زیادہ پر خریدا تو جایز نہ ہوگا اور اگر کم پر خریدا تو جایز ہے یا کہا کہ قرض پر خرید و اوسنے نقد پر خریدا جایز نہ ہوگا اور اگر کہا کہ نقد پر خرید و اوس نے قرض پر خریدا تو جایز ہے

(مادہ ۱۴۸۰) اگر کہا کہ فلان چیز خرید لا وہ آدہی خرید لایا اگر تقسیم مین ضرر نہ ہوگا تو جایز ہے ورنہ نہین مثلاً موکل نے کہا کہ ایک طاقہ خرید و اوسنے

آدھا لیا جائز نہ ہوگا۔ اور اگر کہا چھ کیل گیہوں خرید وہ تین کیل لایا جائز ہے

(مادہ ۱۴۸۱) موکل نے کہا کہ جبہ کیلئے کپڑا لا وہ ایسا اونی کپڑا لایا کہ جبہ کے قابل نہیں ہے جائز نہ ہوگا

(مادہ ۱۴۸۲) جیسا قیمت مثل کے ساتھ لینے کیلئے وکیل ہوسکتا ہے ویسا ہی غبن قلیل پر ہوسکتا ہے لیکن جن چیزوں کا نرخ بندھا ہوا ہے اون میں غبن قلیل بھی جائز نہیں ہے۔ اور غبن فاحش پر تو کسی حال خریدنا جائز نہ ہوگا

(مادہ ۱۴۸۳) اگر وکالت کیوقت قیمت کا بیان نہ ہوا تو نقد ہی دینا لازم ہوگا۔ مثلاً وکیل نے بیع متعایضہ کی یعنی کوئی چیز مبیع کے قیمت میں دی تو موکل کے لئے خریداری نہ ہوگی بلکہ وکیل پر لازم ہوگی۔

(مادہ ۱۴۸۴) اگر کسی چیز کے خریدنے کا وکیل کیا کہ ایک موسم کے ساتھ متعلق ہے تو وکالت بھی اوسی موسم کے ساتھ جاری رہیگی مثلاً ایک شخص نے کہا کہ جبہ شامی میرے لئے خرید و تو ظاہر ہے کہ جاڑے کیلئے جبہ خریدنا چاہتا ہے اگر موسم سرما کے بعد یا سال آئندہ کے سرما میں خریدیگا تو جائز نہ ہوگا

(مادہ ۱۴۸۵) جس مال کے خریدنے کے لئے وکیل ہوا اوسکو اپنے لئے نہیں خرید سکتا ہے اگر اپنے لئے خریدیگا تو بھی موکل کا مال ہوگا یا وکیل نے اوس قیمت سے زیادہ پر خریدا جو موکل نے قیمت مقرر کی تھی یا غبن فاحش پر خریدا یا موکل کے روبرو اپنے نام سے خریدا تو مال وکیل کا ہوگا نہ موکل کا۔

(مادہ ۱۴۸۶) موکل نے کہا کہ تم میرے لئے فلان گھوڑا خرید لاؤ وکیل نے کچھ نہ کہا نہ ہان نہ نہین اور چلا گیا اور گھوڑا خریدا اب وقت خریدنیکے موکل کے نام پر خریدا تو موکل کا ہوگا۔ اور اپنا نام لیا تو اسکا ہوگا۔ یا خرید تو لیا مگر نہ اپنا نام لیا اور نہ موکل کا اور تلف یا عیب دار ہونے سے پہلے کہا کہ یہ مال موکل کا ہی اوسکا یہ قول صحیح ومعتبر ہوگا اور تلف اور عیب دار ہونیکے بعد کہا کہ یہ موکل کا گھوڑا ہے تو معتبر نہوگا۔

(مادہ ۱۴۸۷) ایک شخص کو دو شخصون نے جدا جدا وکیل کیا کہ ہمارے لئے مال خرید لو۔ اب وقت خریدنے کے جسکے نام پر خریدا ہوگا اوسکا ہوگا۔

(مادہ ۱۴۸۸) وکیل بالشراء نے اپنا ہی مال موکل کے ہاتھ بیچا یہ صحیح نہین ہے

(مادہ ۱۴۸۹) وکیل نے جو مال خریدا ابھی موکل کو نہ دیا تھا کہ اوس مین عیب نکلا تو وکیل خود بے والپس کر سکتا ہے موکل کے حکم کے کچھ حاجت نہین ہے اور اگر موکل کو دیچکا تھا تو بے حکم موکل والپس نہ کر سکیگا۔

(مادہ ۱۴۹۰) وکیل نے اگر قرض پر مال خریدا ہے تو موکل پر قرض ہوگا وکیل اوس سے فوراً نہ لے سکیگا اور اگر وکیل نے نقد پر خریدا تھا پھر بایع نے مہلت دی تو وکیل موکل سے اگر چاہے تو فوراً لے سکتا ہے۔

(مادہ ۱۴۹۱) وکیل بالشراء نے اپنے پاس سے قیمت ادا کر دی اور مال پر قبضہ کر لیا تو اپنے موکل سے قیمت فوراً لے سکتا ہے۔ بلکہ جبتک کہ موکل سے

قیمت نہ لے مال نہ دیگا اختیار ہے اگرچہ بایع کو قیمت ادا نہ کی ہے ۔

(مادہ ۱۴۹۲) وکیل کے پاس قضا من عند الفقد مال تلف ہو گیا تو موکل کا مال گیا قیمت کا مال دینا ہوگا ۔ اور وکیل نے اگر اپنی قیمت موکل سے لینے کے لئے مال روکا اور تلف ہو گیا تو وکیل قیمت دیگا ۔

(مادہ ۱۴۹۳) وکیل بالشراء بے اذن موکل کے اقالہ کا مجاز نہیں ہے ۔

فصل ثالث ۔ وکالت بالبیع کا بیان یعنی جب کسی کو مال بیچنے کا وکیل کریں

(مادہ ۱۴۹۴) مال بیچنے کا جو کوئی وکیل مطلق کیا گیا کہ اوس میں کچھ تفصیل قیمت وغیرہ کے متعین نہیں ہے تو اوسکو اختیار ہے جس طرح مناسب جانے بیچے قیمت قلیل ہو یا بہت ہو ۔

(مادہ ۱۴۹۵) جو قیمت موکل نے مقرر کر دے اوس سے کم بیچنا جایز نہیں ہے اگر بیچ ڈالا تو موکل کے اجازت پر موقوف رہیگا ۔ اگر مال مشتری کو دیدیا تو بیع منعقد ہو گئی ہو یا نہ ہوئی ہو اور موکل نے بنا بر نقصان وکیل سے لیگا ۔

(مادہ ۱۴۹۶) وکیل بالبیع اپنے لئے وہ مال نہیں خرید سکتا ہے کہ جسکی بیع کا وکیل ہوا ہے

(مادہ ۱۴۹۷) اور اون کے ہاتھ بیچنا درست نہیں ہے کہ جنکی گواہی اوسکے حق میں مقبول نہ ہو ۔ مگر قیمت زاید سے جایز ہے اگر موکل نے یہ کہا کہ تجکو اختیار ہے جسکے ہاتھ چاہے بیچے اور اس نے ان ہی لوگوں کے ہاتھ ثمن مثل پر بیچا تو جایز ہے ۔

(مادہ ۱۴۹۸) وکیل مطلق بتقدیر ادھار قرض پر بیچ سکتا ہے مگر قرض کے وہ

مدت ہوگی جو سوداگروں مین دستور ہے نہ اوس سے زیادہ ۔ اور اگر موکل نے کھدیا کہ نقد پر بیچنا یا میرا مال نقد بیچکر میرا قرض ادا کرو تو قرض پر نہین بیچ سکتا ہے ۔

(مادہ ۱۴۹۹) جس مال کے بیچنے کے لئے وکیل ہوا اوسکا نصف نہین بیچ سکتا ہے کیونکہ اوسکے ٹکڑے کرنے مین ضرر ہے اور اگر ضرر نہ ہوگا تو نصف بیچنا بھی جایز ہے ۔

(مادہ ۱۵۰۰) وکیل نے اگر قرض پر کچھ مال بیچا تو اس زرثمن کے عوض رہن یا کفیل لے سکتا ہی اور اگر رہن تلف ہوگیا یا کفیل مفلس ہوگیا تو وکیل ضامن نہوگا

(مادہ ۱۵۰۱) جب موکل نے وکیل کو کہا کہ یہہ مال رہن یا کفیل لیکر بیچنا تو ضرور ہی کہ بے رہن اور بے کفیل لئے نہ بیچے ۔

(مادہ ۱۵۰۲) جب تک کہ مشتری زرثمن ادا نہ کردے وکیل بایع اپنی پاس سے ادا نہ کریگا ۔

(مادہ ۱۵۰۳) موکل بھی زرثمن مشتری سے لے سکتا ہی اگرچہ یہہ کام وکیل کا تہا

(مادہ ۱۵۰۴) جب وکیل بے اجرت ہو تو اوسپر ضرور نہین ہے کہ زرثمن وصول کرکے موکل کو پہونچادیوے ۔ بلکہ موکل کو اپنی طرف سے وکیل کردے کہ اپنا زرثمن وصول کرے اور اگر وکیل ایسا شخص ہی کہ بی اجرت کام نہین کرسکتا ہے مثلاً دلال تو بالضرور زرثمن مشتری سے وصول کرکے موکل کو پہونچادیگا ۔

(مادہ ۱۵۰۵) وکیل یا بے حکم اپنے موکل کے بھی اقالہ کر سکتا ہی مگر اپنے موکل کو قیمت ضرور دیگا یہہ اقالہ موکل پر جاری نہ ہوگا۔

فصل چہارم جو مسایل کہ مامور کے ساتھہ متعلق ہین۔

جو شخص حکم کرے وہ آمر ہی اور جس پر حکم کیا جاوے وہ مامور اور مامور علیہ ہی اور جس کام کا حکم ہو وہ مامور بہ ہے

(مادہ ۱۵۰۶) آمر نے مامور کو کہا کہ میرے اوپر جو فلان کا یا بیت المال کا قرض ہی وہ ادا کردو مامور نے کا دین ادا کرکے اوس سے لیگا اوس نے یہہ کہا ہو یا نہ کہا ہو کہ تم میرا دین دیکر مجھہ سے لینا پہلے تم میرا دین دو تو مین تمکو دونگا

(مادہ ۱۵۰۷) آمر نے حکم دیا کہ میرے ذمہ جو کھوٹے درہم ہین وہ ادا کردو مامور نے خالص درہم ادا کی یا آمر نے کہا کہ میرے ذمہ جو خالص درہم ہین ادا کردو اوس نے کھوٹے درہم دیدی تو دونو صورتون مین مامور آمر سے کھوٹے درہم لیگا نہ خالص اگر مامور نے اپنا مال قرضخواہ کے ہاتھہ بیچدیا اور زر قیمت دین مین مجرا دیا تو آمر سے مقدار دین جو ادا کیا ہی لیگا۔ اور اگر ثمن مثل سے زیادہ کو بیچا تو آمر کو یہہ اختیار ہے کہ اصل قیمت مامور کو دیدے اور زاید اپنے دین مین مجرا دیوے۔

(مادہ ۱۵۰۸) آمر نے مامور کو حکم دیا کہ مجھکو یا میرے اہل و عیال کو خرچ دو ذمہ میرے ہوگا ہی تو پھر مامور آمر سے جو خرچ کیا ہی لیگا مگر جو خرچ عادت اور رواج کے موافق ہوگا خواہ شرط واپسی کی ہو یا نہ کی ہو۔ اور ایسیہی اگر حکم کیا کہ میرے لئے ایک حویلی بنا دو تو موافق رواج و عادت کے حویلی بنا کر اپنا خرچ آمر سے لیگا گو شرط خرچ لینیکی ہوئی ہو یا نہوئی ہو

(مادہ ۱۵۰۹) آمر نے مامور سے کہا کہ تو فلان کو اتنے روپیہ قرض یا صدقہ یا عطیہ دیدے کہ پھر مین تمکو دونگا اگر اوس نے ادا کیا تو آمر سے لیگا اور اگر یہہ شرط نہ ٹھہری کہ جو کچھ دیگا وہ واپس لیگا یا مین ادا کر دونگا تو مامور کو حق واپسی حاصل نہین ہوگا اور اگر جسپر خرچ کیا ہے وہ ایسا ہو کہ آمر کے عیال مین ہے یا اوسکے شریک کے عیال مین ہے تو یہہ خرچ حسب رواج و عادت ضرور قابل واپسی کے ہے گو شرط نہ کیگئی ہو دیکھو دفعہ (۳۶)

(مادہ ۱۵۱۰) آمر کا حکم اوسکی ملک پر جاری ہوگا مثلاً آمر نے حکم دیا کہ یہہ مال دریا مین پھینک دے مامور نے دریا مین پھینک دیا اور وہ یہہ جانتا ہے کہ یہہ مال اسکا نہین ہے کسی اور کا ہے تو مال والا مامور سے اپنے مال کا ضمان لیگا نہ آمر سے مگر جب کہ آمر مامور پر مجبر ہو۔

(مادہ ۱۵۱۱) آمر نے مامور سے کہا کہ مجھپر جو کسی کا اسقدر قرض ہے اپنی پاس سے ادا کر دے اوس نے صرف وعدہ کیا کہ ادا کر دونگا اگر نہ دیا تو صرف بلحاظ اوسکے وعدہ کے جبر نکیا جاویگا

(مادہ ۱۵۱۲) مامور پر آمر کا قرض ہے یا کچھ نقد ودیعت ہے آمر نے اوسکو کہا کہ مجھپر کسی کا قرض ہے تو ادا کر دے تو مامور پر ادا دین کیلئے جبر ہوگا۔ اور اگر آمر نے کہا کہ میرا فلان مال بیچکے قرض ادا کر دے اگر وکیل بغیر اجرت کے ہے تو اوسپر جبر نہ ہوگا اور اگر اجرت والا ہے تو اوس سے جبراً کام لیا جائیگا۔

(مادہ ۱۵۱۳) قرضدار نے نجیہ درہم دیکر مامور کو کہا کہ میرے فلان قرضخواہ کو دے آو تو اوس قرضخواہ اسمین سے کچھ نہ لے سکینگے اور نہ مامور کسی اور قرضخواہ کو

اوسمین سے دلیگا صرف اوسی کو دیگا کہ قرضدار نے اوسکا نام لیا ہے ۔

(مادہ ۱۵۱۴) آمر نے کچھ درہم مامور کو دی کہ فلان کو بابت قرض کے پہونچا دے مامور کے پہونچانے سے پہلے مامور کو خبر ہوگئی کہ آمر مرگیا تو یہہ دراہم ترکہ مین شامل ہونگے قرضخواہ ترکہ سے اپنا قرض وصول کریگا ۔

(مادہ ۱۵۱۵) آمر نے مامور کو کچھ درہم دی کہ فلان کو پہونچا دے مگر مگر جبتک کہ میری دستاویز کے پشت پر جو اوسکے پاس ہے وصول نہ ڈلوا دے یا جدا قبض الوصول نہ لکھدے اوسکو یہہ درہم نہ دینا۔ مامور نے نہ دستاویز کے پشت پر وصول ڈلوایا اور نہ جدا رسید لی اور درہم قرضخواہ کو دیدی اب اگر قرضخواہ انکار کرے اور قرضدار دوبارہ لیوے تو آمر مامور سے اپنے درہم واپس لیگا ۔

فصل پنجم وکالت بالخصومت کا بیان (یعنی جو شخص مقدمہ مین کسی کا وکیل ہو)

(مادہ ۱۵۱۶) مدعی اور مدعا علیہ دونوا اپنا کسی کو وکیل کرسکتے ہین اور یہہ شرط نہین ہے کہ مدعی مدعا علیہ کے وکیل سے یا مدعا علیہ مدعی کے وکیل سے راضی ہووے

(مادہ ۱۵۱۷) وکیل بالخصومت اگر حاکم کے روبرو اقرار دعوی کرے تو جایز ہے ورنہ نہین یعنی کسی اور جگہہ اقرار کریگا تو معتبر نہ ہوگا بلکہ وکیل معزول ہوگا

(مادہ ۱۵۱۸) مدعی یا مدعا علیہ نے کسی کو وکیل بالخصومت کیا اور اقرار کرنے سے منع کیا تو اوسکا اقرار صحیح نہ ہوگا بلکہ حاکم کے روبرو بھی اقرار کریگا تو جایز نہ ہوگا اور وکالت سے موقوف ہوجائیگا دیکھو مادہ ۱۴۵۶ کا فقرہ اخیر

(مادہ ۱۵۱۹) وکیل بالخصومت وکیل بالقبض یعنی مدعا بہ کے لینے کا مجاز نہیں ہے جب تک صراحۃً اجازت نہ ہو۔

(مادہ ۱۵۲۰) ایسے ہی وکیل بالقبض وکیل بالخصومت نہیں ہو سکتا ہے۔

فصل ششم وکیل کے موقوف ہونیکا بیان

(مادہ ۱۵۲۱) موکل جب چاہے اپنا وکیل موقوف کر دے مگر جب اوس سے کسی کا حق متعلق ہو گیا تو موقوف نہ کر سکیگا۔ مثلاً ایک شخص نے اپنا مال گرو کیا اور عقد رہن کے وقت اوسکے بعد مدیون نے کسی کو وکیل کیا کہ میرا مال مرہون مدت رہن پر بیچکر زر رہن ادا کر دینا راہن بے اجازت مرتہن وکیل کو موقوف نہ کر سکیگا یا مدعی کی طلب پر مدعا علیہ نے کسی کو وکیل بالخصومت کیا تو مدعی کے غیبت میں مدعا علیہ اوسکو موقوف نہیں کر سکتا ہے۔

(مادہ ۱۵۲۲) وکیل خود بھی وکالت سے استعفا دے سکتا ہے مگر جب اوسکے ساتھ حق غیر متعلق ہو تو جبراً کار وکالت اوسکے ادا کیلئے لیا جائیگا۔

(مادہ ۱۵۲۳) موکل نے جب وکیل کو موقوف کر دیا تو جب تک کہ وکیل کو علم نہ ہووے اوسکا تصرف جائز ہوگا۔

(مادہ ۱۵۲۴) وکیل جب خود استعفا دیوے تو ضرور ہے کہ موکل کو بھی خبر کر دے ورنہ عقد وکالت قائم رہیگا

(مادہ ۱۵۲۵) وکیل بقبض الدین اطلاع مدیون کے موقوف ہو سکتا ہے اگر مدیون کو غائبانہ کر دیا گیا تو بے اوسکے اطلاع کے موقوف نہو سکیگا اور اگر مدیون نے وکیل کو دین دیدیا اور بعد اوس کو موقوفی کی خبر پہونچی تو دین سے بری ہو جائیگا۔

(مادہ ۱۵۲۶) کار وکالت جب تمام ہوا وکیل خود بخود موقوف ہوگیا اور وکالت تمام ہوگئی۔

(مادہ ۱۵۲۷) موکل کے مرتے ہی وکیل موقوف ہوگیا پر جب اوس سے کسی کا حق متعلق ہو تو موقوف نہ ہوگا دیکھو مادہ ۷۶۰

(مادہ ۱۵۲۸) وکیل وکیل بھی موکل کے مرنے سے موقوف ہوجاتا ہے دیکھو مادہ ۱۴۶۶

(مادہ ۱۵۲۹) وکالت میراث نہیں ہے کہ جب وکیل مرجاوے تو اوسکا وارث بھی اوسکے قایم مقام وکیل ہوگا۔

(مادہ ۱۵۳۰) موکل یا وکیل مجنون ہوگیا تو وکالت باطل ہوگی۔

کتاب دوازدہم صلح اور ابراء کا بیان جس میں یک مقدمہ و چار باب ہیں

(مقدمہ وہ اصطلاحات فقہیہ جو صلح و ابراء سے متعلق ہیں)

(مادہ ۱۵۳۱) جو عقد کہ برضا باہمی ایسی ہو کہ باعث رفع نزاع ہو وہ صلح ہے

(مادہ ۱۵۳۲) جو شخص یہ عقد صلح کرے وہ مصالح ہے (بکسر لام)

(مادہ ۱۵۳۳) جس چیز پر صلح ٹھہرے وہ مصالح علیہ ہے (بفتح لام)

(مادہ ۱۵۳۴) جس مال یا جس حق کے بابت صلح کریں وہ مصالح عنہ ہے (بفتح لام)

(مادہ ۱۵۳۵) صلح تین قسم ہے۔ اول صلح عن الاقرار یعنی باوجودیکہ مدعی علیہ کو دعوی کا اقرار ہوا تب بھی صلح کر لین۔ دوم صلح عن الانکار یعنی مدعی علیہ کو دعوی سے انکار ہے اور اوس پر بھی صلح کرنا سوم صلح عن السکوت (بفتح) نہ مدعا علیہ کو اقرار ہے اور نہ انکار بلکہ سکوت ہے تو بھی صلح کر لینا

(مادہ ۱۵۳۶) ابراء دو قسم ہے ایک ابراء اسقاط دوم ابراء استیفاء اول وہ ہے کہ کل یا جز کسی کو معاف کرنا اس کتاب میں اسی قسم ابراء سے بحث ہے دوم اپنے حق کے وصول کر لینے کا اقرار کرنا کہ مین نے اپنا حق جو فلان پر تہا لیلیا یہ قسم اقرار مین شامل ہے۔

(مادہ ۱۵۳۷) ایسی کسی دعوی خاص سے کسی کو بری کرنا ابراء خاص ہے۔

(مادہ ۱۵۳۸) ایسی جملہ دعوون اور حقوق سے کسی کو بری کرنا ابراء عام ہے

باب اول کون کون صلح اور ابراء کر سکتا ہے

(مادہ ۱۵۳۹) شرط یہ ہے کہ مصالح عاقل ہو گو بالغ نہ ہو۔ اس لئے مجنون اور مغلوب الحواس اور بے تمیز لڑکے کی صلح صحیح نہیں اور صبی ماذون وہ صلح کر سکتا ہیں۔

ضرر نہ ہو صحیح ہی مثلاً صبی ماذون پر کسی نے کچھ دعوی کیا اور اوس نے اوسکا اقرار کرکے صلح کرلی صحیح ہے۔ اور صبی ماذون نے اپنے مطالبہ مین مدت اور مہلت پر صلح کر سکتا ہی۔ اگر صبی ماذون کے پاس گواہ کامل ہین تو کچھ کم مقدار پر صلح نہین کر سکتا ہی اور اگر اوسکے پاس گواہ نہین ہین اور مدعی علیہ غالبا حلف کریگا تو جس مقدار پر کہ صلح کرے صحیح ہوگا۔ اور اگر مال مدعی بہ کی قیمت پر صلح کریگا تو صحیح ہے پر غبن فاحش نہ ہو۔

(مادہ ۱۵۴۰) اگر صبی پر کسی نے دعوی کیا اور اوسکے پاس گواہ ہین تو اوسکا باپ کسی مقدار پر صلح کرکے اوسکے مال مین سے ادا کردیگا تو صحیح ہے اور اگر گواہ نہین ہین تو ولی کا صلح کرنا صحیح نہ ہوگا۔ اور ایسے ہی اگر صبی کے پاس گواہ ہون اور اوسکا ولی اوسکے دعوی مین سے کچھ کم کرکے مدعی علیہ سے صلح کرے صحیح نہ ہوگا۔ اور اگر گواہ نہین ہین اور یقین ہی کہ مدعی علیہ حلف کر جائیگا تو جس مقدار پر کہ ہو سکے ولی صلح کر سکتا ہے اور اگر ایک مال پر صلح کرے کہ اوسکی قیمت زر دعوی کے برابر ہی تو صحیح ہے پر غبن فاحش نہ ہو۔

(مادہ ۱۵۴۱) صبی اور مجنون اور معتوہ یعنی مغلوب الحواس کا ابراء کرنا مطلق جایز نہین۔

(مادہ ۱۵۴۲) وکیل بالخصومت صلح کا مجاز نہین ہے اسلئے اگر وکیل بالخصومتہ بے اجازت موکل صلح کرلیگا تو جایز نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۵۴۳) ایک شخص نے کسی کو وکیل کیا کہ مجھہ پر جو نالش ہوئی ہے اوسمین صلح کرلو۔ اگر اوس نے صلح کرلی تو صحیح اور مصالح علیہ موکل پر لازم ہوگا۔ اور وکیل اگر ضامن بھی ہوا ہے تو وکیل بھی زر صلح دیگا اگر وکیل نے صلح عن اقرار اسطور کی گویا

آپ ہی صلح کرتا ہی تو وکیل سے ہی زر صلح طلب ہوگا۔ اور پھر وکیل موکل سے لیگا کیونکہ یہہ صلح بمنزلہ بیع کے ہے۔

(مادہ ۱۵۴۴) ایک فضولی نے بے اجازت اور بے اطلاع اہل مقدمہ کے صلح کر لے (۱) اب یا تو یہہ فضولی خود ضامن ہوا ہے (۲) یا اپنے مال پر صلح کی کہ اس میرے مال پر صلح ہے۔ (۳) یا جو نقد اور اسباب کہ موجود ہے اوسکے طرف اشارہ کرکے کہا کہ میں نے اوسپر صلح کی۔ (۴) یا نہ ضامن ہوا نہ کسی مال پر اور نہ کسی مال موجود پر صلح کی بلکہ مطلق صلح کی اور زر صلح دیدیا تو ان چاروں صورتوں میں صلح صحیح ہے اور یہہ شخص فضولی تبرع ہی اور اس چوتھی صورت میں اگر زر صلح نہیں دیا ہے تو صلح موقوف رہیگی اہل مقدمہ جایز کرینگے تو صحیح ہوگی ورنہ نہیں یعنی صلح باطل اور دعوی بدستور قایم رہیگا

باب دوم مصالح علیہ و مصالح عنہ کے احوال اور شرطوں کا بیان

(مادہ ۱۵۴۵) مصالح علیہ اگر مال متعین ہے تو بجای مبیع کے ہی اور اگر دین ہی تو بجای ثمن کے ہی اسلئے مصالح علیہ وہی چیز ہوسکتی ہی جو بیع میں مبیع ہوسکتی ہی یا ثمن

(مادہ ۱۵۴۶) مصالح علیہ مصالح کا مال و ملک ہو۔ اگر غیر کا مال صلح میں دیگا تو صلح جایز نہوگی

(مادہ ۱۵۴۷) مصالح علیہ و مصالح عنہ دونو معلوم اور متعین ہووین بشرطیکہ وہ ایسا مال ہو کہ جسمین قبضہ ضرور ہے ورنہ معلوم ہونا ضرور نہیں مثلاً ایک شخص نے ایک شخص پر مکان کا دعوی کیا اور اس مدعی علیہ نے اوسپر باغیچہ کا دعوی کیا اب صلح اسپر ہوگی کہ ہر شخص اپنے اپنے دعوی سے دست بردار ہو جایز ہی۔ اور اگر مدعی نے ایک شخص پر مکان کا دعوی کیا اور

مدعی علیہ نے اوسکو کچھ دیکر صلح کرلیا تو صحیح ہے اور اگر مدعی مدعی علیہ کو کچھ دیکر صلح کرے
کہ وہ مکان اوسکو دیدی تو یہہ صلح جائز نہ ہوگی۔

باب سوم مصالح عنہ کا بیان ہے اس مین دو فصل ہین

فصل اول مال موجود و متعین کے بابت صلح کرنا

(مادہ ١٥٤٨) دعوی مال معین مین اگر اقرار ہوا اور مال معین پر صلح عن اقرار ٹھیری تو یہہ بمنزلہ بیع کے ہے اسلئے مصالح علیہ یا مصالح عنہ مین خیار عیب اور خیار شرط اور خیار رؤیت جاری ہوتے ہین اور اگر زمین ہے تو شفعہ بھی جاری ہوگا اور مصالح عنہ مین اگر کسی کا حق کل یا بعض نکل آیا تو جتنا مدعا علیہ سے حق لیا گیا ہے اوسقدر مدعی مدعا علیہ کو مصالح علیہ مین سے دیگا اور اگر مصالح علیہ مین کسی کا حق کل یا بعض نکل آیا تو مدعی علیہ سے مدعی اوسقدر لیگا مثلاً مدعی نے گھر کا دعوی کیا مدعا علیہ نے اقرار کیا کہ یہہ گھر مدعی کا ہے اور اوسپر کچھ روپیہ دیکر صلح کرلی اور مدعی علیہ کے پاس گھر رہا تو یہہ بمنزلہ بیع کے ہوا کہ مدعی نے مدعا علیہ کے ہاتھ بیع کیا ہے۔ اور سب احکام بیع اوس مین جاری ہونگے۔

(مادہ ١٥٤٩) اگر منفعت پر صلح ہوئی تو بمنزلہ اجارہ کے ہے مثلاً ایک شخص نے باغچہ کا دعوی کیا اور مدعا علیہ نے اقرار کرکے یہہ صلح کی کہ اتنی مدت تک میرے گھر مین مدعی سکونت پذیر رہیگا، تو گویا مدعی نے اپنے حق کے عوض اوسکا گھر کرایہ لیا۔

(مادہ ١٥٥٠) صلح عن الانکار اور صلح عن السکوت مدعی کے حق مین معاوضہ ہے اور مدعا علیہ کے حق مین حلف سے محفوظ ہونا اور حلف کا فدیہ دینا ہے اور بالفعل منازعت قطع کرنا ہے اسلئے زمین

مصالح علیہ میں دعوی شفعہ ہوگا۔ اور زمین مصالح عنہ میں دعوی شفعہ نہ ہوگا۔ اور مصالح عنہ کل یا جز کسی کا حق نکل آیا تو مدعی زر صلح مدعا علیہ کو دیگا اور مدعی کو اختیار ہے کہ حقدار پر نالش کرے اور اگر مصالح علیہ کل یا جز کسی کا حق نکل آیا تو مدعی علیہ پر بنا دعوے کل یا جز دائر کریگا

(مادہ ۱۵۵۱) اگر کل دعوی سے کسی قدر پر صلح کی اور باقی ترک کیا مثلاً باغیچہ کا دعوے کیا اور نصف پر صلح کرکے اپنی قبضہ میں لے لیا تو گویا باقی دعوی سے دست بردار ہوا اور اپنا حق ترک کر دیا

فصل دوم صلح عن الدین یعنی اپنی مطالبات او حقوق سے صلح کرنا

(مادہ ۱۵۵۲) ایک شخص نے اپنی کسی حق کا دعوی کیا اور ایک مقدار پر صلح کی تو گویا باقی حق ترک کر دیا یعنی کچھ حق اپنا لے لیا اور باقی سے مدعی علیہ کو بری کیا۔

(مادہ ۱۵۵۳) اگر کسی حق کے لئے مدت مقرر نہ ہو فوراً لے سکتا ہے اور یہ صلح ہوئی کہ ایک مدت پر لیگا تو گویا اپنا حق جلد اور فوراً لینے کا ساقط کیا۔

(مادہ ۱۵۵۴) سکہ خالصہ کے بدلے اگر کھوٹے سکہ پر صلح کر لی تو جائز ہے گویا اپنا حق خالص سکہ کا ساقط کیا۔

(مادہ ۱۵۵۵) دعوی حقوق مثل حق الشرب و حق المسرور وغیرہ میں بھی صلح جائز ہے کہ حلف کرنے سے محفوظ رہیگا۔

باب چہارم صلح اور ابراء کے احکام اور اس میں دو فصل ہیں

فصل اول جو مسائل کہ احکام صلح سے متعلق ہیں

(مادہ ۱۵۵۶) جب صلح تمام ہو چکی تو کوئی اس سے رجوع نکر سکیگا یعنی مدعی پھر

زرِ صلح کا مالک ہوگا اور اوسکا دعوی بالکل زایل ہوجایگا - اور مدعا علیہ زرِ صلح مدعی سے واپس نہ لے سکیگا -

(مادہ ۱۵۵۷) جب دونون مین سے کوئی مرجاوے تو اوسکے وارث کو فسخ صلح کا اختیار نہین ہے

(مادہ ۱۵۵۸) جب صلح معنی معاوضہ کے واقع ہووے تو برضاء باہمی دونو اقالہ اور فسخ کے مجاز ہین اور جب بمعنی اسقاط کے واقع ہووے تو کسی کو اختیار اقالہ و فسخ نہین ہے دیکھو مادہ (۵۱)

(مادہ ۱۵۵۹) جب مدعا علیہ نے زرِ صلح اسلئے دیا کہ حلف سے محفوظ رہے تو مدعی کا حق خصومت جاتا رہا اور مدعی علیہ سے حلف نہ لے سکیگا -

(مادہ ۱۵۶۰) بدل صلح ابھی مدعی کو نہ دیا تھا کہ مدعا علیہ ہی کے ہاتھ مین تلف ہوگیا اور وہ ایسا مال تھا کہ متعین ہوسکتا تھا یعنی نقود نہو کہ نقود متعین نہین ہوسکتے ہین اگر یہ صلح عن اقرار ہوئے تو مدعی کل یا جز مصالح عنہ کا مدعا علیہ سے طالب ہوگا اور اگر صلح عن انکار یا عن سکوت ہوئی ہے تو مدعی کا دعوی قایم ہوگا دیکھو مادہ (۱۵۴۸) اور (۱۵۵۰) اور اگر بدل صحیح دین ہے کہ با وجود تعین کے متعین نہین ہوسکتا ہے تو صلح میں کچھ خلل نہ ہوگا بلکہ مدعا علیہ جسقدر درہم تلف ہوئے ہین اوسقدر ادا کریگا -

فصل دوم وہ مسائل کہ احکام ابراء سے متعلق ہین

(مادہ ۱۵۶۱) جب مدعی نے یہہ کہدیا کہ فلان سے فارغ و دعوی نہین تھا او سپر میرا کچھ حق نہین ہے یا جو دعوی میرا فلان پر اوس سے مین فارغ ہوا یا وہ دعوی ترک کر دیا او سپر میرا کچھ حق باقی نہین ہے یا مین نے اوس سے اپنا تمام حق لے لیا تو مدعا علیہ بری ہوگیا -

(مادہ ۱۵۶۲) جب اسطرح مدعا علیہ کو بری کر دیا تو کچھ حق مدعی کو نزاع سبب
ساقط ہو گیا دیکھو مادہ (۵۱)

(مادہ ۱۵۶۳) ابراء کیوقت تک جو جو امور و حقوق تھے اون سے بری ہو گیا اور
ابراء کے بعد جو اور امور پیدا ہونگے اون سے ابراء نہ ہوگا

(مادہ ۱۵۶۴) جب مدعی نے کسی خاص دعوی سے مدعا علیہ کو بری کیا تو وہ اسی سے بری ہوگا
اور اسکے بابتہ دعوی نہ سنا جائیگا اور اسکے سوا اور حق سے بری نہ ہوگا اگر مکان دعوی سے
بری کیا تو اوسی سے بری ہوگا نہ اور دعوی زمین وغیرہ سے۔

(مادہ ۱۵۶۵) جب یہہ کہا کہ سب دعووں سے فلان کو بری کیا یا اوسپر کوئی حق میرا
نہ ہوگا تو یہہ ابراء عام ہے کہ اوسکے پہلے کا کوئی دعوی مسموع نہ ہوگا۔ بلکہ یہان تک کہ اگر
شخص کو ابراء عام کرکے یہہ دعو کرے تو ابراء سے پہلے فلان کا کفیل تھا۔ یا جسکو میں نے
ابراء عام کیا اوسکے ابراء سے پہلے تو اوسکا کفیل تھا تو یہہ سب دعوی مسموع نہونگے دیکھو مادہ (۶۶۲)

(مادہ ۱۵۶۶) بایع سے کچھ مال بیچکر زر ثمن مشتری سے لے لیا پھر مشتری نے جملہ حقوق
جو بیع اور ثمن سے متعلق ہیں بایع کو بری کر دیا اور ایسے ہی بایع نے سب دعووں سے جو ثمن سے
متعلق ہیں اوسکو بری کر دیا اور ایک دوسرے نے دستاویز آپس میں لکھہ دی اور پھر
بیع کا کوئی حقدار نکلا تو بایع کے ابراء کا کچھہ فائدہ نہوگا بلکہ مشتری بایع سے زر ثمن لیگا دیکھو مادہ (۵۲)

(مادہ ۱۵۶۷) جسکو بری کیا گیا ہے وہ معلوم اور معین ہوں اگر یہہ کہا کہ میں نے
سب مدیونوں کو بری کیا یا کسی کے ذمہ پر کچھ حق نہیں رہا تو یہہ ابراء صحیح نہ ہوگا اسلئے

اگر کہا کہ فلان محلہ والون کو بری کیا اور محلہ والے چند شخص متعین ہین تو ابراء صحیح ہے ۔

(مادہ ۱۵۶۸) ابراء کیلئے قبول شرط نہین، مگر مجلس ابراء مین اگر مدعا علیہ ابراء رد کر دے کہ مین ابراء اور معافی نہین چاہتا ہون تو ابراء نہ ہوگا اور اگر پہلے تو قبول کر لیا اور پھر رد کر دیا معتبر نہ ہوگا قبول ہی کا اعتبار رہیگا اور محال لہ اگر محال علیہ کو یا مکفول لہ کفیل کو بری کیا اور انھون نے رد کر دیا تو بری نہ ہونگے ۔

(مادہ ۱۵۶۹) میت کو قرضخواہ بری کر سکتا ہے

(مادہ ۱۵۷۰) اگر بیمار اپنے مرض موت مین اپنے وارث کو دین سے بری کرے صحیح نہ ہوگا اور غیر کو بری کرے تو ثلث مال تک صحیح ہوگا ۔

(مادہ ۱۵۷۱) اگر بیمار کا ترکہ اوس کے دین مین مستغرق ہو اور اسی بیماری مین ایک قرضدار کو بری کر دیا صحیح نہین ہوگا ۔

کتاب سیزدہم اقرار کے بیان مین اِس مین چار باب ہین

باب اول اصطلاحات فقہیہ جو اقرار سے متعلق ہین

(مادہ ۱۵۷۲) جب کوئی شخص کہے کہ مجھپر فلان کا یہہ حق ہی تو یہہ کہنا اقرار ہی اور یہہ کہنیوالا مقر (بکسر قاف) اور جسکا حق بیان کیا وہ مقر لہ (بفتح قاف) اور حق مقر بہ (بفتح قاف)

(مادہ ۱۵۷۳) مقر کا عاقل و بالغ ہونا شرط ہی اسلئے صغیر اور صغیرہ اور مجنون اور مجنونہ اور معتوہ کا اقرار صحیح نہین اور نہ انکے ولی اور وصی کا اقرار صحیح ہے اور جن امور مین تمیز والے لڑکے کا ماذون ہونا صحیح ہے ان مین اوسکا اقرار بھی صحیح ہی -

(مادہ ۱۵۷۴) مقر لہ کا عاقل ہونا شرط نہین ہے اگر کوئی شخص نے صغیر کے لئے اقرار کرے تو صحیح ہے اور دینا لازم ہے -

(مادہ ۱۵۷۵) مقر جو اپنے رضامندی سے اقرار کرے صحیح ہے اسلئے اقرار جبر اکراہ صحیح نہین ہے دیکھو مادہ (۱۰۰۶)

(مادہ ۱۵۷۶) مقر محجور نہ ہو دیکھو کتاب حجر کے فصل دوم و سوم و چہارم

(مادہ ۱۵۷۷) شرط یہہ ہے کہ ظاہر حال اقرار کی تکذیب نکرے مثلاً اگر نابالغ لڑکا کہ جسکا جثہ اوسکی تصدیق نکرے اگر یہہ کہے کہ مین بالغ ہون معتبر نہ ہوگا -

(مادہ ۱۵۷۸) مقر لہ مجہول نہ ہو یعنی ایسا شخص نہ ہو کہ تعین نہو سکے اگر ایسا مجہول ہو کہ تعین ہو سکتا نہی مثلاً کہا کہ یہہ مال جو میرا قبضہ مین ہے فلان شہر کے رہنیوالے کا ہی تو یہہ اقرار صحیح نہین ہوگا کہ رہنیوالا ایک شہر کا متعین نہین ہوسکتا ہے اور اگر کہا کہ ان

دونون شخصون مین سے ایک کا ہے یا فلان محلہ مین ایک کا ہے اور محلہ والے چند آدمی معلوم ہین تو اس صورت مین تعین ہوسکیگا اقرار صحیح ہے اگر مجیب نے کہا کہ ان دونونکا یہہ مال ہے تو مقر سے لیکر ان دونونکو دینگے اگر متفق ہین تو دونون مشترک ہینگے اور اگر متفق نہین ہین تو یہہ دونون مقر سے حلف لینگے کہ یہہ مال اونکا نہین ہے اگر اوس نے دونونکی حلف سے نکول کیا تو دونون آپس مین یہہ مال مشترک رہیگا ورنہ جس کے حلف کا نکول کریگا اوسکا مال ہوگا اور اگر دونون کے لئے حلف کرگیا تو مقر اونکے دعوی سے فارغ ہوگیا اور مال مقر بہا اسی کے پاس رہیگا —

باب دوم اقرار کے صحت کا بیان

(مادہ ۱۵۷۹) جیسا اقرار معلوم صحیح ہے اقرار مجہول بھی صحیح ہے یعنی جو عقد کہ بجہالت صحیح ہے اوس مین اقرار مجہول بھی صحیح ہے مثلاً یہہ اقرار کیا کہ فلان کا مال میرے پاس امانت ہے یا مین نے چرایا ہے یا مین نے غصب کیا ہے تو عقد امانت اور سرقہ اور غصب مین اقرار صحیح ہے اور اوسکو حکم ہوگا کہ مال کی تصریح کرے اور جو عقد کہ بجہالت صحیح نہین ہے اس مین اقرار مجہول بھی صحیح نہین ہے مثلاً اقرار کیا کہ مین نے مال بیچا تو بیع مجہول صحیح نہین ہے یہہ اقرار بھی صحیح نہین ہے یا کسی کا مال کرایہ لیا اور مجہول کرایہ لینا صحیح نہین تھے اسلئے یہہ اقرار بھی صحیح نہین ہے اسی لئے مقر پر جبر ہوگا کہ مال کی تصریح کرے

(مادہ ۱۵۸۰) مقر لہ کا قبول کرنا ضرور نہین ہے پر اوسکے رد کرنے سے رد ہوجائیگا اگر کل رد کریگا تو کل رد ہوگا اور اگر کچھہ رد کریگا تو اتنا رد ہوگا اور باقی مین اقرار صحیح ہوگا

(مادہ ۱۵۸۱) مقر اور مقر لہ نے سبب اقرار مین خلاف کیا تو صحت اقرار مین کچھہ خلل نہ ہوگا مثلاً مقر نے کہا کہ ایک ہزار روپیہ قرض ہے اور مقر لہ نے کہا کہ قیمت مال بیع ہے تو بہرحال اقرار صحیح ہے —

(مادہ ۱۵۸۲) کسی ایک کے مال پے صلح کرنا اوس مال کا اقرار کرنا ہے اور کسی کے
دعوے سے صلح کرنا اقرار دعوی نہین ہے مثلاً ایک شخص نے کہا کہ تجہپر میرے ایکہزار روپیہ ہین اوس نے
کہا کہ ساڑھے سات سو روپیہ پر صلح کرلے۔ تو یہہ ہزار روپیہ کا اقرار ہے۔ اور اگر اوس نے ایک ہزار روپیہ کا
عدالت مین دعوی کیا اور اوس نے کہا کہ ساڑھے سات سو روپیہ صلح کرنے تو یہہ اقرار بالدعوی
نہین ہے بلکہ یہہ صلح عن الدعوی ہے واسطے اسکے کہ کبھی صلح دعوے اسلئے ہوتی ہے کہ رفع نزاع ہو اور حلف سے محفوظ

(مادہ ۱۵۸۳) ایک شخص کے پاس ایک مال اوس نے دوسرے سے کہا کہ یہہ
مال میرے ہاتھہ بیچ یا مجکو کرایہ دیا عاریت دیا ہبہ کردے یا ودیعت دیا اوس دوسرے نے
کہا کہ یہہ مال ودیعت رکھوا اور اوس نے قبول کیا اس سے یہہ ثابت ہوا کہ یہہ مال اوسکی ملک نہین ہے

(مادہ ۱۵۸۴) اگر کوئی شخص کسی شرط کے ساتھہ اقرار کرے مثلاً یہہ کہے کہ فلان
شہر مین تو آئیگا تو مین تیرا قرضدار ہون تو یہہ اقرار باطل ہے اور اگر کسی وقت کے ساتھہ متعین کرے تو
صحیح ہے مثلاً یہہ کہے کہ فلان مہینہ شروع ہوگا یا روز قاسم آئیگا تو مین تیرا قرضدار ہون
کیونکہ یہہ کہنے سے اوسکے ادا کی مدت مقرر ہوتی ہے دیکھو مادہ ۴۰۔

(مادہ ۱۵۸۵) حصہ مشاع کا اقرار مثلاً مقر کہے کہ اس حویلی مین نصف یا ثلث
فلان کا ہے اور مقر لہ بھی تصدیق کرے صحیح ہے گو تقسیم کرکے قبضہ دینے کے پہلے مرگیا ہو یعنی
شیوع مقر بہ اقرار کی صحت کا مانع نہین ہے۔

(مادہ ۱۵۸۶) گونگا آدمی جو اشارہ سے اقرار کرے صحیح ہے۔ اور زبان والے
کسی نے کہا کہ تجکو فلان اتنے روپیہ دینے ہین وس نے سر ہلایا تو یہہ اقرار صحیح نہ ہوگا۔

باب سوم اقرار کے احکام کا بیان جسمین تین فصل ہین

(فصل اول احکام عام کا بیان)

(مادہ ۱۵۸۷) جب مادہ ۷۹ کے مقر اپنے اقرار پر ملزم ہوتا ہے، مگر بحکم حاکم تکذیب اوسکی اقرار کی ہوجاوے تو اوسکا کچھ اعتبار نہ ہیگا مثلاً ایک شخص کے پاس ایک مال ہے وہ یہہ کہتا ہے کہ یہہ مال فلان کا ہے اوسنے میرے ہاتھہ بیچا ہے اب ایک اور شخص اوسکا حقدار نکلا اور عدالت مین اپنا دعوی ثابت کردیا اور حاکم نے وہ مال اوسکو دلوایا۔ پس مشتری اپنا زر ثمن بایع سے لیگا اور اوسکا یہہ اقرار کہ یہہ مال بایع کا ہے بحکم عدالت باطل ہوگیا اوسکا کچھ اثر باقی نہ رہیگا

(مادہ ۱۵۸۸) بندگان خدا کے حق کا اقرار کرکے پھر اوس سے پھر جانا جایز نہین ہے مثلاً اقرار کیا کہ فلان کا مجھپر اتنا قرض ہے پھر کہتا ہے کہ مجھپر اوسکا قرض نہین ہے یا وہ اقرار غلط ہے تو یہہ قول معتبر نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۵۸۹) اگر مقر کہے کہ مین نے اقرار جھوٹ کیا تھا تو مقرلہ کو قسم دینگے کہ مقر جھوٹا نہین ہے، مثلاً ایک شخص نے کسی کو دستاویز لکھدی کہ مین نے اتنا روپیہ اس سے قرض لیا ہے اور پھر کہا کہ مین نے قرض نہین لیا تھا تمسک لکھدیا تو تمسک والے سے حلف لینگے کہ مقر اپنی اقرار مین کاذب نہین ہے۔

(مادہ ۱۵۹۰) مثلاً زید نے اقرار کیا کہ بکر کا مجھپر اتنا قرض ہے اور بکر نے کہا کہ میرا قرض نہین ہے۔ بلکہ خالد کا ہے اور خالد نے بھی اوسکی تصدیق کی تو خالد کا ہے وہ قرض ہوگا مگر بکر زید سے روپیہ وصول کرکے خالد کو دیگا نہ یہہ کہ زید بجبر کرینگے کہ خالد کو

روپیہ ادا کردے زید نے اگر برضامندی بکر کے خالد کو دیدیا تو پھر بکر بتقاضا نکریگا بلکہ زید بری الذمہ ہوجاوے گا ۔

فصل دوم ملک مستعار اور نام مستعار کا نفی کرنا

یعنی مال سے اپنی ملک کے نفی کرنا کیونکر ہوسکتا ہے اور اوسکا کیا حکم ہے ۔

(مادہ ۱۵۹۱) ایک شخص نے نیچہ کہا کہ میرا فلان مال فلان شخص کا ہے تو ہمین اپنی ملک کی نفی نہ ہوگی بلکہ ہبہ ہے کہ اپنا مال فلان کو ہبہ کیا ہے اسلئے اوسی مجلس مین قبضہ اور تسلیم ضرور ہے ورنہ ہبہ تمام وکامل نہ ہوگا یہہ وہ صورت ہے کہ کہا میرا مال یعنی مال کو اپنے ذات کے ساتھہ متعلق کیا اور اگر یہہ نہ کہا کہ میرا مال بلکہ یہہ کہا کہ مال جو مجھہ سے منسوب ہے وہ فلان کا ہے اور میرا اس مین کچھہ علاقہ نہین ہے تو اسصورت مین اس نے اپنی ملک اوس مال سے نفی کرکے اقرار کیا کہ یہہ مال جو لوگ میرا تبلاتے ہین وہ سب اوسکا ہی اسی لئے جو مال کہ اقرار وقت تک اسکے طرف منسوب کرتے ہین سب مقرلہ کا ہے اور مقر کی ملک اوس سے زائل ہوئی اور اوسکے بعد جو مال کہ مقر کے پاس آویگا وہ مقر ہی کا ہوگا مقرلہ کو اوسمین کچھہ حق نہ ہوگا اسصورت مین اوس نے یہہ ظاہر کیا کہ میرے ملک جو اس مال پر تھی وہ مستعار تھی حقیقت مین اوس مال کا مالک مقرلہ ہے اسصورت مین ملک مستعار کے نفی کیگئی ۔

(مادہ ۱۵۹۲) اگر ایک دوکان کا قبالہ خرید اکہ جسمین نام مقر کا ہے مقرلہ کو دیکر کہا کہ یہہ دوکان تیری ہے اور قبالہ مین میرا نام مستعار لکھا گیا تھا اور زرقیمت بھی تیرا ہی مال تھا تو یہہ اقرار ہے کہ یہہ دوکان مقرلہ کی ہے نہ مقر کی ۔

(مادہ ۱۵۹۳) اسی طرح ایک تمسک قرض کا مقرلہ کو دیکر کہا کہ یہہ زر تمسک تیرا ہی اور میرا نام فرضی مستعار لکھا گیا تھا تو یہہ اقرار ہی کہ اوس زر قرضہ کا مالک مقرلہ ہی نہ مقر ان دونوں صورتوں میں نام مستعار کے نفی کیگئی۔

(مادہ ۱۵۹۴) یہہ اقرار مذکورہ بالا جو موجب نفی ملک مستعار اور نفی اسم مستعار ہی صحیح و معتبر ہی۔ اوس مقر کے مرنیکے بعد اسکی وارثوں کو اسمین کچھہ حق تعرض نہ ہوگا اور اگر یہہ اقرار بنفی ملک اور بنفی اسم مرض موت مین کریگا تو اوسکا حکم اوس فصل مین مذکور ہوتا ہے۔

فصل سوم مریض کے اقرار کا بیان

(مادہ ۱۵۹۵) جس مرض مین غالباً موت کا ڈر ہو۔ اور ظاہر یہی حال ہے کہ مرد گہر باہر چل کے اپنے کام ضروری درست نکر سکے اور عورت اپنے گہر مین رہکر اپنے کار ضروری درست نہ کر سکے اور ایک سال کے اندر مر جاوے گو صاحب فراش ہو یا نہ ہو یعنی اوٹہنے اور چلنے پہرنیکی طاقت ہو یا نہ ہو مرض موت ہے اور اگر مرض ایک سال یا اوس سے زیادہ رہا تو وہ صحیح و تندرست ہے اوسکے تصرفات جب تک کہ مرض کی شدت نہ ہو اور حال متغیر نہ ہو مثل تندرستونکے معتبر ہونگے اور شدت مرض اور تغیر حال کے بعد مرگیا تو وقت تغیر سے مرض موت شمار ہوگا

(مادہ ۱۵۹۶) اگر ایک مرد کے کوئی اور وارث نہین ہے یا صرف زوجہ ہی ہے اور یا ایک عورت کو سوا زوج کے کوئی اور وارث نہین ہے اور انہون نے ایسی مرض موت مین یہہ اقرار کیا کہ سب مال متروکہ زوجہ کا ہی یا زوج کا ہی تو یہہ اقرار صحیح ہی اور داروغہ بیت المال کو اوس مین کچہہ تعرض نہین پہونچتا ہے۔ اور اگر کسی اجنبی کے لئے اقرار کیا کہ یہہ مال متروکہ فلان کا ہے تو

یہ وصیت ہے اوس مین وارث وغیرہ بیت المال تعرض نہ کر سکیگا۔

(مادہ ۱۵۹۷) مرض مین ایک وارث کیلئے اگر کچھ اقرار کیا اور پھر تندرست ہوگیا تو یہ اقرار صحیح و معتبر ہوگا۔

(مادہ ۱۵۹۸) مرض موت مین کسی مال متعین کا یا دین کا ایک وارث کیلئے اقرار کیا اور مر گیا تو اور وارثون کی اجازت پر موقوف رہیگا اگر انہون نے جائز رکھا بہتر ورنہ اقرار مذکور لغو ہو جائیگا اور اگر مقر کی زندگی مین اور وارثون نے اوسکی اقرار کی تصدیق کی تھی تو اوسکے بعد رجوع نہین کر سکتے ہین اور اقرار معتبر ہوگا اور اگر اقرار کیا کہ مین نے اپنا مال جو فلان وارث کے پاس امانت رکھا تھا لیلیا یا اوس وارث کا مال جو میرے پاس امانت تھا تلف ہوگیا تو یہ اقرار بہر حال معتبر ہے اور ایسے ہی اگر یہ اقرار کیا کہ میرا قرض جو فلان پر تھا میرے فلان فرزند نے وصول کرکے مجھے پہونچا دیا تو یہ اقرار قابل اعتبار ہے اور ایسی ہی اگر یہ اقرار کیا کہ میرے فلان فرزند کے مہر جو میرے پاس امانت تھی یا عاریت تھی مین نے بیچکر پانچ ہزار روپیہ اوسکی قیمت کے خرچ کر ڈالے ہین تو یہ اقرار صحیح ہے اور اوسکے ترکہ مین سے ادا کئے جاوینگے

(مادہ ۱۵۹۹) وارث وہ شخص ہے کہ وقت اقرار اور وقت وفات وارث ہو اگر وقت اقرار وارث نہ ہو مثلاً ایک اجنبی عورت کیلئے اقرار کیا اور پھر اوسکی ساتھ نکاح کرکے مر گیا تو وہ اقرار کامل جاری ہوگا اگر وقت وفات وارث ہے اور وقت اقرار وارث نہ یا وقت اقرار کسی سبب سے وراثت سے محروم تھا اور جب سبب زایل ہوگیا تو وقت وفات وراثت ثابت ہوگئی مثلاً مقر کے فرزند ہے کہ اسلئے مقر کے بھائی محروم ہے قضاء فرزند مر گیا تو وہ اقرار کہ

بہائی کیلئے کیا گیا جاری نہ ہوگا کیونکہ بہائی بہر حال وراثت کی قوت رکھتا ہے دیکھو مادہ (۲۴)

(مادہ ۱۶۰۰) جس کام کو مرض موت میں ظاہر کرے کہ میں یہہ کام حالت صحت میں کر چکا ہوں مثلاً مرض موت میں اقرار کرے کہ میں اپنے بیٹے سے اتنا قرض حالت صحت میں لے چکا ہوں تو یہہ اقرار حالت مرض کا متصور ہوگا یعنی بی اجازت اور وارثوں کے یہہ اقرار مقبول نہ ہوگا اور ایسی ہی اگر مقر نے مرض میں کہا کہ میں اپنا فلاں مال فلاں وارث کو صحت میں ہبہ کر چکا تہا تو جبتک کہ گواہوں سے ثابت ہو یا اور وارث قبول نکریں یہہ اقرار جاری نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۰۱) مرض موت میں اجنبی کیلئے اقرار کرنا صحیح ہی گو تمام مال کا اوسکی لئے اقرار کردے یا عین کا اقرار کرے یا دین کا بہر حال صحیح ہے اگر اوسکا اقرار اسطرح جھوٹ نکلا کہ وقت اقرار کے یہہ مال مقر لہ مقر کو وراثتاً ملا تہا یا اوس نے خریدا تہا یا کسی نے اسکو یہہ کہا تہا تو لحاظ کیا جاوے کہ وقت اقرار کے وصیت کا ذکر تہا یا نہ تہا اگر نہ تہا تو یہہ اقرار ہبہ ہے اگر اور قبضہ شرط ہی۔ اور اگر تہا تو وصیت متصور ہوگی اور ان دونوں صورتوں میں یہہ اقرار ثلث مال میں جاری ہوگا

(مادہ ۱۶۰۲) دین صحت یعنی وہ قرض کہ حالت صحت میں یا حالت مرض میں بسبب تصرفات بیع و شرا وغیرہ کے لازم ہو وے اوس قرض پر مقدم ہے کہ حالت مرض صرف اقرار سے لازم ہوا ہے پہلے دین صحت ادا ہوگا پہر اوسکا ترکہ کچھ بچیگا تو یہہ دین مرض کہ اقرار سے ہی ادا ہوگا۔ اسی طرح اگر مرض موت میں کسی کیلئے ایک مال متعین کا اقرار کیا تو اوسکا بھی یہی حکم ہے کہ پہلے اوسے دین صحت ادا ہوگا اگر کچھ بچیگا تو دین مذکور ادا ہوگا۔

(مادہ ۱۶۰۳) مرض موت میں یہہ اقرار کیا کہ میں اپنا قرض جو فلاں اجنبی پر تہا

وصول کر چکا ہون اگر یہہ قرض حالت مرض مین ذمہ پر اجنبی کے لازم ہوا تہا یہہ اقرار صحیح ہے پر حالت صحت کے قرضخواہ مقدم ہونگے۔ اور اگر حالت صحت مین قرض لازم آیا ہے تو بہرحال صحیح ہے اس مقرر کسی حالت صحت کا قرض ہویا نہ ہو مثلاً مریض نے مرض مین کہا کہ مین نے جو مال فلان اجنبی کے ہاتہہ مرض مین بیچا تھا اوسکی قیمت تمام لے چکا ہون تو یہہ اقرار صحیح ہے اور اوسکے قرضخواہ اس اقرار پر مواخذہ نکرسکینگے اور اگر یہہ اقرار کیا کہ حالت صحت مین بیچا اور مرض مین زر قیمت لی تو بھی صحیح ہے اور حالت صحت کے قرضخواہ اس اقرار پر مواخذہ نکرینگے۔

(مادہ ۱۶۰۴) مریض مجاز نہین ہے کہ ایک کا قرض اوا کرے اور باقی قرضخواہونکو نہ دے اور اگر مرض مین کچھہ خرید آیا ہے یا قرض لیا ہے وہ دے سکتا ہے

(مادہ ۱۶۰۵) کسی کے قرض کا مرض مین کفیل ہونا بمنزلہ وصیت کے ہے اسلئے اگر مرض مین ایک وارث کے قرض کا کفیل ہوا تو یہہ کفالت جاری نہوگی اور اگر اجنبی کا کفیل ہوا تو ثلث مال مین جائز ہوگا۔ اور اگر مرض موت مین یہہ اقرار کیا کہ مین کفیل ہوا تھا تو بہرحال معتبر ہے قرض صحت قرض مرض پر مقدم ہوگا

باب چہارم بذریعہ خط وکتابت کے اقرار کرنیکا بیان

(مادہ ۱۶۰۶) بذریعہ خط وکتابت کے اقرار ایسا ہی صحیح ہے جیسا زبانی صحیح ہے دیکھو مادہ (۶۹)

(مادہ ۱۶۰۷) ایک شخص نے دوسرے کو حکم کیا کہ میرے اقرار سے دستاویز لکہدی کہ فلان آدمی کے اتنے روپیہ مجہپر قرض مین آور اوسپر اپنی مہر کردی تو یہہ ایسا اقرار ہے کہ جیسا اپنی ہاتہہ لکہدیا ہو

(مادہ ۱۶۰۸) سوداگرون کے دفتر (بہی کہاتہ) مین یہہ لکہا جاتا کہ فلان آدمی کا ہمپر اتنا قرض ہے ایسا ہی اقرار بالمشافہہ ہے

(مادہ ۱۶۰۹) خود لکھا یا کسی سے لکھوایا اور اپنی مہر کر دی اور موافق رسم و عادت کے دستاویز کا عنوان وغیرہ لکھا گیا ہو تو یہہ اقرار بالمشافہ ہے۔ اور ایسی ہی جو رسیدین اور قبض الوصول کے لکھے جاتے ہین بجای اقرار کے ہین

(مادہ ۱۶۱۰) باوجودیکہ یہہ دستاویز لکھدی اور مہر بھی کر دی پھر بھی انکار کریگا تو معتبر نہ ہوگا۔ اور دین جو دستاویز مین ہے لازم ہوگا۔ اور اگر دستاویز کا انکار کرتا ہے تو اگر اوسکا خط ہی اور اوسکی مہر ہے کہ اوسکے خط اور مہر کو جانتے ہین تو یہہ انکار معتبر نہ ہوگا۔ اور اگر خط اوسکا معروف نہ ہو تو اوس سے کچھہ عبارت لکھواینگے اور دونو خط اہل فن کے ماہرونکو دکھلاوینگے اونہون نے یہہ کہا کہ یہہ دونو ایک ہی شخص کے ہاتھہ کے ہین تو انکار معتبر نہ ہوگا اور قرض لازم ہوگا بہرحال جس دستاویز مین شبہہ جھوٹا اور جعل کا نہو اوسپر عمل کیا جائیگا اور اگر دستاویز مین شبہہ جعل ہے اور وہ بھی دستاویز لکھنے سے اور قرض سے انکار کرتا ہے اور مدعی علیہ ہی تو اوس سے حلف لی جائیگی کہ نہ یہہ میری سند ہے اور نہ مین مقروض ہون

(مادہ ۱۶۱۱) جب دستاویز موافق قاعدہ عنوان وغیرہ کے ساتھہ درست ہے اور دستاویز والا مرگیا اور اوسکے وارث بھی اسکے مقر ہون تو وارث ادا دین کرینگے اور اگر منکر ہین تو جبکہ خط و مہر متوفی کے دستاویز کے معلوم معروف نہ ہون اوسپر عمل نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۱۲) متوفی کے ترکہ مین ایک تھیلی نکلی کہ اوس مین کچھہ نقد بھرا ہوا اور اوسپر اوسکے خط سے یہہ لکھا ہوا ہے کہ فلان کا یہہ مال میرے پاس امانت ہے تو مال والا لے لیگا اور کچھہ ضرورت کسی طرح کی اثبات کی نہ ہوگی۔

کتاب چہاردہم دعوے کا بیان اس مین ایک مقدمہ اور دو باب ہین

(مقدمہ وہ اصطلاحات فقیہ جو دعوی سے متعلق ہین)

(مادہ ۱۶۱۳) حاکم کے روبرو حق طلب کرنا دعوی ہے حق طلب کرنیوالا مدعی ہے اور جس سے طلب کرتا ہے وہ مدعا علیہ ہے۔

(مادہ ۱۶۱۴) مدعا جو چیز کہ طلب کرتے ہین اور اوسکو مدعا بہ بھی کہتے ہین۔

(مادہ ۱۶۱۵) مدعی سے پہلے ایسا کلام ہوا ہو جو اس دعوے کے خلاف ہو اوسکو تناقض کہتے ہیں

باب اول

دعوی کے شرطونکا اور اوسکے احکام کا اور اوسکے دفع کرنیکا بیان اس مین چار فصل ہین

فصل اول دعوی کے صحت کے شرطونکا بیان

(مادہ ۱۶۱۶) مدعی اور مدعا علیہ کا عاقل ہونا شرط ہے اسلئے مجنون اور بے تمیز لڑکا مدعی نہین ہوسکتا ہے مگر اونکے ولی اور وصی مدعی اور مدعا علیہ ہوسکتے ہین۔

(مادہ ۱۶۱۷) مدعا علیہ متعین و معلوم ہونا شرط ہے اگر مدعی یہ کہے کہ اس گاون مین ایک شخص پر میرا اتنا قرض ہے صحیح نہین ہے اوسکو تعین کرنا مدعا علیہ کا ضرور ہے۔

(مادہ ۱۶۱۸) مدعا علیہ کا عدالت مین حاضر ہونا شرط ہے اگر خود نہ اوے اور وکیل بھی نہ بھیجے تو اوسپر جو حکم ہے کتاب القضا مین مذکور ہوگا

(مادہ ۱۶۱۹) مدعا بہ کا معلوم و معین ہونا شرط ہے اگر دعوی مجہول ہوگا تو صحیح نہو گا

(مادہ ۱۶۲۰) مدعا بہ کا معلوم ہونا دو طرح ہوتا ہے یا باشارہ یا اوسکا سب حال بیان

مثلاً شئے منقول اگر عدالت مین موجود ہے تو اشارہ کافی ہے۔ اور اگر عدالت مین موجود نہین ہے تو اوسکا سب حال بیان کرنا اور قیمت تبلانا ضرور ہے اوسکو وصف و تعریف کہتے ہین اور اگر زمین اور مکان ہے تو حدود اربعہ کا بیان کرنا ضرور ہے اور اگر کسی کے ذمہ قرض ہے تو اوسکی مقدار اور جنس اور نوع کا بیان کرنا ضرور ہے کہ اگلے مادون مین اوسکا ذکر ہوگا۔

(مادہ ۱۶۲۱) عدالت مین جب مال منقول موجود ہو تو مدعی کا اوس مال کو اشارہ کرکے یہہ کہنا کہ یہہ مال میرا ہے اور اوس شخص کا قبضہ ناحق ہے مین اوسکا طالب ہون کافی ہے۔ اور اگر موجود نہ ہو اور بلا صرف اوسکو عدالت مین حاضر کرسکتے ہین تو ضرور ہے کہ عدالت مین حاضر کرین تا دعوی اور حلف اور گواہی کے وقت اوسپر اشارہ کیا جاوے۔ اور اگر بے صرف زر عدالت مین آنا ممکن نہین ہے تو مدعی صرف اوسکا حال اور قیمت بیان کردے۔ مگر دعوی غصب اور رہن مین بیان قیمت ضرور نہین ہے مثلاً یہہ کہنا کہ میری انگوٹھی زمرد کی غصب ہوئی ہے صحیح ہے۔

(مادہ ۱۶۲۲) اگر چند چیزون کا دعوی کیا جو سب مختلف ہین تو ہر ایک کی قیمت کہنا ضرور نہین ہے سب مجموع کی قیمت کہنا کافی ہے۔

(مادہ ۱۶۲۳) اگر دعوی زمین اور مکان کا ہے تو ضرور ہے کہ جس جگہہ واقع ہے اوس شہر اور گانون اور محلہ اور کوچہ کا بیان ہو اور اوسکے چار یا تین حد بھی ذکر ہون اور اون حدود کے مالکونکا اور اونکے باپ دادا کا نام بھی مذکور ہو۔ او شخص نامور کا نام لینا کافی ہے اوسکے باپ دادا کا نام لینا ضرور نہین ہے اور ایسی ہی نامور حویلی اور مکان کے حدود کا ذکر ضرور نہین ہے نہ دعوی مین نہ شہادت مین اور ایسے ہی کہدینا کافی ہے کہ مین

اوس جای کا مدعی ہون کہ جسکے حدود اربعہ قبالہ مین درج ہین۔

(مادہ ۱۶۲۴) اگر حدود زمین سب بیان کی اور مقدار پیمایش مین خطا ہوئی تو دعوی صحیح ہے

(مادہ ۱۶۲۵) ضرور ہے کہ دعوی نقد مین جنس یعنی سونا چاندی اور نوع مثلاً سکہ آل عثمان یا سکہ انگریزی اور وصف مثلاً سکہ خالص ہو یا کہوٹا۔ اور مقدار مثلاً ایک ہزار بیان کرنا ضرور ہے اور ایسے ہی اگر ایک ہزار قرش کا دعوی کیا تو باعتبار رواج بلدہ کے دعوی مسموع صحیح ہے۔ اور اگر دو قسم کے قرش جاری ہین مگر ایک کا رواج زیادہ ہے تو جسکی قیمت کم ہو وہ مسموع ہوگی

(مادہ ۱۶۲۶) اگر دعوی کسی شئے معین کا ہے تو یہ کہنا کافی ہے کہ یہ میرا مال ہے اور سبب ملک کہنا ضرور نہین ہے اور اگر دعوی دین کا ہے تو ضرور ہے کہ سبب بیان ہو کہ آیا کسی مال کی قیمت ہے یا زر اجرت ہے یا دین ہے تو کس سبب سے ہے۔

(مادہ ۱۶۲۸) اقرار سے شئی مقر بہ نئی پیدا نہین ہوتی ہے جو حق کہ پہلے سے ثابت ہوا قرار اوسکی ظاہر کرنیکے لئے ہوتا ہے یہ نہین ہے کہ اقرار ایک حق نیا پیدا کرتا ہے اسی لئے اقرار باعث ملک کا نہین ہوتا ہے یعنی ایک شخص دعوی کرے کہ چونکہ مدعا علیہ نے اقرار کیا تہا کہ یہ شئے میری ہے اسلئے مین اوسکا مدعی ہون تو یہ دعوی صحیح نہین ہے اور اگر دعوی کرے کہ یہ مال میرا ہے اور مدعا علیہ اقرار بہی کر چکا ہے تو دعوی مسموع ہوگا۔ اسی طرح اگر یہ کہا کہ فلان شئے میرا قرض ہے اور وہ اقرار کر چکا ہے تو دعوی صحیح ہے اور اگر یہ دعوی کیا کہ یہ مال قرض میرا ہے کیونکہ اوس نے اقرار کیا تہا تو دعوی صحیح نہوگا۔

(مادہ ۱۶۲۹) وہ دعوی مسموع ہوگا جو قابل ثبوت بہی ہو ورنہ محال کا دعوی

مسموع نہین ہوسکتا ہے مثلاً ایک شخص اپنے سے کم عمر پر دعوی کرے کہ یہہ میرا بیٹا ہے تو صحیح اور اپنے سے بڑی عمر والے پر یا اوس شخص پر جو کسی اور کا بیٹا معروف و مشہور ہے یہہ دعوی کرے کہ یہہ میرا بیٹا ہے صحیح نہوگا

(مادہ ۱۶۳۰) یہہ بھی ضرور ہے کہ دعوی ایسا ہو کہ مدعا علیہ پر اوسکا حکم وارد ہوسکے مثلاً ایک شخص کو اختیار ہے کہ اپنا مال جہان مناسب جانے عاریت دیوے یا جسکو چاہے اپنا وکیل کرے اسپر اگر ایک شخص یہہ دعوی کرے کہ یہہ مال مجکو ہی عاریت دیوے کیونکہ مین اوسکے قابل ہون یا اوسکا ہمسایہ دعوی کرے کہ مجکو اپنا وکیل کرے تو یہہ دعوی صحیح نہین ہے کیونکہ اس صورت مین ایسا حکم نہین ہوسکتا ہے کہ خواہ مخواہ مدعا علیہ ملزم اور ماخوذ ہوسکے

فصل دوم دفع دعوی یعنی جوابدہی کا بیان

(مادہ ۱۶۳۱) دفع دعوی یعنی مدعا علیہ مدعی کے جواب دعوی مین ایسا دعوی بیان کرے کہ اوسکا دعوی دفع ہوجاے مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ اتنی قرض فلان پر میرے ہین اور اوسنے کہا کہ مین تو ادا کرچکا ہون یا تو نے مجکو بری کیا تہا یا ہم دونو آپس مین صلح کرچکے ہین یا یہہ قرض نہین بلکہ مین نے جو تیرے پاس اپنا مال بیچا تہا اوسکی قیمت تیرے پر لازم ہے یا مین نے اپنے مطالبہ کا تجہہ سے فلان پر حوالہ لیا تہا اوس نے مطالبہ ادا بھی کردیا ہے تو یہہ جواب دفع اوسکے دعوی کے ہوگئے یا مدعی نے دعوی کیا کہ میرا قرضہ جو فلان پر ہے اوسکا تو کفیل ہوا تہا۔ اوس نے یہہ کہا کہ اصل مدیون تیرا قرض دیچکا ہے تو یہہ بھی دفع دعوی ہے۔ اور ایسے ہی مدعی نے کہا کہ یہہ مال جو تیرے پاس ہے میرا ہے۔ اوس نے کہا کہ اس مال کا دعوی جو مین نے فلان پر کیا تہا تو تو نے گواہی دی تہی کہ یہہ مال میرا ہے، تو یہہ بھی دفع دعوی ہے۔ یا ایک شخص نے متوفی پر قرض کا دعوی کیا اور مدعا علیہ نے انکار

کیا ہہ مدعا علیہ وارث نے کہا کہ مدعا علیہ یہ قرض دیچکا تہا تو یہہ دفع دعوی ہو گا

(مادہ ۱۶۳۴) مدعا علیہ نے دفع دعوی (یعنی اپنا جواب) ثابت کر دیا تو مدعی کا دعوی دفع ہو گیا اور اگر مدعا علیہ اپنا دفع ثابت نکر سکے اور مدعی سے حلف کا طالب ہو تو مدعی حلف کریگا۔ اگر مدعی نے حلف کر لی تو اوسکا دعوی قایم رہیگا اور اگر نکول کیا تو دعوی مدعی دفع ہو گیا

(مادہ ۱۶۳۵) مدعی نے ایک شخص پر قرض کا دعوی کیا مدعا علیہ نے کہا کہ مین فلان پر تیرا قرض حوالہ کر دیا تہا کہ تم دونو قبول بہی کر چکے تہے اور محال علیہ بہی موجود ہے تو دفع دعوی ہو گیا اور اگر موجود نہین ہے تو اوسکے موجود ہونے تک دفع موقوف رہیگا۔

فصل سوم کون کون مدعا علیہ ہو سکتا ہے اور کون کون نہین۔

(مادہ ۱۶۳۶) مدعی کا دعوی اگر ایسا ہے کہ مدعا علیہ اقرار کرے تو اوسپر حکم وارد ہو سکتا ہے تو ایسے دعوی کے انکار پر مدعا علیہ مدعا علیہ ہو سکتا ہے۔ او ر اگر دعوی ایسا ہے کہ مدعا علیہ اقرار کرے تو بہی اوسپر حکم نہین ہو سکتا ہے تو اوسکے انکار پر مدعا علیہ نہین ہو سکتا ہے مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ تیرے فلان رسول (آدمی) مال لیگیا ہے اوسکی قیمت دیدو اگر وہ اقرار کرتا ضرور اوسی پر حکم ادا ہو تا۔ (کیونکہ رسول صرف واسطہ ہے اوسکو معاملہ سے کچہہ علاقہ نہین معاملہ طرفین پر وارد ہوتا ہے) اسصورت مین مدعا علیہ کے انکار پر دعوی مسموع ہو گا + اور اگر یہہ دعوی کرے کہ تیرا فلان وکیل مال معول لیگیا ہے اوسکی قیمت دیدو اگر وہ اقرار بہی کرتا تو اوسپر حکم وارد نہین ہو سکتا ہے (کیونکہ مدعا علیہ اس معاملہ کا وکیل ہے) اور ولی اور وصی اور متولی اس قاعدہ سے مستثنی ہین کیونکہ یتیم کا ولی اور وصی اور وقف کا متولی مال یتیم اور مال وقف پر

اقرار نہین کر سکتے ہین اور اونکا انکار کرنا صحیح ہے کہ اوس مدعی کا دعوی مسموع ہوگا اور گواہ سنے جاینگے - جو معاملہ کہ انہون نے خود کیا ہے اوسمین اونکا اقرار معتبر ہوتا ہے مثلاً ولی نے بضرورت شرعی یتیم کا کچھ مال بیچا بالضرور اوسکا اقرار کریگا -

(مادہ ۱۶۳۵) مدعا علیہ وہ شخص ہے کہ جسکی پاس مدعا بہ ہو مثلاً ایک شخص نے کسیکا گھوڑا غصب کرکے کسی اور کے ہاتھ بیچ ڈالا تو گھوڑے والا مشتری پر دعوی کریگا اگر اوسکے پاس ہے - اور مشتری غاصب سے اپنی قیمت لیگا -

(مادہ ۱۶۳۶) جو مال کہ کسی کے ہاتھ بیچا گیا ہو اگر مشتری کے قبضہ مین ہے تو اصل حقدار اوسی پر نالش کریگا اور اگر بایع کے قبضہ مین ہے تو مشتری پر باعتبار ملک اور بایع پر باعتبار قبضہ کے دعوی کیا جایگا یعنی دونون مدعا علیہ ہونگے -

(مادہ ۱۶۳۷) ودیعت اور عاریت اور اجارہ اور رہن کے دعوی مین ضرور ہے کہ ودیعت لینے والا اور ودیعت رکہنے والا اور عاریت لینے والا اور عاریت دینے والا اور اجارہ دینے والا اور لینے والا اور رہن کرنے والا اور رکہنے والا سب عدالت مین حاضر ہووین اور اگر ودیعت اور عاریت اور رہن اور ماجور شئے کسی نے غصب کر لی تو مستودع اور مستعیر اور مرتہن اور موجر غاصب پر دعوی کرینگے - پر اسوقت اصل مالک کا آنا اور دعوی کرنا ضرور نہین ہے یعنی اصل مالک تنہا اگر دعوی نہین کر سکتا ہے جبتک کہ یہ لوگ بہی عدالت مین نہ آئین -

(مادہ ۱۶۳۸) ایک شخص دعوی کرتا ہے یہ حویلی مین نے فلان سے خریدی ہے اور قابض کہتا ہے کہ اوسی فلان نے یہ حویلی میرے پاس امانت رکہی ہے تو اوسکا دعوی مسموع نہ ہوگا اور کچھ

پ

ضرورت اثبات کی نہین ہے کہ ودیعت ثابت کی جاے - اور اوسکے جواب مین اگر مدعی نے کہا کہ ہان سچ ہے تیری پاس امانت ہے مگر مالک نے میری ہاتھہ بیچکر مجکو وکیل کرکے بھیجا ہے کہ تجھہ مین سے حویلی اپنے قبضہ مین کرلون اور یہہ دعوی ثابت بھی کردیا تو حویلی اوس سے لے سکیگا -

(مادہ ۱۶۳۹) ایک شخص کے پاس کسی کا مال امانت ہے اور اوسکا قرضخواہ امانت دار پر اپنے قرض کا دعوی کرے کہ اوسکے مال امانت سے ادا کرے مسموع نہ ہوگا - پر مالک پر اگر کسی کا نفقہ واجب ہے تو اسکی زر امانت سے ادا ہوگا دیکھو مادہ (۷۹۹)

(مادہ ۱۶۴۰) مدیون کے مدیون پر قرض کا دعوی نہین ہوسکتا ہے مثلاً ایک شخص جسکا قرضدار ہے وہ اور کا قرضدار ہے - یہہ قرضدار اگر مرگیا تو اسکا قرضخواہ اوسکے قرضدار سے دعوی نکر سکیگا -

(مادہ ۱۶۴۱) ایک شخص نے اپنا مال کسی کے ہاتہہ بیچا اور اوس نے کسی اور کے ہاتہہ بیچا اب اصل مالک یہہ دعوی کرتا ہے کہ مشتری اول نے میری قیمت نہین دی تو یہہ مال مجکو دیدی جبتک کہ قیمت مشتری اول سے لے لون مال اپنے قبضہ مین رکھونگا تو یہہ دعوی مسموع نہ ہوگا -

(مادہ ۱۶۴۲) مدعی یا مدعا علیہ مرجاے تو اوسکا کوئی بھی وارث اوسکے قایم مقام ہوسکتا ہے - اور وہی وارث مدعی علیہ ہوسکیگا جسکی قبضہ مین مال مدعا بہ ہو ورنہ جسکی قبضہ مین مال مدعی بہ نہیں ہے وہ مدعا علیہ نہین ہوسکتا ہے اور ایسے ہی ایک وارث اپنے مورث کے قرضہ کا دعوی کرسکتا ہے اور حاکم کل قرضہ کا فیصلہ سب وارثون کے حق مین کرسکتا ہے اور یہہ وارث جو مدعی ہوا ہے اپنا ہی حصہ لیگا نہ اورونکا - ایسے ہی اگر کسی کے ترکہ پر دین کا دعوی ہو تو کسی ایک وارث پر دعوی کرسکتا ہے اوسکے قبضہ مین متروکہ ہو یا نہ ہو - اور اگر

بھی ایک وارث اقرار ہے کرتو اپنے حصہ کے موافق نند قرض دیگا پاسکا اقرار اورون پر موثر
نہ ہوگا۔ اور اگر اس نے اقرار نکیا پر مدعی نے قرضہ بگواہی ثابت کیا تو سب وارث دین ادا کرینگے
اور یہہ نہ کہہ سکینگے کہ ہمپر دعوے جداگانہ دایر کرکے اپنا دعوی ثابت کرے بلکہ اونکو یہہ
اختیار ہے کہ جوابدہی یعنی دفع دعوی کرسکتے ہین۔ اور یہہ دعوے کہ یہہ گھوڑا جو ایک ہی وارث کے
پاس ہے مین نے متوفی کے پاس امانت رکہا تہا صرف ایسی ایک وارث پر مسموع ہوگا کہ وہ
ذوالید یعنی قبضہ والا ہے نہ اور ورثہ پر اور یہہ ذوالید اقرار کریگا تو اسی کے موافق اسکی حصہ کی
فیصلہ دیا جائیگا نہ اور ورثہ پر۔ اور اگر اس نے انکار کیا اور مدعی نے اپنا دعوی ثابت کیا تو حکم
سب وارثون پر صادر ہوگا دیکھو (مادہ ۷۸)

(مادہ ۱۶۴۳) سوای امانت کے اگر کوئی اور امر باعث شرکت ہوا ہے تو یہہ نہین
ہوسکتا ہے کہ ایک شریک سب کے طرف سے مدعا علیہ ہوجا بلکہ اگر ایک شریک مدعا علیہ ہوگا
اور اوسکے مقابلہ مین دعوی ثابت ہوجاے تو اسی پر موافق اسکے حصہ کے فیصلہ صادر ہوگا نہ
اون شریکون پر۔ مثلاً زید اور عمرو نے ایک حویلی خریدی اور ایک پر دعوے دایر ہوا کہ یہہ حویلی
مدعی کی ہے اور اوسکے مقابلہ مین فیصلہ ہوگیا تو یہہ فیصلہ اور شریکو نپر جاری نہوگا اوسی پر ہوگا

(مادہ ۱۶۴۴) جس چیز کا نفع عام ہے مثلاً راہ عام وغیرہ اور کسی نے اوس مین کوئی امر
ضرر رسان اور مانع نفع عام قایم کیا تو ہر شخص دعوی کرسکتا ہے خصوصیت کسی کی نہین ہے۔

(مادہ ۱۶۴۵) دو گانون مین رستہ اور نہر مشترک ہے اگر اونکے ساکنین بہت ہین تو تمام
اور محصین نہین ہوسکتے ہین تو جو کوئی دعوی کریگا مسموع ہوگا اور اگر اشخاص معلوم و معین ہین تو

اون سب کا یا اونکے وکیل کا محکمہ مین آنا ضرور ہے۔

(مادہ ۱۶۴۶) ایک سو سے زیادہ اگر گانون مین لوگ ہون تو وہ غیر محصور شمار ہوتے ہین۔

فصل چہارم تناقض کے بیان مین

(مادہ ۱۶۴۷) ایک شخص نے مال خریدنا چاہا اور خریدنے سے پہلے دعوی کیا کہ یہہ میرا مال ہے تو یہہ دعوی مسموع نہ ہوگا اور ایسا ہی اگر کہا کہ فلان پر میرا کچہہ حق نہین ہے اور پہر کچہہ دعوی کیا تو یہہ دعوی نہ سنا جائیگا اور ایسے ہی مدعی نے دعوی کیا مین نے اسقدر روپیہ تجہکو دیا تہا کہ فلان کو پہنچا دے تو نے نہین پہنچایا مجہکو واپس دے۔ اور گواہ قایم کی اور دعوی ثبوت کیا بعد اوسکے مدعی علیہ نے کہا کہ مین تو روپیہ اوسکو پہنچا چکا ہون تو یہہ دفع اور جواب مسموع نہ ہوگا۔ اور ایسے ہی مدعی نے دعوی کیا یہہ دوکان میری ہے مدعا علیہ نے کہا کہ ہان تیری ہے پر تو میرے ہاتہہ بیچ چکا ہے مدعی نے انکار کیا اور مدعا علیہ نے ثابت کیا۔ اب مدعی کہتا ہے کہ مین نے بیچی تو تہی مگر بیع فاسد یا بیع بالوفا تہی اسلیے بیع نہین ہوئی تہی تو اب یہہ قول مدعی کا معتبر نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۴۸) جیسا یہہ صحیح نہین ہے کہ پہلے تو اقرار کرے کہ یہہ مال فلان کا ہے اور پہر دعوی کرے کہ یہہ مال میرا ہے ویسا ہی اور کسی کا وکیل یا وصی ہوکر دعوی نہین کر سکتا کہ یہہ مال اوسکا ہے۔

(مادہ ۱۶۴۹) اگر کسی کو ابراء عام کیا کہ اوس پر میرا کچہہ حق اور دعوی نہین ہے تو اپنے لیے کسی قسم کا دعوی نکر سکیگا مگر کسی اور کا وکیل یا وصی ہوکر دعوی کر سکیگا۔

(مادہ ۱۶۵۰) پہلے ایک مال کا دعوی کسی اور کیلئے کیا پہر اوسی مال کا دعوی اپنے لیے

کیا صحیح نہین ہے لیکن پہلے تو اسنے اپنے لئے دعوی کیا پہر کسی اور کیلیے دعوی کرسکتا ہی کیونکہ وکیل کسی کے معاملہ کو خاص اپنے طرف لگا تا ہی مگر اپنی ملک کو دوسرے کے طرف نہین لگا سکتا ہے

(مادہ ۱۶۵۱) جیسا ایک حق دو شخصون سے جدا جدا تمام و کامل وصول نہین ہو سکتا ہی ویسا ہی ایک حق دعوی جو ایک ہی سبب سے پیدا ہوا ہے دو شخصون پر جدا جدا نہین ہو سکتا ہی۔

(مادہ ۱۶۵۲) وہ دو شخص کہ بمنزلہ ایک کے ہین مثلاً وکیل و موکل اور وارث و مورث جب ایک سے پہلے ایک کلام صادر ہوا اوسی مقدمہ مین دوسرے سے اوسکی منافی کلام قبول نہین ہو سکتا ہی

(مادہ ۱۶۵۳) مدعا علیہ اگر تناقض قبول کرے تو صحیح ہے مثلاً مدعی نے ایک ہزار روپیہ قرض کا دعوی کیا اور پہر بابت کفالت دعوی کیا مگر مدعا علیہ نے قبول کرلیا تو دعوی مسموع ہوگا اور تناقض مرتفع

(مادہ ۱۶۵۴) جب عدالت مین ایک امر ثابت ہو جاوے تو گویا تناقض عدالت سے باطل ہو جاویگا مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ یہہ مال میرا ہے مدعا علیہ نے انکار کیا اور کہا کہ یہہ مال فلان کا ہے مین نے اوس سے خریدا ہی مدعی نے عدالت مین اپنا دعوی ثابت کردیا اور حاکم نے مدعی کے حق مین فیصلہ دیا۔ تو مدعی علیہ کا یہہ دعوی کہ یہہ فلان کا مال ہے اور مین نے اوس سے خریدا ہے بحکم حاکم زایل ہو چکا اسلیے مدعا علیہ اپنا زر ثمن لے سکیگا۔

(مادہ ۱۶۵۵) جس تناقض کا مدعی کو علم نہ ہو معذور اور معاف ہوگا مثلاً مدعی کو یہہ خبر نہین تھی کہ اوسکے باپ نے یہہ گہر خریدا تہا کیونکہ جب وہ سفر مین تہا سفر سے آکر کرایہ لیا اب اوسکو قبالہ جو دستیاب ہوا تو اوس نے دعوی کیا تو یہہ تناقض مقبول ہے۔

(مادہ ۱۶۵۶) ایک چیز تقسیم کیلئے کوشش کرنا اسپر دلیل ہے کہ وہ چیز مشترکہ ہے

اسی لئے تقسیم کے بعد اگر دعوی کرے کہ یہ شئی میری ملک ہے قبول نہ ہوگا مثلاً پہلے تو مکان
تقسیم کر لیا اب دعوی کرتا ہے کہ میں خرید چکا تہا یا مجکو ہبہ ہوا تہا قبول نہ ہوگا اور اگر یہ دعوی
کرے کہ میں وقت ہبہ کے صغیر تہا وقت تقسیم مجکو ہبہ کا علم نہ تہا اب مجکو علم ہوا ہے تو یہ تناقض معفو ہے

(مادہ ۱۶۵۷) اگر کلام متناقض کسی طرح موافق ہو جاوے اور مدعی اوسکی موافقت
بیان کر دے تو جائز ہے مثلاً ایک گہر کرایہ کو لیا اور پہر کہا کہ یہ گہر میرا ہے کیونکہ میں خرید چکا
ہوں تو یہ دعوی مسموع ہوگا اور ایسے ہی مدعی نے دعوی کیا کہ ایک ہزار روپیہ قرض ہے، مدعا علیہ نے
انکار کیا اور کہا کہ میں نے تجہ سے کبہی قرض نہ لیا تہا میں تجکو جانتا بہی نہیں۔ پر جب مدعی نے
ثابت کر دیا تو کہا کہ میں ادا کر چکا ہوں تو یہ دفع یعنی یہ جواب بہی بسبب تناقض کے قابل سماعت
نہیں۔ اور اگر یہ جواب دیا کہ میں تیرا مدیون نہیں ہوا، اور مدعی نے ثابت کیا پہر اوس نے کہا کہ
میں ادا کر چکا ہوں یا تو مجکو بری کر چکا ہے تو یہ تناقض نہیں ہے اور ایسے ہی مدعی نے
ودیعت کا دعوی کیا مدعا علیہ نے کہا تو نے میرے پاس کبہی کچہ ودیعت نہیں رکہا تہا پہر جب
مدعی نے ثابت کیا تو مدعا علیہ کہتا ہے کہ میں دے چکا ہوں یہ دفع قبول نہوگا اگر ودیعت
موجود ہے تو مدعی لے لیگا ورنہ اوسکی قیمت لیگا اور ایسے ہی مدعی نے ودیعت کا دعوی کیا اور مدعا علیہ نے
کہا میرے پاس تو تیری کوئی ودیعت نہیں، مدعی نے ثابت کیا جب کہا کہ میں دے چکا ہوں تو یہ دفع سنا جاویگا

(مادہ ۱۶۵۸) پہلے تو کہا کہ یہ عقد صحیح بات ہوئی ہے اور قبالہ بہی لکہا پہر کہا عقد کا
[illegible] (مادہ ۱۰۰)
[illegible] ایک [illegible]

موجود تہا کہ جسکے سامنے بیع واقع ہوئی اب یہہ شخص دعوی کرتا ہے کہ یہہ میرا مال ہے یہہ شخص اگر باپ کا رشتہ دار ہے یا بایعہ کا زوج ہے یا بایع کی زوجہ ہے تو دعوی مسموع نہوگا۔ اور اگر اجنبی ہے تو دعوی مسموع ہوگا۔ اور اگر یہہ اس خرید و فروخت کے جو اوسکے سامنے واقع ہوئی مشتری نے تصرف مالکانہ اور یہہ دیکہتا رہا منع نکیا پہر دعوی کیا کہ یہہ میری ملک ہے تو دعوی مسموع نہوگا

باب دوم ۔ مرور زمانہ کا بیان ۔

یعنی کون دعوی کتنی مدت کے اندر سماعت ہو سکتا ہے اور اوسکے بعد سماعت نہین ہو سکتا ہے چونکہ یہہ باب بہ بحث مفصل اس کتاب مین ضبط کیا گیا ہے اور اسمین میعاد سماعت دعاوی کی مقرر کیگئی ہے۔ اسلئے بالضرورت ترجمہ کیا گیا ہے ورنہ اصل مذہب تمام اہل السنت والجماعت کا یہہ ہے کہ حقوق تمادی ایام و تقادم الزمان ساقط نہین ہوتے ہین۔ اور یہہ حد جو مقرر کیگئی ہے از شرعی نہین ہے بلکہ سلطان نے اپنی عہد مین انتظام اور اہتمام کیلئے میعاد سماعت مختلف مقرر کی ہے کہین پندرہ سال کہین تیس سال اور کہین چہتیس سال اور کہین کچہہ اور کہین کچہہ۔ اسلئے حقوق کے دعاوی کیلئے میعاد مقرر ہونا مفتی بہ نہین بلکہ خلاف الاصول اور خلاف المنقول ہے چنانچہ اسکی تفصیل علامہ بزدوی نے اپنی کشف مین خوب ارقام فرمائی ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ مگر حقوق اللہ تعالی یعنی حدود مین بیشک تقادم الزمان مانع سماعت ہے اوسکی تفصیل باعث تطویل ہے بنابرین چنانچہ (مادہ ۱۶۶۷) قابل ملاحظہ ہے ۔

(مادہ ۱۶۶۰) دعاوی مفصلہ ذیل پندرہ برس کے بعد سماعت نہ ہونگے ۔ دین ودیعت ملک میراث اور وہ دعوی کہ اون مین حق انتفاع عام خلق اللہ کو نہ ہو دیکہو مادہ ۱۶۷۵)

اور وہ دعوی کہ جو وقف سے متعلق نہ ہون یعنی زمین وقفی یا وہ دعوی کہ اجارہ دونو قسم سے متعلق ہین دیکھو (مادہ ۱۶۲۴) اور وہ دعوی کہ تولیت مشروط الخدمت سے متعلق ہون اور وہ دعوی کہ وقف کے پیداوار اور آمدنی سے متعلق ہون (کہ انکا بیان اس مادہ ۱۶۶۱) مین،

(مادہ ۱۶۶۱) وقف کے متولی کا دعوی اور اون لوگونکا دعوی جنکو وقف مین سے رزق ملتا ہی ۳۶ برس تک سنا جائیگا نہ بعد اوسکے مثلاً ایک شخص ۳۶ برس تک ایک ملک کی آمدنی کہاتا رہا اب ایک متولی مدعی ہے کہ یہہ آمدنی میرے وقف سے ہی،

(مادہ ۱۶۶۲) پندرہ برس کے بعد طریق خاص اور مسیل اور اپنی زمین سکنے مین پانی لینے کے حق کا دعوی مسموع نہ ہوگا۔ اور زمین وقف وغیرہ پانی کا دعوی چھتیس برس کے بعد مسموع ہوگا۔ اور نزولی زمین مین طریق خاص اور مسیل اور حق شرب کا دعوی دس برس کے بعد مسموع نہوگا

(مادہ ۱۶۶۳) اس باب مین انقضای میعاد سماعت تعدد سے متعلق ہی یعنی اگر بلا عذر اس مدت تک دعوی نکیا تو پہر مسموع نہ ہوگا ورنہ اگر بعذر شرعی دعوی نکیا مثلاً صغر سن تہا یا مجنون تہا یا مغلوب الحواس تہا اور ولی نہا یا نہ تہا یا کہین سفر مین تھا یا مدعا علیہ ایک شخص زبردست اور صاحب حکومت تھا۔ تو بعد اس مدت کے دعوی ہو سکتا ہی۔ اور یہہ مدت روز بلوغ یا روز زوال تغلب اور حکومت سے شمار ہوگی۔

(مادہ ۱۶۶۴) سفر کم سے کم تین دن کا اور دن اٹہارہ گہنٹہ کا سفر جسمین چلنا معتدل یعنی درمیانہ ہو نہ بہت جلد اور نہ بہت آہستہ

(مادہ ۱۶۶۵) دو شہر کے رہنے والے ہر سال ایک شہر مین کہ جہان عدالت ہے اکہٹے ہون تو

بعد مرور ایام سماعت دعوی مسموع نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۶۶) عدالت مین ایک مقدمہ خاص ہر بار دائر کرتا رہا یہان تک کہ پندرہ سال گذر گئے تو یہہ انقضاء مدت مانع سماعت نہ ہوگی۔ اور اگر عدالت مین تو دعوے دائر نہ ہوا ہو بلکہ ہر جگہ جھگڑتے رہے ہون اور مدت مذکور گذر جاے تو دعوی سماعت نہ ہوگا

(مادہ ۱۶۶۷) جس وقت سے کہ لیاقت اور قابلیت دعوی کی پیدا ہووے مدت مذکورہ شمار ہوگی مثلاً دعوی دین کیلئے مدت سماعت اوس دن سے شمار ہوگی کہ مدت مہلت تمام ہو جاوے کیونکہ مہلت سے پہلے مدعی کو حق طلب نہین ہے مثلاً جو مال کہ بیچا تہا اوسکی قیمت کی ادائی کیلئے تین برس کا وعدہ ہوا تھا اور جب تین برس گذر گئے اوسکے بارہ برس کے اندر دعوی کیا تو مسموع ہوگا اور ایسے ہی دعوی وقف مشروط الخدمت مدت سماعت کے اندر صرف بطن اول کیلئے سماعت ہوگا یعنی یہہ نہ ہوگا کہ بطنا بعد بطن اوسکا دعوے ہو سکیگا۔ کیونکہ با وجود بطن اول بطن ثانی کو حق ہی نہین ہے پس بطن ثانی کو جب سے حق پیدا ہوگا کہ بطن اول تمام ہو چکے۔ اور ایسے ہی دعوی مہر موجل کیلئے روز طلاق اور روز وفات احد الزوجین سے مدت شمار ہوگی اور مہر مؤجل بھی بعد طلاق و وفات مہر معجل ہو جاتا ہے۔

(مادہ ۱۶۶۸) جو شخص کہ پندرہ برس تک برابر مفلس ہا اور بعد ازان اوسنے یہہ دعوی کرتا ہے کہ اس سے پہلے مین نے تجکو اسقدر قرض دیا تہا اور اتنی مدت تک مفلس تھا اسلئے مین دعوی نکرسکا اور اب مجکو قدرت ادا دین کی ہے تو یہہ دعوی مسموع ہوگا۔

(مادہ ۱۶۶۹) جس شخص کا دعوی بسبب انقضای مدت کے اوسکی زندگی مین مسموع نہ ہوگا

اوسکے مرنے کے بعد اوسکے وارث کا بھی دعوی مسموع نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۷۰) کچھ مدت تک مورث نے دعوی نہ کیا اور اوسکے بعد اوسکے وارث نے نہ کیا یہانتک کہ کل پندرہ برس گذر گئے تو یہہ دعوی مسموع نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۷۱) بایع اور مشتری اور واہب اور موہوب لہ بمنزلہ مورث اور وارث کے ہیں مثلاً ایک قطعہ زمین پر ایک شخص پندرہ برس سے متصرف ہو اور اوسکے پاس جو حویلی والا ہے وہ اوسپر کچھ متعرض نہ ہوا اب یہہ حویلی بکی تو مشتری دعوی کرے کہ اوس قطعہ زمین میں محلہ حق مرور ہے تو یہہ دعوی مسموع نہ ہوگا اور ایسے ہی کچھ مدت بایع اور کچھ مدت مشتری جملہ پندرہ برس تک متعرض نہو تو پہر دعوی مشتری کا سماعت نہ ہوگا

(مادہ ۱۶۷۲) چند وارثوں کیلئے تو مدت سماعت عارض ہوئی مگر ایک کیلئے صغر وغیرہ کسی عذر سے مدت سماعت عارض نہیں تو یہہ شخص دعوی کر سکتا ہے اور اپنا حصہ پا سکتا ہے اور یہہ فیصلہ اوروں کے لئے مفید نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۷۳) جو شخص کہ ایک زمین کا کرایہ دار ہے اور اوسکا اسکو ہمیشہ اقرار ہے تو پندرہ برس کے بعد دعوی ملک نہیں کر سکتا اور اگر یہہ شخص کرایہ لینے کا منکر ہو اور اصل مالک یہہ کہتا ہو کہ میں نے اپنی زمین اوسکو بہت برس سے تجکو کرایہ دیا تہا اور میں نے کرایہ لیتا رہا اور لوگ بھی اوسکے کرایہ داری سے واقف نہیں تو اس مدت کے بعد دعوی سماعت ہوگا اور اگر کرایہ داری اسکی مشہور ہے ورنہ اس مدت کے بعد مالک دعوی مسموع نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۷۴) بسبب انقضای زمانہ دراز کے ساقط نہیں ہوتا ہے ایسے ہی

اگر مدعا علیہ نے عدالت مین مدعی کے دعوی کا اقرار صاف کیا تو مدعی کو فیصلہ دیا اور اس مین مدت کے گذر نیکا کچھ اعتبار نہ ہوگا۔ اور اگر اقرار حاکم کے یہان تو نہ ہو بلکہ اور کسی جگہ ہو تو جیسا بعد مدت مقررہ کے حالت انکار مین دعوی مسموع نہ ہوگا ویسا ہی اب بھی نہ ہوگا لیکن اقرار تحریری بخط و مہر مدعی علیہ مسموع نہ ہو گا جبکہ روز تحریر سے مدت نہ گذری ہو

(مادہ ۱۶۷۵) جس اشیا کا نفع عام ہے یعنی نہر عام اور راہ عام اور چراگاہ عام کا دعوی بلا مدت سماعت ہوگا مثلاً ایک شخص نے نہر عام وغیرہ پچاس برس تک بند رکھی تو بہر حال دعوی ہو سکیگا ۔

کتاب پانزدہم گواہون کا اور حلف دینے کا بیان

(اس مین ایک مقدمہ اور چار باب ہین)

مقدمہ وہ اصطلاحین کہ اس کتاب سے متعلق ہین۔

(مادہ ۱۶۷۶) بینہ یعنی گواہ حجت قوی ہے۔

(مادہ ۱۶۷۷) تواتر۔ ایک گروہ ایک امر کی خبر دے اور اونکا جھوٹ بات پر متفق ہوجانا عقل باور نہ کرے۔

(مادہ ۱۶۷۸) ملک مطلق وہ ہے کہ جس مین ملک کا کوئی سبب کا ذکر نہ ہوا ور جسمین ہو مثلاً یہہ کہی کہ مین بہ سبب وراثت کے یا خرید نے کے مالک ہون وہ ملک بسبب ہے

(مادہ ۱۶۷۹) ذوالید وہ شخص ہے کہ مال اوسکے قبضہ مین ہو یا مالکانہ تصرف کری

(مادہ ۱۶۸۰) خارج وہ شخص کہ اوسکا قبضہ تہو اور نہ مالکانہ تصرف کرے

(مادہ ۱۶۸۱) تحلیف دو نون متخاصمین مین سے ایک کو حلف دینا۔

(مادہ ۱۶۸۲) تحالیف۔ دونون متخاصمین کو حلف دینا۔

(مادہ ۱۶۸۳) حال ظاہر کا یعنی جو اب حیثیت موجود ہو اوسکو حکم گردانا یعنی اوسپر لحاظ کرکے حکم دینا استصحاب ہے اور ایک ایسے امر کی باقی رہنے کا حکم کیا جاوے کہ پہلے سے موجود ہو اور اوسکے نہ ہونے کا گمان نہی ہو یعنی یہہ حکم کرنا کہ جو چیز جیسے پہلے سی تھی ویسے ہی اب بھی باقی ہے یہہ استصحاب ہے

باب اول گواہی کا بیان۔ اس مین آٹھہ فصل ہین

فصل اوّل شہادت کی تعریف اور اوسکی نصاب کا بیان

(یعنی کم سے کم کسقدر گواہوں جو ثبوت کیلئے دلیل کافی ہو)

(مادہ ۱۶۸۴) بلفظ شہادت یعنی بلفظ اشہد (یعنی بلفظ گواہی دیتا ہوں) عدالت میں متخاصمین کے روبرو یہہ خبر دینا کہ فلان کا حق فلان کے ذمہ ہے اوسکو شہادت کہتے ہیں خبر دینے والا شاہد ہے اور جسکی حق کی خبر دیتے ہیں مشہود لہ ہے اور جسکے مقابلہ میں خبر دیتے ہیں وہ مشہود علیہ ہے (اور جس امر کی گواہی دیتے ہیں وہ مشہود بہ ہے)

(مادہ ۱۶۸۵) حقوق ثابت کرنے کیلئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت نصاب ہے اور جن امور میں کہ مردونکو اطلاع نہیں ہوسکتی ہے صرف عورتونکی گواہی قبول ہوگی -

(مادہ ۱۶۸۶) گونگہ کی اور اندہے کی گواہی قبول نہیں ہے -

فصل دوم - گواہی کیونکر دیجاوے

(مادہ ۱۶۸۷) عدالت کے باہر گواہی قبول نہیں ہے -

(مادہ ۱۶۸۸) لازم ہے کہ مشہود بہ گواہوں نے معاینہ کی ہو - اور اگر گواہ یہہ کہیں کہ میں گواہی سماعی دیتا ہوں یعنی میں نے لوگوں سے سنا ہے تو قبول نہیں ہے لیکن وقف کے یا کسی کے مرنے کی گواہی سماعی دیوین یعنی یہہ کہے کہ میں نے معتبر سے سنا ہے تو جایز ہے - اور ولایت کی یعنی یہہ کہ فلان وقت شہر کا حاکم فلان تہا اور موت کی یعنی یہہ کہ فلان شخص فلان روز فلان مرگیا اور نسب کی یعنی فلان شخص فلان کا بیٹا ہے اسطور گواہی دی کہ اوس میں لفظ سماع نہو یعنی یہہ نہو کہ میں نے سنا ہے - بلکہ قطعی طور پر گواہی دی گو حقیقت میں اوسکو سننے سے علم ہوا ہو

اور معاینہ ہوا ہے اگرچہ گواہ کی عمر بھی اتنی نہو کہ معاینہ کر سکے تو گواہی قبول ہوگی۔ اور اگر پہلے تو نہ کہا کہ مین نے سنا ہی تھے بلکہ یہ کہا کہ مین نے معاینہ نہین کیا ہی اور مین خوب جانتا ہون اور یہ امر خوب معروف اور مشہور ہے تو بھی گواہی قبول ہے ۔

(مادہ ۱۶۸۹) اگر اوس نے یہ نہ کہا کہ مین گواہ ہون اور گواہی دیتا ہون بلکہ یہ کہا کہ مین یہ مقدمہ جانتا ہون اور اوسکی خبر دیتا ہون تو شہادت نہ ہوگی ۔ اور حاکم نے یہ پوچھا کہ تو اس مقدمہ کی گواہی دیتا ہے اوس نے کہا کہ ہان تو گواہی ادا ہوجائیگی ۔ اور اگر کسی امر سے ماہر و واقف کارون سے اوسکی کیفیت دریافت کیگئی اور انہون نے بلفظ گواہی اوسکا حال ظاہر کیا تو یہ گواہی نہین ہے یہ ایک حال کی خبر دیتا ہے ۔

(مادہ ۱۶۹۰) جب عدالت مین مشہود لہ اور مشہود علیہ اور مشہود بہ موجود ہون صرف اشارہ کرنا کافی ہوگا اور اونکا اور اونکے باپ دادا کا نام لینا ضرور نہین ہے لیکن اگر موکل اور متوفی کے باپ دادا کا نام بیان کرنا ضرور ہوگا ۔ اور اگر مدعی یا مدعا علیہ یا دونو معروف و مشہور ہین تو انکا ہی نام بیان کرنا کافی ہوگا کہ اوس سے بھی تمیز حاصل ہوتی ہے اور کچھ حاجت باپ دادا کے نام کے نہین ہے ۔

(مادہ ۱۶۹۱) گواہ پر لازم ہے کہ زمین اور مکان کے حدود بیان ہون اگر یہ کہے مین حدود نہین جانتا ہون مگر جا ہی پر جا کر حدود وغیرہ بتلا سکتا ہون تو حاکم اوسکی بات نہ سنیگا

(مادہ ۱۶۹۲) مدعی نے دعوی کیا کہ اس قبالہ مین حدود مندرج ہین وہ زمین میری ہے اور گواہون نے بھی یہی کہا کہ اس قبالہ مین جو حدود درج ہین وہ زمین مدعی کی ہے

صحیح ہے دیکھو مادہ (۱۶۲۳)

(مادہ ۱۶۹۳) مدعی نے دعوی کیا کہ فلان پر میرے مورث کی اتنے روپیہ لینے ہین اور گواہون نے یہی کہا کہ متوفی کے اتنے روپیہ جو یہہ مدعی کہتا ہی اوسپر ہین کافی ہے یہہ ضرور نہین ہی کہ یہہ بہی کہین کہ اوس متوفی کا یہہ مدعی وارث ہی یا متوفی کے دین کا یہہ وارث ہے۔ اور ایسے ہی اگر مال کا دعوی کرے کہ یہہ میری مورث کا جو فلان کے قبضہ مین ہی اور گواہ بہی یہہ کہین کہ وہ مال جو مدعی دعوے کرتا ہی متوفی کا ہی اور فلان کے قبضہ مین ہی۔ کافی ہے۔

(مادہ ۱۶۹۴) مدعی نے دعوی کیا کہ متوفی کے ترکہ مین میرا اتنا لینا ہی اور گواہ نے بہی کہا کہ مدعی کا متوفی پر اتنا کہ وہ کہتا ہی لینا کافی ہے یہہ کہنا ضرور نہین ہی کہ متوفی پر اوسکے مرنے تک اتنا باقی تہا۔ اور ایسے ہی اگر کسی کا دعوی بابت مال متعین کے ہی تو بہی یہی حال ہے

(مادہ ۱۶۹۵) مدعی نے کسی پر قرض کا دعوی کیا اور گواہون نے یہی کہا کہ مدعا علیہ مدعی کا مدیون ہے۔ کافی ہے۔ اگر مدعا علیہ نے گواہون سے پوچہا کہ یہہ بہی جانتے ہو کہ وقت دعوی تک مجہہ پر قرض ہے گواہون نے کہا ہم نہین جانتے ہین گواہی طلب ہوگی۔

فصل سوم شہادت کے شرطون کا بیان

(مادہ ۱۶۹۶) حقوق مین شہادت دینے کی یہہ شرط ہی کہ مقدمہ پہلے واقع ہوچکا ہو۔

(مادہ ۱۶۹۷) جو امر کہ محسوس ہوا وسکے خلاف گواہی قبول نہین ہوسکتی ہی ایک شخص کہ زندہ ہی اوسکے مرنے پر گواہی [illegible] ایک شہر کہ آباد ہی اوسکی ویران ہونے پر گواہی بیجا و قبول نہوگی

(مادہ ۱۶۹۸) [illegible] کے خلاف گواہی قبول نہین ہوسکتی ہی

(مادہ ۱۶۹۹) شریعت مین گواہی اسلئے مقرر کیگئی ہی کہ حق ظاہر اور ثابت کرین۔ اسی لئے نفی محض گواہی نہین ہوسکتی ہے مثلاً گواہ یہہ کہے کہ فلان نے یہہ کام نہین کیا۔ اور فلان چیز فلان کی نہین ہی۔ اور فلان مدیون فلان شخص کا نہین ہے، مگر نفی متواتر مقبول ہی مثلاً مدعی نے کہے کہ مین نے اسقدر روپیہ فلان کو فلان محلہ مین فلان وقت پونہچایا۔ اور مدعا علیہ گواہ لایا کہ مین اوسوقت اوس محلہ مین نہ تہا بلکہ دوسرے محلہ مین تہا تو یہہ گواہی متواتر قبول ہوگی اور دعوی مدعی کا مسموع نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۷۰۰) جو گواہی کہ ایسی ہو کہ اوس مین احتمال ہو کہ گواہ اپنی گواہی کے سبب سے مضرت سے محفوظ رہیگا یا یہہ احتمال ہو کہ اپنی گواہی کے سبب سے منفعت حاصل کریگا تو وہ گواہی قبول نہین ہی۔ اسی لئے گواہی باپ دادا کی اولاد کیلئے اور اولاد کی اونکے لئے اور اسی لئے گواہی ماں اور نانی کی اولاد کیلئے اور اولاد کی اونکے لئے مقبول نہین ہے۔ اور ایسی ہی زوج زوجہ کیلئے اور زوجہ زوج کیلئے گواہ نہین ہوسکتی ہی۔ مگر اور رشتہ دار اونکی آپسمین ایک ایک دوسرے کیلئے گواہی قبول ہی کہ اوس مین سید وراثت و منفعت نہین ہے۔ اور ایسی ہی اوس خادم کی کہ اوسکی معاش آقا پر ہی اور گواہ اجیر خاص کی مستاجر کیلئے جائز نہین ہی اور ایسے ہی شریک کی گواہی شریک کیلئے مقدمہ شرکت مین۔ اور کفیل کی گواہی مکفول لہ کیلئے کہ مکفول بہ ادا کرچکا ہی جائز نہین ہی مگر اسکے سوا اور سب مقدمات مین انکی گواہی ہوگی۔

(مادہ ۱۷۰۱) دوست کی گواہی دوست کیلئے مقبول ہی اگر دوستی ایسے رتبہ کو پہونچی کہ ایک دوسرے کے مال مین تصرف مالکانہ کرتا ہی تو گواہی ایک کی دوسرے کی مقبول نہ ہوگی۔

(مادہ ۱۷۰۲) شرط یہہ ہے کہ شاہد اور مشہود علیہ میں دنیوی عداوت نہ ہو۔ اور دنیوی عداوت معروف اور مشہور ہے۔

(مادہ ۱۷۰۳) جو شخص کہ مدعی ہو سکتا ہی وہ شاہد نہیں ہو سکتا مثلاً یتیم کا وصی اور وکیل اپنے یتیم اور اپنے موکل کے گواہ نہیں ہو سکتے ہیں کیونکہ یہہ اوسی مقدمہ میں مدعی بھی ہونگے

(مادہ ۱۷۰۴) شہادت کسی شخص کی اپنی کام پر مقبول نہیں ہے اسلئے وکیل اور دلال یہہ گواہی نہیں دے سکتے ہیں کہ ہم نے یہہ مال بیچا تہا اور حاکم جو ایک کے حکومت سے معزول ہوگیا وہ یہہ گواہی نہیں دے سکتا ہی کہ میں نے اپنے موقوفی کے پہلے یہہ فیصلہ کیا تھا۔ اور یہہ گواہی دے سکتا ہی کہ فلان شخص نے میرے روبرو میرے موقوفی سے پہلے فلان امر کا اقرار کیا تہا۔

(مادہ ۱۷۰۵) شرط یہہ ہی کہ گواہ عادل ہو اوسکے حسنات بہ نسبت افعال بد کے غالب ہوں اسی لئے جو شخص کہ ایسے حرکات کا عادی ہو اکہ جس سے آبرو اور حیا زایل ہو جاتی ہے مثلاً ناچنا اور مسخرہ پن ایسی شخص کے گواہی مقبول نہیں ہے۔

فصل چہارم شہادت کا دعوی کے ساتھ موافق ہونا

(مادہ ۱۷۰۶) شہادت دعوی کی اگر موافق ہی تو مقبول ہے ورنہ نہیں اور صرف لفظی مطابقت ضرور نہیں ہے بلکہ دعوی اور گواہی دونوں کا ایک معنی ہونا ضرور ہی۔ مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ فلان کے پاس میری ودیعت ہی یا میرا مال اوس نے غصب کیا ہی اور گواہ اسلئے گواہی دی کہ مدعا علیہ نے ودیعت کا یا غصب کا اقرار کیا تہا تو یہہ گواہی قبول ہی اور ایسے ہی قرضدار مدعی ہی کہ میں قرض ادا کر چکا ہوں اور گواہوں نے گواہی دی کہ قرضخواہ اسکو معاف کر چکا ہی تو گواہی مقبول ہے

(مادہ ۱۷۰۷) موافق ہونا گواہی کا دعوی کیلئے دو طرح سے ہے یا مقدار دونون مین
برابر ہو یا گواہی مین بہ نسبت دعوی کے کم ہو مثلاً مدعی کہے کہ مین دو برس سے اس مال کا مالک
ہون اور گواہ دو برس سے یا ایک برس سے بتلادین تو صحیح ہے اور ایسے مدعی ایک ہزار روپیہ کا
دعوی کرے اور گواہ پانچ سو روپیہ کی گواہی دے تو گواہی پانچ سو روپیہ پر مقبول ہوگی

(مادہ ۱۷۰۸) مقدار دعوی کم ہو اور مقدار گواہی زیادہ ہو تو اس صورت مین گواہی
مقبول نہوگی کیونکہ دونون مین اختلاف ہے مگر جب اختلاف کسی طرح سے رفع ہوجاوے تو
قبول ہے مثلاً مدعی نے کہا کہ یہ مال دو برس سے میری ملک ہے اور گواہ کہین کہ تین برس سے
ہے تو یہ گواہی قبول نہ ہوگی اور ایسے ہی مدعی نے پانچ سو روپیہ کا دعوی کیا اور گواہون نے
ایک ہزار روپیہ بیان کئے تو گواہی قبول نہین ہے مگر مدعی نے یہ کہا کہ بیشک ایکہزار روپیہ
قرض تھی اور مدعا علیہ پانچ سو ادا کرچکا ہے کہ گواہون کو اوسکی خبر نہین ہے تو یہ گواہی قبول ہوگی

(مادہ ۱۷۰۹) مدعی نے مطلق ملک کا دعوی کیا کہ یہ باغ میرا ہے اور گواہون نے ملک
مقید بیان کیا کہ یہ باغ مدعی نے خریدا ہے حاکم نے مدعی سے پوچھا کہ تو بسبب خریداری کے مدعی ہے
اوس نے کہا ہان تو قبول ہے (کیونکہ دونون مین مطابقت پیدا ہوگی) اور اگر مدعی نے کہا کہ
اور سبب سے مین مدعی ہوا ہون یا یہ کہا کہ مین بسبب خریداری کے مدعی نہین ہون تو گواہی
بسبب اختلاف کے مقبول نہ ہوگی۔

(مادہ ۱۷۱۰) مدعی نے ملک مقید کا دعوی کیا کہ یہ باغ میری ملک ہے کیونکہ مین نے خریدا ہے
اور بیچ کا تذکرہ نہ کیا یا کہا کہ فلانے شخص سے خریدا ہے اور گواہون نے مطلق بیان کئے کہ یہ باغ

مدعی کا ہے تو گواہی قبول ہے کیونکہ دعوی مذکور بوجہ بائع کا ذکر نہین ہی بمنزلہ ملک مطلق کی ہو
اور اگر مدعی نے تمام لیا اور کہا کہ یہہ باغ مینے فلان سے خریدا ہی اور گواہ ملک مطلق بیان کرتے ہین
تو گواہی قبول نہ ہوگی کیونکہ گواہی مین تو فقط باغ کا ذکر ہے تو ضرور ہی کہ مدعی اوسکے پہلے
بھی مالک ہوگا جو پہلے حاصل ہوئی تھی اور ملک مقید مین تاریخ خریداری سے باغ کا مالک
ہونا ثابت ہوتا ہے تو اسصورت مین گواہی ملک مطلق بہ نسبت دعوی ملک مقید کے
زیادہ ہے اسلئے گواہی مقبول نہ ہوگی۔

(مادہ ۱۷۱۱) گواہی جو دعوی سے مخالف ہی مقبول نہین ہے مثلاً مدعی مال کی قیمت کے
ہزار روپیہ مانگتا ہی اور گواہ کہتا ہی کہ قرض ہے اور ایسی ہی مدعی کہتا کہ یہہ مال میرے
باپ کا ترکہ ہی مین وارث ہون اور گواہ کہتا ہی کہ ما کا ترکہ ہی تو اس اختلاف کے سبب سے
گواہی قبول نہ ہوگی۔

فصل پنجم خود گواہون مین اختلاف کا بیان

(مادہ ۱۷۱۲) جب گواہ آپس مین مختلف ہون ایک کہے کہ ہزار قرض سونے کے اور دوسرا
کہے چاندی کی تو یہہ گواہی قبول نہین ہی۔

(مادہ ۱۷۱۳) قاعدہ یہہ ہے کہ فعل ایک ہی جاے اور ایک ہی وقت واقع ہوتا ہی یہہ نہین
ہو سکتا ہی کہ ایک کام دو جا یا دو وقت واقع ہووے تو ایک جاے اور ایک وقت ایک کام ہوگا
اور دوسری جگہہ اور دوسرے وقت دوسرا کام ہوگا) جو گواہی ایسے امر مین مختلف ہی کہ اوس سے
اصل فعل مین اختلاف ہوتا ہے قبول نہ ہوگی مثلاً غصب اور اقرار دین ایک گواہ کہتا ہو کہ

فلان وقت اور فلان جا چھینا تھا اور دوسرا گواہ اور وقت اور اور جگہہ بتلاتا ہے گواہی قبول ہوگی کیونکہ ایک مال کا چھین لینا دو جگہہ نہیں ہوسکتا ہی بلکہ وہ غصب اور اور یہہ غصب اور ایسے اقرار ایسے ہی ادا دین ورنہ گواہی تو ایسے امور مین مختلف ہو مگر مشہود بہ ایسا ہی کہ انکی اختلافات سے اوس مین فرق نہین ہوتا ہے کیونکہ وہ فعل نہین ہین مگر قول محض ہین یعنی اور قاعدہ ہے کہ قول دو چار جگہہ صادر ہوسکتا ہی مثلاً ایک گواہ کہے کہ اس شخص نے فلان جگہہ فلان وقت وصیت کیا تھا اور دوسرا دوسری جگہہ بتلاتا ہی تو یہہ گواہی مقبول ہے کیونکہ ممکن ہی کہ دونون جگہ ذکر وصیت آیا ہو مثلاً بیع اور شرا اور اجارہ اور کفالہ اور حوالہ اور ہبہ اور رہن اور دین اور قرض اور قرض سے بری کرنا اور وصیت قولی ہین کیونکہ قول جا بجا مکرر ہوسکتا ہے

(مادہ ۱۷۱۴) رنگ یا سن اور مادہ مین اختلاف ہو تو گواہی قبول نہ ہوگی یعنی ایک گواہ کہے کہ سفید رنگ کی گای تھی اور دوسرا سرخ رنگ کی کہتا ہی یا ایک گواہ کہتا ہی کہ بیل تہا دوسرا کہتا ہے کہ گائی تھی تو یہہ گواہی قبول نہ ہوگی۔

(مادہ ۱۷۱۵) جب قیمت مین اختلاف ہو کر ایک گواہ کہے کہ پانچ سو روپیہ کو مال بکا تھا اور دوسرا کہتا ہی کہ تین سو روپیہ کو بکا تھا تو گواہی قبول نہ ہوگی۔

فصل ششم گواہون کے تزکیہ کا بیان

(یعنی یہہ دریافت کرنا کہ گواہ ثقہ اور متقی ہین یا فاسق و فاجر ہین)

(مادہ ۱۷۱۶) جب گواہ گواہی دے چکین تو حاکم مدعا علیہ سے پوچھے اس گواہی کے بابت کیا کہتا ہی یہہ درست ہین یا نہین اگر اوس نے کہا کہ یہہ سچے ہین اور عادل ہین تو گویا اقرار کر لیا

اوسکے اقرار پر فیصلہ کیا جائیگا اور اگر اوس نے کہا کہ یہہ جھوٹے ہین یا عادل ہین مگر انکی گواہی میں خطا کی یا مقدمہ بہول گئے یا عادل ہین مگر مدعا بہ کو نہین کہتے ہین تو حاکم فیصلہ نہ کریگا بلکہ گواہونکا عادل ہونا یا نہ ہونا حقیقۃً اور علانیۃً دریافت کریگا۔

(مادہ ۱۷۱۷) گواہ جس گروہ کا ہو اوسی گروہ مین دریافت کیا جاوے مثلاً طالب علم کا حال مدرسے کے مدرس اور معتمد سے دریافت کیا جاوے اور اگر سپاہی ہے تو فوج مین اوسکا حال پوچھا جاوے اور اگر منشی ہے تو اہل دفتر سے دریافت ہووے اور سوداگر کا حال سوداگرون سے اور ہر شخص کا حال اوسکے خاندان سے اور عوام کا حال محلہ اور گانون والون سے پوچھا جاوے

(مادہ ۱۷۱۸) تزکیہ سراً یہہ ہے کہ حاکم ایک ورق پر کہ اوسکو مستورہ کہتے ہین مدعی اور مدعا علیہ کا نام اور دعوی اور گواہون کا نام اور اونکا حرفہ اور اونکا حلیہ اور اونکی جای سکونت اور اونکے باپ دادا کا نام اور اونکے پیشہ وغیرہ جس سے وہ مشہور ہین سب لکہے اور اوسپر اپنی مہر لگاوے اور بند کرکے اونکے پاس کہ جو مزکی مقرر ہوے ہین بہیجے اور وہ اوسکو کہول کر پڑہین گے اور ہر گواہ کے نام کے نیچے عدول و مقبول الشہادۃ ہین تو عدول نہ غیر عدول لکہدین اور کسی کو بلکہ لانیوالے کو اوسپر اطلاع نہ دیوین اور بند لفافہ پر اپنی مہر لگا کر حاکم کے پاس بہیجدیوین

(مادہ ۱۷۱۹) اگر اوس مستورہ مین عادل و مقبول الشہادۃ ہونا گواہون کا نہین لکہا گیا بلکہ ایسا کلام لکہا ہے جو صراحۃً یا دلالۃً جرح ہے مثلاً یہہ لوگ عادل نہین ہین یا ہم اونکا حال نہین جانتے ہین یا مجہول الاحوال ہین یا اللہ اعلم یا کچہہ بہی نہ لکہا گیا تو اونکی گواہی مقبول نہین ہوگی اور اگر یہہ لکہا گیا ہے کہ یہہ گواہ عادل و مقبول الشہادۃ ہین تو حاکم اونکا حال فوراً بطور علانیہ دریافت کریگا

(مادہ ۱۷۲۰) علانیہ تزکیہ یہہ ہی کہ مزکی عدالت مین بلائے جائین اور اہل مقدمہ کے روبرو اونکی گواہون کا تزکیہ کیا جاے یا نائب کو مع اہل مقدمہ اور گواہون کے مزکی کے پاس بہیجدیا جاوے کہ وہ علانیہ اونکا تزکیہ کر دین ۔

(مادہ ۱۷۲۱) احتیاطاً دو مزکی ہووین ورنہ کافی تو ایک ہی ہے ۔

(مادہ ۱۷۲۲) تزکیہ علانیہ مین نصاب اور سب شرایط شہادت کی ضرور ہین فرق اتنا ہی کہ لفظ شہادت ضرور نہین ہے ۔

(مادہ ۱۷۲۳) جب ایک مقدمہ مین گواہونکا تزکیہ حاکم کے نزدیک ہوگیا تو ضرور نہین کہ ہر بار اور ہر مقدمہ مین تزکیہ کرتا رہے بلکہ چہہ مہینے تک ضرورت تزکیہ کی نہین اور جب چہہ مہینے گذر جاوینگے پہر کیا جاے

(مادہ ۱۷۲۴) تزکیہ سے پہلے یا بعد مدعا علیہ یہہ جرح کرے کہ ان گواہونکو اس گواہی مین یا تو فائدہ حاصل ہوا ہے اور یا ان پر سے کچہہ ضرر زایل ہوا ہے تو حاکم اوس سے ثبوت طلب کریگا اگر ثابت کر دیگا تو گواہی قبول نہ ہوگی اور اگر نہ کریگا اور تزکیہ کیا ہوا ہے تو فیصلہ دیگا ورنہ تزکیہ کرکے فیصلہ کریگا ۔

(مادہ ۱۷۲۵) اگر کسی مزکی نے گواہون کا تزکیہ کیا اور کسی نے اونپر جرح کیا تو جرح پر عمل ہوگا ۔ یعنی اُنکی گواہی پر فیصلہ نہ ہوگا ۔

(مادہ ۱۷۲۶) اگر گواہ گواہی دیکے مر گئے اور یا کہین چلے گئے تو حاکم تزکیہ کرکے مقدمہ فیصل کریگا ۔

تذنیب گواہون کو حلف دینے کا بیان

(مادہ ۱۷۲۷) اگر مدعا علیہ یہہ اصرار کرے کہ گواہونکو حلف دیجاوے کہ وہ اپنی گواہی میں

گواہی مین کاذب نہین اور اوسکی ذلگی گواہی کو تقویت ہوتی ہے تو حاکم اونکو حلف دیگا اور
یہہ کہیگا کہ اگر حلف کرتے ہو تو گواہی قبول ہوگی ورنہ نہین (یہہ امر شاید اسلام بول
کی عدالتمین جاری ہوگا ورنہ کسی سے سلف مین منقول نہین بلکہ فقہہ کی کتابونمین صاف
لکھا ہی تحلیف الشہود ظلم یعنی گواہ کو حلف دینا ظلم ہے —

فصل ہفتم شاہد جو اپنی شہادت سے پہر جاوے

(مادہ ۱۷۲۸) گواہ گواہی دیکر فیصلہ سے پہلی حاکم روبرو اپنی گواہی سے پہر جائین تو گواہ
گواہی دیہی ہی نہین گئی اور اونکو تعزیر ہوگی —

(مادہ ۱۷۲۹) اور اگر فیصلہ کے بعد شہادت سے رجوع کی تو حکم حاکم بدستور جاری ہوگا
اور گواہون پر ضمان وسکا دینا لازم ہوگا دیکہو مادہ (۸۰) —

(مادہ ۱۷۳۰) اگر ایک گواہ پہر گیا اور نصاب شہادت باقی ہی تو مقدمہ مین حرج نہین ہے
مگر اوس گواہون پر تعزیر ہوگی — اور اگر نصاب باقی نہین ہے تو اگر ایک پہر گیا ہے تو نصف
فیصلہ کا ضمان دیگا اور اگر دو یا زیادہ پہرین تو نصف فیصلہ سب ملکر ادا کرینگے —

(مادہ ۱۷۳۱) شرط یہہ ہے کہ حاکم کے روبرو گواہی سے رجوع کرین نہ کسی اور
جگہہ اگر رجوع کرینگے تو اعتبار نہوگا اسی لئے اگر مدعا علیہ یہہ کہے کہ یہہ فلان جگہہ اپنی
گواہی سے رجوع کر گئے تو مسموع نہوگا اور اگر ایک حاکم کے روبرو گواہی دے
اور دوسرے حاکم کے روبرو اوس گواہی سے پہر گئے تو معتبر ہوگا —

فصل ہشتم تواتر کا بیان

(مادہ ۱۷۳۲) گواہوں کا بہت ہونا کچھہ معتبر و مفید نہین ہے یعنی اگر ایک جانب کے
گواہ زیادہ ہون تو اوسکو کچھہ ترجیح نہوگی جبتک کہ درجہ تواتر نہو وے۔

(مادہ ۱۷۳۳) تواتر سے علم یقین ہوتا ہے اسی لئی تواتر کے خلاف گواہ نہین لئی جاویگی۔

(مادہ ۱۷۳۴) جیسا تواتر مین لفظ شہادت شرط نہین ہے ایسی ہی اونکا
عادل ہونا بھی دریافت نہین اسی لئی مخبرین کا تزکیہ نہین ہو سکتا ہے۔

(مادہ ۱۷۳۵) تواتر مین کچھہ مقدار معین نہین ہے لیکن اسقدر گروہ ہو کہ عقلاً اونکا
جہوٹ پر اتفاق ہونا متصور نہو وے۔

باب دویم حجت تحریری یعنی دستاویز وغیرہ اور قرینہ قطعی کا بیان اسمین دو فصل ہین

فصل اول حجت تحریر کا بیان

(مادہ ۱۷۳۶) کسیکے خط اور مہر پر عمل نہین ہو سکتا ہی مگر جب تحریر مین
جعل کا شبہہ نہو تو اوسی پر فیصلہ ہو سکتا ہے کچھہ حاجت دوسرے ثبوت کی نہین ہے۔

(مادہ ۱۷۳۷) برات اور احکام فترشاہی جلساز سے محفوظ ہوتے
ہین اس لئے اون پر عمل ہو سکتا ہے۔

(مادہ ۱۷۳۸) فرمان بادشاہی جو فسادات سے محفوظ ہوتے ہین
اون پر عمل ہوتا ہے اور انکا بیان کتاب قضا مین آویگا۔

(مادہ ۱۷۳۹) حاکم صرف اپنی واقفیت سے کسی تحریر پر عمل نکر سکیگا

مگر جب کسی محکمہ کے دفتر مین محفوظ ہو تو اوسپر عمل ہو سکیگا۔

فصل دویم قرینہ قاطعہ کا بیان

(مادہ ۱۷۴۰) حکم کا ایک سبب قرینہ قاطعہ بہی ہے۔

(مادہ ۱۷۴۱) جو علامت کہ اوس سے یقین حاصل ہو جاوے وہ قرینہ قاطعہ ہی۔ مثلاً ایک شخص گہر سے چہری لہو کی بہری ہوئی لیکر ڈرا ہوا نکلا اور اوس گہر مین سوا ایک شخص کے ذبح ہوا پڑا ہے اور کوئی نہین تو یہہ بہی قرینہ ہے کہ سوا اوسکے اور کوئی اوسکا قاتل نہین ہی اور اور احتمالات کی طرف رجوع نکرینگے کہ اوسنے خود ہی اپنا گلا کاٹ لیا ہوگا دیکہو مادہ (۵۴۷)

باب سویم حلف دہی کا بیان

(مادہ ۱۷۴۲) حکم کا ایک سبب حلف کرنا بہی ہی اور اوس سے نکول کرنا بہی ہی یعنی جب مدعی اپنا دعوی ثابت کرنے سے عاجز ہووے اور مدعا علیہ سے قسم طلب کرے تو مدعا علیہ سے قسم لیجائیگی۔ اور اگر ایک شخص نے دعوی کیا کہ تو فلان کا وکیل ہی اور اوسنے انکار کیا تو اوس امر پر حلف نہ لیجائیگی اور دو شخص مدعی مین کہ ہر شخص یہہ کہتا ہی کہ مینے یہہ مال فلان سے خریدا ہی اور مال ابہی اوسی کے پاس ہے اور مدعا علیہ یعنی مال والا ایک کے ہاتہہ بیچنے کا اقرار کرتا ہی اور دوسرے کے ہاتہہ بیچنے کا انکار کرتا ہی تو بابت دوسرے

سے انکار کے بابت حلف دی نہوگی اور کرایہ لینا اور رہن لینا اور ہبہ لینا بہی
ایسا ہی ہے —

(مادہ ۱۷۴۳) قسم بنام خدای تعالی ہوتی ہے مثلاً قسم خدا کی یا قسم اللہ تعالی
کی اور وہ بہی ایک بار —

(مادہ ۱۷۴۴) قسم اور نکول دونو حاکم کے روبرو ہونا لازم ہیں اور جگہہ —

(مادہ ۱۷۴۵) حلف سوای اوسی شخص کے کہ اوسپر حلف وارد ہوتی ہی
اور کوئی نکرسکیگا مثلاً اوسکا وکیل نکرسکیگا مگر وکیل حلف لینے کا مجاز ہے —

(مادہ ۱۷۴۶) حلف بلا طلب مدعی کے نہیں لی جاسکتی ہی اور حاکم بے
طلب مدعی کے چار مقدمہ مین خود حلف طلب کرسکتا ہی اول جو شخص
کہ متوفی کے ترکہ پر کسی حق کا مدعی ہو اوسکو حاکم یہہ حلف دیگا کہ تونے یہہ
حق اوسکے مال مین سے نہیں لیا نہ خود اور نہ کسی اور کے ذریعہ سے اور نہ اوسکو معاف
کیا اور نہ کسی پر حوالہ کیا اور نہ متوفی کا کوئی مال اوسکے بدلے تیرے پاس
گروی ہی اوسکو یمین الاستظہار کہتے ہیں (یعنی حلف عزیم المیت) دویم کسی مال
کا کوئی حق دار کہڑا ہوا اوسکو یہہ حلف دیگا کہ یہہ مال تونے نہیں بیچا ہی اور نہ ہبہ کیا ہی
اور نہ تیری ملک سے کسی طرح یہہ مال نکلا ہی سوم جب مشتری بخیار عیب مبیع
واپس کرتا ہی تو اوسکو یہہ حلف دیگا تو اس عیب سے نہ صراحتہً اور نہ دلالتہً راضی
اور نہ اسمین مالکانہ تصرف کیا دیکہو (مادہ ۳۴۴) چہارم جب

شفعہ کا فیصلہ شفیع کے حقمیں حاکم دینے لگے تب شفیع کو یہہ حلف دیگا
کہ تونے کسیطرح اپنا حق شفعہ باطل نہین کیا۔

(مادہ ۱۷۴۷) اگر بطلب مدعی مدعی علیہ حلف کر چکا مگر حاکم کے روبرو
نہ کیا تو حاکم دوبارہ اپنے روبرو حلف دیگا۔

(مادہ ۱۷۴۸) اپنے فعل پر قطعاً حلف کریگا یعنی یہہ کہیگا کہ یہہ شئے
ایسی ہی یا یہہ کام ایسا نہین ہے اور دوسرے کے فعل پر قسم بعدم علم
کریگا یعنی یہہ کہیگا کہ مجکو علم نہین ہے کہ فلان نے یہہ کیا تہا۔

(مادہ ۱۷۴۹) حلف دو قسم ہی ایک حلف سبب پر مثلاً حلف کرے
کہ بیع ہوئی یا شراء ہوئی دویم حاصل پر مثلاً حلف کرے کہ بیع قایم
اور باقی ہے یا نہین۔

(مادہ ۱۷۵۰) جب ایک شخص کے کئی دعوی ہون تو سب مین ایک
ہی حلف کافی ہے۔

(مادہ ۱۷۵۱) جب مدعی علیہ نے حلف صراحۃً انکار کیا کہ مین حلف
نہین کرتا ہون یا دلالۃً انکار کیا مثلاً بے عذر چپ رہا تو حاکم حکم دیگا کہ اسنے
نکول کیا۔ اور بعد اسکے پھر اگر حلف کرنا چاہیگا تو قبول و معتبر نہوگا۔

(مادہ ۱۷۵۲) گونگے کی قسم باشارہ ہوگی اور ایسے ہی اوسکا نکول
بہی اشارہ سے ہوتا ہے۔

مادہ ۱۷۵۳) جب مدعی نے کہا کہ میرے پاس کوئی گواہ نہین ہے
اور پہر کہا کہ میرے پاس گواہ ہین مین حاضر کرتا ہون یا کہا کہ فلان فلان
کے سوا اور کوئی گواہ نہین ہے اور پہر کہا کہ میرے پاس گواہ اور
بہی ہین تو یہہ قول اوسکا مقبول نہوگا۔

باب چہارم تنازع ایدیکا بیان) یعنی کسی آدمی جو ایک شی پر مدعی ہوا دسمین چار فصل ہین

فصل اول ذوالید یعنی صاحب قبضہ ہونیکا بیان

مادہ ۱۷۵۴) لازم ہے کہ زمین متنازع پر گواہونسے قبضہ ثابت
ہو وے نہ طرفین کی تصدیق پر یعنی یہہ نہین ہو سکتا ہے کہ مدعی کے
دعوی پر مدعی علیہ اپنے قبضہ کا اقرار کرے اور اس اقرار سے اوسکی
ذوالید ہونیکا حکم کیا جاوے کیونکہ طرفین آپسمین ایک دوسریکی تصدیق
کرتا ہے مگر مدعی مدعا علیہ کے اسطرح تصدیق کرے کہ مین نے تجہہ سے
یہہ زمین خریدی تہے یا تو نے میری زمین غصب کر لی تہی تو اب طرفین
کے تصدیق ہو گئی کچہہ حاجت گواہونسے اثبات کی نہین ہے۔ اور
اسی سے منقول پر ذوالید ہونا تصدیق طرفین سے ثابت ہو سکتا ہے۔

مادہ ۱۷۵۵) دو شخص مدعی ہین کہ ہر ایک اپنے اپنے قبضہ کا دعوی کرتا ہے
اور دونو اپنے اپنے گواہ لاوے تو دونو کا قبضہ مشترک ہونا ثابت ہوگا

اور اگر ایک عاجز ہوا اور دوسرے نے گواہوں سے ثابت کردیا تو یہ شخص
ذوالید اور دوسرا خارج کہلائیگا۔ اور اگر دونو اپنا قبضہ ثابت نکرسکین
تو ہر ایک ایک دوسرے کے دعوی پر قسم کہائیگا اگر دونو قسم سے نکول کرین
تو دونو کا مشترک قبضہ ثابت ہوگا۔ اور ایک نے نکول کیا اور دوسرا
حلف کر گیا تو حلف والا صاحب قبضہ متصور ہوگا۔ اور نکول والا خارج۔
اور اگر دونو قسم کہا گئے تو زمین پر جب تک کہ اصل حال منکشف نہووے کوئی
صاحب قبضہ متصور نہوگا۔

فصل دویم کون سے گواہ معتبر ہوتے ہین اور کونسے نامعتبر

مادہ ۱۷۵۶) دو شخص ایک مال مین متصرف ہین اور ایک مدعی ہے
کہ مین مالک مستقل ہون اور دوسرا مدعی ہے کہ مین اور وہ دونو مشترک ہین۔
اور دونو گواہ لائے تو مدعی باستقلال کے گواہ کا اعتبار ہوگا اور اگر دونو
مالک مستقل ہونیکے مدعی ہین اور دونو گواہ لاوے تو دونو مشترک مالک ہونگے
اور اگر ایک نے ثابت کردیا اور دوسرا عاجز ہوگیا تو وہ ہی مالک مستقل
ہوگا نہ یہ عاجز۔

مادہ ۱۷۵۷) دعوی ملک مطلق مین کہ تاریخ اوسکی معلوم نہو خارج کے
گواہ مقبول ہوتے ہین مثلاً ایک مدعی ہے کہ یہ گہر میرا ہے اور مدعا علیہ ناحق اوسپر
قابض ہے اور مدعا علیہ کہتا ہے کہ میرا ہے کیونکہ میرا قبضہ ہے تو خارج کے گواہ مقبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۵۸) جس ملک مقید مین کہ تاریخ یاد نہو اور سبب ملک ایسا ہو کہ بار بار پیدا ہو سکتا ہی مثلاً شرا، وہ بمنزلہ ملک مطلق کے ہی اوسمین بہی خارج کے گواہ معتبر ہوتے ہین - پر جب ہر ایک مدعی ہی کہ مین نے فلان شخص سے یہہ گہر خریدا ہی تو قبضہ والے کے گواہ مقبول ہونگے مثلاً ایک شخص مدعی ہی کہ یہہ دوکان مین نے زید سے خریدی اور اس مدعا علیہ نے ناحق قبضہ کر لیا - اور مدعا علیہ ذوالید کہتا ہی کہ مین نے بکر سے خریدی یا میرے موروثی ہی اسلئے مین قابض ہون اس صورتمین گواہ خارج کے مقبول ہونگے اور اگر ذوالید یہہ کہی کہ مین نے بہی یہہ دوکان زید سے خریدی اسلئے میرا قبضہ ہی تو اس صورتمین گواہ قبضہ والے کے مقبول و معتبر ہونگے نہ خارج کے -

مادہ ۱۷۵۹) ملک مقید مین جسمین ایسا سبب ہو کہ بار بار پیدا نہین ہو سکتا ہی مثلاً نتاج (یعنی حیوانات کا بچہ جننا) مدعی کہتا ہی کہ یہہ بچہرا میرا ہی اور میرے گہوڑی سے پیدا ہوا اور صاحب قبضہ بہی یہی دعویٰ کرتا ہی تو قبضہ والے کی گواہ قبول ہونگے -

مادہ ۱۷۶۰) جس ملک کی تاریخ معلوم ہی اوسمین گواہ اوسکی مقبول ہونگے کہ جسکی مقدم ہو - مثلاً مدعی کہتا ہی کہ یہہ حویلی ایک سال ہوا مین نے خریدی ہی اور ذوالید کہتا ہی کہ یہہ حویلی میرے باپ کی ہی جو پانچ برس ہوی کہ مر گیا ہی اسلئے مین اوسکا وارث ہو کر قابض ہون تو گواہ ذوالید کے مقبول ہین -

اور اگر ذوالید یہ کہے کہ جو یہ مینی ہوئے کہ میرا باپ مرگیا اور مین اوسکا وارث ہوا ہون اسصورت مین گواہ خارج کے قبول ہونگے اور جو ہر شخص مدعی ہے کہ مین نے ایک شخص سے خریدی ہے اور دوسرا مدعی ہے کہ مین نے ایک اور شخص سے خریدی ہے اور اپنے اپنے بایع کے مالک ہونیکے تاریخ جدا جدا بیان کرتے ہین تو جسکے تاریخ مقدم ہوگی اوسکے گواہ قبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۶۱) دعوی نتاج مین تاریخ معتبر نہین ہے اور ذوالید کی گواہ مقبول ہونگے۔ اگر تاریخ ذوالید کی مدعا بہ کی عمر کے موافق نہین ہے بلکہ خارج کی تاریخ اوسکے مطابق ہے تو خارج کے گواہ قبول ہونگے اور اگر دونو کی تاریخ اوسکی عمر کے مطابق نہین ہے یا تاریخ معلوم ہی نہین ہے تو دونو کے گواہ ساقط ہونگے اور ذوالید ہی کی قبضہ مین چھوڑ دیا جائیگا۔

مادہ ۱۷۶۲) جو شخص کہ زیادتی کا مدعی ہے اوسکے گواہ مقبول ہونگے مثلاً بایع زیادہ کہتا ہے اور مشتری کم۔ یا مشتری مبیع زیادہ کہتا ہے اور بایع کم جسکے گواہ زیادہ مظہر ہونگے وہ قبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۶۳) ملک کی گواہ مقدم ہین عاریت کی گواہون پر یعنی ایک شخص کی پاس ایک مال ہے وہ کہتا ہے کہ فلان سے مین نے خریدا ہے یا اوسنے ہبہ کیا ہے اور وہ کہتا ہے کہ مین نے تجکو عاریت دیا تھا

تو میرا مال واپس کردی تو خریدار کے گواہ قبول ہونگی نہ بائع کے۔

مادہ ۱۷۶۴) بیع کے گواہ ہبہ اور رہن اور اجارہ کے گواہوں پر مقدم ہین۔ اور اجارہ کے رہن پر مقدم ہین مثلاً ایک شخص مدعی ہی کہ مینے جو یہہ مال تیرے ہاتہہ بیچا تہا اوسکی قیمت ادا کرو اور وہ کہتا ہی کہ تونے مجکو ہبہ کیا تہا تو گواہ بیع کے مقدم ہونگی نہ ہبہ کے۔

مادہ ۱۷۶۵) عاریت مین گواہ مطلق مقبول ہونگی نہ مقید مدعی کہتا ہی کہ مین نے چار دنکے واسطے اپنا گہوڑا تجکو عاریت دیا تہا تونے چار دنمین واپس ندیا اور پانچوین دن تیری سواری سے مرگیا۔ اور اسپر گواہ گذارے مدعا علیہ کہتا کہ تونے مطلق دیا تہا چار دنکی قید نہ لگائی تہی اور اسپر گواہ گذارے تو یہہ گواہ قبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۶۶) ایک وارث مدعی ہی کہ مورث نے اپنی صحت مین یہہ مال مجکو ہبہ کیا تہا۔ اور اور وارث کہتے ہین کہ مرض موت مین ہبہ کیا تو اوس وارث کی گواہ قبول ہونگی نہ مرض موت کے گواہ۔

مادہ ۱۷۶۷) عاقل ہونے کے گواہ مقدم ہین جنون اور مغلوب الحواس ہونے کے گواہوں پر۔

مادہ ۱۷۶۸) ایک گواہ ایک امر کے تو حادث ہونیکے ہین اور دوسرے کی گواہ اوس امر کے قدیم ہونیکے ہین تو حادث ہونیکے

گواہ مقدم ہونگے مثلاً ایک شخص مدعی ہے کہ بدررو جو میری ملک مین ہے قدیم ہے اور جسکے گھر مین سے ہو کر بہتی ہے وہ مدعی ہے کہ جدید اور نو حادث ہے اور دونو گواہ لاسے تو اُسکی گواہ قبول ہونگے جو جدید ہونیکا مدعی ہے۔

مادہ ۱۷۶۹) جو طرف راجح ہے اوسکے پاس ثبوت نہین ہے تو طرف مرجوح سے ثبوت طلب ہوگا اسکے پاس بھی نہوگا تو اس سے حلف لین گے۔

مادہ ۱۷۷۰) جب مرجوح گواہ قایم کر چکا تو راجح اب گواہ حاضر لا یا قابل التفات نہونگے۔

فصل سوم کسکا قول مقبول ہے اور ظاہر حال کسکی لئے حکم کرتا ہے

مادہ ۱۷۷۱) زوج اور زوجہ دونو ایک ہی گھر مین رہتی ہین ایک اسباب کے مدعی ہوی زوج کہتا ہے کہ میرا ہے اور زوجہ کہتی ہے کہ میرا ہے۔ اب زوجہ اپنے گواہ لائی اور زوج اپنے گواہ لایا - مگر اسباب ایسا ہے کہ خاص زوج کے لایق ہے مثلاً تلوار و بندوق وغیرہ یا دونو کے قابل ہے مثلاً برتن فرش وغیرہ تو اس صورت مین زوجہ کے گواہ مقبول ہونگے اور اگر دونو کے پاس گواہ نہین ہین تو زوج سے قسم لیجائیگی اور اوسکی قسم قبول ہوگی - اور اگر اسباب ایسا ہے

کہ صرف زوجہ کے لایق ہی مثلاً زیور تو گواہ زوج کے مقبول ہونگے اگر دونو
کے پاس گواہ نہین ہین تو قسم زوجہ کی قبول ہوگی مگر جب کوئی یہہ دعوی
کرے کہ مین نے بنوایا یا مین نے بیچا تو اوسیکا قول مع قسم کے قبول
ہوگا مثلاً زوج کہے کہ یہہ بالیان مین نے بنوائی ہین تو اوسیکی قسم قبول کرین
(یا زوجہ کہے کہ یہہ ڈہال مین نے مول لی ہے تو اوسی کا قول
مع قسم معتبر ہوگا۔)

مادہ ۱۷۷۲) جب ان دونوین سے کوئی مرجاے تو اوسکا وارث
اوسکے قایم مقام ہوگا۔ انمین سے جو کوئی زندہ ہو اور دعوی ایسے
اسباب کا ہو کہ دونو کے لئے لایق ہے اور ثبوت کسیکے پاس نہین ہے
تو قول اوس زندہ کا مع قسم کے قبول ہوگا۔ اور اگر دونو مر گئے اور
اسباب ایسا ہے کہ دونو کے لئے سزاوار ہے تو زوج کے وارثونکا
قول مع قسم کے قبول ہوگا۔

مادہ ۱۷۷۳) واہب چاہتا ہے کہ ہبہ واپس لیلے اور موہوب لہ کہتا ہے
کہ شی موہوب تلف ہوگئی تو اوسکا قول قبول ہے بلا قسم کے نہین ہے

مادہ ۱۷۷۴) امین یعنی وہ لوگ کہ شرعاً امانت دار ہین اونکا قول
اپنی برأت کے لئے مع قسم کے قبول ہے مثلاً ودیعت کا مالک ودیعت کا
دعوی کرے اور ودیعت کہنے والا کہے کہ مین پہونچا چکا ہون تو مع قسم کے قبول ہوگا

اور اگر قسم کے بھیجنے کے لئے گواہ حاضر کر سکتا ہے تو گواہ قبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۷۵) ایک مدیون نے اپنے دائن کو کچھ دیا تو پھر اسکا یہہ کہنا کہ مین نے قرض مین محسوب کیا ہے قبول ہوگا۔

مادہ ۱۷۷۶) ایک شخص نے چکی کرایہ لی اور مدت کے اندر پانی بند ہوگیا اور اب مدت بھی گذر گئے اور مستاجر چاہتا ہے کہ کرایہ اتنے دنون کا کہ پانی بند ہوگیا تھا وضع کر لے۔ اور دونوں مین خلاف پڑا اور کسیکے پاس گواہ بھی نہین ہین۔ تو دیکھنا چاہئے کہ اختلاف کس بات کا ہے مثلاً کرایہ دینے والا پانچ دن کہتا ہے اور مستاجر دس دن بتلاتا ہے تو مستاجر کا قول مع قسم قبول ہوگا اور اگر پانی کی بابت اختلاف ہے کہ مالک انقطاع پانی کا بالکل انکار کرتا ہے اور وقت دعوی کے پانی بند ہے تو قول مستاجر مع قسم کے قبول ہی ہوگا۔ اور اگر جاری ہے تو قول موجر مع الیمین مقبول ہوگا۔

مادہ ۱۷۷۷) پانی کی نالی مین اختلاف ہوا کہ پانی والا نالی کا قدیم ہونا بیان کرتا ہے اور جسکے گھر مین سے نالی بہتی ہے وہ کہتا ہے کہ حادث ہے اور دونو کے پاس گواہ نہین ہین اب وقت دعوی کے دیکھا جاوے کہ پانی بہتا ہے یا معلوم ہے کہ پانی پہلے بہتا تھا تو پانی والے سے قسم لینگے کہ مسیل جدید نہین ہے اور اگر پانی نہین بہتا ہے یا اسکا بہنا پہلے سے

معلوم نہین ہے تو گہروالی سے قسم لینگے کہ سیل قدیم نہین ہے۔

فصل چہارم تحالف کی بیانمین یعنی وہ مقدمات کہ جسمین طرفین پر حلف وارد ہوتی ہے

مادہ ۱۷۷۸) بایع اور مشتری مین ثمن اور مبیع اور انکے وصف اور جنس کا اختلاف ہوا تو جو شخص گواہون سے اپنا دعوی ثابت کریگا اوسکو فیصلہ ملیگا۔ اور اگر دونو کے پاس حجۃ ثبوت نہین ہے تو دونو کو یہہ کہین گے کہ ایک دوسرے کے قول پر راضی ہوجاوین یا بیع فسخ کرین اور اگر ایک دوسرے کے قول پر راضی نہووین تو دونو کو حلف دینگے مگر مشتری پہلے قسم دیا جائیگا اور جو کوئی قسم سے نکول کریگا بالضرور دوسرے کا دعوی ثابت ہوگا اور جو دونو قسم کہا گئے تو حاکم بیع فسخ کریگا۔

مادہ ۱۷۷۹) مستاجر اور موجر مین بابت اجرت کا اختلاف ہوا مستاجر دس روپیہ کہتا ہے اور موجر پندرہ روپیہ تو جو گواہون سے ثابت کریگا اوسکے حقمین فیصلہ ہوگا۔ اور اگر دونو گواہ لاوے تو موجر کے گواہ قبول ہونگے اور دونو اگر عاجز ہووے تو دونو قسم کہا ینگے مگر پہلے مستاجر کو قسم دیجائیگی۔ اور جو نکول کریگا اوسپر حکم نکول وارد ہوگا۔ اور اگر دونو قسم کہا گئے تو حاکم اجارہ فسخ کردیگا۔ اور اگر مدت اجارہ مین یا مسافت مین اختلاف ہوا تو یہی عمل کیا جائیگا کہ جب دونو گواہ لاوی

تو مستاجر کے گواہ قبول ہونگی اور اگر دونو بے حلف آئی گی تو موجر پر حلف وارد ہوگی۔

مادہ ۱۷۸۰ اجب موجر اور مستاجر مین بعد انقضاٗ مدت اختلاف ہوا جیسا ابہی مذکور ہوا تو مستاجر کا قول مع حلف معتبر ہوگا اور اس صورت مین تحالف نہین ہے۔

مادہ ۱۷۸۱) اگر اثناء مدت اجارہ مین بابت اجرت کے اختلاف ہوا تو تحالف جاری ہوگا اور اجارہ بابت مدت باقی کے فسخ ہوگا اور بابت اجرت ماضیہ کے مستاجر کا قول معتبر ہوگا۔

مادہ ۱۷۸۲) اگر مبیع مشتری کے پاس تلف ہوگئی یا اوسمین ایسا عیب پیدا ہوا کہ واپس نہین ہوسکتی ہو اور اب اختلاف ہوا تو تحالف نہوگا صرف مشتری حلف کریگا۔

مادہ ۱۷۸۳) بابت ادا ثمن کے مؤجل ہو یا معجل اور بابت شرط خیار کے اور بابت قبضہ کل قیمت کے یا بعض کے تحالف نہین ہے بلکہ ان سب صورتون مین منکر قسم کہائیگا۔

کتاب شانزدہم۔ قضا کا بیان یعنی قاضی ہونے اور قاضی کرنے کا بیان

اسمین ایک مقدمہ ہے اور چار باب ہین۔

مقدمہ وہ اصطلاحات فقہیہ جو قضا سے متعلق ہین۔

مادہ ۱۷۸۴) قضا حکم کرنے کو اور حاکم ہونیکو کہتے ہین

مادہ ۱۷۸۵) حاکم وہ ہے کہ جسکو سلطان اسلئے مقرر کرے کہ لوگونکی دعوؤن اور خصومتون کا موافق شریعت کے فیصلہ کیا کرے۔

مادہ ۱۷۸۶) مقدمہ مین جو قطعی فیصلہ حاکم کردیوے وہ حکم ہے اور اسکی دو قسم ہین۔ ایک یہہ کہ حاکم ایسا کلام کرے کہ جس سے محکوم بہ محکوم علیہ پر لازم ہوجاوے مثلاً یہہ کہے مین نے حکم کیا جس چیز کا تجھپر دعوی ہوا ہے وہ تو پہونچا دے۔ اسکو قضاء الالزام اور قضاء الاستحقاق کہتے ہین دویم یہہ ہے کہ حاکم مدعی کو جھگڑنے سے منع کردے مثلاً یہہ کہدے کہ تیرا کچھہ حق نہین ہے یا تجکو نزاع کی ممانعت ہے اسکو قضاء الترک کہتے ہین۔

مادہ ۱۷۸۷) محکوم بہ جو محکوم علیہ پر لازم ہووے اور وہ قضاء الالزام مین وہ حق ہوگا جسکا ادا کرنا محکوم علیہ پر لازم ہوگا اور قضاء الترک مین نزاع سے باز رہنا ہوگا۔

مادہ ۱۷۸۸) محکوم علیہ جس پر حکم کیا گیا۔

مادہ ۱۷۸۹) محکوم لہ جسکے لئے حکم دیا گیا۔

مادہ ۱۷۹۰) مدعی اور مدعی علیہ جو کسی کو اپنا مقدمہ فیصلہ کرنیکے لئے مقرر کرین اوسکو تحکیم کہتے ہین اور اوس شخص کو حکم کہتے ہین حا اور کاف دونو مفتوح ہین اور محکم بھی کہتے ہین بضم میم اور فتح حا و فتح کاف مشددہ

مادہ ۱۷۹۱) جو مدعی علیہ کہ عدالت مین نہ آسکے اوسکی لئے عدالت کوئی وکیل مقرر کر دے اوسکو وکیل مسخر کہتے ہین۔

باب اول حاکمون کا بیان اسمین چار فصل مین۔

فصل اول۔ حاکم کی اوصاف یعنی حاکم کیسا ہونا چاہیے۔

مادہ ۱۷۹۲) لازم ہے کہ حاکم حکمت والا سمجھہ دار مستقیم امانت دار خویشتن دار متانت والا ہو۔

مادہ ۱۷۹۳) لازم ہے کہ حاکم کو مسائل فقہیہ کا اور اصول عدالت کا علم ہو اور دعوی کے فیصلہ کرنے پر موافق مسائل شرعیہ کی قدرت رکھتا ہو۔

مادہ ۱۷۹۴) حاکم کو مردم شناسی بھی ضرور ہے۔ اسی لئے بے تمیز لڑکا اور مغلوب الحواس اور اندھا اور بہرا کہ پکار سے بھی نہ سن سکے حاکم نہین ہو سکتا ہے

فصل دویم۔ حاکم کی آداب کا بیان۔ (یعنی حاکم پر کیا کیا کرنا لازم ہے)

مادہ ۱۷۹۵) حاکم کو لازم ہے کہ عدالت میں ایسی کام نکرے جس سے
ہیبت اور رعب زائل ہووے مثلاً عدالت میں لوگوں سے بیچ
و شراء اور اونکے ساتھہ نرم کلامی نکرے۔

مادہ ۱۷۹۶) اہل مقدمات سے سوغات اور ہدیہ نلیا کرے۔

مادہ ۱۷۹۷) کسی مقدمہ والے کے یہان ضیافت کو نہ جاوے۔

مادہ ۱۷۹۸) ایسی کوئی حرکت نکرے جس سے تہمت اور بدگمانی
پیدا ہووے یعنی کسیکو اپنے گھر مین نہ آنے دے اور عدالت
مین کسی سے خلوت نہ کرے اور نہ ہاتہہ سے اور نہ سر اور نہ
آنکھہ سے کسیکو اشارہ کرے یا کسی سے کلام خفیہ (یا نرم) کرے
یا ایسی زبان مین کلام کرے کہ دوسرا نہ سمجھے۔

مادہ ۱۷۹۹) حاکم کو لازم ہے کہ دونون مقدمہ والون مین عدل
کرے یعنی دونو کو برابر بیٹھلاوے اور دونو کیطرف برابر دیکھے اور دونو
سے برابر گفتگو کرے یعنی یہہ نہو کہ ایک سے ادب و تعظیم سے کلام کرے
اور دوسرے سے سختی اور خفت سے بولے اگرچہ ایک اشراف
ہو اور دوسرا کمینہ ہو۔

فصل سوم حاکم کی کارگذاری کا بیان

مادہ ۱۸۰۰) حاکم عدالت اور حکم جاری کرنیکے لئے بادشاہ کا

وکیل اور نائب ہے۔

مادہ ۱۸۰۱) حاکم ہر زمین عند اور مخصوص ہے مثلاً ایک شخص کو ایک سال کے لئے مقرر کیا تو وہ ایک سال تک کام کرے گا نہ بعد اوسکے اور نہ پہلے اوس سے اور جس ضلع کا حاکم مقرر ہوا اوسی ضلع مین حکم ران رہیگا نہ اوسکے سوا اور طرف کے ہی مقدمہ کرتے لگیگا اور جس جگہہ مین اوسکی کچہری مقرر کردی گئی ہے وہین اجلاس کریگا نہ اور جگہہ مثلاً سلطان نے حکم دیا کہ فلان قسم کے مقدمات سماعت نکرنا کہ مصلحت عامہ کے لئے ممانعت کی گئی تو حاکم اوس قسم کے مقدمات سماعت نکرسکیگا۔ یا حکم دیا کہ فلان قسم کے مقدمات سماعت کرے تو وہ ہی مقدمات سماعت کرے گا اور اور قسم کے مقدمات سماعت نکریگا۔ اور جب یہہ حکم دیا گیا کہ فلان مجتہد کے مذہب پر عمل کرے تو اوسی مذہب پر کریگا نہ دوسرے مجتہد کے مذہب پر اگر اوسکے خلاف کرے گا تو اوسکا فیصلہ جاری نہوگا۔

مادہ ۱۸۰۲) جب کئی حاکم ایک مقدمہ کے فیصلہ کرنیکے لئے مقرر ہوے تو یہہ جائز نہین ہے کہ ایک ہی شخص فیصلہ کردے

دیکہو مادہ (۱۴۶۵)

ماده ۱۸۰۳) اگر بلده مین کئی حاکم ہین مدعی چاہتا ہے کہ ایک کے
پاس نالش کرے اور مدعی علیہ دوسرے کے پاس نالش کرے
تو مدعی علیہ جس حاکم کے پاس رجوع کرے وہین مقدمہ سماعت ہوگا

ماده ۱۸۰۴) حاکم جب معزول ہوگیا اور جبتک کہ اوسکو خبر نہین
ہوئی جو فیصلہ کریگا صحیح ہونگے اور اطلاع کے بعد فیصلہ اگر کریگا
تو صحیح نہ ہوگا۔

ماده ۱۸۰۵) اگر حاکم کو اختیار دیا گیا کہ اپنا نائب مقرر کرے تو
مقرر کرسکیگا ورنہ نہین اور اس حاکم کے مرنے سے یا موقوف
ہونے سے نائب موقوف نہوگا دیکھو ماده (۱۴۶۶) اسی نے
اگر حاکم مرجاوے تو جبتک کہ دوسرا حاکم آوے یہہ نائب مقدمات
فیصلہ کرتا رہیگا۔

ماده ۱۸۰۶) حاکم نے جو کسی مقدمہ مین گواہ سنے اور اپنے
نائب کو اطلاع کردے تو نائب اوسپر حکم کرسکتا ہے کچھ حاجت
دوبارہ گواہونکی اظہار کی نہین ہے۔ مگر شرط یہ کہ نائب بھی فیصلہ
کرنیکا مجاز ہو۔ اور ایسے ہی اگر نائب نے گواہ سنے اور حاکم سے بیان
کردیا تو حاکم فیصلہ کرسکتا ہے کچھ ضرورت دوبارہ اونکے اظہار کی
نہین ہے اور اگر نائب کو اختیار فیصلہ کا نہین ہے تو جو امر کہ حاکم نے

اوس سے دریافت کرو ایا وہ اوسی کی کیفیت دے سکیگا اور حاکم اونکے بیان اور اطلاع پر فیصلہ نکریگا بلکہ گواہون کے اظہار خود لیگا۔

مادہ ۱۸۰۷) ایک ضلع کا حاکم دوسرے ضلع کی زمین کا مقدمہ موافق اوس قاعدہ کے جو کتاب الدعوے مین بیان ہوا سن سکتا ہے (اسکی وجہ بیان نہین کی گئی ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہہ پر اگر کوئی حاکم نہو تو یہہ حاکم سن سکیگا واللہ تعالے اعلم)

مادہ ۱۸۰۸) حاکم نہ اپنی اصول یعنی باپ دادا کا دعوی اور نہ اپنے فروع یعنی اولاد کا دعوی اور نہ اپنی زوجہ کا دعوی اور نہ اپنے شریک کا دعوی اور نہ اپنے اجیر خاص کا دعوی اور نہ اس شخص کا دعوی کہ اسکے یہان تفقہ پاتا ہے (خواہ قرابتی ہو یا دوست ہو) سماعت کرسکتا ہے اور نہ اونکی حق مین فیصلا دے سکتا ہے۔

مادہ ۱۸۰۹) اگر کوئی شخص حاکم پر یا اوسکے کسی علاقہ دار پر کہ جسکا اوپر ذکر ہوا دعویدار ہو اور وہان اسکے سوا اور بھی کوئی حاکم ہے تو وہان رجوع کرے یا مدعی اور مدعی علیہ راضی ہوکر کسیکو اپنا حکم کرین یا اوسی حاکم کے نائب کے پاس نالش کرے اگر نائب مقرر ہو۔ یا دوسری جگہہ کے حاکم کے پاس راضی ہوکر مقدمہ دائر کرین یا اگر ایسے بھی راضی نہون تو سلطان سے ایک نیا حاکم مقرر کرائین۔

مادہ ۱۸۱۰) باعتبار دوران مقدمہ کے انفصال کیا جاوے جو پہلے دائر ہو وہ پہلے جو بعد دائر ہو وہ بعد۔ مگر حسب ضرورت کبھی موخر مقدم ہوگا یا اتفاقاً اگر موخر جلد مرتب ہوچکا ہے تو وہ پہلے فیصلہ کیا جاوے۔

مادہ ۱۸۱۱) بروقت حاجت حاکم مفتی سے فتوی لے سکیگا۔

مادہ ۱۸۱۲) جس وقت حاکم کا ذہن کسی سبب سے پریشان ہو مثلاً اوسپر غم یا غصہ یا بھوک یا نیند غالب ہو تو فیصلہ نکرے۔

مادہ ۱۸۱۳) لازم ہے کہ مقدمات مین حاکم خوب غور اور باریک بینی کرے مگر بیوجہ تاخیر نکرے۔

مادہ ۱۸۱۴) حاکم پر لازم ہے کہ تمام احکام اور فیصلجات کا ایک دفتر بناوے کہ جسمین سب دستاویزات اور فیصلجات محفوظ رہین۔ اور بہت کوشش سے اوسکی حفاظت کرے اور جب موقوف ہو جاوے تو خود یا اپنے نائبامین کے ذریعہ سے بیدفتر دوسرے حاکم کو سونپ دے جو اوسکی جگہ پہ مقرر ہوا ہے۔

فصل چہارم۔ عدالت اور اجلاس سے جو امور متعلق ہیں

مادہ ۱۸۱۵) حاکم علی الاعلان اجلاس اور فیصلہ سے پہلے کوئی ایسی وجہ ظاہر نکرے کہ بنائے فیصلہ ہووے۔

مادہ ۱۸۱۶) جب طرفین عدالت مین آئین تو مدعی کو حکم ہو کہ اپنا

دعوی بیان کرے اور اگر عرضی دعوی تحریری ہے تو بھی مدعی سے زبانی اوسکی تصدیق کیجاوے پھر مدعی علیہ سے جواب لیا جاوے کہ مدعی کے اس دعوی میں تم کیا کہتا ہے۔

مادہ ۱۸۱۷) مدعی علیہ اقرار کرے تو اوسپر فیصلہ کردے ورنہ مدعی سے وجہ ثبوت طلب کرے۔

مادہ ۱۸۱۸) مدعی اگر ثابت کردے تو حاکم فیصلہ کردیگا ورنہ اوسکی درخواست پر مدعی علیہ سے حلف لیگا۔

مادہ ۱۸۱۹) مدعی علیہ حلف کر گیا یا مدعی نے حلف نہ لی تو حاکم مدعی کو منع کردیگا کہ مدعی علیہ سے متعرض نہووے۔

مادہ ۱۸۲۰) مدعی علیہ اگر نکول کر گیا تو نکول کے موافق فیصلہ کریگا اور نکول کے بعد اگر حلف کرنا چاہے تو مسموع نہوگا۔

مادہ ۱۸۲۱) حاکم نے جو حکم اور فیصلہ دیا اوسکے موافق عمل ہوگا کچھ ضرورت اسکی نہیں ہے کہ اوسپر ثبوت لیا جاوے کہ یہی فیصلہ ہے جو فلان حاکم نے دیا تھا بشرطیکہ شبہہ جعل وغیرہ نہووے۔

مادہ ۱۸۲۲) اگر مدعی علیہ خاموش رہا اور باوجود استفسار کے کچھ نبولا نہ ہاں کہی نہ نہیں تو یہہ انکار متصور ہوگا۔ اور یا کہا کہ نہیں اقرار کرتا ہوں اور نہ انکار تو یہہ بھی انکار ہے مدعی سے بہرحال ثبوت طلب کرینگے۔

مادہ ۱۸۲۳) مدعی علیہ اگر دفع دعوی کرے تو جیسا کتاب دعوی اور
کتاب بینات مین بیان ہوا ہے اوسکے موافق عمل ہوگا ۔

مادہ ۱۸۲۴) چاہیئے کہ ایک کی تقریر کے بعد دوسرا تقریر کرے یعنی جبکہ
ایک کا کلام تمام نہوا کہ دوسرا کلام کرنے لگے ۔ اس صورت مین حاکم منع کریگا ۔

مادہ ۱۸۲۵) اگر مدعی یا مدعی علیہ کی زبان حاکم نہ سمجھے تو ایک مترجم مقرر کیا جاوے ۔

مادہ ۱۸۲۶) حاکم پہلے طرفین کو صلح پر متوجہ کرے اگر کرین بہتر ورنہ فیصلہ کرے

مادہ ۱۸۲۷) حاکم جب مقدمہ مرتب کر چکا تو ایک فیصلہ کہ جسمین حکم اخیر اور
اوسکی وجوہ درج ہون مرتب کرے ایک نقل مدعی کو اور دوسری نقل مدعی علیہ کو دیوے ۔

مادہ ۱۸۲۸) جب مقدمہ اچھی طرح مرتب ہو چکا تب فیصلہ کرنے مین تاخیر نکرے ۔

باب دویم ۔ فیصلہ اور حکم کرنے کا بیان ۔ اسمین دو فصل ہین

فصل اول حکم کی شرطون کا بیان

مادہ ۱۸۲۹) شرط یہہ ہے کہ حکم کرنے سے پہلے دعوی دائر ہو لیا ہو یعنی
جبکہ کوئی خاص دعوی بابت حقیت کہ دائر ہوا ہو اوسکے بعد فیصلہ صادر
ہونا چاہیئے نہ اوسکے پہلے ۔

مادہ ۱۸۳۰) شرط یہہ ہے کہ حکم اخیر بر سر اجلاس عدالت مین اہل مقدمہ کے
روبرو صادر کیا جاوے ۔ لیکن اگر مدعی علیہ اقرار کرکے غائب ہو گیا تو وقت
حکم مدعی علیہ کا حاضر ہونا کچھ ضرور نہین ہے اور پہلے ہی اگر مدعی علیہ نے انکار کیا اور

مدعی گواہ لایا مدعی علیہ قبل اسکے کہ گواہوں کا تزکیہ ہووے غائب ہو گیا تو حاکم تزکیہ کرکے فیصلہ دے سکتا ہے۔

مادہ ۱۸۳۱) حاکم اگر مدعی علیہ کی وکیل کے روبروی مدعی کے گواہ سنے تو خود مدعی علیہ کے روبرو فیصلہ دے سکتا ہے اگر آجاوے۔ اور اگر مدعی علیہ کے روبرو گواہ سنے تو اوسکے وکیل پر فیصلہ کر سکتا ہے اگر وکیل حاضر ہو۔

مادہ ۱۸۳۲) ایک شخص نے نسب وارثوں پر دعوی کیا ایک وارث کی روبرو گواہ گذر گئے اور پھر یہ وارث غائب ہو گیا تو جو شخص حاضر ہوتا جائیگا اوسپر فیصلہ دیا جائیگا ہر بار گواہوں کو سننے کی کچھہ حاجت نہو گی۔

فصل دویم۔ مدعی علیہ کے حاضر ہونیکا بیان

مادہ ۱۸۳۳) مدعی علیہ اگر بے عذر حاضر نہو اور نہ وکیل بھیجے تو حاکم بجبر اوسکو حاضر کریگا۔

مادہ ۱۸۳۴) جب مدعی علیہ نہ آوے اور وکیل بھی نہ بھیجے اور کسی سبب سے اوسکا حاضر ہونا عدالت میں ممکن نہو تو تین بار حکمنامہ اوسپر جاری کیا جاوے۔ اسپر بھی نہ آوے تو حاکم اوسکو فہمایش نامہ دیوے کہ اگر تو نہ آویگا تو ہم تیری طرف سے ایک وکیل کھڑا کر دینگے اور اوسکی روبرو دعوی اور لوگ سماعت کرینگے۔ اسپر بھی نہ آوے اور نہ وکیل بھیجے تو اب حاکم کسیکو اوسکا وکیل کرے کہ وہ اوسکے حقوق کا محافظ ہووے اور اوسکے مقابلہ میں گواہ مدعی کے سنے جب یہ ظاہر ہو جاوے کہ دعوی صحیح ہے اور گواہ ثبوت دعوی میں ہیں تو موافق اسکے مدعا کے وکیل کے مقابلہ میں فیصلہ دیا جاوے۔

مادہ ۱۸۳۵) جو فیصلہ کہ اس صورت میں ہوا ہے وہ مدعی علیہ کے پاس بھیجا جاوے-

مادہ ۱۸۳۶) بعد اس فیصلہ کے اگر مدعی علیہ حاضر ہوا اور ایسی جوابدہی کی کہ جس سے دعوی دفع ہو سکتا ہے تو اوسپر التفات ہوگا اور اسپر لحاظ ہو کر فیصلہ کیا جاویگا اور اگر کوئی جواب دہی ایسی نہیں ہے کہ دفع دعوی ہو سکے تو وہی فیصلہ صحیح متصور ہو کر تعمیل ہوگا-

باب سیوم - حکم کے بعد پھر دعوی کو دیکھنا (یعنی مرافعہ سننا)

مادہ ۱۸۳۷) جو دعوی کہ موافق قاعدہ شرعیہ کے ہوا اور اوسکی موافق فیصلہ صادر ہوا ہو دوبارہ اوسکا سماعت کرنا جائز نہیں ہے (یعنی مرافعہ سننا جائز نہیں ہے)

مادہ ۱۸۳۸) اگر مدعی علیہ یہ دعوی کرے کہ فیصلہ جو صادر ہوا ہے موافق قاعدہ شرعیہ کے نہیں ہے تو دعوی اور فیصلہ دوبارہ دیکھا جاوے اگر قواعد کے موافق ہے تو وہی تعمیل ہو ورنہ دوبارہ دریافت اور فیصلہ کیا جاوے-

مادہ ۱۸۳۹) اگر مدعی علیہ کو فیصلہ پر قناعت نہو تو فیصلہ پر پھر غور کیا جاوے اگر مطابق قواعد کے ہے تعمیل ہو ورنہ فیصلہ منسوخ کیا جاوے-

مادہ ۱۸۴۰) فیصلہ کے پہلے اور بعد دفع دعوی سننا جائز ہے- اسلئے اگر محکوم علیہ نے کوئی وجہ دفع دعوی کی درست بیان کی اور دوبارہ دریافت اور تحقیقات کی درخواست دی تو مدعی کا روبرو یہ مقدمہ عدالت میں دریافت ہوگا مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ یہ حویلی جو مدعی علیہ کے قبضہ میں ہے

میرے باپ سے میراث ملی ہے اور گواہوں سے یہہ ثابت ہو کر فیصلہ ہو گیا۔ پھر مدعی علیہ نے کہا کہ مدعی کے باپ نے میرے باپ کے ہاتھہ بیچدی تھی اور قبالہ حاضر کیا۔ اس کی دریافت موافق قاعدہ کے ہو گی اگر ثابت ہو جائیگا تو فیصلہ اول منسوخ ہو گا اور دعوی مدعی خارج۔

باب چہارم۔ تحکیم (یعنے پنچایت) کا بیان۔

مادہ ۱۸۴۱) تحکیم دعوی مال اور دعوی حقوق مین جائز ہے۔

مادہ ۱۸۴۲) جن دو شخصون نے جسمقدمہ مین کسی کو پنچ کیا اوسکا فیصلہ انہین پر اور اوسی مقدمہ مین جائز ہو گا نہ اوسکے سوا اور نہ اور ون پر بھی (مثلاً دو وارث اگر کسیکو پنچ کیا تو اونکا دعوی اور اونکی ہی لئے سماعت اور فیصلہ ہو گا۔ نہ اور وارثون کے لئے۔)

مادہ ۱۸۴۳) پنچ دو تین اور زیادہ بھی ہو سکتے ہین۔ اور ایک شخص مدعی کیطرف سے اور ایک مدعی علیہ کیطرف سے پنچ ہو سکتا ہے۔

مادہ ۱۸۴۴) سب پنچ بالاتفاق فیصلہ کرین اور یہہ نہین ہو سکتا ہے کہ ایک پنچ تنہا فیصلہ کر دے

مادہ ۱۸۴۵) ان پنچونکو اگر اجازت ہے تو اور بھی پنچ کہڑا کر سکتے ہین ورنہ نہین۔

مادہ ۱۸۴۶) جس مدت کے لئے اختیار فیصلہ کا پنچونکو دیا گیا ہے اوسی مدت مین فیصلہ کرینگے نہ اوسکے بعد اور نہ اوس سے پہلے۔

مادہ ۱۸۴۷) اہل مقدمہ فیصلہ کرنے سے پہلے اپنے پنچ کو موقوف کر سکتے ہین

اگر حاکم نے کسیکو پنچ کیا تو وہ پنچ موقوف نہو سکیگا بشرطیکہ حاکم کو سلطانی اجازت ہو کہ پنچ اور نائب مقرر کر سکے۔

مادہ ۱۸۴۸) جیسا حاکم مستقل کا فیصلہ واجب التعمیل ہوتا ہے ویساہی ان پنچونکا فیصلہ صرف اپنی اہل مقدمہ کیلئے اور صرف اوسی مقدمہ میں جو اونکی پاس پیش ہے اور فیصلہ ہو واجب التعمیل ہوگا بشرطیکہ قواعد شریعت کے موافق ہو۔ کوئی اہلمقدمہ اوس سے انحراف نکریگا۔

مادہ ۱۸۴۹) پنچون کا فیصلہ جب حاکم مستقل کے حضور پیش ہو اور موافق شریعت کے ہووے وہ اوسکی تعمیل کریگا۔

مادہ ۱۸۵۰) اگر اہلمقدمہ نے اپنے پنچونکو صلح کی اجازت دی مثلاً ہر شخص نے اپنے پنچ کو صلح کرنیکا اپنا وکیل کیا اور انہوں نے موافق شریعت کے صلح کردی تو جائز ہوگی اور کوئی اوس صلح سے پھر نہ سکیگا۔

مادہ ۱۸۵۱) ایک شخص نے بلا پنچ مقرر ہوے کوئی مقدمہ فیصلہ کردیا اگر اہلمقدمہ راضی ہوگئے تو واجب التعمیل ہوگا ورنہ نہیں دیکھو مادہ (۱۴۵۳)

فہرست مطالب شریعت محبوبیہ ترجمہ مجلہ ۱

تمام شد

غلطنامہ شریعت محبوبیہ ترجمہ مجلہ

کاتب کی خدمت مین بار بار اور بتاکید بسیار عرض کیا کہ یاء معروف (ی) اور یاء مجہول (ے) مین فرق کرین مگر اونہون نے بعدم استعداد یا بالغرض اسپر توجہ نکی اور اکثر معروف مجہول کو ایک ہی شکل لکھا اور چونکہ یہ کلمہ کثیر الوجود اور کثیر الورود ہے اسلئے اوسکی اصلاح سے لاچار ہوگیا اور صاحبان با استعداد پر اعتماد کیا اور اوسکو ویسا ہی ترک کیا۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۸	اندی	اہستہ ہی	۳۰	۷	پاچ	پانچ
۱۰	۵	اسانی	آسانی	۳۱	۶	ذ	نو
〃	۷	ہے	بنے	〃	۷	کی	گئی
۱۱	۱۶	بیج	بیع	〃	۱۰	اٹھہ	آٹھہ
۱۴	〃	اخر	آخر	۳۴	۵	سے کے جاے	کی جای
〃	۱۷	قبض	قبضہ	۳۵	۱۰	صحیح	صحیح
۱۸	۶	دیج	دی	۳۸	۲	جاہین کے	جائین گے
۲۰	۱۲	سو بسبب قتل کا	سو بسبب قتل کی	〃	۱۶	ادہا	آدہا حصہ
۲۱	۸	اپسمین	آپسمین	〃	۱۷	آپنا	اپنا
۲۵	〃	عرض	غرض	۴۰	۱۴	توہی	توہی
۲۷	۶	ہے	بے	۴۳	۱۲	اگر چاہے تو	اگر مشتری چاہے

۴۴	۱۲	ساہہ	ساتھہ	۶۱	۱۷	تعین لازم ہے	تعیین مدلازم ہے
〃	〃	دود	دودہ	۶۴	۱۰	گہرہٹو لینے	گہرچھٹوٹنے
〃	〃	〃	〃	۶۵	۱	جوتشے دیکہے	جوتشی سے دیکہو
۴۵	۳	بیع	مبیع	〃	۶	غیب	عیب
〃	۱۲	ضریح	صریح	〃	۹	آور	اور
۴۶	۶	ہوگی	ہوگئی	۶۶	۱۲	انکلے	آنکلنے
۴۷	۱	جار	جاری	۶۷	۱	آنکہنے	آنکلنے
۴۸	۱۶	لعد	بعد	۶۹	۸	اگر گیہون	گیہون
〃	۱۷	کرناکا	کرنے کا	〃	۱۶	وہ واپس	واپس
۴۹	۴	زمین ہے	زمین ہو	۸۶	۱۱	جارہ	اجارہ
〃	۱۱	فرس	فرش	۸۹	۳	ہی یہی	بہی یہی
۵۰	۶	بیچا	بیچا	۹۰	۶	اوراجرت اُسکا	اوراجراجرت کا
۵۳	۱	نہو	ہو	〃	۱۳	دیدلواونکو	اونکو
〃	〃	مشنری	مشتری	۹۱	۵	چیر	چیز
〃	۱۳	لین	مین	〃	۶	للاستعلال	للاستقلال
۵۴	۴	تابع	بالع	۹۳	۷	دربری	درزی
〃	۱۰	اگر سب اشیا بیچی ہیں	اگر چند اشیاء	〃	۱۳	اوٹہاکہر	اوٹہاکر
			ایک صفقہ میں بیچی ہیں	۹۵	۴	آب	اب
〃	۱۵	اب یہ اسکو	اب وہ اسکو یہہ	〃	۵	لی گئی	لیا گیا
۵۵	۲	دیدیوی گا	دیدی گا	۹۶	۹	اجارت	اجازت
〃	۶	ٹہرای	ٹہرائی	۹۷	۱۰	جیگا	لیاجائیگا
۶۱	۱۲	مرگیامرگیا	مرگیا	〃	۱۶	اورنہ	اور نہ
〃	۱۴	قیمت جدا	قیمت جداجدا	۱۰۰	۱۵	ہیگا	رہیگا

۱۰۲	۳	اوسکا	اونکا	۱۳۹	۱	مرتہن	مرتہن بہم سے کیے
۱۰۷	۲	جبر	چبر	〃	۱۶	سبے	بھی
〃	۴	کس	کئیل	۱۴۰	〃	سے	سے
〃	۸	چالیس	اوقیہ چالیس	〃	۸	مرہدن	مرہون
۱۱۱	۱۰	ٹھہراسے	ٹھہرانے	〃	۱۱	رین	دین
۱۱۲	۱	مالیوی	یالیوی	〃	۱۲	سنگے	سنگے
۱۱۴	۴	اجارہ	نہ اجارہ	〃	۱۴	پیدا	پیدا
۱۱۵	۲	جونکے	جونٹے	۱۴۲	۵	چراوے	چروائے
۱۱۸	۱۱	علاوہ	علاقہ	۱۴۷	۱۵	ہووے تھی	ہوئی تھی
۱۱۹	۱	تین فصل	دو فصل	۱۵۰	از ۳ تا ۷		یہہ سب عبارت [illegible] کر دینا چاہیے
۱۲۱	۱۲	ازشش	ازسش				
۱۲۲	۶	کنا	کہا	۱۵۱	۱	معاراو	معار اور
〃	۱۶	ہون	ہون	〃	۱۱	اوٹھالیا	اوٹھائے
۱۲۳	۶	کنا	کہا	۱۵۹	۹	اہم	ہم
〃	۱۵	سہ	یہہ	〃	۱۰	نلاوے	ملاوے
۱۲۵	۶	پہنچاوے	پونہچاوے	۱۶۰	۱۷	دے	وہی
۱۳۰	۱۱	نے	سے ہے	۱۷۰	۶	اکرا اکراما	اکراما
۱۳۳	۹	وو	وہ	۱۷۳	۱۴	اکرہا	اکراہا
〃	۱۶	فصل ثالث	فصل ثانی	۱۷۵	۱	تارگے	تارگی
۱۳۷	۱۱	سیواسے	سواسے	〃	۴	گہوری	گہوڑی
۱۳۸	۱۶	راہن	رہن	۱۷۷	〃	غصف	غصب
〃	〃	رہن سے	راہن سے	۱۸۶	۱۰	اتلاف کرنے کے	اتلاف غصب کے
۱۳۹	۱	سکھے	کہے	۱۸۹	۳	بہل اسے	بہل والے

۱۸۹	۶	بہل	بیل	۲۲۲	۱۵	مشترک	زر مشترک
۱۹۷	۲	ھوا	ہو	۲۲۵	۳	اور اپنا حصہ لیکو ے	اور اپنا حصہ شریک سے لیگیو سے
۲۰۴	۱۱	باب سوم	باب دویم				
〃	۱۷	مجرم	مجبر کے	〃	۴	اور اپنا حصہ لیکو ے	اور اپنا حصہ مدیون سے لیلیو ے
۲۰۵	۴	بجڈال	بجڈ ال				
〃	۵	بجدالا	بجڈالا	۲۲۶	۱۵	شخص سے	ہر شخص سے
۲۰۶	۱۰	فی النفس المبیع	فی نفس المبیع	۲۲۷	۴	جنبی	جتنی
۲۰۷	۱۴	بہہ	بہ	〃	۵	کرما	کرنا
۲۰۸	۹	نے	سے	۲۲۸	۷	مین	ہین
۲۱۱	۸	ہین ہے	مین ہے کہو	〃	۱۰	کر سے ناپیے	گز سے ناپیے
〃	۱۴	سنتی	سستی	〃	۱۵	قیمت الجمع	قسمت الجمع
۲۱۳	۱	یا بحکم حاکم مرگیا	یا بحکم حاکم مالک ہوا کہ مرگیا	〃	〃	مین	ہین
				۲۲۹	۱۱	دہیر	ڈہیر
۲۱۴	۱۳	قیمت	قسمت	۲۳۰	۲	گر	گزہا
۲۱۵	۲	قنوات	قنوات	〃	۸	ہر	پر
〃	۳	کنارن	کنارون	〃	۱۵	کرکر	کرکے
〃	۴	مسنات	مسنیات	۲۳۱	۱	وصی	یا وصی
۲۱۶	۲	جیر	چیز	۲۳۲	۲	کریان	بکریان
〃	۱۰	دوسر	دوسرا	۲۳۳	۷	کنوی	کنوا
۲۱۷	۷	جب	جیسا	〃	۱۵	کم	حاکم
۲۱۸	۹	شرکت	مشترک	۲۳۵	۴	سے ہے	رہے ہے
۲۱۹	〃	غاب	غایب	〃	۹	نابنی	نابینی
۲۲۰	۸	اکر	آکر	〃	۱۴	انک	آنک

۲۳۶	۱۲	خارعیب	اورخارعیب	۲۵۵	۱۴	یہہ	وجہہ
〃	۱۵	پوتہہ	چوتہے	۲۵۶	۶	اقرار	احراز
۲۳۷	۴	ادا	رد	〃	۱۵	گہانس	گہاس
۲۳۸	۷	ہووے	ہوی	۲۶۵	۴	جہورے	چہوڑے
۲۳۹	۸	جمع ہونا	جمیع حقوقہا	〃	۱۱	ہکا	نکان
۲۴۰	۶	والے ئراستہ	والے کاراستہ	〃	۱۶	یرکو	ہرکوئی
〃	۱۵	کہٹرکی	کہڑکی	〃	۱۷	دوارہ	دروازہ
۲۴۱	۱	نکال	مکان	۲۶۶	۱	کرسکتاہو	نکرسکتاہو
〃	۸	نب	جانب	〃	۴	اگیا	آگیا
۲۴۲	۱۷	تمام	عام	〃	۶	گہرتہے	گرگہے
۲۴۳	۸	لائے	لئے ہے	〃	۷	گہرہی	گرہے
〃	۱۴	فدا	(فدا)	۲۷۳	۱	فرس	فرش
۲۴۴	۴	جائی	جاہی	〃	۸	رنج	ریج
۲۴۵	۳	کہڑانکرے	کہڑانکرے	〃	۱۶	ربخ	ریج
〃	۶	کہونیکے	کہولنیکے	۲۷۷	۱۴	سے ہے	سے
۲۵۱	۱	سکتا	سکتا	〃	۱۵	سے ہے	بہی
〃	۸	اوسکا	اوسکو	۲۷۸	۱۰و۱۱	رنج	ریج
〃	۱۰	مجرے	مجبرے	۲۷۹	۱و۳و۴	رنج	ریج
〃	۱۷	ریمن	زمین	۲۸۰	۱۰	ہیچی	بیچی
۲۵۳	۱۰	اجاحۃ	اباحۃ	〃	〃	عب	عیب
〃	۱۲	رگ	آگ	۲۸۱	۱	ما	یا
۲۵۴	۴	اسی کی	اسیلئے	۲۸۲	۱۳	اصول	اموال
〃	۱۵	دی گئی	دئے	۲۸۳	۱۵	یکا	یکے

۲۸۸	۳	قرص	قرض	۳۱۳	۵	باشرار	بالشراء
۲۹۰	۱۰	اوسکا	آوےگا	//	۶	بابیع	بالبیع
//	۱۳	بری گا	بڑی گا	//	۱۳	یابیع	بالبیع
//	۱۶	اوتہار	اوزار	//	۱۷	تعدیرہ	تقدیرہ
۲۹۱	۱۲	اوسکا	اوراوسکا	۳۱۴	۱۱	بابیع	بالبیع
۲۹۳	۸	دائی	رائے	//	۱۷	دلگا	دیگا
//	۱۳	قسم یہ ہے	قسم ہے	۳۱۵	۱	بابیع	بالبیع
//	۱۳و۱۵و۱۷	بعقد	منعقد	//	۹	یہ	یا
۲۹۵	۸	اگر	پر	//	۳	صل	اصل
۲۹۶	۵	مجار	مجاز	۳۱۶	۸	امر	آمر
//	۶	رالمال	رب المال	۳۱۸	۱	لےنیکا	لینے کا
۲۹۸	۲	سے	سے	۳۲۰	۱۷	یادون	ماذون
//	۴	میں یسکو	میں سے اوسکو	۳۲۲	۱۵	ورسعلوم	ورنہ معلوم
۲۹۸	۵	ہستم	ہشتم	۳۲۳	۱۰	کا ہے	ہے
۲۹۹	۷	نے	کے	۳۲۷	۴	محال لہ	محال الیہ نے
۳۰۰	۴	الیس	آلیس	//	۵	مکفول لہ	مکفول سے نے
//	۸	اجرات	اجرت	۳۲۸	۶	اوراور	اور جتوہ اور
۳۰[illegible]	[illegible]	دی	دیا	//	۸	شخص نے	شخص
۳۰۱	۸	بہنچا	بہیجا	//	۱۲	ہجر	حجر
۳۰[illegible]	۱۴	بعض	نبیہ	//	۱۳	جتہ	جثہ
۳۰[illegible]	۱۷	مقصد	مقصود	۳۲۹	۱۴	خلا	رد
[illegible]	[illegible]	پر	ہر	۳۳۳	۱۱	اقرار	اقرار سے
[illegible]	[illegible]	تقد	نقد	//	۱۵	اگر ایک دکان کا	اگر ایک شخص کا مالک

			قبالہ خریدا ہے اور قبالہ بھی	۳۵۲	۱۷	ساقط	حق ساقط
			اشتہار یا دوکان	۳۵۴	۹	ذوالبہ	ذوالید
			خریدی اور قبالہ	″	۱۲	تحایف	تحالف
۳۴۳	۱۰	اوشنے	اوسے شنے	۳۵۷	″	طلب	باطل
۳۴۴	۴	شتعین	متعین	۳۵۹	۶	ایک	ایک شہر
″	۷	اوراقرار	تواقرار	۳۶۰	۲	اس کا	اس
۳۴۵	۹	سولہ	مقربہ	۳۶۱	۸	مانگ سے	مانگتا ہے
″	۹و۱۰	بیہ کہا	ہبہ کیا	″	۱۴	فحل	فعل
۳۴۶	۵	بیجا	بیچا	۳۶۲	۱۷	سیج	سچے
″	۱۵	مہرے	مہر بنی	۳۶۳	۲	لیجا	پہنچا
″	۱۶	جاتا	جانا	″	۱۲	د	آیا
۳۴۹	۷	ولی	بی	۳۶۴	۳	امر کی	غرکی
″	۹	انا	آنا	″	″	معنے کے لے	معنے کے بعد
۳۵۰	۴	آصف	وصف	۳۷۳	۲	اور جو ہر شخص	اور ایک شخص
″	″	مقدمہ	مقدار	۳۷۵	۱	ہیہ	ہبہ
۳۵۰	۸	حسمین	چھتیس	۳۷۶	۱۴	حاجب	حاجت
″	۱۷	اسلنے	آسکتے	۳۸۹	″	دعوی دار لوگ سماعت	دعوی سماعت

	۳۲۹	۳۳۳	۳۳۵	۳۳۹
دویم	۳۳۰	۳۳۴	۳۳۶	۳۴۰
	۳۳۱	۳۳۵	۳۳۷	۳۴۱
	۳۳۲	۳۳۶	۳۳۸	۳۴۲
	۳۳۳	۳۳۷	۳۳۹	۳۴۳

جو وصیت کہ حضرت امام اعظم نے حضرت ابو یوسف کو فرمائی رحمۃ اللہ علیہما
اوسکا ترجمہ مولوی وکیل احمد صاحب صدر مددگار نے کیا

جب حضرت امام نے امام ابو یوسف کا رشد اور حسن سیرت اور توجہ خلایق معلوم کیا تو فرمایا
ای یعقوب بادشاہ کی توقیر کیا کرو اور اوسکے روبرو جھوٹ نہ بولنا اور بار بار بلا ضرورت اوسکے
پاس بے ضرورت علمیہ نہ جانا کیونکہ بار بار جانے میں مرتبہ ہلکا ہو جائیگا پس اوس سے ایسے طور پر ہو کہ
جیسے آگ سے دور بھی رہتے ہیں اور فائدہ بھی لیتے ہیں کیونکہ بادشاہ اپنے جو عزت چاہتا ہے
اور وں کیلئے نہیں چاہتا ہے اور اوسکے روبرو بہت کلام نہ کرنا کیونکہ خواہ مخواہ وہ تمہیر کچہ اعتراض
کریگا تاکہ اپنے حواشی کو یہہ ثابت کردے کہ ہمکو انسے علم بہت ہے اور تمپر خطا ثابت کریگا کہ اپنے حواشی
میں تمہارا کم علم ہونا ثابت کرے اور جب اوسکے پاس جاؤ تو اپنے رتبہ کا اور اوروں کے رتبہ کا لحاظ
رکہنا جب اوسکے پاس کوئی اور عالم ہو کہ جسکو تم نجانتے ہو اوس وقت اوسکے پاس نہ جانا کیونکہ
اگر تم کم رتبہ ہو گے شاید اوسپر رفعت کے طالب ہو تو یہہ تمہارے حق میں ضرر رسان ہوگا اور
اوسیا اگر تمکو زیادہ علم ہے اور شاید تم تواضع سے پیش آؤ تو سلطان کی آنکھوں میں تمکو ذلت
ہوگی اگر بادشاہ کوئی نوکری تمکو دینا چاہے تو قبول نکرنا جب تک کہ یہہ معلوم نہو
کہ بادشاہ کو تمہارا مذہب پسند ہے تاکہ مقدمات کے فیصلہ کرنے میں
بیرعمل کرنا نہ پڑے اور امرا اور خدمتگاروں کو جو بلند مرتبہ ہوں بادشاہ کے پاس
جانے رہنا اور خدمتگاروں سے الگ رہنا کہ تمہاری بزرگی قایم رہیگی
بادشاہ سے عوام کے روبرو کلام نکرنا مگر جب ضرورت ہو اور عوام اور اہل تجارت
سے سوائے شغلہ علمی کے اور کلام نہ کرنا تاکہ تمہاری محبت اور الفت مال کی
لیے ثابت نہو ورنہ اور لوگ رشوت لینے کا تمپر گمان کرینگے اور عوام کے

باتھہ ہنسی اور مذاق نکرنا اور بہت بازار مین نہ پہرنا اور مراہقین سے کلام نکرنا کہ یہہ فتنہ
ہین مگر چہوٹے بچونکو پیار کرنا اور انکے سر پر ہاتھہ پہیرنا مضایقہ نہین اور راستی مین بہو
اور عوام کے ساتھہ نہ چلنا کیونکہ اگر وہ آگے ہونگے تو تمہاری علم کو عیب لگیگا اور اگر وہ
پیچھے ہونگے تو انکو حقیر کرنے سے تمکو عیب لگیگا اسلئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے جو چہوٹے پر رحم نکرے اور بڑے کی توقیر نکرے وہ ہم مین سے نہین ہے۔ اور شاہراہ عام پر نہ بیٹھا کرو
بلکہ مسجد مین بیٹھا کرو اور بازار اور مسجد مین نکھایا کرو اور آبدارخانونسے اور سقونسے پانی نہ پیا کرو۔
اور دوکانون پر نہ بیٹھا کرو اور ریشم اور زیور اور اقسام ریشم نہ پہنا کرو کہ اس سے رعونت پیدا
پیدا ہوتی ہے اور وقت صحبت اپنی بیوی سے بہت باتین اور بہت مساس نکرو اور وقت
سے بجز ذکر خدا تعالی قربت نکرو اور اوروں کی عورتونکی حال اپنی بیویکی سامنے نکہا کرو اور
نہ لونڈیون کا حال بیان کرو کہ تم جب اور عورتونکا ذکر کروگی تو تمہاری عورت اور مردونکا
ذکر کریگی اور بیوہ سے یا باپ یا ماں یا بیٹے والی عورت سے نکاح نکرو مگر باین شرط کہ کوئی اوسکے
اقارب سے آنے نہ پاوے ورنہ باپ اوسکا یہہ دعوی کریگا کہ اس عورت کے پاس جو مال
ہے وہ سب میرا ہے اور اوسکے پاس عاریت ہے۔ اولا علم حاصل کرو پہر مال
حلال جمع کرو پہر نکاح کرو ورنہ وقت تحصیل علم طلب مال باعث عدم تحصیل علم
ہوتا ہے کیونکہ شغل مال اور شغل آل وعیال علم سے محروم رکھتا ہے اور اولاد سے پریشانی
خاطر ہوتی ہے۔ اور تقوی ضروری ہے اور امانت اور نصیحت سب خاص وعام کو لئے
ضروری اور لوگون مین اپنی خفت نکرو اور توقیر سے رہو اور لوگون سے بہت
صحبت بے ذکر مسائل و علم نکیا کرو جو صاحب علم ہے وہ علم حاصل کریگا ورنہ سے
محبت ہی کریگا اور عوام سے دین مین کلام یعنی تقدیر وغیرہ کے بحث نکرنا

کہ وہ تمہاری تعلیم سے یہہ گفتگو کرنے لگیں گے اور فتوی اوسی قدر دینا کہ پوچھا گیا ہے نہ زیادہ
کہ اوس سے پریشانی ہوتی ہے اور اگر دس برس تک بھی امعاش ہو تو بھی علم سے اعراض نکرو
اور اپنے طالبعلموں کو اپنا فرزند جاننا کہ رغبت علم اونکو زیادہ ہوگی اور عوام اور بازاری
اگر علم میں مباحثہ کریں تو اونسے مباحثہ نکرنا کہ اوسمیں اپنی آبرو جاتی ہے اور حق کہنے سے نہ ڈرنا
اگرچہ بادشاہ کے روبرو ہو۔ اور اپنی عبادت پر خوش نہونا مگر یہہ خیال رکھنا کہ فلان
فلان کے عبادت سے میری عبادت زیادہ ہو کیونکہ عوام کو بھی خیال ہوگا کہ جسقدر ہم
جاہل عبادت کرتے ہیں اوسی قدر یہہ عالم بھی کرتا ہے اسکو علم سے کیا فائدہ ہے
اور ہر وقت موت یاد کرتے رہو اور اپنے اوستادوں کیلئے مغفرت مانگتے رہو اور تلاوت
قرآن ہمیشہ کیا کرو اور قبور اور اولیا کے مزاروں پر اور مکانات متبرکہ پر جایا کرو اور
اور اہل اہوا کی صحبت اور ہدایت وارشاد قبول نکرنا اور لعب و لہو اور گالی لغتار
سے پرہیز کرنا اور جب اذان سنو تو سب سے پہلے مسجد میں جانا اور جو حال ہمسایہ کا ہو اوسکو
چھپانا کہ وہ امانت ہے بلکہ سب کے راز چھپانا اور جو مشورہ لیوے اوسکو ایسا مشورہ دینا کہ
جسے ثواب اور قربت الی اللہ تعالی ہو وے اور بخل نکرنا اور طمع بھی نکرنا اور جھوٹ بھی
بولنا اور ہر امر میں اپنی مروت محفوظ رکھنا اور ہر وقت لباس سفید پہننا اور
ہر وقت تونگری اور عدم قرض اور عدم رغبت دنیا ظاہر کرنا اور فقیری ظاہر نکرنا
اگر فقیر ہو اور ہمت قوی رکھنا اگرچہ ضعیف ہو اور راہ میں دا ہنے بائیں
دیکھنا بلکہ ہر وقت زمین پر نظر کرنا۔ اور مجلس علم میں غضب اور غصہ
نکرنا اور عوام کے روبرو قصہ نکہنا کہ اکثر جھوٹ ہوتے ہیں فقط

مولوی شیخ احمد حسین صاحب نے جو سلطنت عالی مین عمدہ عالم اور
عمدہ دار ہین یہہ تقریرات قائم فرمائی اور جو اشعار مترجم نے
حضرت ظل اللہ کے مدح مین لکھے ہین اوسکا ترجمہ بھی کیا چنانچہ حاشیہ پر درج کئے
جس قدر زمین پر مذہب اسلام پھیلتا گیا اوسی قدر علم بھی بڑہتا گیا یعنی جس سرزمین پر اسلام وارد ہوا
پہنچے وہانکی زبان حاصل کی اور جو ہنر اور فن وہان مرتب اور مدون تھی اپنی زبان مین ترجمہ کئے
الٰہیات اور ریاضیات اور طبعیات بلکہ ملاہی مثل موسیقی وغیرہ مین سے کوئی فن ترک نہین ہوا اور
…ن زبان مین کہ اتفاق ہوا بیان کیا گیا ۔
…ح کو دام مستنبط ہوتے ہین ایک یہہ ہے کہ جیسا اسلام پر ہماری فطرت ٹھرائی گئی ہے ویسے ہی علم پر ہماری
فطرت بنائی گئی ہے یعنی اسلام اور علم دونون ہمزاد اور توام ہین دوم یہ کہ حسب فحوای
…لم الشاہد الغایب فرب مبلغ اوعی له من سامع الحدیث
علم کی ترجمہ اور ترتیب مین سعی کرنے لگے تاکہ تبلیغ کامل اور بدیدہ ریغ ادا ہوا اور ہماری قوم ہمیشہ
…غ اور متمتع ہوتے رہے اور حسب فحوای اذا احب اللہ العبد نادی جبرئیل
ان اللہ یحب فلانا فاحبہ فیحبہ جبرئیل فینادی فی اہل السماء ان اللہ
یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اہل السماء ثم یوضع له القبول فی الارض
جسکو اللہ تعالی قبول فرماتا ہے اوسکو ہر قوم پر ترقی اور ترجیح عنایت کرتا مثلاً امکنہ متبرکہ بیت المقدس
بیت المقدس سلطنت اسلام کو خدمت گذاری کے لئے اور سب سلطنتوں پر مشرف کیا
…طرح منجملہ فرقہا اسلام کے فرقہ اہل سنت جماعت کو عتبات عالیات کی نگہبانی اور خدمت کے لئے

قبول فرمایا ہے اور اسی طرح منجملہ فرقہ اہل سنت جماعت کے تمام سلطنت مین مذہب حنفی پر عدالت مقرر کی گئی ہے۔ اور ایسا ہی منجملہ سلاطین ہندوستان کے حضرت میر محبوب علیشاہ بادشاہ کا ترقی اور ترجیح دی گئی ہے کہ ہر صاحب علم و ہنر اور صاحب فضل و قدر اس سلطنت مین مجتمع ہیں اور حسب اپنی لیاقت کے متمتع ہین

نظم

نتم من القوم الذین تملکوا ارضا بها من الرجال الکمل
و ورثتموا من اهل فضل فضلهم اسکندرا و ناصرا و افضل

اندنون مین عدالت دار الاسلام سلامبول کی کارروائی اور فصل خصومات مرتب اور مدون کیگئے اور اسکا نام مجلہ مقرر ہو کر شایع کیگئے یہان بھی جب وہ نسخہ پہونچا تو بہت شائقین اسپر متوجہ ہوے اور باقتضای تبلیغ اور اسلیے کہ فائدہ عام جاری ہو مولوی محمد ہاشم صاحب دہلوی نے اسکا ترجمہ زبان اردو مین بہت صاف کر دیا اللہ تعالی انکو اسکی جزای خیر دیوے اور سب لوگون کو اس سے فائدہ کامل بخشے۔

نظم

حمائم غیلان ببطحاء بلقع فواخت اراك بیهماء صلقع
سواجع مصراع بصوت موجع فلم تر من یاسے بجانب مقطع
اترثین علما بعد عفو مراسم ولم یبق منها غیر رسم بلقع
التسمعن اخبار ابکائك فی الثری ومن مات منهم لا بکاء لتسمع
فی بینا من بیوت ذکاوة بکوفة بداء وانتهاء بزیلعی
الغرنا ان یرجی طلوع کواکب لظلمة وجه الارض فی هماء اصلع

كان تبغ ما يكفيك علما وخبرة　　تعال الى تلك المجلة ينفع

فقد يستلى قلب بمجة هاشم　　كما يستلى قلب باثار مربع

تقریر مولوی وکیل احمد صاحب صدر مددگار سمت شرقی

آسمان پر کواکب نہ صرف زینت کے لئے بنائے گئے ہین بلکہ مسافران بر و بحر کے لئے رہنما ہین جو کوئی اونکا اقتدا نکرے وہ لجت البحر مین غوطہ کہاتا رہیگا اور لق و دق جنگل مین بہٹکتا پہریگا منزل مقصود کی راہ نپاویگا فقط سلطنت حیدراباد دکن مین باقبال بادشاہ ظل اللہ حضرت محبوب علیخان بادشاہ خلد اللہ ملکہ وسلطانہ وافاض علی العالمین برہ واحسانہ۔ علمای اعلام اور مردان کام مجتمع ہین ان لوگون کے حسن سعی سے عدالت کا انتظام بخوبی تمام ہوا ہر شخص اپنی داد کو پہونچا ہے اور ہر مستحق اپنا حق پایا ہے اور ہر ظالم کو اوسکے ظلم کی سزا دیئے جاتی ہے کوئی قصہ قایم نرہا یہانتک کہ ضرب زید عمروا جو سالہا سال سے مسموع تھا مرفوع ہوگیا حسب قواعد شرعیہ انفصال حقوق اور اقامت حدود جاری ہے خصوصاً حاکمان مجالس مرافعہ کے سعی سے حقیقت واقعی ہر مقدمہ کی ظاہر ہو جاتی ہے اور حق و باطل مین فوراً فرق ہوجاتا ہے نظم

باشاكيا بمرافعة احضرهنا مرافعه　　لنزول ما قد تشتكے او تدعی عماد

مذکورین مین مولوی محمد ہاشم علی صاحب نے جو مجلہ کا ترجمہ کیا وہ حقیقت مین ایسا ہے گویا احکام الٰہی کے ترجمان ہین ہر شخص جو اوسپر توجہ کرے تفقہ حاصل کر سکتا ہے۔

لئن ظهرت في السماء سحابة　　تودع عن الاشراق ان تمنع شمسا

کهاشم ن الحبر الذی ضم حاله — زمان ولکن لاتیضل ولا یمسے

وقد ورث العلم المقاد بکوفة — وفقه ابن مسعود وخولنا درسا

توجهہ الی تلک المجلة دونتها — عمائد استنبول قد نوروا ممسے

فعبرها فی الهند فصلا افادة — وینفع ناسا خیر ناس وقد یاسے

کما هو یسعی فی افادة کلهم

دواما وعافا الله سوءًا وبأسا

مولوی فخر الدین احمد رضوی نے بھی یہ نظم تحریر فرمائی ہے

نظم

والذی فی طبعه خیر یفید — ما بها نغمة او ما یذود

ویضیئ الشمس رضا فی نهار — ونجوما فی لیال تستفید

وجد الکل نصیبا من شعاع — یستوی فیه قریب او بعید

وجد الکل نصیبًا من شعاع — یستوی فیه غیوب او شهود

اخذ الظلمة افشاها شقی — اخذ النور ویفشیها السعید

عبد الدین ویهدی مستضیا

بلغات بیرتا ها الهنوح

بیتی نوره لاجرم ستنا

...